رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ء یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست - سے سالانہ
روٴسا وجاگیرداران سے
عام خریداران سے
" " ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ
بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراھیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

674/3

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۲۶

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

امرتسر - ۱۶ شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۳۰ - اپریل ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کا فتوے صہ ۱-۲
(۲) چند استفسارات - صہ ۲
(۳) تاریخ اہلحدیث - صہ ۲ تا ۴
(۴) جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال صہ ۴-۵
(۵) نجد سے قرن الشیطان - صہ ۵-۶
(۶) آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی ۱۸ صہ ۶
(۷) میں سچا کس کو کہوں؟ (قادیانی مشن) صہ ۶-۷
(۸) خلافت راشدہ - - صہ ۷ تا ۹
(۹) عجیب وغریب فاضل عربی صہ ۹-۱۰
(۱۰) مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی از ۲ صہ ۱۰-۱۱
(۱۱) نظم - - - - صہ ۱۱
(۱۲) فتاوے - - - صہ ۱۲
(۱۳) ملکی مطلع - - - صہ ۱۳-۱۴
(۱۴) متفرقات - - - صہ ۱۵
(۱۵) انتخاب الاخبار - - صہ ۱۶

مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کا فتوے

فاتحہ خلف الامام پڑھنا ثواب ہے

ہمارے ناظرین مولوی نثار احمد صاحب کانپوری حال مقیم آگرہ کو جانتے ہونگے کہ آپ چونکہ بریلوی خیال کے بڑے موٴید ہیں اسلئے اہل حدیث بلکہ دیوبندی خیالات کے حنفی برادران پر بھی بڑی سختی سے مخالفت فرمایا کرتے ہیں۔ کبھی کسی شکل میں کبھی کسی صورت میں ان کے حق میں کوئی نہ کوئی فتوے لگاتے ہی رہتے ہیں۔ مجھے آپ کا ایک مختصر سا رسالہ ملا جو کسی قمرالدین کے نام سے شائع ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے مسئلہ فاتحہ خلف الامام کا جواب لکھا ہے۔ آج ہم اُسی کی بابت یہ مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ پڑھے اور آمین زور سے کہے کہ نہیں لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب صحیح حدیث کا مطلب کیا ہے اور اس سے کیا مسئلہ سمجھا گیا۔ بینوا توجروا۔

(محمد قمر الدین غفرلہ)

الجواب ومنہ الصواب

چونکہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔ اور اگر جہری نماز میں امام کے سکتات میں پڑھ لیا تو امید ثواب ہے۔ سری نماز میں نہ پڑھے۔

حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک مقلد کیلئے امام کا قول جو معتبر ومستند کتاب میں ہو نقل کردینا کافی ہے۔" (صہ)

اہلحدیث :- مسئلہ فاتحہ خلف الامام میں قائلین میں

ahmadimuslim.de

کردہ ہی کہتا ہے جو مولوی نثار احمد صاحب نیا ہے۔ مگر یہ عجیب بات فرمادی کہ

"سری نماز میں نہ پڑھے"

حالانکہ جہری نماز میں امام کے سکتات (خاموشی) کی حالت میں پڑھنے کو ثواب کہا ہے۔ جس میں امام بہت کم خاموش رہتا ہے۔ اور سری نماز میں سارا وقت خاموشی ہوتا ہے۔ پھر نہیں معلوم کونسی وجہ آپ کو سری نماز میں قائل ہونے سے مانع ہوئی۔ حالانکہ سری نمازوں میں امام محمدؒ بھی فاتحہ پڑھنے کو ثواب کہتے ہیں (ہدایہ ملاحظہ ہو)

پس مختصر تصفیہ کی بات تو یہ ہے کہ جہری نمازوں میں سکتات امام کی حالت میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا فتوےٰ مولوی نثار احمد صاحب مفتی آگرہ نے دیا ہے۔ اور سری میں پڑھنے کا حکم امام محمد رحمہ اللہ نے دیا ہے۔ اتنے ہی پر اہل حدیث اور احناف کو ہم مصالحت کی مبارک پیش کرتے ہیں۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب اسی فتوے میں یہ کیا لکھتے ہیں۔

"حدیث مذکورہ فی السوال کا مطلب یہ ہے کہ امام اور منفرد کیلئے فاتحہ پڑھنا واجب ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک۔"

یعنی حدیث کا مطلب (بقول آپ کے) یہ ہے کہ امام اور اکیلے پر نماز کی حالت میں قرأت فاتحہ کا حکم ہے۔ بہت خوب حدیث کا مطلب اگر یہ ہے جو آپ نے بتایا ہے تو اب آپ بتائیے آپ نے جو جہری نمازوں میں سکتات کی حالت میں مقتدی کے فاتحہ پڑھنے کو کار ثواب بتایا ہے اس فتوے کیلئے آپ کے پاس کونسی حدیث دلیل ہے؟

مولوی صاحب! آپ نے کوشش تو بہت کی مگر جو فتوےٰ آپ نے لکھ دیا ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ نے خود نہیں لکھا بلکہ خدائی طاقت نے آپ سے لکھوایا ہے

مزید حیرت اس طرفہ بر طرہ یہ کہ آپ (مولوی نثار احمد صاحب) یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"البتہ وہ حضرات جو مقلدین کو مشرک وکافر سے بھی بدتر فرماتے ہیں اور خود حدیث وقرآن کا مطلب سمجھنے کا دعوےٰ فرماتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ حدیث کو صحیح جانکر اس پر دو باعمل کرنے کیلئے تین امور کا ہونا ضروری ہے۔" (ملخص)

اہلحدیث اہل علم ملاحظہ فرمائیں کہ مولوی نثار احمد صاحب کا یہ فقرہ کہ

"اُن پر واجب ہے کہ تین امور کا ہونا ضروری ہے"

اس عبارت کی ترکیب کیا ہوئی طلبہ علم ذرہ غور فرمائیں کہ "واجب" کا "فاعل" تین امور کا ہونا کیسے ہو سکتا ہے کسی شخص پر وہ کام واجب ہوتا ہے جو اُسکی صفت ہو سکے نہ کہ امور عامہ میں سے کوئی فعل کسی شخص پر واجب ہو۔ یہ تو ایسی بات ہے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ

مولوی نثار احمد صاحب پر واجب ہے آفتاب کا طلوع ہونا۔ ہوا کا چلنا۔ پانی کا بہنا وغیرہ

تو کیا کوئی شخص بھی اس کلام کو صحیح جان سکتا ہے؟ اس لئے میرا خیال ہے کہ مولوی نثار احمد صاحب کے فتاوےٰ اُن کے شائع کنندوں کی وجہ سے بدنام ہوتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جہانتک مسئلہ کا تعلق ہے مولوی صاحب کے ہم مشکور ہیں کہ اُنہوں نے صاف فرمادیا ہے کہ جہری نمازوں کے سکتات میں مقتدی کا سورہ فاتحہ پڑھنا کار ثواب ہے۔ پھر اس ثواب کو کیوں ضائع کیا جائے

باقی رہیں وہ باتیں جو رسالہ میں اور طرح کی لکھی ہیں وہ خاص علماء اور طلباء سے تعلق رکھتی ہیں عوام سے نہیں۔ عوام اُن سے فارغ ہیں۔ اُن کے لئے تو فتوے کی ضرورت تھی جو مولوی صاحب موصوف نے پوری کردی۔ الحمد للہ۔

چند استفسارات

مندرجہ ذیل استفسارات کا جواب بذریعہ اخبار شائع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مقلدین تقلید کے یہ حدیث پیش کرتے ہیں: "لا تجتمع امتی علی الضلالۃ" اور کہتے ہیں کہ تقلید پر تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہوگیا ہمارے علمائے کرام اسکا کیا جواب دیتے ہیں؟

(۲) "اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار" کی حدیث کو پیش کرکے کہتے ہیں کہ سواد اعظم مقلدین کا ہے۔ لہذا ان سے باہر جانا گمراہی ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

(۳) عینی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کم وبیش ۱۷۰ حدیثیں صحیح بخاری میں ضعیف ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اس کی تردید مستند کتب حنفیہ کی رو سے کیجئے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی حدیث ضعیف نہیں۔ کیوں؟

(خاکسار محمد فضل حمید خریدار اہلحدیث ۸۸۷۶)

جوابات (۱) رسالہ فقہ اور فقیہ میں مفصل درج ہے مختصر یہ ہے کہ وجوب تقلید شخصی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ ہمیشہ ہر زمانہ میں علماء انکار کرتے رہے۔

(۲) اس کا جواب بھی کئی دفعہ دیا گیا کہ اتبعوا میں جو مخاطب ہیں وہ فاعل ہیں اور سواد اعظم مفعول بہ ہے اسلئے یہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے پس فاعل مخاطب عوام ہیں اور سواد اعظم خواص اہل علم ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آیت یا حدیث صریح نہ ہو اُس میں مجتہدین کی اکثریت ہو اُس پر عمل ہو۔ (محدثین کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں)

(۳) اس کے جواب کیلئے کتاب "تائید بخاری" مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی دیکھئے۔

تاریخ اہلحدیث

سابقہ پرچہ میں یہ ذکر چلا آیا ہے کہ ابتدائے زمانہ رسالت میں کتب احادیث جمع کیوں نہ ہوئیں۔ اسکی ایک وجہ سابقہ پرچہ میں مرقوم ہوئی ہے آج دوسری وجہ درج ذیل ہے

(مدیر)

دوسری وجہ اُس زمانہ میں حدیث جمع نہ ہونے کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نزول قرآن کا زمانہ تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مبلغ قرآن تھے اُسی طرح مبین وشارح قرآن بھی تھے۔ اپنے وعظوں اور خطبوں میں قرآن

ahmadimuslim.de

صحیح تشریح مطالب بیان کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرء القرآن ویذکر الناس۔

"یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے کرتے اور انکے درمیان جلسہ کرتے (بیٹھتے) اور قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے"

چونکہ قرآن اور بیان قرآن ہر دو آپ ہی کی زبان وحی ترجمان سے نکلے تھے اور ہر دو عربی زبان میں تھے جو آپ کی زبان تھی۔ اسلئے سخت اندیشہ تھا کہ متن اور شرح مخلوط اور کلام خدا اور کلام رسول ممزوج نہ ہو جاوے۔ اسلئے آپ نے کتابت حدیث سے یعنی قرآن کی تفسیر و تشریح جو آپ فرمایا کرتے تھے اس کے لکھنے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی (قال ھمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار۔ (صحیح مسلم جلد ثانی باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم ص۴۱۴)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو۔ اور جس نے مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو اُسے مٹا دیوے اور مجھ سے زبانی روایت کیا کرو تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی مجھ پر عمداً جھوٹ باندھے اُسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے"

صحابہ میں احادیث نبویہ کی حفاظت (۱)

گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرامؓ کتابت احادیث سے محترز رہے۔ لیکن ان کی حفظ و رعایت میں اُنہوں نے پوری سعی و ہمت سے کام لیا۔ چنانچہ یہی حضرت ابو سعید خدریؓ جو حدیث ممانعت کے راوی ہیں حدیث نبوی کو پوری طرح حفظ کرتے تھے اور اپنے شاگردوں کو بھی بتاکید حفظ کرواتے تھے۔ چنانچہ سنن دارمی میں ہے۔

عن ابی نضرۃ قال قلت لابی سعید الخدری الا تکتبنا فانا لا نحفظ فقال لا ولن نجعلہ قرآنا ولکن احفظوا عنا کما حفظنا نحن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سنن دارمی)

"(یعنی حضرت ابو سعید خدریؓ کے شاگرد) ابو نضرہ تابعی نے آپ سے کہا کہ آپ (جو روایت کرتے ہیں) ہمیں لکھوا دیا کریں کیونکہ ہمیں یاد نہیں رہتا۔ تو آپ نے فرمایا نہیں یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ میں اُسے قرآن بنا دوں۔ ہاں تم بھی ہم سے اُسی طرح حفظاً یاد کرو جسطرح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظاً یاد کیں"

(۲) صحابہ کرامؓ کی پاک جماعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں کی تعمیل اور آپ کے ارادوں کی تکمیل میں ایسی سرگرم تھی کہ اُس کی نظیر صفحہ ہستی پر دیکھی نہ سنی گئی۔ پس یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ مقدس جماعت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی مقاصد کی تکمیل میں چند سال کے عرصہ میں اپنی دہشت انگیز اور حیرت خیز فتوحات سے دنیا میں ایک ایسا عظیم انقلاب پیدا کر دیا جس سے دنیا کا ایک نیا نقشہ تیار کرنا پڑا۔ وہ آپ کے شرعی مقاصد کی تکمیل میں (معاذ اللہ) ایسی سست و بے ہمت نکلے کہ رسالت کے اصل مقصود تصحیح عقائد، اصلاح اعمال اور تہذیب اخلاق کو فوت کر دے۔ یا ان امور کے متعلق آپ کی پاکیزہ ہدایات کو فراموش کر دے۔

واقعات شاہد ہیں کہ اُن کے مبارک قدم جہاں پہنچے وہاں پر اسلامی حکومت کے ساتھ ساتھ شرعی علم و عمل کا سکہ بھی بیٹھتا گیا۔ وہاں کے قومی و ملکی رسم و رواج بلکہ ان کی زبان تک کو اُٹھا گئی اور ان کی جگہ **نبی عربی** (فداہ ابی وامی وروحی) صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ منکرین حدیث اس حدیث کو اس امر کی سند میں پیش کیا کرتے ہیں کہ جب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت حدیث سے منع فرمایا تھا تو اُسکی پیروی کہاں واجب رہی۔ یہ اُنکی سخت بے سمجھی اور بے علمی کی دلیل ہے۔ اوّل اسلئے کہ ممانعت تو کتابت سے ہے نہ کہ متابعت سے۔ پس اس حدیث کو ممانعت متابعت میں پیش کرنے کے کیا معنے؟ پیروی و اطاعت کیلئے کتابت ضروری نہیں جیسے کہ قرآن مجید جسطرح کہ کتابت میں آنے کے بعد واجب الاطاعت ہے اسیطرح کتابت و تحریر میں آنے سے پہلے بھی واجب الاطاعت تھا۔ چونکہ حصول علم بغیر تحریری فرمان کے صرف زبانی تحدیث و نقل روایت سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے اسی حدیث میں ممانعت کتابت حدیث کے حکم کے ساتھ ہی فرما دیا وحدثوا عنی یعنی (قرآن کے سوائے جو کچھ میں کہا کروں اُسے) میری طرف سے زبانی بیان کیا کرو۔ ہاں زبانی روایت میں کمی بیشی کا اندیشہ تھا سو اسکی رکاوٹ کیلئے ساتھ ہی فرما دیا ومن کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار یعنی جو کوئی جان بوجھکر کسی امر میں میری طرف جھوٹی نسبت کریگا اُسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہئے۔ دیگر یہ کہ اگر اس ممانعت کی وجہ سے اس علم کا اعتبار نہیں تو یہ سند بھی تو اسی علم کی کتب مدونہ سے پیش کیجاتی ہے جو اس ممانعت کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔ پس یہ سند کیوں معتبر ہونے لگی؟ اگر کہا جائے کہ یہ الزامی اعتراض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ الزام ہم پر قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہماری اور منکرین حدیث کی نزاع تو علم حدیث کے اعتماد و اتباع میں ہے۔ اور اس حدیث پیش کردہ میں ممانعت کتابت سے ہے نہ کہ اتباع سے۔ جیسا کہ وجہ اوّل میں ذکر ہو چکا۔ پس جب پیروی منع نہ ہوئی اور تحدیث و حفظ احادیث اس حدیث کے رو سے بھی امر جائز بلکہ مندوب ہوا تو جو علم × ×

× × ہمارے حافظہ میں محفوظ ہے اور اُسپر ہمارا عملدرآمد بھی ہے اُسکے کتابت میں لانے سے اُسمیں کیا خرابی پیدا ہو گئی؟ بلکہ اُسکی حفاظت تو اب دوبالا ہو گئی کہ سینہ میں محفوظ ہونے کے علاوہ سفینے (نوشت) میں بھی محفوظ ہو گیا۔ پس ترقی کی صورت میں وہ اور بھی محفوظ ہو گیا۔ اور عہد نبوت میں قرآن مجید سے مخلوط ہو جانیکا اندیشہ تھا اسلئے قرآن خود بھی لکھوایا اور اسکے لکھنے کی ترغیب بھی دی اور حدیث کے لکھنے سے منع کیا لیکن جب آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد التباس و اختلاط کا اندیشہ جاتا رہا تو اس کی کتابت میں کوئی حرج نہ رہا۔ کیونکہ اصل کتابت سے ممانعت تھی جیسا کہ متن کے شرح و مفصل بیان سے معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ محدثین (شکر اللہ مساعیھم الجمیلۃ) نے اسے مدون کرنا شروع کیا اور اُسکے نیک نتائج سے آجتک اسلامی دنیا متمتع ہوتی چلی آئی ہے۔ اس حدیث لا تکتبوا عنی الخ کا باقی بیان.....

ahmadimuslim.de

کی سنت اور زبان کا رواج ہوگیا۔ اور یہ باتیں انجام کو نہیں پہنچ سکتیں جبتک وہ لشکر کشی کشور کشائی طرز حکومت اور تبلیغ واشاعت اسلام میں آپ کی ہدایات ومعمولات کو ملحوظ نہ رکھیں۔ مثلاً خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مجملاً خبر دی ہے کہ تم (مسلم قوم) کو موجود الوقت دشمنوں کے علاوہ دیگر قوموں سے بھی جن کو تم ابھی نہیں جانتے اور بعض ان میں سے سخت جنگجو قومیں ہیں، پالا پڑیگا۔

اس کی تفصیل وبیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر فتح روم وشام، فتح ایران کے متعلق جو جو احادیث فرمائی تھیں وہ ان کو کس طرح بھول سکتی تھیں۔ یا یوں کہئے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے کسطرح فراموش ہوسکتی تھیں۔ نیز ارسال سریہ (لشکر بھیجنے) کے وقت جو جو ہدایات آپ سپہ سالار (امیر جیش) کو فرماتے تھے یا غزوات میں لشکر کشی کے وقت جب آپ بنفس نفیس خود بھی شریک جنگ ہوتے تھے اور فوج کی کمان آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی تو صحابہ کرام ان احوال واحکام اور معمولات کو اپنی فتوحات ولشکر کشی کے وقت جو آپ کی وفات کے بعد ہوئیں، کیسے بھلا سکتے تھے۔ مثلاً آپ نے صحابہ کو خطاب کرکے فرمایا تھا۔

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وھی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموھا فاحسنوا الیہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصھرا۔ الحدیث

(صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۱۱)

"یعنی حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب ملک مصر فتح کروگے۔ اور وہ ایسا ملک ہے کہ اُس میں (سکہ) قیراط چلتا ہے۔ پس جب تم اُسے فتح کرو تو اُن (لوگوں) سے احسان کرنا کیونکہ تمہارے ذمہ اُن کا (حق) عہد اور (حق) رشتہ ہے"

اسی طرح آپ نے فتح ایران کے متعلق بھی فرمایا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے

عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن عصابۃ من المسلمین او المومنین کنز آل کسری الذی فی الابیض۔ (صحیح مسلم جلد ثانی صـ۳۹۶)

"یعنی حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسرے کا خزانہ جو (اُس کے قصر) ابیض میں ہے فتح کریگی"

اسی طرح قیصر روم کے خزانے فتح ہونے کی بشارت بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہما کتب حدیث میں مروی ہے۔ تو کیا آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو ان ممالک کی فتح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نسیاً منسیاً ہوگئے تھے۔ حاشا وکلا۔ یا نماز کے احکام جس میں نجات وعاقبت کے علاوہ مسلمانوں کی تنظیم کا سبق اور اپنے امیر وسردار کی اطاعت کی عملی مشق بھی ہے۔ اور وہ دن میں پانچ بار آپ ساتھ باجماعت گذارتے تھے، کس طرح فراموش کرسکتے تھے۔ (باقی باقی)

جماعت اور علماء اہلحدیث سے سوال

حضرات! آپ نے اپنا نام اہل فقہ کے مقابلہ میں اہل حدیث رکھا جس کی وجہ آپ یہ بتاتے ہیں کہ ہمارا عمل احادیث صحیحہ نبویہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر ہے۔ یعنی ہم احادیث کے ہوتے ہوئے کسی انسانی اجتہاد۔ اجماع اور قیاس کو حجت نہیں سمجھتے نہ اسکو اختیار کرتے ہیں۔ اہنا چونکہ ہمارا عمل بلاشرکت براہ راست احادیث شریف پر ہے ہم اہل حدیث ہیں۔ آمنا وصدقنا۔ اور یہی میرا مذہب ہے کہ ان تطیعوہ تھتدوا (اگر تم اُس کی اطاعت کروگے ہدایت یاب ہوجاؤگے) ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (جو رسول تم کو دے اس کو لے لو جس سے ممانعت فرمائے اس سے رک جاؤ) کیونکہ کسی مومن اور مومنہ کی یہ شان ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مقابلہ میں ان کو چون وچرا۔ اجتہاد۔ اجماع یا قیاس۔ رد وبدل وغیرہ کا اختیار باقی رہے۔ اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو اس (رسول اللہ صلعم) کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ کسی بلا میں پھنس جائیں یا کوئی دردناک عذاب نہ نازل ہوجائے۔ لہذا ہمارا ایمان ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی آواز سے کسی انسان کی آواز اونچی نہ ہونے دینگے اور نہ سنینگے۔ فنعم الوفاق۔

اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم قابل تسلیم اور واجب الاطاعت ہے اور اگر کوئی شخص ایک حکم اور فیصلہ کے خلاف کرے تو مستوجب اور مستحق ابتلاء وعذاب ہے اور عہد فاروقی میں گردن زدنی۔ کما لا یخفی علی اہل العلم۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کتنی احادیث پر عمل کرنے سے اہل حدیث کے لقب کا استحقاق ہوجاتا ہے؟ اور اگر کچھ احادیث قلیل یا کثیر پر عمل نہ ہو تو قابل مواخذہ تو نہیں ہے۔ واقعات پر نظر ڈالکر جواب مرحمت ہو نیز یہ کہ مشتے نمونہ حسب ذیل احادیث کیوں متروک العمل ہیں۔ اور خصوصاً علماء کرام نے (بجز مولانا ثناء اللہ صاحب ومولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وعلماء صوبہ بہار) کیوں اب تک عمل نہیں کیا۔ اور نہ عمل کیلئے توجہ کی۔ بینوا توجروا۔

(۱) لا یحل لثلاثۃ یکونون بفلاۃ من الارض الا امروا علیہم احدھم (احمد)

(۲) اذا خرج ثلاثۃ فی سفر فلیومروا علیہم احدھم (ابوداؤد)

(۳) من مات ولیس علیہ امام جماعۃ فان موتہ موتۃ جاھلیۃ (مستدرک حاکم)

(۴) وعلیکم بالجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۵) ید اللہ علی الجماعۃ ... (مشکوٰۃ)

(۶) من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ (مشکوٰۃ)

(۷) حضرت عمرؓ نے جو جماعت کی تعریف "لا جماعۃ الا بامارۃ" کی ہے یعنی جماعت بغیر سردار کے نہیں تو یہ تعریف صحیح ہے یا غیر صحیح؟ (مسند دارمی)

(۸) امام مالکؒ نے جو کہا ہے کہ لا یصلح اٰخر ھٰذہ

ahmadimuslim.de

الامۃ الا بما صلح اولہا۔" تو یہ صورت کیا اور کونسی ہے؟

) بعیت خلافت کے متعلق "تاریخ طبری میں جو تحریر ہے کہ ھوان یبقوا یوماً او بعض یوم دھم یسوا فی الجماعۃ" یہ تحریر صحیح ہے یا نہیں؟

یک اور سوال۔ کام کرنے سے ہوا کرتے ہیں صرف کہنے سننے وغیرہ سے؟

مجھ کو امید ہے کہ علماء اہل حدیث خصوصاً اور کابر قوم عموماً ان سوالات پر توجہ فرما کر میرے لئے راہ عمل صاف فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ و الا بصورت سکوت اگر میرے عمل میں غلطی ہوئی تو علما بالخصوص ذمہ دار اور عند اللہ قابل مواخذہ ہونگے۔ کیونکہ میں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کرکے یہ عریضہ پیش کرتا ہوں۔ ولا تکتموا الحق وانتم تعلمون۔ والسلام

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

نجد سے قرن الشیطان

بازگو از نجد و از یاران نجد

جس زمانہ میں عرب کے ملک میں اسلام ترقی پر تھا مدینہ منورہ میں شمع نبوت کی ضیا باریوں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل منور ہو رہے تھے۔ بندگان خدا کو توحید خدا کا سبق دیا جا رہا تھا۔ فنا شدہ عربی جوہر پھر زندہ ہو رہے تھے شرک و فسق کی کدورتیں قلوب خلائق کو خیرباد کہہ رہی تھیں۔ عرب کا ذرہ ذرہ چمکنے اور دنیا کو روشن کرنے کی تیاریوں میں تھا۔ اسوقت تمام گرد و نواح کے لوگ ہوا پرستی۔ مادہ پرستی۔ بت پرستی۔ آتش پرستی اور انسان پرستی میں غرق تھے حقیقی معبود سے خلائق کے تمام علائق یکسر منقطع ہو چکے تھے یہاں رب خالق الارض والسمٰوات کو بالکل فراموش کر چکے تھے۔ آہ! نادان انسان رب العالمین کو بھول کر شیطان کے زبردست پھندوں میں جکڑے ہوئے تھے۔

اسوقت ہندوستان کی یہ حالت تھی کہ کفر وشرک کا مرکز۔ بت پرستی کا زور۔ دیوتا اور دیویوں کو مختار کل اور دلوں کا مالک خیال کیا جاتا تھا شراب نوشی، قمار بازی، زنا، شرارت، دختر کشی اور دیگر تباہ کن رسموں کا زور تھا۔ اسوقت تمام ماحولہا ممالک کی نسبت ہندوستان میں توحید کا نام تک نہیں تھا۔ انسانوں کو بگاڑنے والی منکرات موجود۔ اور پاکیزگی اور صفائی پیدا کرنے والی تمام صفات بالکل مفقود تھیں۔ اللہ رب العالمین کے سوا ہر ایک چیز کی پرستش تھی۔ شیطان نے بڑے جاہ جلال سے اپنا دار السلطنت اور آماجگاہ اسی ملک کو بنا رکھا تھا۔ اور بڑی ہوشیاری سے تمام خیر و برکت نیکی اور فلاح کی راہیں ہندوستان پر مسدود کر رکھی تھی۔ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ۔

اسوقت راجہ ہرش آخری عظیم الشان راجہ سنہ ۶۴۸ء میں مر چکا تھا اس کے مرنے کے بعد راجپوتی عہد تھا اور ہندوستان میں خوب خانہ جنگی ہو رہی تھی۔ گوتم بدھ کی دیوتاؤں کی طرح پرستش کرتے تھے۔ اور بت پرستی کئی شکلوں میں رائج ہو گئی تھی۔ برہمنوں نے ذات پات کو پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیا تھا۔ (تاریخ ہند منموہن صفحہ ۱۳۱) انسانی فرض بجا لانے چھوڑ کر لوگ سخت تکلیف دہ ریاضتوں کی طرف جھک گئے۔ سادھوؤں کے کئی فرقے ہو گئے (ہندوستان کی کہانی حصہ اول صفحہ ۱۵۶) پران تصنیف ہو چکے تھے۔ اور ان میں شو اور وشنو کے ہزار ہزار نام اور دیوتاؤں کی پرستش کے طریقے بیان کئے گئے۔ اور ان کی تصنیف کا مدعا وشنو اور شو کی پرستش کو ترقی دینا تھا (تاریخ ہند حصہ اول منموہن)

اوپر کے تاریخی حوالجات سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ ہندوستان پر مذہبی حیثیت سے یہ کیا نازک زمانہ گذر رہا تھا خانہ جنگی۔ ہزاروں دیوتاؤں کی پرستش۔ ذات پات کے امتیاز میں اللہ کی آزاد مخلوق کو کسقدر بے انصافی اور ظلم سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ وجعل اھلھا شیعاً یستضعف طائفۃ منہم۔

ہند میں بسنے والے انسانوں کی آزادی کس بیرحمی سے مسلوب ہو چکی تھی جسکا اثر تا حال ہندوستان میں موجود ہے کہ آئے دن چھوت اور اچھوت کا سوال باعث تردد رہتا ہے۔ خدائے قدوس سے بیگانگی اور توحید سے ناآشنائی تھی۔ پس چونکہ ہندوستان مشرق کے یہ حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدنظر تھے۔ انکی خانہ جنگی فساد، بت پرستی اور توہم پرستی کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضور نے اسطرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا۔

عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام الی جنب المنبر فقال الفتنۃ ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان او قال قرن الشمس۔ (بخاری مع فتح پ ۲۹ ص ۵۴۳)

مذکورہ بالا حدیث کے مطلب کی وضاحت کیلئے پہلے ایک اور حدیث کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ مختصراً۔

عبد اللہ بن عمرؓ راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقات نماز کے متعلق فرماتے ہوئے جب وقت فجر پر آئے تو فرمایا۔

فاذا طلعت الشمس فامسک عن الصلوٰۃ فانھا تطلع بین قرنی الشیطان (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

"یعنی جب سورج چڑھ رہا ہو تو نماز مت پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں سے نکلتا ہے۔"

اس پر صاحب لمعات لکھتے ہیں۔

بین قرنی الشیطان فیہ وجوہ اتم بھا واصوبھا الذی یوافق الاحادیث الاخر الواردۃ فی ھذا الباب ان المراد بقرینہ ناحیتا راسہ الیہما فی وقت الطلوع والغروب فیکون فی مقابلتہ من یعبد الشیطان فینقلب سجود الکفار للشمس عبادۃ لہ۔ الخ۔

"یعنی اس حدیث کی تشریح کے ضمن میں سب سے مفید مطلب توضیح یہ ہے اور اسکی دوسری احادیث بھی جو اسکے متعلق وارد ہیں موافقت اور تائید کرتی ہیں کہ سینگوں سے مراد یہ ہے کہ شیطان سورج چڑھتے وقت اور غروب کے وقت اپنا سر سورج کے سامنے کر دیتا ہے تاکہ جو کفار سورج پرست سورج کی عبادت کرتے ہیں

تحفۃ الحدیث - تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب کتاب قیمت ۱/۰ (پیکٹ)

ahmadimuslim.de

اور پانی چڑھاتے ہیں۔ وہ خود سامنے ہو کر اُن سے اپنی عبادت کرائے۔

پس حدیث کے الفاظ سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ قرن شیطان (شیطانی سینگ) سے مراد سورج کا طلوع ہونا ہے۔ جیسا کہ سالم والی حدیث سے بھی ظاہر ہو رہا ہے اوقال قرن الشمس بدل قرن الشیطان۔

(باقی دارد)

آریہ مسافر دہلی کی راستگوئی

نمبر ۱۸

(گذشتہ سے پیوستہ)

علاوہ ازیں ایک شخص صاحب اولاد ہے۔ اُسکی بیوی حاملہ ہے۔ اب اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو اُسے نیوگ کر لینے کی اجازت ہے۔ بھلا بتلائیے اولاد کی علاوہ عورت بھی حاملہ ہے۔ پھر بھی یہی کہے چلے جانا کہ نیوگ تو صرف اولاد ہی کی خاطر ہوتا ہے۔ علانیہ مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ نیوگ لازمی نہیں لیکن اتنا کہدینے سے آپ کی بریت نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ آپ نیوگ کی کوئی خاص فلاسفی نہ بیان کریں اگر ہم مسلمان بھی یہ کہنے لگ جائیں کہ تعدد ازدواج اور طلاق لازمی نہیں تو کیا آریہ سماجی ان مسائل پر اعتراض کرنا چھوڑ دینگے؟ یا یوں کہینگے کہ گو لازمی نہیں مگر جائز تو ہے۔ بس اسی پر اعتراض ہے۔ تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ "نیوگ لازمی نہیں" کیا معنی رکھتا ہے؟ اور سنئے!

ایک شخص کی عورت بانجھ ہے۔ سوامی جی کہتے ہیں کہ "مرد نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے" بہت اچھا کرے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آیا وہ عقیمہ اپنے خاوند سے ہمبستر ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتی ہے اور یقیناً ہو سکتی ہے تو آپ کا دعوےٰ کہ "ملاپ کا مقصد صرف حصولیت اولاد ہی ہے" علانیہ باطل ہو گیا۔ اگر کہا جاوے کہ وہ عقیمہ (خواہ عالم شباب ہی میں کیوں نہ ہو) ہمبستر نہیں ہو سکتی۔ تو کیوں؟ اگر اُس سے نہ رہا جاوے تو کیا کرے؟ سوامی جی تو فرماتے ہیں کہ "اگر نہ رہا جاوے تو نیوگ کر لے" دیکھیں آپ کیا کہتے ہیں۔ مگر اتنا سوچ لیجئیگا کہ اگر پانی کی رَو کو روکنے کی کوشش کی جاوے تو وہ رکیگی تو نہیں البتہ اپنا راستہ دوسرا کریگی اور دیواروں کو توڑ کر نکل جاویگی۔

بھائی جان حق حق ہے اور ظاہر ہو کے رہتا ہے۔ سوامی جی نے نیوگ کے ساتھ اولاد کی گو لاکھ چیپی لگائی مگر آخر کار دنیا نے دیکھ لیا کہ نیوگ کا مقصد کیا ہے اور آریہ سماجی اسپر عمل کرنے سے کیوں شرماتے ہیں؟

آخر میں ہم اپنے چند شکوک متعلقہ نیوگ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں امید ہے کہ پنڈت جی از راہ شفقت جواب سے مشکور فرمائینگے۔

(۱) یہ کیسے ممکن ہے کہ نطفہ کسی اور کا اور بچہ کسی اور کا۔ جب اُس کا نطفہ ہی نہیں تو اُس کا لڑکا کیسے ہوا؟ (منوجی نے جو مثال دیگر حیوانات کی دی ہے وہ جواب میں پیش کر کے انسانوں کو چوپائے نہ بنا دینا)

(۲) اگر عورت نیوگ کرانے پر رضامند نہ ہو تو کیا اُس کو مجبور کیا جا سکتا ہے؟

(۳) نیوگی (ویرج داتا) کے واسطے حق انتخاب صرف عورت ہی کو ہے؟ یا مرد کو بھی کچھ دخل ہے؟

(۴) جب ایک ناقابل مرد کی عورت دوسرے غیر مرد سے نیوگ میں مشغول ہو تو وہ عورت بیوی کس کی کہلاتی ہے؟ پہلے کی یا دوسرے کی؟ یا دونوں کی؟

جواب مدلل عنایت ہو کیونکہ آپ کے نزدیک بیاہ و نیوگ میں برائے نام فرق ہے۔

الحمدللہ کہ پنڈت جی کا یہ معرکۃ الآرا مضمون بھی ختم ہو گیا۔ لہذا ہم بھی رخصت ہوتے ہیں ؎

آپ تو جاتے ہیں بیکدہ سے ہم
پھر ملینگے اگر خدا لایا

(محمد ابراہیم از انبالہ چھاؤنی)

(قادیانی مشن) میں کس کو سچا کہوں؟

(از مولوی محمد شریف صاحب قریشی از ماہلیانوالہ)

مرزا غلام احمد رئیس قادیان سے ہر مذہبی آدمی عموماً اور ناظرین اخبار اہلحدیث خصوصاً نا آشنا نہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مرزائیوں کی دو بڑی پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک پارٹی مرزا جی کو خدا کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتی ہے اور جو مرزا جی کا ہمصفیر نہ ہو اُسے اتنا ہی بُرا جانتی ہے جتنا عیسائی منکرین تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو۔ دوسری پارٹی مرزا صاحب کو غیر معصوم اور معمولی مجدد کا لقب دیتی ہے۔ گویا کہ ان میں مرزا جی کے نفس دعوےٰ ہی میں اختلاف ہے۔ باوجودیکہ مرزا جی کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہوئی اور ایک بسیط عرصہ تک اپنے حواریوں میں رہے۔ لیکن تاحال تحقیق نہیں ہو سکا کہ مرزا جی کیا تھے اور ان کا دعوےٰ مختصر لفظوں میں کیا تھا۔ نبی اللہ بہ پیرایہ دیگر انبیاء تھے یا نہیں؟ ہمارے خیال میں جب تک صحیح طور پر مرزا جی کا عہدہ (دعوےٰ) نہ معلوم کر لیا جائے مرزائیوں کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے اپنے وہم کے مطابق بذات خود مرزا جی کا کوئی منصب قرار دے لیں۔ اور قبل تحقیق "دعوےٰ مرزا" تبلیغ مرزائیت کو نکلیں بلکہ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے سے پہلے ان کا یہی فرض اولین ہے کہ وہ مرزا جی کی نسبت یہ پتہ لگائیں کہ آپ نے دعوےٰ کیا کیا۔ موجودہ افتراق و انشقاق کی موجودگی میں تبلیغ کرنا سعی لاحاصل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ آج تک یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مزعومہ عقائد کو چھوڑ کر مرزا جی کے حقیقی دعوےٰ کی تحقیق کرنے پر تیار نہیں ہوئیں۔ اسلئے امر متنازعہ کے متعلق تصریحات مرزا غلام احمد پیش کر کے بتا دینا چاہتا ہوں کہ قادیانی پارٹی حقیقی طور پر مرزا جی کی فرمانبردار اور مبلغ مرزائیت ہے۔

ahmadimuslim.de

لاہوری پارٹی کے دوراندیش ممبروں نے مرزاجی کا مرتبہ بہت گھٹا دیا ہے۔ اور یہ بات اچھی بھی نہیں جبکہ مرزاجی کا عام اعلان بھی ہے کہ

"میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ میرے ساتھ کسی کو قیاس نہ کرو۔" (خطبہ الہامیہ)

مرزا صاحب کے نزدیک نبی کون ہوتا ہے اور خود کون سے نبیوں میں سے تھے؟ مرزا صاحب نے بعد آنحضرتؐ جدید شریعت کی بنیاد ڈالی یا نہیں؟ یہ سب کچھ مصنفات مرزا میں مذکور ہے۔ ان امور کی نسبت تصریحات مرزا "مشتے نمونہ از خروارے" ملاحظہ ہوں۔

"خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی بکثرت ہوں اُسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" (خطبہ الہامیہ مرزا)

یہ تو ہوا دعوئے نبوت۔ اب باقی یہ امر دریافت طلب ہے کہ مرزا صاحب نے کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوےٰ بھی کیا ہے یا نہیں؟ جس کا مدعی بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو سال تک باتفاق جملہ مسلمانان عالم کافر وخارج از اسلام گنا جاتا رہا ہے۔ سنئے مرزا صاحب نبی صاحب شریعت کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

"جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔" (اربعین ۴ صفحہ)

یہ مرحلہ طے ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی امر بھی ایسا بیان کیا ہے جس سے پایا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کوئی حکم دیا ہے۔ تاکہ انہیں صاحب شریعت نبی کہا جا سکے۔ لیجئے مرزاجی فرماتے ہیں۔

"طاعونی مردے کو غسل دینے کی ضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو کر جنازہ پڑھو۔" (الحکم ۱۰ - اپریل ۱۹۰۷ء)

بنا بریں جب بقول مرزا صاحب وہ شخص نبی کہلانے کا حقدار ہے جسکی وحی میں امر و نہی مذکور ہوں تو معلوم مولوی محمد علی لاہوری کو مرزاجی سے کیا عناد ہے کہ باوجود ان دو احکام صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مرزاجی کو صاحب شریعت نبی کا سرٹیفکٹ دینے میں متامل ہیں۔ حالانکہ بچارے مرزا صاحب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ

"میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی ہے۔ اور ایسا ہی میری وحی میں ابتک امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔" (اربعین مرزا ۴ صفحہ ۶)

مرزا صاحب کی ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ من کل الوجوہ کامل طور پر نبی اللہ ہونے کا تھا۔ اور اس منصب پر وہ اربعین ۴ کے لکھنے سے ۲۳ سال پیشتر فائز المرام ہو چکے تھے۔ ساتھ ہی یہ بھی متحقق ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری شان مرزا میں تحریف ہی نہیں کرتا بلکہ مرزاجی کے مسلمات کو بھی نہیں مانتا۔

مثال کے طور پر دیکھو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔" (بدر مورخہ ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ مرقع قادیانی اپریل ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ہر نبی کے لئے حامل کتاب ہونے کی شرط مان رہے ہیں۔ (تقریر ۷ - فروری جہلم)

مرزائیو! بتاؤ! ہم مولوی محمد علی کو برحق جانیں یا مرزا صاحب کو سچا سمجھیں؟ جب تک جواب نہ دوگے عقیدہ مندرجہ بالا کے رو سے احدہما کاذب کا فتوےٰ دینگے۔

میرے مسلمان بھائیو! لاہوری اور قادیانی کی بظاہر تو تفریق ہے مگر درحقیقت یہ سارا ڈھانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت گھٹانے کے لئے بنایا جا رہا ہے۔ مرزائیوں کو تم نے کبھی دیکھا نہیں۔ وہ مرزا کی بگڑی بنانے کیلئے جھٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ آریوں کو حضورؐ کی شان میں گستاخی کرنے کا موقعہ دینے میں بڑی حد تک مرزاجی کا ہاتھ ہے۔ جسے آپ نہیں سمجھتے۔

خلافت راشدہ

(مولوی ابوالحریز عبدالعزیز از ملتان)

حضرات شیعہ کی عادت مستمرہ ہے کہ جبتک پاکان خدا ومحبان رسول پر حملہ آور نہ ہوں اُن کی چین سے نہیں گذرتی اور اسی سے اُن کی روحانیت مکدرہ وابستہ ہے اور بزعم خود اپنے مدعا میں فائز المرام ہیں۔ حالانکہ اُن کے اعتراضات فاسدہ قدیمہ وحدیثہ کے جوابات بکرات مرات علماء اہلسنت کثرہم اللہ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ مگر با ایں ہمہ پھر بھی اپنے اسالیب قدیمہ کو ترک کر کے راہ راست پر نہیں آتے۔ چنانچہ اخبار شیعہ "درنجف" مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون بعنوان "خلافت شیخین" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے خلافت راشدہ کو محض اجماعی غیر منصوص من اللہ ثابت کرنا چاہا ہے اور حدیث عمرؓ انی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف وان استخلف فان ابا بکر قد استخلف اوکما قال۔ کا مطلب غلط سمجھکر عوام کالانعام کو دھوکا دینا چاہا ہے۔ نامہ نگار نے بتقلید اسلاف شیعہ خلافت کے منصوص اور عدم منصوص کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

خلافت کے منجانب شارع منصوص ہونے کے دو معنے ہیں۔ اول یہ کہ رسول خدا نے یہ اعلان کر دیا ہو کہ فلاں شخص یا اشخاص کو میں نے خلیفہ بنا دیا ہے تم اسکی بیعت کر لو۔ اس معنے کے لحاظ سے رسول اللہ نے کسی کو منصوص نہیں فرمایا۔ دوم یہ کہ قابلیت خلافت کے بیان فرمانے کے علاوہ منجانب شارع اُن اشخاص کا خلیفہ بنانا مسلمانوں پر واجب ولازم کر دیا

ahmadimuslim.de

گیا ہو - اس معنے کے لحاظ سے خلافت راشدہ منصوص اور منطوق ہے - بدیں وجہ اسکو اجماعی کہا گیا ہے نہ کہ مطلق عدم نص کی وجہ سے اس کے مؤید یعنی خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے منصوص اور منطوق ہونے میں بنا بر معنے دوم کے متعدد ارشادات جناب مولے علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ کتب شیعہ میں موجود ہیں - ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خرد جلد ۲ صفحہ ۔ اور ارشاد حضرت عمرؓ انی لا استخلف فان رسول اللہ لم یستخلف الخ - "یعنی میں خلیفہ مقرر نہیں کرتا اسلئے کہ رسول اللہ نے مقرر نہیں فرمایا"

یہ ارشاد عمریؓ محمول بر معنے اول ہے نہ کہ دوم - بنا بر معنے ثانی کے متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ و روایات ائمہ شیعہ بر حقیقت و راشدیت ہر سہ خلفاء رضی اللہ عنہم موجود ہیں - مگر فی الحال منجملہ دلائل قرآنیہ صرف ایک آیت پر جو اس بارہ میں فیصلہ کن ہے اکتفا کیا جاتا ہے - بعد ازاں چند روایات کتب فریقین سے لکھی جاوینگی -

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضٰے لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون - (سورہ نور)

"یعنی وعدہ دیا اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لا چکے تم میں سے اور نیک کام کر چکے بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن لوگوں کو زمین میں جیسے خلیفہ کیا تھا اگلوں کو اور بیشک ضرور قوی اور غالب کردیگا ان لوگوں کے واسطے اُن کے دین کو جو پسند کیا ہے اللہ نے اُن کیلئے اور بیشک بدلدیگا ان لوگوں کے خوف کو امن سے وہ اللہ کی عبادت کرینگے اور نہ شریک کرینگے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور جو لوگ کفر کریں بعد اسکے وہ بڑے سرکش ہیں"

اس آیت کا مطلب سمجھنے کیلئے اول چند امور کو ذہن نشین کر لینا ضروری اور لابدی ہے -

(۱) یہ کہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہیں جو قبل نزول آیت مذکورہ سے مشرف باسلام ہو کر مزین باعمال صالحہ ہو چکے تھے جیسا لفظ اٰمنوا وعملوا سے عیان غیر محتاج بیان ہے -

(۲) یہ کہ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے عیان مثل آفتاب تابان ہے کہ خداوند عالم نے جس طرح بنی اسرائیل کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کیا تھا ہمچناں اُن مومنین صالحین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق کرنے کا وعدہ ہے - جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے

"ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشاں را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنانرا کہ بودند پیش از ایشاں یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشاں داد"

(۳) یہ کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضٰی لہم سے ظاہر و باہر ہے کہ انہیں مومنین صالحین کے زمانہ میں جو موعود بخلافت ہیں دنیائے اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر ایسا غلبہ دیگا کہ کوئی دین باطل اسلام کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھیگا - چنانچہ شیعہ کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج میں مذکور ہے

"ہر آئینہ ثابت سازد و باقوت گرداند برائے آن مومنان صالح دین ایشاں را آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برائے ایشاں یعنی دین اسلام - مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند"

نیز تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے -

وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ -

یعنی تمکین دین یہ ہے کہ ان خلفاء موعود بخلافت کے زمانہ میں دین اسلام کو ایسی قوت و ترقی حاصل ہوگی کہ تمام ادیان باطلہ مرعوب و مغلوب ہو جائینگے -

(۴) یہ کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا سے مراد یہ ہے کہ انہیں نیک مومنوں کو جو موعود بخلافت ہیں خداوند کریم اُن کے زمانہ خلافت موعودہ میں اعداء دین پر ایسی نصرت و غلبہ دیگا کہ اُن کا ہراس و ترس جو بوقت آیت مذکورہ کے تھا مبدل بہ امن ہو جائیگا -

جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے -

"ہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان"

(۵) یہ کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین جو موعود بخلافت ہیں بدستور ماضی و حال آئندہ بھی خدا کی وحدت و عبادت پر قائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگوں نہ ہونگے بلکہ کامل ایمان و نیک اعمال کے ساتھ دار فنا سے دار عقبےٰ کو جائینگے فرق یہ ہے کہ حال میں مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے اور خوف دشمن بھی زمانہ خلافت موعودہ بعد حصول غلبہ معہودہ کے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہیگا - چنانچہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں مسطور ہے -

"یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشاں را از عبادات و توحید باز ندارد"

اور تفسیر شیعہ مجمع البیان میں ہے

"ھذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ لا یخافون غیری"

(۶) ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون سے ہویدا و پیدا ہے کہ وعدہ مذکورہ کے پورا ہونے کی علامت ظاہر ہونے کے بعد جو لوگ کفر یا کفران نعمت کریں وہ لوگ فسق و سرکشی و گمراہی میں کامل و اکمل ہیں -

جیسا تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں ہے -

"و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد دریں نعمت بعد ازیں وعدہ یعنی پس از راست شدن آن - پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت ایشانند فاسقان کاملان در فسق بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن دریں نعمت عظیمہ بعد از وضوح ایں آیات -

پس آیت مذکورہ کے ہر ہر جملے کا یقینی صحیح مطلب واضح ہو کر روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو گیا کہ مفاد آیت مذکور کا یہ ہے کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت مذکورہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت مذکورہ موجود تھے انہیں کو حق تعالےٰ وعدہ اور بشارت دیتا ہے کہ بیشک ضرور ان مومنین کو زمین میں بادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کریگا - اور خلافت

ahmadimuslim.de

معہودہ میں دین اسلام کو روز بروز ایسی ترقی افزون عطا کریگا کہ کوئی دین باطل قوت و شوکت میں اسلام کے برابر باقی نہ رہیگا اور وہ خلفاء شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہینگے۔ ثابت ہوگیا کہ آیت کے موعود لہم وہی لوگ ہیں جو بوقت نزول آیت زمرۂ کلمہ گویاں میں موجود تھے۔ پس حضرت معاویہؓ اور حضرت امام مہدی یا خلفاء بنی امیہ و بنی عباس وغیرہم آیت مذکورہ کے موعود لہم نہیں ہو سکتے۔ اور نہ یہ وعدہ رسول اللہؐ کی موجودگی میں پورا ہوا۔ اس کے بھی چند وجوہ ہیں۔

اولاً فریقین کا اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ میں بعد نبی کے خلیفہ کرنا مراد ہے۔ چنانچہ تفسیر معتبر شیعہ صافی میں موجود ہے

ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم

"یعنی ضرور بیشک اللہ خلیفہ کریگا ان مومنین کو بعد نبی اُن کے کے۔"

اور اسی طرح امام محمد باقر علیہ السلام سے اصول کافی[1] میں بھی موجود ہے۔

ثانیاً یہ کہ آیت مذکورہ میں خلیفہ کرنے کا وعدہ ہے اور حیات سرور کائنات میں نہ حضورؐ پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہے اور نہ کسی کلمہ گو اسلام پر ہو سکتا ہے۔

ثالثاً یہ کہ زمانہ خلافت معہودہ میں بوجہ مفتوح[2] ہونے عرب و عجم کے جس سے مراد قیصر و کسریٰ ہے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کا وعدہ ہے۔ جسکی وجہ سے مومنین خوف اعداء سے بے ڈر رہینگے۔ مگر یہ ہر دو سلطنتیں حیات سرور کائنات مفخر موجودات میں مسلمانوں کے زیر قبضہ نہیں ہوئیں بلکہ بزعم حضرات شیعہ تا وفات حضور علیہ السلام دشمنوں کا خوف اتنا غالب تھا کہ مرض موت میں رسول اللہؐ نے ارادہ فرمایا کہ لڑائی کے بہانہ سے سب دشمنوں کو اسامہؓ کے ساتھ مدینہ سے باہر کردیں جب علی کو خلیفہ کردوں۔ مگر دشمن کسی طرح بھی مدینہ سے باہر نہ گئے تو حضرت علیؓ کی تقرری خلافت کی آرزو دل ہی میں رہیگی۔

پس وجوہ بالا سے مثل آفتاب تابان کے روشن ہوگیا کہ یہ وعدہ رسول اللہؐ سے نہیں ہے۔ بلکہ آپ کے متبعین سے ہے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ قیامت سے پہلے کسی ایک زمانہ کے مسلمانوں کے ساتھ اس وعدہ کو مخصوص کردیا جائے جیسے کہ حضرات شیعہ کا اعتقاد ہے کہ امام مہدی کا زمانہ مراد ہے یہ بلاغت کے رو سے بمراحل بعید ہے کہ خلیفہ حاضر کا بولکر حاضرین کا ایک فرد بھی مراد نہ لیا جائے اور محض غائبین ہی مراد ہوں۔ اور پھر اشیاء موعودہ سے حاضرین کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ یہ سراسر فریب ہے اور کلام الٰہی اس سے بری اور پاک ہے اور اگر حاضرین وقت نزول میں سے حضرت علی ہی کو اس وعدہ کا موعود لہ قرار دیا جاوے تو یہ تخصیص بلا مخصص کے باطل ہونیکے علاوہ بڑی خرابی یہ ہے کہ اشیاء موعودہ کا مجموعہ آپ کے زمانہ خلافت میں نہیں پایا گیا۔ بلکہ بزعم شیعہ آپ تا دم زیست اعداء سے خائف و ترساں رہے۔ کما سیجئی۔

پس مثل آفتاب بے سحاب تابان ہوگئے آیت مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ بجز خلافت و فرد ت حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت مراد نہیں ہو سکتی ہے اسلئے کہ اشیاء موعودہ فی الآیت جس کا ذکر شروع میں آچکا ہے اور انہیں اشیاء سے اسلامی ترقی کو وابستہ کیا گیا ہے اور علی الخصوص قیصر و کسریٰ کا مفتوح ہونا وہ بجز خلفاء ثلاثہ کے زمانہ خلافت کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ جیسا کہ تفسیر شیعہ خلاصۃ المنہج میں آیت مذکورہ کے ذیل لکھا ہے

"و در اندک زمانے حق تعالے بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود۔"

یعنی اور تھوڑے زمانہ میں خدا نے مومنوں کے ساتھ وعدہ پورا کیا کہ تمام ملک عرب و ملک فارس و روم انکو دئے۔"

اور یہ معلوم ہے کہ اراضیات فارس و روم کفار سے نکلکر جن خلفاء کے قبضہ میں آئی ہیں وہ خلفاء ثلاثہ ہیں (ملاحظہ ہو نہج البلاغت مطبوعہ مصر تقطیع خورد جلد ۱ صفحہ ۳۱۵ و ۳۳۵ کافی کلینی کتاب الروضہ صفحہ ۱۲۷)

جو ابتدائے خلافت صدیقی سے انتہائے خلافت و فتوحات ذو النورین تک تیئیس[23] برس کے زمانہ میں تمام عرب و دیار فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہے۔ اور وہی خلافت آیت مذکورہ سے مراد ہے۔ لہذا سوائے خلافت خلفاء ثلاثہ کے اور کوئی عہد خلافت مراد موعود۔ آیۃ مذکورہ نہیں ہو سکتا ہے۔ پس مثل آفتاب بے سحاب اور مثل کامل ماہتاب بیحجاب کے نمودار ہوگیا کہ جو لوگ ہر سہ خلفاء کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیت مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا اقرار نہیں کرتے۔ اُن لوگوں کے کفر اور فسق میں کامل ہونے پر آیت مذکورہ ایسی قطعیت الدلالۃ ہے کہ کسی منکر کا انکار کارگر نہیں ہو سکتا۔

(باقی دارد)

عجیب و غریب فاضل عربی

نمبر ۱

(از جناب حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا الہ آباد)

اس وقت میرے پیش نظر چند اوراق کی ایک کتاب ہے جسکے ٹائیٹل پیج پر کتاب اور اُسکے مصنف کا نام مرقوم ہے "کالی بجر یعنی تحقیق الالہام" المصنف الفاضل الذکی شریمان پنڈت کالیچرن شرما جوشی (عربی فضیلت یافتہ مناظر و واعظ آریہ سماج) ٹائیٹل پیج کے دوسرے صفحہ میں موہن لال روپ منتری آریہ سماج آگرہ نے چندہ دہندگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ اُنہوں نے امداد دیکر اس سماج کو اس لائق کیا کہ آریہ سماج کا لٹریچر عربی زبان میں طبع کراکر عربی بھائیوں کی تشنگی کو رفع کر سکے۔ اس خیال سے کہ مصنف عربی فضیلت یافتہ ہے اور کتاب عربی بھائیوں کی تشنگی رفع کرنے کی غرض سے شائع کی گئی ہے۔

بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے مجھے اسکے مطالعہ کا شوق دامنگیر ہوا۔ کتاب مطالعہ کرنے پر بیساختہ میری زبان سے نکل گیا ؎

"طوق زریں ہمہ در گردن خرے بینم"

[1] قال قال اللہ عز وجل فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ۔ (اصول کافی صفحہ ۱۵۳) ۱۲ منہ

[2] جیسا کہ تفسیر شیعہ مجمع البیان ذیل لیستخلفنہم فی الارض میں لکھا ہے ای ارض الکفار من العرب والعجم۔ ۱۲ منہ

جس شخص کی تحریر مجموعۂ اغلاط ہو معانی کے اغلاط سے قطع نظر کیجئے، فن بیان علیحدہ رکھئے، ان علوم تک آریہ جی کی رسائی کہاں، صرفی و نحوی غلطیاں وہ بھی ایسی فاش کہ نوعمر بتدی ہدایۃ النحو کا پڑھنے والا ان غلطیوں کی اصلاح کر سکے۔ غلطیاں دو چار دس بیس نہیں ہر صفحہ بلکہ ہر سطر اور ہر جملہ میں متعدد غلطیاں موجود ہوں جس شخص کو ایک فصیح عبارت۔ نہیں نہیں بلکہ ایک عربی جملہ بنانا دشوار ہو گیا۔ اس پر عربی فضیلت یافتہ کا لفظ بولنا کیا انصاف کا خون کرنا نہیں ہے۔ کیا اسکی تصنیف عربیوں کی تشنگی بجھا سکتی ہے؟ کسی نے سچ کہا ہے ؎

"برعکس نہند نام زنگی کافور"

میں پنڈت جی اور ان کے چیلوں کو مشورہ خیر دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کیلئے یہی مناسب ہے کہ اپنے آپ کو چاہے لکچرار یا مناظر لکھیں اُردو میں اپنا جال پھیلائیں یا ہندی میں۔ عربی زبان میں تصنیف کا شوق ترک فرمائیں عربی فضیلت یافتہ کا معزز لقب آپ لوگوں کے شایانِ شان نہیں ہے۔ انسان کا حد سے بڑھ جانا اپنے آپ کو قعر ذلت میں گرانا ہے۔ کسی گدھے کا نام کوئی شیر رکھدے تو اس سے شیر کے اوصاف اسمیں نہیں پیدا ہو جاتے۔ خیال تو فرمائیے جب عربی بھائی اس کتاب کی عبارت کو دیکھینگے تو اُن کی نظر میں پنڈت جی کی کیا وقعت ہوگی مجھے امید ہے کہ اراکین آریہ سماج اپنے اصول عشو کے اصل رابع (حق کے قبول کرنے اور باطل کو ترک کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے) پر عمل کرتے ہوئے علوم عربیہ سے ناواقف شخص کو عربی فضیلت یافتہ کے معزز لقب کا مستحق نہ سمجھینگے اور عربی علم ادب پر ایسا بیجا ظلم روا نہ رکھینگے

اگر میں اس کتاب کی صرف نحوی غلطیاں بالاستیعاب دکھاؤں تب بھی تقریباً کتاب کی کل عبارت نقل کرنی ہوگی۔ مگر نہ اتنی فرصت ہے نہ اسکی ضرورت۔ ابتدائی سات صفحات میں سے ہر صفحہ کے ایک ایک مقام کی تھوڑی سی عبارت بطور نمونہ پیش کیجاتی ہے۔ خط کشیدہ الفاظ پر ناظرین اہل علم خصوصیت کے ساتھ نظر ڈالیں۔ اور مصنف کتاب کی عربیت کی داد دیں۔

صفحہ ۲ :- کل مایشاھد فی العالم فھو نتیجہ

تحقیقات الانسانیہ

صفحہ ۳ :- وھذا یستلزم ان یملك الناس فی تجربتھا بلا لذات الدنیویۃ۔

صفحہ ۴ :- لان لما ننظر فنجد نا الانتظام۔

صفحہ ۵ :- ویصل من ملھم الحقیقی الینا۔

صفحہ ۶ :- لما النظر الی سلاطین الظاھرانھم یقنون الانتظام فکیف یدع مالك الحقیقی مخلوقاتہ بلا قانون وکیف یثبت الجرم والسزا (کسی عربی میں سزا کا لفظ تلاش کیجئے۔ مصنف نے اس لفظ کو کئی جگہ استعمال کیا ہے)۔

صفحہ ۷ :- ان قیل ان الوید والژند والاوستا والتوریت والزبور والقرآن وغیرہ کتب الھامی ففیھما ما الالھام حقیقی اقول علیہ لیست کل واحدۃ منھا الھامی کما ظھرت من کتب المذکورہ۔

صفحہ ۸ :- فثبت من ھذا الیضا ان الالھام لیست مختلفا بل تکون واحداً۔

اگر ناظرین اس رسالہ کی ساری خوبیاں ملاحظہ کرنی چاہیں تو دفتر آریہ سماج آگرہ سے طلب فرمائیں حجم رسالہ ۳۲ صفحے مع ٹائیٹل پیج۔ ہر صفحہ میں بارہ سطر۔ حروف بڑے بڑے موٹے نہایت بدخط۔ لکھائی چھپائی اچھی نہیں ہے۔ عبارت ایسی کہ معنی کا سمجھنا الفاظ سے دشوار ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف چار آنے ہے۔

بہشتی زیور
معہ
بہشتی گوہر

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مدنظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلے علمیت کا تقاضی ہے۔ گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۳ (منیجر اہلحدیث)

مسجد چینیاں لاہور میں مرزائی اثر

نمبر ۲

اعیان اہلحدیث ہوشیار رہیں!

گذشتہ "اہلحدیث" میں ایک مضمون نکل چکا ہے جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ لاہور میں مسجد چینیاں جو بہت زمانہ سے مسجد اہل حدیث ہے اُس میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے اور اُس کے متعلقین کو خبر نہیں یا دانستہ وہ چشم پوشی کر رہے ہیں آئندہ زمانہ خود بتا دیگا کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ آج ہم اس بارے میں تحریری شہادات پیش کرتے ہیں جو دو مختلف مزاج اور مختلف مذاق شاہدوں کا بیان ہے۔ بلکہ ایک شاہد تو ایسا ہے کہ غزنویہ کے حق میں اُسکو

شَہِدَ شَاہِدٌ مِنْ اَہْلِہَا

کہنا بجا ہے

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں یہ تو ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سارا جھگڑا اس امر سے ہوا ہے کہ مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور امرتسر میں مرزائیوں کی حمایت میں سرگرم ہوئے۔ جس کی وجہ سے علماء شہر اور پبلک اہل اسلام سخت ناراض تھے یہانتک کہ خاندان غزنویہ کے ارکان بھی سخت خفا تھے مجلس خلافت امرتسر میں ایک روز سخت جھگڑا ہوا مولوی اسماعیل صاحب غزنوی نے مولوی داؤد صاحب غزنوی ولد مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کو کہا کہ آپ کو میری مخالفت کرنی مناسب نہ تھی۔ اسکے جواب میں مولوی داؤد صاحب نے کیا ہی غیرتمندانہ جواب دیا کہ

"آپ کی ناجائز حرکتوں سے ہمارا خاندان بدنام ہوا میرے بزرگوں کی روحیں میری خاموشی پر مجھے ملامت کرتی تھیں۔ کیا میں ایسے حال میں تمہارے لحاظ میں خاموش رہوں جس حالت میں تمام خاندان کی بدنامی ہو"

جب یہ افواہیں اُڑتی اُڑتی لاہور پہنچیں تو مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں نے اپنے بیٹے مولوی

ahmadimuslim.de

اسمٰعیل کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

"ابتو یہانتک نوبت پہنچ گئی ہے کہ مرزائیوں کے جلسے کرائے جاتے ہیں۔ انا للہ۔ تم فوراً لاہور چلے آؤ۔"

یہ تو ہیں وہ باتیں جن کا ثبوت زبانی ہے۔ اب ہم مطبوعہ تحریریں ناظرین کے سامنے رکھے دیتے ہیں تاکہ ناظرین خاصکر غیر تمند اہل حدیث ان واقعات پر غور کریں۔

مولوی اسمٰعیل غزنوی نے قتل مرتد پر آریوں سے مباحثہ مقرر کیا اور اس کام کیلئے لاہوری مرزائیوں سے مدد مانگی کہ مجھ کو آپ لوگ کتابوں اور آدمیوں سے مدد دیں۔ چنانچہ یہ خط لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۳- دسمبر ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۴ کالم ۳ پر درج ہوا ہے۔ اسی ضمن میں یہ بھی ذکر ہے کہ مولوی اسمٰعیل غزنوی جب مرزائی مناظروں کو لیکر جلسہ گاہ میں گئے تو آریوں نے کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ پیغام صلح لکھتا ہے۔

"اس کے جواب میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا آپ لوگ اب تنکوں کا سہارا لے رہے ہیں اور اصل بات سے بہت دور بھاگنا چاہتے ہیں۔ مگر سن لو کہ ہم آپ کے ان تنکوں کو بھی توڑ کے رکھے دیتے ہیں۔ اور **ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدی بھائی مرتد نہیں کافر نہیں بلکہ پکے مسلمان ہیں وہ ہمارے (غزنویوں کے؟) بھائی ہیں**۔ ان کا شمار مسلمانوں میں کیا جاتا ہے میں نے (آل پارٹیز) کانفرنس کے ایام میں بھی کامل دو گھنٹے تقریر کر کے اس بات کو صاف کیا تھا اور بتلایا تھا کہ احمدی ہمارے بھائی اور پکے مسلمان ہیں۔ وہ اشاعت اسلام میں ہم سب سے پیش پیش حصہ لے رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم انہیں مسلمان نہ سمجھیں۔"

(پیغام ۱۳- دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴)

مسجد چینیاں کے نمازیو! ذرہ اپنی غیرت ایمانی سے کام لو اور اپنے امام مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی سے پوچھو کہ اُن کے صاحبزادہ کا یہ فتوے (کہ احمدی پکے مسلمان اور ہمارے بھائی ہیں) صحیح ہے؟

دوسری شہادت

یہ وہ شاہد ہے جس کو میں نے آیت قرآنی کے ماتحت گھر کا شاہد کہا ہے۔ اس سے مراد میری اخبار "اہلسنت والجماعت" امرتسر ہے جو غزنوی خاندان کا گویا آرگن ہے جسکا اڈیٹر غزنوی خاندان اور اُن کے اتباع میں مقبول ہے یعنی مولوی حکیم ابوتراب عبدالحق۔ اس اخبار اور اسکے اڈیٹر کی حیثیت جاننے کے ناظرین مشتیں اس اخبار میں اُس مجلس کی گفتگو چھپی ہے جسکی گفتگو پیغام نے شائع کی ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں۔

"من بعد نماز عشاء ۸ بجے شب کے سماج میں پہنچا تو مسلمان اور آریہ صاحبان سے مکان لبالب تھا۔ مولوی اسماعیل صاحب و مولوی داؤد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ مباحثہ کے وقت مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ گذشتہ جلسہ میں آریہ مناظر نے کہا تھا کہ قتل مرتد کا ثبوت قرآن مجید سے دیں۔ میں نے کہا تھا کہ بتائیے کونسی آیت ہے۔ لہذا آج بھی اس امر کا مطالبہ ہے کہ قرآن مجید سے ثبوت دیدیں۔ آریہ مناظر نے کہا کہ افغانستان کے بادشاہ اور علماء نے قتل مرتد کا فتوے دیا۔ اور قادیانی مرتد کو قتل کیا گیا اور علماء دیوبند وغیرہ نے انکی تائید کی۔ کیا انہوں نے خلاف قرآن کیا؟ اسپر مولوی اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ امیر افغانستان کا یہ فعل حجت نہیں ہے۔ میں مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہوں۔

اس پر میں نے مولوی داؤد صاحب کو کہا کہ آپ مولوی اسمٰعیل کو سمجھا دیں کہ وہ مرزائیوں کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہیں۔ کیا اُن کو علم ہو گیا ہے کہ مرزائیوں نے توبہ کر لی ہے۔ اور مرزا صاحب کو نبی اور مسیح موعود وغیرہ ماننے سے انکار کر دیا ہے جب آریہ مناظر نے مرزائیوں کے مسلمان ہونے کے متعلق سوال ہی نہیں کیا تو خواہ مخواہ انکی نسبت اس مجمع میں غلط رائے کیوں ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے یہ کہ خود مرزا صاحب ہی کی عبارات قتل مرتد کے متعلق پیش کیجائیں۔ مجھے بولنے دیں مولوی اسماعیل صاحب کو چاہئے کہ آریوں کے مقابلہ پر اگر کھڑے ہوئے ہیں تو اہل سنت وجماعت واہلحدیث کے مطابق جواب دیں۔ آریہ مناظر نے پھر اسکا جواب دیا۔ اسکے بعد پھر مولوی اسمٰعیل صاحب نے آیت قرآنی کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ آیت (انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ) صاف قتل مرتد کے متعلق آچکی ہے۔ اور کہا کہ جہاد پر پھر بحث ہوگی۔ پہلے قتل مرتد کا ثبوت آپ قرآن سے دیں۔ اسی قیل وقال میں وقت گذر گیا۔" (صفحہ ۵)

اہلحدیث بھائیو! غیرت ایمانی سے کام لو اور بتاؤ کہ ہمارا دعوٰے کہانتک ثابت ہے کہ

"چینیانوالی مسجد میں مرزائیت کا اثر پہنچ رہا ہے۔"

یقین جانو کہ ۲۲-۲۳- اپریل کو جو جلسہ مسجد چینیاں میں کر کے مجھے بُرا بھلا کہا گیا وہ اسی غصہ کا بدلہ ہے جو میں نے مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کے خلاف منشاء امرتسر میں مرزائیت کا اثر پھیلنے کی مخالفت کی تھی۔ **بھائیو!** واقعات تمہارے سامنے ہیں اب جو تم چاہو فیصلہ کرو ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
فرضِ خود بین وکارِ رحمٰن کن۔

(ابوالوفاء امرتسری مسافر حجاز)

نظم

دیکھ پھیلانا ہے کل دنیا میں اسلام ابھی
اُٹھ کمر باندھ کہ باقی ہے بہت کام ابھی
ساقیا اُٹھ! کہ نہیں وقت ہے آرام کا یہ
ہیں پلانے مئے وحدت کے بہت جام ابھی
دیکھ! اُٹھا اپنی نظر خواب سے ہو کر بیدار
کہ برہنہ ہے کف کفر میں صمصام ابھی
اس طرف ریف کی جنگ۔ ٹرکی ہے تیار ادھر
ہے تلاطم میں پھنسی مملکت شام ابھی
ہے یہ کفار کی خواہش کہ مٹادیں اسلام
اور غفلت میں ہے یہ مسلم ناکام ابھی
ہے نہ اب باقی حمیت۔ نہ ہی غیرت۔ نہ تڑپ
پر جو سمجھو تو ہے باقی فقط اک نام ابھی
اسپہ بھی ہے یہ تمنا کہ سب ہندو بنجائیں
تاکہ سوراج کا ہوجائے سرانجام ابھی
حق پرستی کی جگہ۔ قوم پرستی کو سلے
اور مٹجائے جو کچھ باقی ہے اسلام ابھی
ہم مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ خدارا جاگو!
فتنہ آتا ہے نظر ہم کو لب بام ابھی
××

زندہ موجود ہے یہ غیرت کا نشان ابھی (محمد عبدالغفار الغزنوی)

ahmadiyyamuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۲۳ - لڑکا نابالغ عمر ۴ سال ختنہ نا کردہ لڑکی عمر یک سالہ - ان ہردو کا نکاح بولائیت جانبین ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بحوالہ حدیث شریف وکتب فقہ جواب تحریر فرمادیا (عبد الحمید انصاری)

ج نمبر ۱۲۳ - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نابالغی میں والد نے کرایا تھا اس لئے حالت نابالغی میں بولائیت ولی نکاح جائز ہے - ۲ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۱۲۴ - زید کہتا ہے کہ شئی واحد کو اسطرح بیچنا کہ یکمن گندم کی قیمت اصلی بازار میں پانچ روپے ہیں اب اگر کوئی نقد قیمت دیکر خریدتا ہے تو وہی قیمت اصلی پر بیچنا اور اگر کوئی ادھار پر خریدتا ہے تو وہ یکمن گندم کو سات روپے پر بیچنا بموافق حدیث ابی ہریرہ رض قال نہی رسول اللہ صلعم عن بیعتین فی بیعۃ وایضا لابی داؤد من باع بیعتین فی بیعۃ فلہ اوکسھما او الربا ، سود وحرام ہے اور بکر کہتا ہے کہ یہ بیع وفروخت حلال وجائز ہے - ان دونوں صاحبان میں سے کون حق وصواب پر ہے - بیان مفصل بدلیل مطلوب ہے (سائل ابو عبد الحکیم نسیم الدین رنگپوری بنگال)

ج نمبر ۱۲۴ - شئی واحد کو نقد کم قیمت پر اور ادھار زیادہ قیمت پر بیچنا جائز ہے بشرطیکہ بات قطعی ہو جائے گو گو نہ رہے یعنی مشتری یہ کہے کہ قیمت ادھار ہے فلاں روز دونگا بائع اس چیز کی قیمت قطعی کہدے ایسا نہ کریں کہ نقد لیگا تو ایک روپیہ ادھار لیگا تو سوا روپیہ اور مشتری بغیر طے کئے کسی بات کے اٹھا کر لے جائے بیعۃ فی بیعتین کے یہ معنے نہیں صورت صاف ہے تو جائز ہے دلیل الاوطار ۲ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۱۲۵ - حضرت امام ابن تیمیہ رح نے اپنی کتاب "الوسیلہ" کے صفحہ ۲۸ مترجمہ ملک ابو البشیر محمد مراد علی خانصاحب پر تحریر فرماتے ہیں کہ سرگشی جنات انبیاء علیہم السلام مثلاً ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ وحضرت محمد علیہم السلام کی صورتیں ظاہر ہو سکتے ہیں اس کے متعلق کوئی نص نقل نہیں فرمائی - من رانی فقد راء الحق کے خلاف کوئی صحیح حدیث یا قرآنی آیت جس سے اجنہ اور شیاطین کا انبیاء علیہم السلام کی صورت میں ظاہر ہونا ثابت ہو - (احمد حسین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

ج نمبر ۱۲۵ - حدیث شریف مرقومہ میں من رانی مفرد کا صیغہ ہے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو آنحضرت علیہ السلام کے حق میں مخصوص سمجھا - اس لئے باقی انبیاء کرام کو اس خاصہ میں شریک نہیں جانا - یہی انکی دلیل ہے - ۲ر داخل غریب فنڈ -

س نمبر ۱۲۶ - خطبہ عیدین کے درمیان جو جابجا تکبیریں آئی ہیں جب خطیب تکبیروں پر پہونچے تو کیا سامعین بھی باآواز بلند بحالت خطبہ تکبیریں پڑھیں؟ (خریدار اہلحدیث)

ج نمبر ۱۲۶ - سامعین کا ایسا کرنا کسی حدیث میں میں نے نہیں دیکھا -

س نمبر ۱۲۷ - زید نے ہندہ کو کسی فعل ناشائستہ کی بنا پر طلاق دی ہندہ مہر طلب کرتی ہے تو زید کہتا ہے کہ بہت سی چیزیں تو نے مجھ سے پوشیدہ چرا کر میکے پہونچائی ہیں - اگر میری مسروقہ چیزیں مہر معینہ سے کم ہو تو پوری کر لے ورنہ بصورت زائد واپس کر - ہندہ انکار کرتی ہے اور بات مشتبہ ہے - اگر بات پایہ ثبوت کو پہونچے تو کیا زید کو مہر سے وضع کر لینا جائز ہے - ؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۷ - مال مسروقہ اصل مالک کی ملک ہے بے شک مہر سے وضع کر سکتا ہے -

س نمبر ۱۲۸ - بکر نے نابالغہ لڑکی سے نکاح کیا بعد چھ سات برس کے لڑکی جب بالغہ ہوئی تو بکر نے خلوت صحیحہ میں مانند مخنث کے پائی اور دایہ نے بھی اس کی تصدیق کی - بعد اس کے بکر نے طلاق دی - اب مخنثہ مذکورہ مہر چاہتی ہے - سوال یہ ہے کہ مہر بکر پر دینا واجب ہے یا نہیں ہے - مع دلیل قرآن وحدیث سے جواب فرمادیں (فدوی مولوی ابو عمران محمد عثمان خریدار اخبار نمبر ۸۰۹ ساکن رنگھاٹ ڈاکخانہ کریالی ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۲۸ - نکاح کی صحت کے لئے ایک طرف مرد - دوسری جانب عورت کا ہونا ضروری ہے - اگر یہ صورت نہیں تو نکاح ہی نہیں - صورت مرقومہ میں یہ صورت نہیں لہٰذا نکاح منعقد نہیں - قرآن مجید میں جہاں جہاں نکاح کا ذکر آیا ہے وہاں نساء کا لفظ ہے جس کے معنے عورتوں کے ہیں پس اگر منکوحہ ذات عورت نہیں تو نکاح منعقد نہیں اور نکاح نہیں تو مہر بھی نہیں - جیسے کوئی مرد بالغ کسی بالغ لڑکے سے یا کوئی عورت عورت سے نکاح کرے تو نکاح نہیں لہٰذا مہر بھی نہیں -

س نمبر ۱۲۹ - زید کے محلہ میں پلیگ کی بیماری اور کالیرہ کی بیماری ہو گئی ہے - اب زید نے اس طور پر نذر مانی ہے کہ اگر خدا اس بلا کو میرے محلہ سے دور کرے تو ہم لوگ سب ملکر جامع مسجد میں کھانا کھلائیں گے - اب سوال یہ ہے کہ یہ کھانا درست یا حرام اور اس قسم کی نذر ماننا زید کا جائز ہے یا بدعت؟ (ر ر)

ج نمبر ۱۲۹ - نذر مذکور اگر محض فقراء کے لئے مقرر نہیں تو اسکا کھانا جائز ہے - اگر محض فقراء کے لئے ہے تو کھانا جائز نہیں - کسی ضرورت کے پورا کرانے پر نذر ماننا حدیث میں منع آیا ہے لیکن مان لینے پر پورا کرنا ضروری ہے - اللہ اعلم - ۳ر داخل غریب فنڈ

ضمیمہ ج نمبر ۸۶ - پنجتن پاک سے شیعوں کی اصطلاح میں آنحضرت - حضرت علی - حضرت فاطمہ اور حسنین مراد ہیں - اور سنیوں کی اصطلاح میں پنجتن سے آنحضرت اور چار یار خلفاء راشدین مراد ہیں - اللہ اعلم -

اطلاع

آئندہ کو تا واپسی از سفر حج فتویٰ نویسی کا انتظام نہیں ہوگا - مولانا سیالکوٹی کو اتنی فرصت نہیں لہٰذا چند روز سائلین یہ سلسلہ بند رکھیں -

(ابو الوفاء)

تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان

مصنفہ مولانا نواب صدیق حسن خاں صاحب کی مندرجہ ذیل جلدوں کی ضرورت ہے ۳ - ۴ - ۵ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - بقیہ جلدیں موجود ہیں کامل کرنا چاہتا ہوں - کسی صاحب کے پاس ہوں اور ہدیہ کرنا چاہیں تو ہمارے ہاتھ ہدیہ کریں -

(محمد افضل حسین مقام چھوپہ ڈاکخانہ پلاس پنگلہ ضلع بالاسور)

ملکی مطلع

گندم اور کپاس کی فصلوں کے مقابلہ میں جنگلوں کی اہمیت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

دیہاتی اور قصباتی زندگی کیلئے جنگلوں کی اہمیت کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ صنعتی کارخانوں اور مکانات کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے میں لکڑی کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ زمیندار کا ہل، سہاگہ، چکلہ، بیلنا، مدھانی، ہر قسم کا چھکڑا اور خانگی ضروریات کی صدہا چیزیں شیشم اور شہتوت سے بنتی ہیں۔ آرائشی سامان میز کرسی، چارپائی، کھیلنے کا سامان ہاکی، ٹینس، اور کرکٹ کے بیٹ شہتوت کے رہین منت ہیں۔ ہر سال چھانگا مانگا کے جنگل میں اسقدر لکڑی پیدا ہوتی ہے کہ اگر پانچ فٹ لمبے گٹھے پانچ فٹ کی بلندی تک چن دئے جائیں تو ان سے دس میل رقبہ زمین ڈھانپا جا سکتا ہے۔

ان میں سے کچھ لکڑی تو سرکاری اور غیر سرکاری کارخانوں کے کام آتی ہے اور اُس کا بیشتر حصہ شہروں میں ایندھن اور مختلف اغراض کے لئے برآمد کیا جاتا ہے۔ اب محکمہ جنگلات اس کوشش میں ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ملحق کر دے تاکہ لکڑی کیلئے نوآبادیوں کی ضروریات مقامی طور پر پوری ہو سکیں۔

ستلج ویلی پراجیکٹ میں نئے جنگلوں کی نشوونما کا انتظام

پنجاب میں اس وقت تین بڑے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ چیچا وطنی اور خانیوال۔ لوئر باری دوآب میں اور ڈھپراپر اور لوئر جہلم کی نوآبادیوں کے درمیان ان کا مجموعی رقبہ اکیس ہزار ایکڑ یعنی پچاس میل مربعہ کے قریب ہے۔ یہ چند سالوں کے اندر بالکل مکمل ہو جائینگے۔ لاہور کے قریب بھی دو چھوٹے جنگل تیار ہو رہے ہیں۔ ایک کوٹ لکھپت میں جو ماڈل ٹاؤن سوسائٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرا ہربنس پورہ ریلوے اسٹیشن کے متصل ہے۔

یہ خبر نہایت مسرت کا موجب ہوگی کہ ستلج ویلی پراجیکٹ کی تکمیل پر جب پانی میسر ہو سکیگا تو نوآبادیوں میں تین نئے جنگلوں کی طرح ڈالی جائیگی۔ زمینداروں کی بہبودی اس امر کی مقتضی ہے کہ ہر ایک نہری نوآبادی کے ساتھ ہی ایک جنگل بھی ہو۔ ہر قسم کی خانگی، تمدنی، اقتصادی اور صنعتی ضروریات کیلئے لکڑی ناگزیر ہے۔ علاوہ ازیں قحط اور خشک سالی کے دوران میں جب مال مویشی کیلئے گھاس کا چارہ نہیں رہتا۔ درختوں کے پتے اور جنگلی گھاس اُن کے کام آتی ہے۔ اور بارہا ان کی جانیں بچانے کا موجب ہوئی ہے۔ طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا جیسے متعدی امراض پھیل جائیں اور لوگوں کو میدانوں میں جھونپڑیاں بنانے کی ضرورت ہو تو اُن کیلئے کانی، سرکنڈہ اور دیگر ضروری سامان جنگل سے مہیا ہو سکتا ہے۔ ستلج ویلی پراجیکٹ میں زمین کھودنے کیلئے جو اوزار کام آتے ہیں اُن کے دستوں کیلئے شہتوت ایسی ہلکی لکڑی کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو چھانگا مانگا کے جنگل نے پورا کر دیا ہے۔

اس قسم کے جنگلوں کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ برسات کے موسم میں جب دریا طغیانی پر آتے ہیں تو اُن کا پانی درختوں کی سیرابی کیلئے کام آتا ہے اس کے علاوہ جنگل کثیر آبادی کا ذریعہ معاش ہیں۔ گذشتہ دس سال میں چھانگا مانگا کے جنگل پر ۱۸۲۳۰۰ روپئے خرچ آئے۔ اور اس سے ۳۷۰۷۰۰۰ روپے آمدنی ہوئی یعنی اصل منافع ۱۸۷۹۰۰۰ روپئے ہوا:۔

کوائف حجاز

(از جناب حاجی یونس خان صاحب طائفی رئیس ٹانڈی)

مولانا! ملک حجاز ایک بالکل غیر آباد اور بے آب وگیاہ قطعہ ملک ہے جہاں بعض مقامات پر بیس بیس کوس تک پانی نہیں ملتا نہ قابل فرود زمین نظر آتی ہے۔ میرے خیال میں کل ملک حجاز کی محاصل اراضی ہندوستان کے ایک ضلع کی برابر مشکل سے ہونگے۔ اور اسی طرح آبادی بھی کم ہے سوائے تین چار شہروں کے اور کوئی نامور شہر بھی نہیں ہے اور جو شہر ہیں اُن میں پانی کی بعض میں تو ازحد تکلیف ہے۔ مثلاً جدہ میں۔ اور اگر سلاطین آل عثمان کروڑہا روپیہ خرچ نہ کرتے تو مکہ معظمہ بھی اُنہی شہروں میں تھا۔

باشندگان اس ملک کے عموماً بے علم ہیں جنکو سیاسی واقفیت قطعاً نہیں ہے۔ اور سوائے قرآن شریف کے دوسری کتاب بہت کم پڑھے ہوئے ہیں۔ جنگجوئی اُن کا مرغوب پیشہ ہے۔

جناب من! ایسے لوگوں کے ہاتھ میں جمہوری حکومت کی باگ دینا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ عالم اسلامی کے واسطے کیا مفید ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس بے زری اور وحشت کی حالت میں اپنے اس مفلس ملک کو دست بُرد اغیار اور ترقی یافتہ قوموں کے حملوں سے کسطرح بچا سکتے ہیں۔ جبکہ ہوائی جہاز چیلوں کی طرح ہر جگہ منڈلاتے پھرتے ہیں۔ اور ہم لوگوں کی بدولت سونے اور چاندی کی نہریں ہر طرف بہ رہی ہیں کہ اچھے اچھوں کے منہ میں پانی بھر آتا ہے

س کہ بعد از دیدنش ہرگز نماند
وجود پارساماں را شکیبے۔

مختصر یہ ہے کہ میں جناب کی اس رائے سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ہم لوگ جب اپنے ملک کا خود انتظام نہیں کر سکتے تو دوسروں کو راستہ بتانا عقل کے خلاف ہے:۔

ضروری ہدایات

برادران من! السلام علیکم۔ حضرت مولانا المکرم سردار اہل حدیث مدظلہ نے اپنے سفر حج کی ایام تک اخبار "اہلحدیث" کی نگرانی کا بار گراں مجھ عاجز کے ذمہ ڈالا ہے۔ آپ صاحبان کو میری قلت فرصت اور کثرت اشغال کا علم کسی قدر ضرور ہوگا۔ اب اخبار کے مضامین کی نگرانی اُس پر اور اضافہ ہو گئی۔

اس کے ساتھ ایک اور امر بھی آپ پر واضح ہو کہ میرے ایک شاگرد رشید مولوی ابوالخیر محمد اسماعیل

نبراس تحقیقت - ترک بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی تائید - قیمت ۵ / مجلد

صاحب جو گجرانوالہ میں مدرسہ اہلحدیث کے مدرس اول اور جماعت اہل حدیث کے روح رواں تھے وہ بھی حضرت مولانا المعظم کے ساتھ حج کو جاتے ہیں۔ جماعت اہلحدیث گجرانوالہ نے جن کو میں اپنے خیال اطاعت و کارکردگی میں دیگر مقامات کی اہلحدیث جماعتوں پر ترجیح دیتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے چاہا کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی غیر حاضری میں گجرانوالہ میں بھی قیام کیا کروں تاکہ گجرانوالہ کی رونق بحالی رہے۔ امرتسر اور گجرانوالہ کی سفارشوں کی قبولیت تو امرتسریوں اور گجرانوالیوں کی وجہ سے تھی اور سیالکوٹی میں خود ہوں۔ اسلئے سیالکوٹ کو بھی فراموش نہیں کرسکتا اور چونکہ امرتسر کے سفر کیلئے لاہور راستہ میں پڑتا ہے اسلئے لاہور کی جماعت اہل حدیث کی بھی خواہش ہے کہ امرتسر کو جاتے یا وہاں سے آتے ہوئے یہاں بھی کوئی تقریر ہو جایا کرے۔ تاکہ لاہور میں کوئی جامع اہلحدیث عالم نہ ہونے کی وجہ سے جماعت میں جو انتشار و بیدلی ہو رہی ہے اس کا تدارک ہو جائے پس سیالکوٹ۔ گجرانوالہ۔ لاہور اور امرتسر چار مقامات میں گشت لگاتے رہنے اور اپنے دیگر مشاغل کے ہوتے ہوئے میں **مناظروں اور جلسوں** میں شریک نہیں ہو سکونگا۔ اگر کسی مقام کے دوست کوئی مناظرہ یا جلسہ میرے مشورہ اور اجازت کے بغیر مقرر کریں تو میں اس کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

(۲) چونکہ حضرت مولانا کے اس سفر حج میں دیگر بہت سے علماء اہل حدیث بھی آپکے ہمراہ ہیں۔ مثلاً مولوی محمد صاحب دہلوی۔ اور مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی اور مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی۔ اسلئے بھی مناسب ہے کہ جماعت اہلحدیث اس عرصہ میں جلسے اور مناظرے نہ کرے۔ اور اگر دیگر لوگ چھیڑ خانی کریں اور ستائیں تو نہایت متانت اور سنجیدگی سے کسی معقول بات کا جواب دیکر عذر کردیا کریں کہ ہم اپنے سردار صاحب سلمہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات مقرر نہیں کرسکتے۔ وہ بخیریت تشریف لائینگے تو شوق پورا کرلینا۔ اور غیر معقول بات کو سنکر ہدایت قرآنی (واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم (یعنی جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہہ پھیر لیتے ہیں اور (ان بیہودہ گوؤں کو) کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں (تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو) اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں (ہم انکے ذمہ دار نہیں ہیں) پر عمل کیا کریں۔ اور کسی کے طعن و تشنیع کا ہرگز لحاظ نہ کیا کریں۔ کیونکہ طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے جذبات پر جو اثر پڑتا ہے اسمیں نفسانیت آجاتی ہے اور یہ اخلاص کے منافی ہے۔ پس جماعت کو لازم ہے کہ بردباری اور برداشت کی عادت بنائیں کہ یہ بھی سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہے

(۳) نامہ نگار اور مضمون نویس اصحاب چند باتیں ضروری طور پر ملحوظ رکھیں (الف) تحریر صاف خط میں ہو۔ ورنہ میں اسکے پڑھنے سے معذور ہونگا (ب) ہر ورق کے دونوں صفحوں پر نہ لکھی ہو بلکہ صرف ایک جانب پر لکھی ہو (ج) طرز بیان دلخراش نہ ہو۔ اور اسمیں کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو۔ بلکہ اپنے مدعا کو مع سنجیدگی اور متانت سے بادلیل لکھا ہو۔ ورنہ میں اسکے درج اخبار کرنے میں معذور ہونگا۔ (د) مقامی جلسوں کی کیفیت مختصر عبارت میں ہونی چاہئے اور اس میں صرف ضرو

"سلکِ مروارید"

یعنی وہ رباعیات و نظم جو ۱۸ - اپریل کو بموقعہ اڈریس حضرت مولانا صاحب سردار اہلحدیث پڑھی گئیں

رباعی

از جناب منشی مولابخش صاحب کشتہ اڈیٹر "اتحاد الاسلام" امرتسر

ہزاروں بھائی ز رگ اسال جوق جوق جارہے ہیں — ابوالوفا کے ارادہ حج کی ہو گئی ابتدا مبارک
حبیب رب کو دیار محبوب میں جو پہنچیں جناب والا — سعادت اندوز ہو کے لوٹیں خدا کرے انتہا مبارک

دیگر

از جناب میر کرامت اللہ صاحب میر امرتسری

ہمیشہ حامی کارت ثناء اللہ خدا بادا — بدل چوں برا تموا الحج والعمرۃ شدی عامل
بسال رخصت حج میر موری معنوی آمد — ہزار و سہ صد و چہل و چہار از ہجرت کامل

ایضاً

از جناب منشی عبدالرحمٰن صاحب شمس ثنائی امرتسری

بوالوفا شد پے مناسک حج — گام میزد لشوق در این راہ
حبذا مرحبا چنیں سفرے — برلبم آمدہ ثناء اللہ

نظم

ابن سعود کا ہے زمانہ حجاز میں — ہر لب پہ ہے خوشی کا ترانہ حجاز میں
صد شکر فکر و رنج کا کانٹا نکل گیا — اعدا کا کچھ چلا نہ بہانہ حجاز میں
لوٹینگے ذوق و شوق سے اب غازیان حج — رحمت کا کھل گیا ہے خزانہ حجاز میں
ابن سعود کی جو کریگا مخالفت — ہوگا ملامتوں کا نشانہ حجاز میں
بے فائدہ امیر علی کا ہے تذکرہ — سنتا ہے کون اُس کا فسانہ حجاز میں
غازی کی مخلصانہ مساعی سے آجکل — ہے عہد اولیں کا زمانہ حجاز میں
مٹی میں مل گئے ہیں خصومت کی تھک — بوتے تھے جو فساد کا دانہ حجاز میں
بے خوف ہو کے شمس چلو حج کیواسطے
ہے امن و عافیت کا زمانہ حجاز میں

ahmadmuslim.de

متفرقات

قبول اسلام

لہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

کمترین عرصہ چھ ماہ سے گلستان اسلام کی سیر و سیاحت میں لگا ہوا تھا۔ میں نے سب اوقات مناظرے اور مباحثے سنے۔ میں نے ویدک دہرم کی ہر پہلو سے شدھی کی میں نے عیسائی مذہب کے کفارہ اور تثلیث کے فراز و نشیب پر خوب غور کیا میں نے دیو سماج کی ناستکتا کا کافی مطالعہ کیا میں نے سناتن دہرم کی مورتی پوجا کی تحقیق کی میں نے آریہ سماج کی شدھی اور روح و مادہ کی قدامت کی خوب غور سے تنقید کی مگر مجھکو اس کے تاریک پہلو میں ہرگز نورانیت نظر نہیں آئی مجھکو عوام بلکہ خواص سے تبادلہ خیالات کا کافی موقع ملا۔ مگر کسی سے طبیعت مطمئن نہ ہوئی ہر چند کوشش کی کہ کسی طرح آبائی دین اور موروثی دہرم سے ہی نجات مل جائے اور کسی دوسرے دروازہ کو کھٹکھٹانا نہ پڑے مگر واہ رے قسمت کہ بلا مدد غیر سے نجات کا دروازہ نہ کھل سکا۔ آخر میں نے عمر کی ناپائداری کا خیال کر کے اس امر کا فیصلہ کر لیا کہ ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ خواہ بیوی چھوٹے بچوں کو جدا کرنا پڑے۔ قوم سے علیحدگی ہو ہمیشہ کو تیاگنا لازم آئے مگر نجات کا مذہب اور سچا دہرم ہاتھ سے نہ چھوٹے کیونکہ یہ تمام تعلقات عارضی ہیں اور اصلی تعلق صرف خالق و مالک سے ہے لہذا اس کے مقابلہ پر عارضی تعلقات کا خیال کرنا سخت حماقت اور انتہا درجہ کی غلطی ہے۔ فوراً اس فیصلہ کے بعد میں نے چاہا کہ میں اپنے شہر میں اس سچے مذہب اور مبارک طریقہ میں کہ جس کی حکومت نہیں۔ رعب نہیں سطوت نہیں۔ توانگری نہیں۔ بلکہ خود اس کے افراد میں محبت نہیں اخلاق نہیں جرأت نہیں ہمت نہیں مگر صداقت ہے اور ضرور صداقت ہے اس کی شمولیت کا اعلان کردوں مگر جونہی کہ قدم مارا فوراً آہنی آزمائش اور خدائی امتحان سر پر سوار ہوا مجھکو میرے دیگر برادران نے مجبور ہ مصائب و آلام ڈالے کہ پناہ ہی بھلی ہے۔ چنانچہ کشاں کشاں مجھکو گھسیٹ کر گھر لائے جس کو میں حبس دوام سے زیادہ بھیانک صورت میں دیکھ رہا تھا۔ میرے جوڑ جوڑ اور ہڈی ہڈی توڑ ڈالی ہفتہ عشرہ تک محبوس کر کے خبر نہ لی۔ پھر بھی آج سماج اور شردہانند خاصکر اس امر کے دعویدار ہیں کہ آریہ سماج سچا دہرم ہے اور اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ کہاں ہیں وہ جو اس پاک مذہب کی غلط تصویر دکھلا کر عوام کالانعام کو دھوکا دیتے ہیں آئیں اور میری کیفیت و حالات سے سبق حاصل کریں کہ اسلام داہل اسلام بجز صداقت نمائی کے کوئی عملی کارروائی کرنا پسند نہیں کرتے اور دیگر مذاہب انواع و اقسام کے حیلہ بہانہ سے اور مختلف تکالیف و زبردستی سے اپنا مذہب پھیلانا چاہتے ہیں۔ یہ مختصر حالات ہیں جکو میں نے اپنے قلم سے اپنے ہاتھ سے خود لکھکر پبلک میں شائع کئے ہیں انشاء اللہ کسی آئندہ موقع پر پوری کیفیت عرض کرونگا۔ الغرض جب میں نے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ مجھ پر یہ سختی کرینگے تو

> ## تفسیر ثنائی جلد اوّل
>
> (جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے)
>
> چھپکر تیار ہوگئی ہے۔ شائقین جلد طلب کریں
>
> قیمت ۱۲ر ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

میں نے وہی سوامی دیانند کی چال چلی یعنی جھوٹ بولکر کہا کہ اب میں سچے دہرم کو نہ چھوڑونگا اور درحقیقت یہ جھوٹ بھی نہ تھا کیونکہ میرے عندیہ میں پاک مذہب اسلام سے کوئی سچا دہرم نہ تھا۔ انہوں نے میری جسمانی قید توڑ دی میں نے تمام مال و اسباب و بیوی بچے بھائی برادر قوم و رشتہ سب چھوڑ کر سیدھا جگادہری آیا اور اپنے مکرم مولانا محمد زکریا خاں صاحب کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوگیا اس اسلام آوری پر جس قدر مجھکو خوشی و فرحت نصیب ہوئی ہے وہ تخت شاہی سے کہیں بہتر ہے میں اب مولانا مکرم سے پڑھتا ہوں اور ہر وقت الحمد للہ کرتا ہوں پہلا نام میرا لبھو رام تھا اور اب مولانا صاحب نے میرا نام بلکہ مبارک نام کہوں تو بہتر ہے عبد الرحمن رکھا ہے میرا نام لبھو رام پسر بھوپال قوم کھتری ساکن ملود ضلع لودہیانہ ہے۔

(از طرف خاکسار عبد الرحمن طالب علم مدرسہ احیاء السنۃ عربی جگادہری)

ضروری اعلان

تفسیر ثنائی جلد سوم مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کسی صاحب کے پاس ہو اور وہ فروخت کرنی چاہے تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (محمد عبد الکریم کلرک دفتر ریکارڈر سیتاپور)

برما

کے قدیم دار السلطنت شہر مانڈلے سے ایک اردو ماہوار رسالہ تحفہ زیر ادارت عبد الغفار خان ۱۵ مئی سے شائع ہوگا (مینجر مانڈلے اردو پریس بی روڈ مانڈلے برما)

یاد رفتگان

حاجی شیخ محمد صاحب بھراڑہ تقدیر الٰہی سے انتقال کر گئے مرحوم نہایت متقی پرہیزگار پابند صوم و صلوٰۃ۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

انجمن نصرۃ الاسلام دینا نگر کا جلسہ عام

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۲۰ر اپریل ۱۹۲۶ء کو بوقت شب بصدارت قاضی عبد الکریم صاحب پریزیڈنٹ انجمن انجمن کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہو کر باتفاق رائے پاس ہوئے

(۱) یہ جلسہ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب زاد عزہ امرتسری کو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے حجاز موتمر میں نمائندہ منتخب کئے جانے پر اظہار خوشنودی کرتا ہے اور حضرت مولانا کو جماعت اہلحدیث کا صحیح نمائندہ تسلیم کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کی پاس کردہ تجویز مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۲۶ء کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی کارروائی کو تفریق بین المسلمین قرار دیتا ہے۔

(۳) یہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی کو جماعت اہلحدیث کا حقیقی ترجمان سمجھتا ہوا اس پر اظہار اعتماد کرتا ہے۔

(العاجز حکیم محمد علی جنرل سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام اہلحدیث دینا نگر ضلع گورداسپور)

کیفیت مدرسہ اہلحدیث لشکر

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار بازار جنگ گنج کا سالانہ امتحان شروع رمضان المبارک میں ہوا۔ پچاس لڑکوں میں سے صرف ۱۱ فیل باقی پاس ہوئے ۹ لڑکے اعلیٰ پاس ہوئے جنکو مدرسہ کی طرف سے کتب انعامی دی گئیں۔ الحمد للہ نتیجہ بہت ہی عمدہ رہا۔ مدرسہ ہذا اللہ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ مصارف زیادہ ہیں جماعت اہلحدیث غریب ہے لہذا احباب مدرسہ ہذا کی امداد دامے درمے فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (سکرٹری مدرسہ بازار جنگ گنج لشکر گوالیار)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

۱/۲

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے جو کہ ۱۲ مہینے از یکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱- مئی ۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈرز کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) کم وبیش اندازاً ۸۰۰ ہنڈرویٹ ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور ڈیپو مغلپورہ (لاہور) میں بہ تفصیل ذیل دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ معمولی ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ
" " (چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ "

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے درخواست مع پانچ روپئے ادا کرنے پر ملسکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط
سی۔ ایف لینگر مغلپورہ۔
کنٹرولر آف سٹورز ۱۹- اپریل ۱۹۲۶ء

نادر موقعہ

۳/

چوہاسیدن شاہ کے نادرالوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہا فوقیت رکھتا ہے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا کشید شدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب سے مقابلتًا اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا تیار شدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب** - یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف و توصیف کا محتاج نہیں قیمت فی تولہ نمبر اول ۵؎ دوم ۴؎ سوم ۳؎ - زیادہ خریدنے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب** - جو کہ زیادہ مقدار تازے پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ عرق تیار ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳؍ فی درجن ۲؎ فی سیر ۱۴؎

(۳) **عرق گلاب** - نہایت احتیاط اور دیانتداری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸؍ فی سیر ۱۲؍ فی کنستر للعہ سے ۱؎ تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند** - جس قدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار کرکے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲؍

نوٹ:- عرق و گلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو ۸ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر

نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ فیض عام پنجابی رتوچھہ ڈاکخانہ چوہاسیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)

اکسیر احمر

۲۳/۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ اطفال ورم ہر قسم طاعون گلٹی فالج لقوہ گٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھوگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالٰے۔ تفصیل و معتبر و قابل دید سندات و شہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس ۱؎ آٹھ اونس ۱۲؍ بارہ اونس ۱؎ فی سیر ۲؎، ڈھائی سیر ۸؎ پانچ سیر ۱۵؎ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:- پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ہوشیارپور

سیرو ولد جھنڈہ ذات جٹ سکنہ کوکیڑہ پڑموتیار تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ بنام بنتا ولد سندر۔ ٹھاکرو ولد نامعلوم ذات جٹ سکنہ ستوتھر تھانہ تحصیل اونہ

دعوٰے اتحاد حقوق ازدواج بنتا مسماۃ بر ناہی

مدعا علیہ ملے

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہم تعمیل سمن از حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں اسلئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۱۳ جون ۲۶ء مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کارروائی یکطرفہ انکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۲۶ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
دستخط حاکم

لسّیا منسیّا
یعنی
درد سر کی بیخطا دوائی
ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب
قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ۸؍ پیسہ چار بکس تین روپئے
فی ٹکیہ ۱؍ محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶؍
حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

ahmadimuslim.de

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔اے اڈیشنل سب جج بہادر اونہ

ہر نام داس عمر ۳۷ سال ولد مالی رام ذات برہمن سکنہ بہلو تھانہ انند پور پرگنہ ہوشیارپور مدعی ۲ اودہم سنگھ عمر ۳۶ سال ولد لال سنگھ ذات راجپوت سکنہ وہٹ تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور مدعیان۔

بنام

(۱) گوپال سنگھ عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۲) سنت سنگھ عمر ۳۰ سال ولد نندا (۳) دلیپ سنگھ عمر ۳۰ سال ولد رلا (۴) رام سنگھ ولد نیوں (۵) دیا سنگھ عمر ۲۸ سال ولد خزان سنگھ (۶) بھمن سنگھ عمر ۴۰ سال ولد گوپال سنگھ (۷) جگت سنگھ عمر ۲۶ سال ولد گوردتا (۸) بھگوان سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۹) بھگوان سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا اقوام جٹ (۱۰) رڈو ولد بگہ (۱۱) گنگو عمر ۴۰ سال ولد کالو (۱۲) بلبی ولد کرپو اقوام چمار (۱۳) نہالا عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۱۴) بھوپا عمر ۷۰ سال ولد نامعلوم (۱۵) گوردتا عمر ۵۰ سال ولد کاہنا (۱۶) تلوک سنگھ عمر ۳۰ سال ولد صاحبو (۱۷) گوردت سنگھ عمر ۴۰ سال ولد عطر سنگھ (۱۸) ہیرا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد لکھا سنگھ (۱۹) گنگا سنگھ عمر ۲۸ سال (۲۰) دل سنگھ عمر ۲۴ سال (۲۱) بابو عمر ۲۶ سال پسران گلاب سنگھ (۲۲) بشنا عمر ۳۰ سال بالغ (۲۳) اُتم عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت بشنا برادر حقیقی خود پسران سندر (۲۴) مساۃ آسو عمر ۵۰ سال بیوہ سادھو (۲۵) لابہ سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نہالا (۲۶) کشن سنگھ عمر ۳۰ سال (۲۷) سوہن سنگھ عمر ۲۰ سال بالغ (۲۸) رام لوک عمر ۱۵ سال (۲۹) بدنا عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت کشن سنگھ برادر حقیقی خود پسران لالو اقوام جٹ ساکنان تھلو تھانہ انند پور پرگنہ اونہ (۳۰) رتن سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۱) ہیرا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۲) بالا سنگھ عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۳۳) ہچا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۴) گہنا سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۵) دیوا سنگھ عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۶) ہمیر سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۳۷) ہرنام سنگھ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام جٹ ساکنان مجاری تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۳۸) طوطو عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۳۹) خزان سنگھ عمر ۶۰ سال ولد ہری سنگھ (۴۰) منشا سنگھ عمر ۴۰ سال (۴۱) بھولا عمر ۴۰ سال پسران چوہڑو (۴۲) اُتم سنگھ عمر ۴۰ سال ولد نندا (۴۳) نیولی عمر ۷۰ سال ولد دیالا (۴۴) صاحبو عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۴۵) نہالا عمر ۷۰ سال ولد نامعلوم (۴۶) گیندا سنگھ عمر ۴۰ سال ولد دیالا (۴۷) کرپا عمر ۴۵ سال ولد نامعلوم (۴۸) مستان سنگھ عمر ۴۰ سال (۴۹) بانا عمر ۳۵ سال (۵۰) سنگو عمر ۴۰ سال پسران منصدی اقوام جٹ (۵۱) جیوا عمر ۶۰ سال (۵۲) اسلام عمر ۴۰ سال (۵۳) بالا سنگھ عمر ۳۰ سال پسران بیرو (۵۴) پیر بخش عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم اقوام تیلی مسلمان (۵۵) سادھو عمر ۶۰ سال (۵۶) رزکو عمر ۵۰ سال (۵۷) چڑو عمر ۴۵ سال پسران انگلیا اقوام چمار (۵۸) بنگیہ عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۵۹) دھیلا عمر ۳۳ سال ولد نامعلوم (۶۰) جھنڈو عمر ۵۰ سال طاحو فاتر العقل بولایت جڑو تایازاد برادر خود مدعا علیہ ۵۷ (۶۱) کرپا عمر ۴۰ سال (۶۲) گوردتا عمر ۳۰ سال فاتر العقل بولایت کرپا برادر حقیقی خود پسران بھولا (۶۳) مساۃ اکی عمر ۵۰ سال بیوہ خیالی (۶۴) ہیرو عمر ۵۰ سال ولد کرڑا (۶۵) رام دھو عمر ۴۰ سال ولد بیرو (۶۶) دسوندی عمر ۶۰ سال (۶۷) روڈو عمر ۵۰ سال پسران گو (۶۸) چوہڑو عمر ۴۰ سال ولد کالو (۶۹) مساۃ نتھو عمر ۶۰ سال بیوہ نامعلوم (۷۰) بھگو عمر ۵۰ سال (۷۱) نگینا عمر ۵۰ سال (۷۲) عطرو عمر ۲۵ سال پسران گو (۷۳) نتھو عمر ۴۰ سال ولد نامعلوم (۷۴) سادھو عمر ۴۰ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی خود پسران نامعلوم (۷۵) ریا عمر ۳۰ سال ولد کرنجو (۷۶) کرپو عمر ۵۰ سال (۷۷) جیبا عمر ۴۰ سال مفقود الحواس بولایت کرپو برادر حقیقی ولد نامعلوم (۷۸) بچھو عمر ۵۰ سال ولد نامعلوم (۷۹) صاحبا عمر ۳۰ سال (۸۰) سیتو عمر ۳۰ سال بالغان (۸۱) دھرمو عمر ۱۲ سال نابالغ بولایت صاحبا برادر حقیقی پسران گمند (۸۲) رنیاں عمر ۵۰ سال (۸۳) مادھو عمر ۴۰ سال پسران بجنو (۸۴) مساۃ نندو عمر ۵۰ سال بیوہ نامعلوم (۸۵) مساۃ دھوکنا عمر ۵۰ سال بیوہ نامعلوم (۸۶) خیالو عمر ۶۰ سال ولد نامعلوم (۸۷) گوپی عمر ۲۸ سال ولد گنگو اقوام چمار (۸۸) بیلی عمر ۴۰ سال (۸۹) موتی عمر ۵۰ سال پسران منصدی (۹۰) بگا عمر ۱۵ سال (۹۱) سنت رام عمر ۱۲ سال پسران ریلو بولایت بیلی مدعا علیہ ۸۸ اقوام ترکھان (۹۲) تھولا عمر ۵۵ سال ولد کوڈو (۹۳) سردھو عمر ۴۰ سال (۹۴) رولدو عمر ۶۰ سال پسران موتی (۹۵) رام رکھا عمر ۱۴ سال (۹۶) ناتھی عمر ۱۲ سال پسران رگھانا نابالغان بولایت صاحب رام چچا خود مدعا علیہ ۹۷ صاحب رام عمر ۵۰ سال ولد گھنیا اقوام برہمن سکنہ موضع تھلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۹۸) دیا رام عمر ۶۰ سال (۹۹) کرپا عمر ۵۵ سال (۱۰۰) تھولا عمر ۵۰ سال پسران بیراگی ذات برہمن سکنہ جنہول تھانہ کوٹ ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۱) منشی عمر ۵۰ سال (۱۰۲) رام لال عمر ۳۲ سال پسران دونا قوم کھتری جالواڑ موضع ریاست بلاسپور ضلع شملہ (۱۰۳) مساۃ دروپتی عمر ۲۲ سال بیوہ نگاہیا (۱۰۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۰۵) عمرا عمر ۵۰ سال پسران ہزارو اقوام کھتری (۱۰۶) سنتو عمر ۲۸ سال ولد کرپو قوم حجام (۱۰۷) بیجا عمر ۴۵ سال (۱۰۸) بریو عمر ۳۰ سال (۱۰۹) کرپا عمر ۳۰ سال (۱۱۰) پرتا پا عمر ۲۸ سال پسران سنتا اقوام جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۱) دسوندی عمر ۵۰ سال ولد کیڑو جولاہا کبیر پنتھی (۱۱۲) راماں عمر ۲۸ سال ولد سدھو قوم گوجر ہندو سکنہ موضع تھلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۱۱۳) ہیرناماں عمر ۳۰ سال (۱۱۴) کرپا عمر ۳۰ سال (۱۱۵) ملکی عمر ۱۵ سال پسران مالی رام (۱۱۶) مساۃ پربھی عمر ۴۰ سال بیوہ بھودو (۱۱۷) مساۃ جیٹھوری عمر ۳۸ سال بیوہ جھنڈا (۱۱۸) لالو عمر ۲۰ سال ولد بیرتی (۱۱۹) مساۃ جھمی عمر ۲۰ سال بیوہ دیوراج (۱۲۰) عمر ۲۲ سال ولد کلا ویر (۱۲۱) گوبندا عمر ۶۰ سال ولد جھنڈو (۱۲۲) گوگل عمر ۲۰ سال ولد لبرنا (۱۲۳) رام کشن عمر ۴۰ سال ولد کانگا (۱۲۴) ہیرا عمر ۵۰ سال (۱۲۵) پربلو عمر ۴۰ سال پسران سابلا (۱۲۶) بدھو عمر ۵۰ سال (۱۲۷) پہلوان عمر ۴۰ سال (۱۲۸) گنگا بشن عمر ۳۲ سال پسران شمبر اقوام برہمن سکنہ تھلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ (۱۲۹) اودھو عمر ۶۰ سال ولد بلی (۱۳۰) سیو عمر ۴۵ سال ولد مادھو (۱۳۱) گہنیا عمر ۷۰ سال (۱۳۲) رولدو عمر ۶۰ سال (۱۳۳) راماں پسران دیوی سرن (۱۳۴) درگا عمر ۶۰ سال ولد نکا (۱۳۵) چنوں عمر ۴۰ سال ولد رامی (۱۳۶) دینا ناتھ عمر ۱۵ سال نابالغ (۱۳۷) بھولو عمر ۱۵ سال نابالغ بولایت پنوں تایا حقیقی خود مدعا علیہ ۱۳۵ (۱۳۸) پربھو عمر ۴۰ سال (۱۳۹) ہرناماں عمر ۳۰ سال (۱۴۰) پوہلو عمر ۳۲ سال پسران گنیشا (۱۴۱) کانشی عمر ۴۰ سال (۱۴۲) پروہ عمر ۴۰ سال (۱۴۳) بھنوں عمر ۳۰ سال پسران راگھو (۱۴۴) دکھیا عمر ۳۲ سال (۱۴۵) منشی عمر ۲۰ سال بالغ (۱۴۶) سوبھا عمر ۱۷ سال (۱۴۷) چنتو عمر ۱۲ سال نابالغان بولایت دکھیا برادر حقیقی خود پسران جوتی (۱۴۸) ہرناماں عمر ۴۰ سال (۱۴۹) ہری رام عمر ۴۰ سال پسران گہنیا (۱۵۰) دیوی چند عمر ۳۰ سال (۱۵۱) گنگو رام عمر ۸۰ سال پسران نیتانند (۱۵۲) منشی عمر ۲۵ سال (۱۵۳) رام رکھا عمر ۳۲ سال (۱۵۴) بابو عمر ۴۰ سال (۱۵۵) رام لال عمر ۴۰ سال (۱۵۶) برج لال عمر ۲۲ سال پسران رلا (۱۵۷) مساۃ پورو عمر ۵۰ سال بیوہ ماڑو اقوام برہمن سکنہ موضع تھلو تھانہ انند پور پرگنہ اونہ مدعا علیہم۔

دعوے اجرائے حکم امتناعی دوامی بدیں مضمون کہ موازی ۱۰۸ کنال اراضی حسب ذیل موازی ۱۴ کنال اراضی کھیوٹ ۳۰ کھتونی ۲۹۰ و موازی ۱۷ کنال اراضی کھیوٹ ۳۹ کھتونی ۲۷ مندرجہ جمعبندی ۳۳-۱۹۳۲ء واقعہ موضع تھلو تھانہ انند پور تحصیل اونہ ملکیت مقبوضہ مدعی ۱ و ۲ مدعا علیہ ۱۱۳ تا ۱۵۶ ہے۔ مدعا علیہم ۱ تا ۱۱۲ کا اراضی مذکورہ میں کوئی تعلق یا

تذکرۃ المجاہدین ... قیمت ۱۲ ...

کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے۔ اور مدعا علیہم عہ تا ۱۱۳ کو اراضی مذکورہ میں مویشیان چرانے یا گھاس لکڑی دور کرنے کا مطلق کوئی تعلق یا حق حاصل نہیں ہے۔ مدعا علیہم مذکورہ اراضی میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں اور وہ پانے مبلغ چار سو روپیہ بابت ہرجانہ دور کرنے ۲۵۰ درختان از قسم کیکر۔ پھلاہی۔ بیریاں۔ وہ پانے ہرجانہ پتے درختان ہر قسم۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ مدعا علیہم کی تعداد زیادہ ہے اُن پر تعمیل ہونا محال ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ۲۴ ۴۶/۵ مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو اُنکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۳ ۴۶/۴ جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

عازمان بیت اللہ شریف کو خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں جنمیں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلیٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔ مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانیہ" بمبئی سے ۲۹ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا۔ "زیانی" بمبئی سے ۲۰ اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے حسب ذیل ہے

درجہ اول	یکطرفہ بلا خوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم	" "	۳۰۰ روپے
درجہ سوم	" "	۱۲۵ روپے

ضروری عرض:۔ صرف اُن حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے انکا جمع ہے۔ نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کیواسطے حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر **حاجی سلطان علی شوستری وایجنٹ ۱۸ ریمپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلوڈ روڈ کراچی۔ تار کا پتہ:۔ شوستری بمبئی یا کراچی**

اشتہار بمراد آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب بخشی غضنفر علی صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم گجرات

گیان چند ولد حاکم رائے سکنہ گجرات بنام محمد شفیع ولد مقبول شاہ قوم سید سکنہ جلالپور حال ملازم پٹواری پنڈی راوان تحصیل پھالیہ۔

دعویٰ -/۱۱۶

مقدمہ مندرجہ صدر میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اشتہار ہذا بنام آگاہی مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۴ ۴۶/۵ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً بغرض جوابدہی مقدمہ حاضر نہ آئیگا تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ مورخہ ۲۱ ۴۶/۴

(مہر عدالت) دستخط حاکم

مفت تحفۂ اہلحدیث ۲۱/۵۱

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانح عمری مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اندر "مسلمان" کی خریداری قبول فرمائینگے "مسلمان" آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ عہ اور خرچ ڈاک ۲ر بیمیت کل عہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیجئے۔ یا وی پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دی جائینگی موقعہ کو غنیمت جانئے

سیرۃ النبی عہ حقیقت الاسلام عہ خطبات حسینی ۱۲ر زبدۃ الواعظین عہ الوسیلہ ابن تیمیہ ۱۲ر فتنہ خلق قرآن ۱ر فلسفہ معجزہ ۸ر قصص الانبیاء عہ مجموعہ احادیث قدسیہ ار معلومات تجلیات ۱۲ر امہات المومنین ۸ر تاریخ اسلام جدید عہ حیات النبی عہ علم غیب عشرہ کاملہ عہ اہلحدیث جنتری ۴ر انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۸ر (پتہ) منیجر "مسلمان" سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین ۲۰/۲۵

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ عہ۔

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ

بعدالت جناب دیوان سومناتھ صاحب (بی-اے) ڈسٹرکٹ جج بہادر لائلپور۔

بھگوانداس ولد سیوا رام ذات اروڑہ تیجہ سکنہ چک نمبر ۳۸۶ ج ب جھنگ برانچ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور قرضخواہ سائل بنام غلام نبی ولد لالو ذات ارائیں سکنہ حال چک نمبر ۱۲ ایل تحصیل چیچاوطنی ضلع منٹگمری

درخواست بدیں مضمون کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا جائے

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل قرضخواہ نے درخواست دی ہے کہ مسئول علیہ کو دیوالیہ قرار دیا جائے مقرر کیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی پیروی مقدمہ کی منظور ہو بر حاضر عدالت ہو کر کرے۔ آج بتاریخ ۱۳ ۴۶/۴ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ دستخط حاکم

(مہر عدالت)

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس پر اسلات سے نوٹ دیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بہ ہمراہی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

جلد ۲۳ - ایڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۲۷

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ

رؤسا و جاگیرداران سے " سے

عام خریداران سے " صہ

" " ششماہی ہے

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۲۳ - شوال المکرم ۱۳۴۴ھ مطابق ۷ - مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) خدام الحرمین والے جواب دیں ص ۱ تا ۳

(۲) تاریخ اہل حدیث ص ۳ تا ۵

(۳) تجارت سے عار ص ۵ تا ۶

(۴) عجیب و غریب فاضل عربی ص ۶ تا ۸

(۵) نظارہ صوم ص ۹

(۶) الہامات مرزائیہ کی نوعیت ص ۹ تا ۱۰

(۷) فتح حق ص ۱۱

(۸) خلافت راشدہ ص ۱۱ تا ۱۲

(۹) ملکی مطلع ص ۱۳ تا ۱۴

(۱۰) متفرقات ص ۱۵

(۱۱) انتخاب الاخبار ص ۱۶

(۱۲) اشتہارات ص ۱۷ تا ۲۰

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

خدام الحرمین والے جواب دیں

جب شریف حسین سابق شریف مکہ نے خلافت اسلامیہ سے خروج و بغاوت کرکے دشمنان خلافت سے سازش پیدا کی تھی۔ اُس وقت تمام مسلمان اُسکے اس رویہ سے ایسے ناراض ہوئے کہ لفظ "غدار" اُسکے عہدہ و وصف کا جزو لاینفک قرار دیا۔

واقعی اُس نے خلافت اسلامیہ سے سخت بیوفائی کی تھی۔ مسلمان اُس پر جسقدر بھی زہر اُگلتے وہ حق بجانب تھے۔ لیکن جب سے ارض مقدس حجاز میں سلطان ابن سعود (ایدہ اللہ الودود) کا پرچم لہرانے لگا تب سے مسلمانوں کی آواز میں اختلاف ہوگیا۔ حالانکہ شریف اور اُس کا خاندان علاوہ

ہونے کے وقت ویسے ہی تھے جیسے آگے تھے۔

بعض مسلمانوں نے تو اس انقلاب حجاز کو سیاسی نگاہ سے مستقبل اسلام کیلئے بہت مستحسن جانا اور اختلاف مسلک کو نظرانداز کیا۔ اور بعض نے سیاسی و مذہبی ہر دو جہت سے اسے نہایت مبارک سمجھا۔ کہ مرکز اسلام حجاز مقدس کی حکومت ایک دیندار شخصیت اور جماعت کے ہاتھ آئی جس سے دیگر دنیائے اسلام پر بھی نیک اثر پڑنے کی امید ہے اور بعض دیگر نے سیاسی لحاظ سے تو اسمیں کوئی خرابی نہ پائی لیکن اس خیال سے کہ اُن کو نجدیوں کے عقائد و طریق عمل (جو ٹھیٹھ اسلام کی پابندی میں اُسی روش پر ہیں جو عہد رسالت اور زمانہ صحابہ میں تھی) اپنی اختیار کردہ رسوم و روش کے خلاف نظر آئے۔ تو انہوں نے نجدیوں کو ہر طرح سے بدنام کرنا شروع کیا اور اندرون ملک ہند میں ایک ہنگامہ برپا کردیا۔ اگرچہ اس کا اثر نہ تو حجازیوں پر پڑا اور نہ بیرونِ ہند

اخلاق اطلاع ... قارئین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین نذرانہ - کارڈ بھیجکر مرحمت فرمائیے آپ کو بلا صرفہ ایک ماشہ ہندوستانی ہیرے کا سرمہ ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب

کابل وایران اور مصرو مغرب اقصےٰ میں اسکی ہوا پہنچی اور نہ شریف حسین کا اس سے کچھ بنا۔ اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگڑا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں میں اس شریفی پروپیگنڈا نے اختلاف کی آگ میں ہیزم کشی کا پورا کام دیا۔ ہم تو اس ماہرِ فن نبض شناس کی کاردانی کے دل سے قائل ہیں جس نے مسلمانان ہند کی نبض کی حرکت سے اُن کے دل کی حرارت کی کیفیت ونوعیت پوری طرح سمجھکر انکو اس پروپیگنڈے کا سٹرولنٹ دمحرک) نسخہ برقی پیغامات واخبارات و واعظین ومشائخ کے ذریعہ ایسا پلا یا کہ بس پہلے ہی گھونٹ سے تمام اعضا میں حرارت اس طرح دوڑ پڑی جیسے کہ بجھتے ہوئے چراغ میں تیل ڈالنے سے چراغ ٹمٹمانے لگتا ہے۔ یا دیوانی کو آواز ہو سے وجد آجاتا ہے۔

(۴) انسانی قیاس کا مدار وہی واقعات ومشاہدات ہیں جو اسکے علم میں آتے رہتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ انسانی دماغ اُن واقعات اُن واقعات ومشاہدات میں بھی اسی طرح تصرف کرسکتا ہے جسطرح کہ اُس نے اُنہیں سمجھا ہوتا ہے۔ حقیقی علم اور عواقب امور کی پوری اور صحیح واقفیت خاصہ خداوندی ہے۔ اس لئے ہم آیت "وانا لاندری اشرٌّ ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدًا" (جن پ۲۹) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُس صورتِ حال پر جو اسوقت اندرون ہند اور بیرون ہند کی مسلمانوں کی ہے۔ نظر کرکے کہہ سکتے ہیں کہ اندرون ہند کے مسلمانوں کو ابھی خیال ہی پیدا ہوا کہ ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ اور ابھی وہ اپنے سنبھلنے کی تجویزیں ہی سوچ رہے تھے کہ ناگاہ اس اختلاف کے زبردست بازوؤں نے ان کو پیچھے سے ایسا دودستی دھکا دیا کہ وہ ذلت وپستی کے آخری فرش پر بلکہ گڑھے میں اوندھے منہ جا گرے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

بیرون ہند کے مسلمانوں کی حالتیں خدا کے فضل سے دن بدن بہتر سے بہتر ہورہی ہیں۔ فاسد مواد خارج ہورہے ہیں۔ اور اردگرد کی ہوا صالح وخوشگوار ہورہی ہے۔ خدا کی عنایت سے مسلمانوں کی عنان حکومت بلند ہمت۔ عالی خیال۔ زمانہ شناس ہستیوں کے ہاتھ میں ہے جس سے اسلام اور اہل اسلام امان میں ہیں۔ اور اُن کے ایام مسعود ہیں۔ جس سے امید ہے کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت مرحومہ مقام اصطفا میں ہو کر خدا کے کرم کے سایہ میں رہیگی۔ ورحم اللہ عبدا قال امینا۔

چنانچہ افغانستان۔ ایران۔ حجاز ونجد۔ ٹرکی۔ اور مغرب اقصےٰ کے حالات پر نظر کریں تو ہمیں ہر طرف سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں۔ لیکن بنی آدم ہونے کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اگر دائیں جانب سے یہ تازہ بشارتیں ہمارے لئے روح پرور ہیں تو بائیں جانب یعنی اندرون ہند کی حالت رونے کے قابل ہورہی ہے۔ بلکہ میرے خیال ناقص میں تو رونے دھونے کے بعد صبر وسکون کی حالت ہو چکی ہے۔ کیونکہ جبتک امید وبیم ہر دو کا احتمال ہوتا ہے دل میں قلق واضطراب رہتا ہے۔ اور سکون یا تو کامیابی سے ہوتا ہے۔ یا اُسوقت جب سب وسائل منقطع اور سب دروازے مسدود ہوجائیں۔ اور عادۃً امید کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ لہذا اندرون ہند میں ہماری حالتِ سکون قسم دوم سے ہے۔ فانا للہ۔

پس میں تو (خاکم بدہن) مایوس ہوچکا ہوں کہ حالات موجودہ کے ہوتے ہوئے **ہندوستان کے مسلمان** کبھی بھی ایک پلیٹ فارم پر آسکیں اسلئے نہ تو میں ان نام کے احمدیوں سے کہتا ہوں کہ تم اسلام کا نام لیکر کیوں ممالک اسلامیہ کا برا مانگتے ہو اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو کہ ہم اشاعتِ اسلام کرتے ہیں۔ اشاعتِ اسلام کا دعوے اور حکومت اسلام کی بدخواہی؟ اور غیروں سے سازش؟

اور نہ میں رسمی حنفیوں سے (خدا انکو سمجھ دے) کہتا ہوں کہ قبوں کی آڑ میں کیوں عمارت اسلام پر گولہ باری کرتے ہو۔ **بلکہ** میں انقلاب حجاز کو موجودہ صورت میں پسند کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ وہ آیت

قل للذین امنوا یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوما بما کانوا یکسبون (جاثیہ پ۲۵)

کو ملحوظ رکھکر ان سب کو ان کی حالت پر چھوڑ دیں۔ جو کچھ خدا کو منظور تھا اُس نے ان لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے کر دکھایا۔ اور آگے بھی جو کچھ اُسے منظور ہوگا کر دکھائیگا نہ تو یہ لوگ شریف حسین کا کچھ بگاڑ سکے تھے اور نہ بنا سکے اور نہ سلطان ابن سعود کا کچھ بگاڑ سکے اور نہ بگاڑ سکینگے یہ بیچارے بے دست وپا کسی کی امداد کیا کرینگے اور کسی کو کیا نقصان پہنچا سکینگے۔ ازپائے لنگ چہ سیر۔ وازدست گرسنہ چہ خیر۔

ہاں **خدام الحرمین** کے عہدہ داروں اور ممبروں اور دیگر ہوا خواہوں کی خدمت میں اتنی گذارش ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کی انجمن کے نام میں "حرمین" تثنیہ کا صیغہ ہے جو دو پر بولا جاتا ہے۔ آپ حنفی المذہب ہونے کے مدعی ہیں یا کیا؟ اگر آپ حنفی ہیں تو اس تثنیہ سے کون سے دو مقام مراد ہیں۔ کیونکہ فقہ حنفی کے قل بخ حضرات ائمہ ثلاثہ یعنی سیدنا حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام محمدؒ اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تو بالاتفاق مدینہ **طیبہ** مکہ معظمہ کیطرح حرم نہیں ہے۔ چنانچہ حنفی مذہب کے شدید حامی علامہ عینیؒ شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔

قال الثوری وعبد اللہ بن المبارک وابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد لیس للمدینۃ حرم کما کان لمکۃ فلا یمنع احد من اخذ صیدھا وقطع شجرھا۔

ہم آپ سے آپ کے مذہب کے دلائل نہیں پوچھ

لہ ہم نہیں جانتے کہ (اس سے) اہل زمین کیلئے برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا انکے پروردگار نے انکی بھلائی چاہی ہے ۱۲ منہ

ملہ ۲ ۳ و ۴ امیر امان اللہ خان۔ سلطان ابن سعود۔ غازی مصطفےٰ کمال اور غازی محمد بن عبد الکریم کی طرف اشارہ ہے (خدا انکی مددکرے)

ھہ ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

شہ کابل و ٹرکی ونجد کہ یہ تینوں احمدیوں کے سینہ میں تیر کیطرح چبھتے ہیں اور یہ وزرات ان کا برا مانگتے رہتی ہیں۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ ۱۲ منہ

شہ آنحضرت صلعم تو صاف الفاظ میں حرم مدینہ کے درختوں کے کاٹنے سے منع کرتے ہیں۔ لیکن حنفی مذہب میں ویسی ہی صفائی سے منع کرنے سے مخالفت ہے۔ سبحان اللہ! ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بلکہ صرف یہی دریافت کرتے ہیں کہ حنفی کہلا کر خدام الحرمین نام رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا آپ نے اپنے امام کی تقلید چھوڑ دی ہے۔ اور غیر مقلد وہابی ہو کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو بخاری و مسلم اور دیگر کتب حدیث میں موجود ہے۔ رجوع کر لیا ہے؟ اور وہ یہ ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجرھا ولا یحدث فیھا حدث من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔

"یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے فلاں مقام سے فلاں مقام تک۔ نہ تو اسکا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات نکالی جائے۔ جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور تمام جنوں اور انسانوں کی لعنت ہے۔"

عبد
میر سیالکوٹی

تاریخ اہلحدیث

(یہ سلسلہ عرصہ سے جاری ہے۔ اب اس میں گفتگو اس امر پر پہنچی ہے کہ سلسلہ کتب حدیث شروع زمانہ صحابہ میں کیوں نہ تھا۔ پہلے پرچوں میں اس پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ آج بھی یہی ذکر ہے)

چونکہ ہمارا دین زیادہ تر عمل کے متعلق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاوہ تعلیم امت کے خود اپنے لئے بھی اس پر عمل کرتے تھے (جو آجکل کی تصویری تعلیم کی نسبت نفس میں اثر کرنے اور حفظ و اتقان (پختگی) میں بدرجہا ارفع و اعلیٰ ہے) اسلئے ہو نہیں سکتا کہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت اُن کو ائف و معمولات کو ضائع ہونے دے۔ پس جسطرح خدائے فیاض نے اپنے فضل و فیاضی سے اُن کی ہمت و سعی میں برکت بخشی تھی کہ اُن کے مبارک قدم فتوح بلدان کے لئے آگے ہی آگے بڑھائے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ؎

تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

اور اقوام عالم کو اُن کے آگے دھر دیا۔ اور شاہانِ عالم کی گردنوں کو اُن کے پاؤں کی چوکی بنا دیا۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور اجرائے شریعت کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے اُن کے حافظہ میں پختگی اور اُن کے ضبط میں اتقان پیدا کر دیا۔ کہ اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سُنے کلمات طیبات اور آنکھوں دیکھے واقعات و حالات اور آپ کے اعمال صالحات عموماً باوجود زمانہ دراز گذر جانے کے بالکل تازہ اور آنکھوں کے سامنے رہتے تھے اور اُن کے دل میں اپنا ڈر اسقدر بھر دیا کہ اگر کہیں کسی مرادف لفظ یا کمی بیشی کا شبہہ بھی پڑ گیا تو اُس تردد کو روایت میں برابر ظاہر کر دیا۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث جو خزائن ایران کی فتح کے متعلق اوپر مذکور ہوئی اُس میں من المسلمین او المؤمنین میں لفظ "او" سے سمجھا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمین فرمایا تھا یا مؤمنین۔ حالانکہ دونوں کے مصداق و مفہوم شرعی میں کچھ بھی فرق نہیں۔ صرف روایت الفاظ میں احتیاط کے خیال سے ایسا ذکر کر دیا۔

غرض حالات مذکورہ کے ہوتے ہوئے صحابۂ کرام اُن واقعات کے یاد رکھنے میں کسی کتابی بیاض و تحریری نسخہ کے محتاج نہ تھے۔ نہ تو اپنے علم کے لئے اور نہ دوسروں کو بتانے کیلئے۔ جب کبھی ان کے سامنے ان واقعات کے متعلق کوئی ذکر آیا تو جھٹ اُن کی نظروں میں عہد رسالت کا نقشہ مع اُس واقعہ کی خصوصیات و کیفیات کے پھر گیا۔ گویا کہ وہ اُسے اب بھی عیاناً دیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ جب عمرو بن سعید(۱) مکہ معظمہ پر چڑھائی کی تیاری کر رہا تھا تو حضرت ابو شریح(۲) صحابیؓ نے اُسے اس کام سے روکنے کیلئے ان الفاظ سے خطاب کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سُنائی۔

ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عینای حین تکلم۔ (بخاری کتاب العلم باب لیبلغ الشاہد الغائب)

"(یعنی) امیر صاحب! مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو وہ حدیث سُناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے دوسرے روز فرمائی تھی جسے میرے دونوں کانوں نے سُنا۔ اور میرے دل نے اُسے پوری طرح یاد کر لیا اور جب آپ فرما رہے تھے تو میری دونوں آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر کا تفصیلی نقشہ صحابی کی نظر میں زمانہ روایت تک برابر پھر رہا ہے۔ اور وہ اُن کے خزانۂ حافظہ میں کامل طور پر مخزون و محفوظ ہے۔ اور اُن کو اُس کی نسبت پورا وثوق و یقین ہے۔ کیونکہ دل، کان اور آنکھ کا ذکر صرف سماع و حفظ و فہم کی تاکید کیلئے ہے۔ ہم ان تاکیدی زوردار الفاظ کو ذرہ کھول کر بیان کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) قولہ۔ قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیان کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے جو آنحضرت صلعم کی پھوپی کا پوتا اور حضرت صدیق اکبرؓ کا نواسہ تھا یزید کی بیعت نہ کی تھی اور مکہ معظمہ میں پناہ گزین تھے۔ عمرو بن سعید نے جو یزید کی طرف سے حاکم مدینہ تھا عبد اللہ بن زبیر کے مقابلہ کیلئے مکہ شریف کیطرف لشکر کشی کا سامان تیار کیا۔ حضرت ابو شریح صحابیؓ نے عمرو بن سعید کو اس سے منع کیا کہ آنحضرت صلعم نے حرم مکہ میں لڑائی کرنی فتح مکہ کے دوسرے روز بالتصریح حرام فرمائی تھی ۱۲ منہ

(۲) حضرت ابو شریح خزاعی فتح مکہ سے پیشتر اسلام لائے غزوۂ فتح مکہ میں اپنے قبیلہ خزاعہ کا جھنڈا لئے دس ہزار قدوسیوں میں شامل تھے۔ مدینہ طیبہ میں سنہ ۶۸ھ میں فوت ہوئے (اصابہ جلد ہفتم مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۱۸۵) ۱۲ منہ

کھڑے تھے) اس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اوّل سامع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ تقریر (قیام) کو محفوظ رکھنا۔ دوم۔ اس بات کا اظہار کہ مضمون بیان کردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں خاص اہمیت رکھتا تھا کہ اُسکو کھڑے ہوکر بیان فرمایا۔

(۲) **قوله** - الغد من یوم الفتح (فتح مکہ کے دوسرے روز) اس میں یہ جتایا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تاریخ و زمانہ بھی محفوظ ہے۔

(۳) **قوله** - سمعته اذنای (آپ کے اس ارشاد کو میرے دونوں کانوں نے سُنا) اس میں بذاتِ خود بلاواسطہ سننے کی تصریح ہے جس میں اس وہم کا ازالہ ہے کہ شاید کسی دوسرے سے سُنکر کہا ہو۔ نیز دونوں کانوں سے سننے کے ذکر میں تحقق و ثبوت سماع میں تاکید و مبالغہ حَسن ہے۔ اور کمال توجہ کا اشارہ بھی ہے۔

(۴) **قوله** - وعاہ قلبی (آپ کے ارشاد کو اس طرح دل میں بحفاظت تمام بٹھا لیا جسطرح مظروف کو ظرف اپنے اندر لے لیتا ہے) اس میں حفظ و فہم کلام اور اُس پر پورے طور سے حاوی ہونے کو بوجہ ابلغ بیان کیا ہے۔

(۵) **قوله** - ابصرته عینای (کلام کرتے وقت میری دونوں آنکھیں آپ کے دیدار سے مسرور تھیں) اس سے یہ ظاہر کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا تو میں بالمشافہ آپ کے دیدار پرانوار سے بہرہ اندوز ہو رہا تھا۔ ایسا نہیں کہ کسی اوٹ اور حجاب کے پرے بیٹھا ہوا صرف آواز ہی سُن رہا تھا۔ کیونکہ متکلم کو اپنی آنکھ سے دیکھنا کلام کی سمجھنے اور محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اور دونوں آنکھوں سے دیکھنے کا ذکر کرنے میں ثبوت رویت میں مبالغہ اور تحقق یقینی کا فائدہ ہے۔ نیز اس میں سننے والے کا کمال اشتیاق بھی پایا جاتا ہے۔ اور ایسے شوق و ذوق کی حالت میں سُنی ہوئی بات بھولا نہیں کرتی۔ پس جب دل، کان اور آنکھ ہر سہ ذرائع علم کا ذکر کیا اور کمال اشتیاق و توجہ کو ثابت کیا تو گویا جمیع وجوہ فہم و حفظ کا کامل دعوے کیا۔ بلاغت کلام کو جاننے والے اصحاب سمجھ سکتے ہیں کہ یادداشت کی پختگی کو اس سے زیادہ کن الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔

عمرو بن سعید سے حضرت ابوشریح صحابیؓ کی گفتگو مشہور جفاکار یزید (علیہ مایستحقہ) کے عہد کی ہے۔ کیونکہ یہ عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ طیبہ پر متعین تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابی کی نظر میں یہ حدیث نبوی نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ تک ایسی ہی تازہ ہے جیسی کہ کل کی بات۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

پس ایسی قوم کو اپنی یادداشت کیلئے کسی تحریری بیاض کی یا کسی کتابی نسخہ کی ضرورت نہ تھی۔

(**۳**) صحابہؓ کو جو الفت و محبت، عقیدت و ارادت، شوق و شغف، عشق و دلبستگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے تھی وہ بھی ان کو آپ کے اقوال و افعال کے محفوظ رکھنے میں قوی مدد دیتی تھی کیونکہ محب اپنے محبوب کی اداؤں اور باتوں کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ خاصکر جبکہ وہ محبوب نہایت درجہ کا حکیم و فہیم اور محب کی نظر میں عظیم القدر و کبیر الشان ہو کہ اسکی ہر حرکت و ہر سکون اور ہر قول و ہر خاموشی کسی خاص مصلحت پر مبنی ہو۔ اس کی مثال تو یوں سمجھنی چاہیئے کہ جسطرح بارش کی بوندیں پیاسی زمین میں جذب ہو جاتی ہیں اسی طرح محبوب کی ادائیں اور باتیں محب کے لوح خاطر پر نقش ہو جاتی ہیں گویا محب کا دل محبوب کے اقوال و افعال کیلئے ایک عکسی آئینہ ہے جسمیں ان کی صورت منطبع ہو جاتی ہے اور محب کا سینہ محبوب کے اقوال کیلئے فونوگراف کی پلیٹ ہے جسمیں وہ سب جذب ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کی الفت و محبت محتاج بیان نہیں۔ محبت ہی تو تھی جس نے اُن کی نظر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی تعظیم اور آپ کے احکام و ارشادات کی تعمیل اور آپ کی سیرت و سنت کی اتباع کے سامنے ان کے مال و جان۔ عزت و آبرو۔ وطن و مکان۔ زن و فرزند سب کچھ ہیچ و بے حقیقت کر دئے تھے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کو اپنی مرضی و خواہش پر مقدم رکھتے تھے۔ اور آپ کی غلامی کو دوجہان کی بڑائی سمجھتے تھے۔ اسی محبت و عقیدت کا اثر تھا جس نے عروہ بن مسعود ثقفی ایسے جہاندیدہ و تجربہ کار کو مقام حدیبیہ پر حیران کر دیا تھا۔ جبکہ وہ کفار قریش کیطرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سفیر ہو کر آیا تھا۔ اُس نے آپ کے ان جاں نثاروں کی فداکاری اور جان نثاری دیکھی تو واپس جاکر قوم کو ان الفاظ میں خطاب کر کے **اسلامیوں کی سیاسی قوت** کا اندازہ جتلایا۔

فرجع عروة الی اصحابه فقال ای قوم والله لقد وفدت علی الملوك ووفدت علی قیصر وکسری والنجاشی والله ان رأیت ملکا قط یعظم اصحابه ما یعظم اصحاب محمد محمدًا والله ما تنخم نخامة الا وقعت فی کف رجل منهم فدلك بها وجهه وجلده واذا امرهم ابتدروا امره واذا توضأ کادوا یقتتلون علی وضوئه واذا تکلم خفضوا اصواتهم عنده وما یحدون النظر الیه تعظیما له وانه قد عرض لکم خطة رشد فاقبلوها۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط جلد ثانی مطبوعہ مصر ص ۴۷)

" (یعنی) پس عروہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! خدا کی قسم! میں (کئی ایک) بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور قیصر (روم) اور کسرےٰ (ایران) اور نجاشی (شاہ حبشہ) کے پاس بھی گیا ہوں۔ خدا کی قسم! کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اُس کے اصحاب اُس کی اتنی عزت کرتے ہوں۔ جتنی عزت محمد (صلعم) کی محمد (صلعم) کے اصحاب کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! جب اُس نے ناک صاف کی تو پانی کسی آدمی ہی کی ہتھیلی میں پڑا۔ جسے اُسنے اپنے چہرہ اور بدن پر مل لیا۔ اور جب آپ نے کوئی حکم کیا تو اسکی تعمیل میں اُنہوں نے جلدی کی۔ اور جب آپ نے وضو کیا تو قریب تھا کہ وضو کا گرا ہوا پانی لینے کیلئے آپس میں لڑ پڑیں

اور جب آپ نے بات کی تو آپ کے سامنے سب نے آوازیں پست کردیں۔ اور آپ کی طرف آپ کی تعظیم کے خیال سے تیز نظر کر کے دیکھتے نہیں اور آپ نے تمہارے سامنے بھلائی کا ایک نرم رستہ پیش کردیا ہے۔ پس تم اُسے قبول کرلو۔"

ایسی عقیدت و محبت والی قوم سے متصور نہیں ہو سکتا کہ وہ اصل چیز کو جس کی وجہ سے اُن میں اس ارادت والفت کی روح پھونکی گئی۔ اور اُس میں اُن کی دنیوی بہبودی اور اُخروی نجات بھی ہو ضائع ہو جانے دیں۔ یعنی احکام شریعت۔ خواہ وہ احکام آپ کے ارشاداتِ قولیہ سے حاصل ہوں۔ خواہ اشارات فعلیہ سے۔ وہ آپ کے ہر فعل کو نہایت محبت سے دیکھتے اور آپ کے ہر قول کو نہایت عقیدتمندی سے سنتے تھے۔ اُن کے نزدیک (بلکہ واقعہ میں بھی) آپ کی حرکات و سکنات، نشست و برخاست، سکوت و تکلم، ضحک و بکاء، خواب و بیداری، کی حالتیں بامعنی اور حکمت پر مبنی ہونے کی وجہ سے سب سبق آموز اور قابل اقتدا تھیں۔ لہذا وہ آپ کے اقوال وافعال کو خاص دلچسپی وانس سے سنتے اور دیکھتے۔ اور پھر دُرِ شاہوار کی طرح نہایت قدر سے محفوظ رکھتے تھے اللھم صلی علی سیدنا ومولانا محمد وعلے اله وازواجه واصحابه وبارك وسلم۔

(باقی باقی)

تجارت سے عار

منشی محمد داؤد خان صاحب کے بہت سے مضامین بہت دیر کے دفتر میں آئے ہوئے ہیں۔ لیکن بوجہ کثرتِ مضامین انکے اشاعت کی نوبت نہ آسکی۔ حضرت مولانا المکرم نے اخبار کے مضامین کا انتظام مجھ کم فرصت کو سپرد کیا تو منشی صاحب موصوف کے طویل العبارت مضامین بھی سپرد کئے۔

مجھے افسوس ہوا کہ منشی صاحب دیر کے منتظر ہیں۔ سو یہ انتظام کیا ہے کہ ان کے مضامین کو حتے الوسع مختصر کر کے نوبت بنوبت شائع کروں۔ منشی صاحب اور دیگر احباب اس امر کا لحاظ رکھیں کہ اُن کے مضامین دو سے زیادہ دفتر میں جمع نہ رہیں۔ تاکہ نہ آپ کو زیادہ انتظار رہے اور نہ مجھ پر بار گذرے۔

نیز یہ کہ ورق کی ایک جانب لکھا کریں۔ اور عبارت مختصر ہوا کرے۔

(خاکسار میر سیالکوٹی)

مسلمانو! تم بادشاہ ہوئے تو تم نے تجارت کو ذلیل سمجھا۔ تم نے تجارت کو اپنی شان کے خلاف خیال کیا۔ مگر آج خود تمہاری کیا حالت ہے۔ بادشاہی تم سے گئی اور تجارت بھی تمہارے بس کی نہ رہی آج تم دنیا سے زیادہ ذلیل ہو۔ اور وہی تجارت جس کو تم ذلیل سمجھتے تھے آج دنیا پر اپنی سطوت کا پھریرا اُڑا رہی ہے۔ اسی تجارت کا سکہ آج جگہ جگہ چل رہا ہے اور اُسی تجارت کے طفیل میں لوگوں کی عزتیں اور شانیں قائم ہیں۔ تم اپنے اسلاف کو دیکھو تمہارے ہادی اور پیشوا حضور نبی کریم نے تجارت کیلئے شام کا سفر کیا۔ آپ کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ تاجر تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عمر تجارت کی[1]۔ اور اسلامی تاریخ سے معلوم ہوگا کہ بیشمار علماء وصلحاء امت تاجر تھے۔ اگر تجارت کوئی ذلیل پیشہ ہوتا۔ اگر تجارت میں کسرِ شان ہوتی تو یہ لوگ کیوں تجارت کرتے۔ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں سعدی شیرازی جیسا بزرگ

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

کہکر خاموش ہوگیا۔ اور اس مقدس ذات نے بھی تجارت کو ذلیل نہ سمجھا۔ لیکن جب تم نے بادشاہی اور دولت کے غرور میں تجارت سے بے اعتنائی کی اور اس سے غافل رہے۔ اور دانستہ اسکو ذلیل سمجھکر چھوڑ دیا تو آج دیکھو اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ تم اب غلام ہی نہیں ہو بلکہ غلاموں کے غلام ہو۔ ہندوستانی غلام ہیں اور تم اُن کے غلام ہو۔ جن کے قبضہ میں تجارت، صنعت اور حرفت ہے۔ اب بتاؤ کہ تم غلام ہو یا نہیں؟ اس لئے اب آنکھیں کھولو غفلت کا وقت گذر گیا۔ غلامی کی حد ہوچکی۔ ذلت اور رسوائی کی انتہا ہوچکی۔ مفلسی نے یہ حال کردیا۔ اب بھی آنکھیں کھولو۔ اپنے دل سے یہ خیال نکال ڈالو کہ "تجارت ذلیل پیشہ ہے"۔ مٹھائی کا خوانچہ سر پر رکھکر بازار میں بیچنے کو عار نہ سمجھو۔ آجکل اسی خوانچہ میں نصرت وکامیابی کا سامان ہے۔

علمائے کرام اپنی تقریروں اور وعظ کی مجلسوں میں زکوٰۃ، حج، توکل کے مسائل پر فصاحت وبلاغت کا پورا زور صرف کرنے کی بجائے تجارت کی فضیلت اور اس کے شرعی احکام بیان کریں۔

مصیبت یہ ہے کہ ہمارے علماء کی نگاہ کبھی ضرورت قومی پر نہیں رہتی۔ ماشاء اللہ وہ تعلیم دیتے ہیں توکل کی۔ وہ مسائل بتاتے زکوٰۃ کے۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ وہ تو خود زکوٰۃ لینے کے قابل ہیں زکوٰۃ کے مسائل اُنہیں کیا فائدہ دینگے پہلے وہ زکوٰۃ دینے کے قابل تو ہوجائیں۔ بے زری کے سبب سے دین تک خطرے میں پڑگیا ہے۔ لیکن علماء کرام توجہ نہیں کرتے۔ افسوس صد افسوس۔ اب اُن کو توجہ کرنی چاہئے۔ رسالوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں میں تجارت کے فوائد اور اُس کے متعلق ضروری معلومات وہدایات شائع کی جائیں۔ جن سے مسلمانوں کو تجارت کے ڈھنگ معلوم ہوجائیں جیسا کہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کوششیں فرما رہے ہیں۔

کسب معاش تجارت مسلمانوں کا مقدس پیشہ ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ سارے مسلمانوں میں افضل صحابہ کرام اور صحابہ میں مہاجرین کو فضیلت ہے۔ اور مہاجرین میں قریش کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا۔ قریش کا خاص پیشہ تجارت تھا۔ جس کا ذکر کلام پاک میں جابجا موجود ہے۔ علماء سلف میں جن بزرگوں نے معاش قوتِ بازو سے حاصل کی اُن کا رجحان خاطر اکثر تجارت کی طرف رہا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ایک جدول کے ذریعہ سے اُن علماء کی نام نامی مع اُن کے حال کے جس کی وہ تجارت فرماتے تھے عرض کرتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے بڑے علماء امت نے تجارت کے وسیلہ سے کسب معاش فرمایا تھا۔

[1] امام بخاریؒ بھی تاجر تھے۔ (میر سیالکوٹی)

ahlehadithmuslim.de

اسماء علماء	مال تجارت	کیفیت
حضرت سالم بن عبداللہ	•	بازار میں لین دین کرتے تھے (تذکرہ صـ۴۴)
امام یونس بن عبید	ریشمی پارچہ	(تذکرہ صـ۱۳۰)
داؤد ابن ابی منذر	؍؍	(تذکرہ صـ۱۳۱)
امام ابوحنیفہؒ	؍؍	امام ممدوح کی صدر دوکان کوفہ میں تھی اور اُنکے ایجنٹ (گماشتے) جابجا ملک میں پھیلے ہوئے تھے جہاں سے مال خرید کر صدر کو بھیجتے تھے (تذکرہ صـ۱۵۰)
حضرت عبداللہ بن مبارک	•	امام ذہبیؒ ان کا ذکر یوں شروع کرتے ہیں۔ الامام التاجر الصاہد۔ دوسرے موقع پر فرماتے ہیں۔ الی عمل حافظا و تاجرا (تذکرہ صـ۲۵۰)
حافظ الحدیث منذ البصریؒ	چادر اور سوتی کپڑے	(تذکرہ صـ۲۷۵)
حافظ الحدیث فضل الکوفیؒ	؍؍	(تذکرہ صـ۳۴۱)
حسن ربیع کوفی اُستادِ امام بخاری۔	بورے	اسی تجارت کی وجہ سے ان کا لقب بورانی ہے۔ (تذکرہ صـ۴۳)
عبدالرزاق اجمیری	؍؍	امام ذہبی فرماتے ہیں۔ (من تجارۃ اہلے الشام۔ (تذکرہ صـ۳۳۴)
امام ابوالحسن نیشاپوری	•	(تذکرہ صـ۱۱)
ہشام دستوائی	پارچہ	دستوا اہواز عراق عرب کا ایک پرگنہ تھا وہاں سے کپڑا لاکر فروخت فرماتے تھے اسی لئے دستوائی لقب پڑگیا۔ (تذکرہ صـ۱۴۷)
امام ابن جوزیؒ	تانبا	آپ کے گھرانے میں تانبے کی تجارت ہوتی تھی۔ آپ کبھی کبھی اپنے نام کے آگے صفار (ٹھٹھیرا) لکھ دیتے تھے۔ (تذکرہ صـ۲۱۷)
حافظ الحدیث ابن دمیہؒ	ادویہ	تجارت کے سبب سے اُن کا لقب عشاب ہوگیا تھا۔ (تذکرہ صـ۲۱۷)
ابویعقوب بغوی	چوبی لٹھا	(ابن خلکان صـ۱۰۹)
محمد بن سلیمان	گھوڑے	(تذکرہ صـ۱۰۸)

حرفت

جن علماء سلف نے اپنی معاش حرفت کے ذریعہ سے حاصل کی اور اُنکے نام مجھ کو معلوم ہوسکے۔ اُن کے نام اور کام نیچے درج کرتا ہوں۔

اسماء علماء	حرفت	کیفیت
ابوالفضل مہندس		اس فن میں وہ بڑے ماہر تھے اور کثرت سے کام اُنکے پاس آتا۔ بیمارستان کبیر شاہی شفاخانہ کے اکثر دروازے اُنکے ہاتھ کے بنے تھے۔ جامع مسجد دمشق کی گھڑیاں (ساعات) انہوں نے درست کی تھیں اور اُن کی نگرانی کے متعلق اُن کو تنخواہ ملتی تھی۔ (عیون)
امام ابوالولید باقی	کتابت	صحیحین اور ابوداؤد سات سات بار اور سنن ابن ماجہ فن مداجرت پر لکھیں (تذکرہ صـ۳۰) (تذکرہ صـ۳۱۷)
ابوسعید نحوی	کتابت	دس ورق روزانہ لکھتے۔ یہ کام کرکے عدالت قضاء میں اجلاس کرتے۔ ان ہی اوراق کی اُجرت پر بسر اوقات کرتے۔ (نزہت صـ۳۸)
ابن الہیثم طبیب نامور	کتابت	تین کتابیں سال بھر میں لکھتے مجسطی متوسطات اور اُقلیدس۔ اسکی قیمت ڈیڑھ سو اشرفی لیتے۔ اور اُنہی پر بسر کرتے۔ (عیون صـ۹۱)
عبدالعزیز بن احمد	مٹھائی بنانا۔ بیچنا۔ اُون بیچنا یا کمبل بنا کر بیچنا مسی ظروف اور برنجی ظروف اپنے خواہ دوسرے کے بنائے ہوئے بیچنا	شیخ احمد حلوائی۔ ان کے پسر عبدالعزیز بن احمد رحمہما اللہ تعالےٰ۔ شیخ اسحٰق بن شعیب انکے پسر شیخ احمد بن اسحٰق۔ ان کے پسر شیخ اسمٰعیل بن احمد اُن کے پسر شیخ ابراہیم بن اسمٰعیل ان کے شیخ الاسلام امام حماد بن ابراہیم۔ امام ابوالقاسم احمد بن عصیم قاضی ابو یونس بن مغیث امام ابن جوزی شیخ ابوجعفر بزازی مصری شیخ ایوب بن ابی بکر شیخ الاسلام ابوبکر محمد بن علی رازی رحمۃ اللہ علیہم۔

خواب غفلت سے اُٹھو وقت ہے بیداری کا
اب وہ دشمن ہیں جنہیں دعوےٰ تھا غمخواری کا

(منشی محمد داؤد خاں۔ از مقام سرائے ترین محلہ نواب خیل۔ سنبھل ضلع مرادآباد)

عجیب و غریب فاضل عربی

عربی لٹریچر میں نیا اضافہ

حامد ۔ السلام علیکم۔

محمود ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حامد ۔ آپ کے ہاتھ میں یہ کونسا پرچہ ہے؟ کیا میں بھی دیکھ سکتا ہوں؟

محمود ۔ آریہ مسافر آگرہ کا شہید نمبر ہے جو ۶۔ مارچ ۱۹۲۶ء کو شائع ہوا ہے۔

حامد ۔ یہ پرچہ کس کے زیر ادارت نکلتا ہے؟

محمود ۔ پنڈت کالیچرن شرما جی کو سماجی حضرات نے فاضل عربی کا لقب عطا کیا ہے۔ جو اس اخبار کے اڈیٹر ہیں۔

اسی نمبر کے شروع میں پنڈت جی نے یجروید کے چند جملوں کا ترجمہ عربی زبان میں کیا ہے۔ اور ایک مختصر مکالمہ "حقیقۃ الوحی" کے عنوان سے بزبان عربی تحریر کیا ہے۔ آپ تو ماشاءاللہ عربی میں دخل رکھتے ہیں۔ لیجئے ملاحظہ فرمایئے۔

ahmadimuslim.de

حامد ۔ چونکہ یہ تحریر عربی زبان میں ہے۔ اس لئے میں بحیثیت ایک خادم علوم عربیہ ہونے کے میں ضرور دیکھونگا اور غور سے دیکھونگا کیونکہ یہ تحریر ایسے شخص کی ہے جو فاضل عربی کے نام سے مشہور ہے ۔ ایسے ایسے دھوتی پوش آریہ جہاشوں کا فاضل عربی ہونا ایک نئی بات ہے ۔

محمود ۔ پہلے مجھے بھی حیرت تھی مگر پنڈت جی کی کتاب "تحقیق الالہام" بزبان عربی دیکھنے سے یہ حیرت جاتی رہی ہے ۔ لیکن اس پر سخت حیرت پیدا ہوگئی کہ ایک ایسے شخص کو جو عربی کا فصیح کیا صحیح جملہ بھی نہ لکھ سکے ان عقل کے پتلوں نے فاضل عربی کے معزز لقب کا کیسے مستحق سمجھا ۔

"تحقیق الالہام" کو شروع سے آخر تک پڑھ جائیے ہر صفحہ بلکہ ہر سطر غلطیوں کا مجموعہ ہے غلطیاں بھی کیسی ۔ معانی سے قطع نظر کیجئے ۔ فن بیان کو علیحدہ رکھئے ۔ ان فنون تک ان دھوتی پوش آریہ جہاشوں کی کہاں رسائی ۔

حضرت ! صرف ونحو کی ایسی کھلی ہوئی غلطیاں کہ نحومیر اور ہدایۃ النحو پڑھنے والا ابتدائی لڑکا ان کی اصلاح کر سکتا ہے ۔ ذرہ ہمت دیکھئے تحقیق الالہام کن لوگوں کیلئے لکھی گئی ! عربی بھائیوں کی تشنگی بجھانے کے لئے ۔ جیسا کہ دیباچہ کتاب میں ایک مہاشہ کی تحریر سے ظاہر ہے ۔ ان ناعاقبت اندیشوں نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ اہل زبان اس عربی کو دیکھینگے تو کیا سمجھینگے ۔ یہی سمجھینگے کہ کسی جاہل نے چند الفاظ عربی لغت کے ادھر ادھر سے اکٹھے کر دئے ہیں ۔ الفاظ سے معانی سمجھ میں آسکیں یا نہ آسکیں اس سے بحث نہیں ۔ صرف ونحو کے خلاف ہوا سکی بلا سے ۔ اگر کہیں کہیں غیر مستعمل عجمی کلمات بھی دے گئے ہوں تو کیا حرج ۔ آپ ہی بتائیں کہ اہل عرب کی نگاہ میں اس جماعت کی کچھ وقعت ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں ۔

حامد ۔ جب صرف ونحو کے معمولی مسائل سے پنڈت جی ناواقف ہیں تو عربی علم ادب پر ظلم شدید ہے کہ فاضل عربی کا لقب وہ اپنے لئے پسند کریں ۔ یا عربی تحریر و تدریس کے مدعی بنیں ۔ یا ان کی قوم ان کو فاضل عربی کے لقب سے یاد کرے ۔

محمود ۔ یہ سب دعاوی عوام میں بڑائی پیدا کرنے کے لئے ہیں ۔ اسی پرچہ کے صفحہ ۱۱ میں ہے کہ پنڈت جی کو ایک آریہ ان الفاظ سے یاد کرتا ہے ۔

"مولوی فاضل پنڈت کالیچرن صاحب شرما ہمارے شیر ببر مولوی فاضل صاحب" ۔

مگر ان عقلمندوں کو یہ نہ سوجھ پڑا کہ شیر کی کھال اوڑھ لینے سے شیر کے اوصاف نہیں پیدا ہوتے ۔ میں نے تحقیق الالہام کی کھلی ہوئی غلطیوں کا کچھ حصہ ایک تحریر میں جمع کر دیا ہے ۔ پھر کبھی حاضر ہونگا تو انشاء اللہ وہ لاکر آپ کو دکھاؤنگا ۔

حامد ۔ اسے ضرور آپ مجھے دکھادیں ۔ بلکہ ممکن ہو تو اصل کتاب تحقیق الالہام بھی ساتھ لادیں ۔ بالفعل تو اسی اخبار کی عربی تحریر مجھے دکھنا چاہئے ۔ یہ تحریر بھی تو انہی فاضل عربی کی ہے ۔

محمود ۔ ضرور ملاحظہ فرمائیے ۔ اور اپنی رائے اسکے متعلق قائم کرکے مجھ سے ظاہر فرمائیے ۔

حامد ۔ بھائی محمود ! آپ کا فرمانا بالکل بجا ہے ۔ یہ شخص تو عربیت سے بالکل ناواقف ہے ۔ عبارت ایسی غلط ہے کہ اس سے مطلب سمجھنا دشوار غلطیاں ایسی ایسی کہ ایسی جاہل تحریر میں غور کرنا بیکار ۔ ان چند سطروں میں ایسی غلطیاں ہیں کہ الہی توبہ ۔ خیال تو تھا کہ فاضل عربی کی تحریر نہایت غور سے دیکھونگا ۔ مگر سرسری نگاہ ڈالی پر وہ غلطیاں نظر آئیں کہ میں اب اس تحریر کو عربی اور اسکے محرر کو فاضل عربی کہنا عربی لٹریچر پر ظلم عظیم سمجھتا ہوں ۔ یہ شخص کیا ان سطروں کی اصلاح کسی عربی خوان طالبعلم سے نہیں کرا سکتا تھا ۔ اس شخص کو ایسی غلط تحریر قوم پر پیش کرتے شرم نہ آئی ۔ بالفعل صرف چند غلطیاں بطور نمونہ آپ کو دکھاتا ہوں ۔ اب یا تو پنڈت جی انکے صحیح ہونے کی وجہ ظاہر کریں ۔ یا آئندہ عربی تحریر کا ارادہ ملکریں ۔ اور اُن کی قوم فاضل عربی کے معزز خطاب کا انکو مستحق نہ سمجھے ۔ یہ غلطیاں صرف وہ غلطیاں ہیں جنکو عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھنے والا بھی سمجھ لے ۔ لیجئے سنئے ۔

"ویحلی بصفات الحسنہ" ۔ موصوف صفت کی مطابقت ملاحظہ ہو ۔

"لیذھب فی الخواب" ۔ "خواب" کس عربی لغت سے لیا ہے ۔

"لیذھب قلبی فی نوم الغلیط" ۔ مجرور مرکب توصیفی ہے تو مطابقت معدوم ۔ اور اگر اضافی ہے تو معنی کیا ہوگا ۔

"فقل بین حکمتی" ۔ (پس تو میرے حکمت کے بارے کہہ) "ما تقول بین القرآن" ۔ (کیا کہتا ہے قرآن کے بارے میں)

لفظ "بین" کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے ۔

"قد قلت الی القرآن وان کان صحیح فیلزم النقص الیک" ۔ (جناب نے جو قرآن کے بارے میں کہا اگر وہ صحیح ہے تو جناب پر نقص وارد ہوتا ہے)

(۱) الی کا معنے "بارے میں" کس لغت سے لیا ہے ۔ (۲) اسم موصول "جو" پر کونسا لفظ دال ہے (۳) حرف شرط "ان" پر واؤ کیا داخل ہے (۴) صحیح اگر کان کی خبر ہے تو منصوب کیوں نہیں ۔ اور نہیں تو ترکیب میں کیا واقع ہے ۔ ایسی غلطیاں تو ایک مبتدی کے لئے بھی باعث ننگ و عار ہیں ۔ (۵) الیک میں الی کس کا صلہ ہے دلیل سے ثابت کیجئے ۔

"والیضاً ثم لبعض الناس یقولون" (پھر بھی بعض لوگ کہتے ہیں)

ناظرین ذرہ غور کریں کہ اس اردو کی یہ عربی کسطرح صحیح ہو سکتی ہے ۔ پھر بھی ۔ ترجمہ عربی الیضاً ثم ۔ پھر اہل علم قہقہہ نہ ماریں ۔ پنڈت جی معذور ہیں دھوتی باندھکر کہاں تک علم حاصل کر سکتے تھے ۔

"وینسب الی الباری تعالیٰ" ۔ (اور باری تعالیٰ سے مناسبت رکھتا ہے)

ینسب کا معنی "مناسبت رکھتا ہے" پنڈت جی کا اٹکل پچو بنایا ہوا ہے ۔

"انت تقول فی القرآن صحیح" (آپ نے جو قرآن کے بارے میں فرمایا صحیح ہے)

اردو ترجمہ میں صلہ موجود ۔ عربی میں کونسا لفظ اسپر دال ہے ۔

"الذین یومنون علیہ ھم مشرکون فی الذات اللہ تعالیٰ" (جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اللہ میں شرک کرتے ہیں)

اصول آریہ ۔ آریوں کے اصل الاصول مسئلہ مادہ ۔ روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا رد ۔ قیمت ۳ر (منیجر)

(۱) ایمان کا صلہ علے خوب لائے فاضلوں کی یہی نشانی ہے۔ کاش قرآن مجید ہی کو جسمیں ایمان کے تذکرے اور استعمال بکثرت موجود ہیں دیکھ لیتے تو ایسی غلطی نہ کرتے۔ صرف ایک ورق الٹنے کی دیر تھی۔ آلمّٓ کے پہلے ہی رکوع سے معلوم ہوجاتا اور ان کی فاضلیت میں ایک دھبہ کم ہوجاتا (۳) ذات مضاف باضافت معنویہ اس پر الف لام کیونکر صحیح ہے۔

"ما اقول الی ذات المحمد" (ذات محمد کے بارے میں کیا کہوں)

"بارے میں" کی عربی الے پھر لائے محمد پر الف لام کسقدر فصیح ہے۔

"او اوجل عمل مافیہ" (میں اسمیں کوئی عمل ایسا نہیں پاتا)

اوجل بجائے اجل کس قدر صحیح ہے؟ ترجمہ سے ظاہر ہے کہ عمل مفعول ہے فعل منفی کا۔ فاضل صاحب نے اسمیں حرف نفی کو فعل منفی کے بعد رکھا ہے۔ پھر لطف یہ کہ مفعول کو ان دونوں کے درمیان رکھا۔ فاضل صاحب کلمہ نفی فعل منفی اور اُسکے مفعول کی ترتیب بھی نہیں جانتے۔ ہر جگہ ترجمہ کا یہی خیال رکھئے۔ ترجمہ بھی انہی فاضل کا ہے

"رحمتك على المقتول والتابعون له" (مقتول اور اسکے پیچھے چلنے والے پر جناب کی رحمت ہو)

التابعون معطوف ہے مقتول مجرور پر پھر اعراب رفع یعنی واؤ کیا۔ (شرم شرم شرم)

"تمستی علیك" (آپ پر نستے ہو)

واہ وا! کیسی اچھی عربی بنگئی۔ کیا لفظ سلام سے پنڈت جی کو سخت نفرت ہے اسی سے تو قعر مذلت میں گرے۔

ایضاً۔ "انا امن علی وید المقدس وافخر من قوم الآریان۔" (میں بھی وید مقدس پر ایمان لایا ہوں اور آریوں کی قوم سے ہونے کا فخر کرتا ہوں)

(۱) امن کا ترجمہ "ایمان لایا ہوں" ذرہ ملاحظہ ہو۔ کون صیغہ ہے واہ وا جسکو صیغہ کی بھی تمیز نہ ہو وہ فاضل عربی کہا جائے۔ یہ بعینہ ایسی ہی مضحکہ خیز غلطی ہے جیسے اُردو میں یوں کہئے کہ "میرا دست آگیا ہوں بازار جا رہا ہے۔ کیا ایسے ہی لوگ فاضل عربی کہے جانے کے لائق ہیں۔ ناظرین! انصاف!

(۲) یہاں بھی اسکا صلہ علے خوب لائے۔ صلات کی غلطی کوئی معمولی غلطی نہیں۔ صلہ بدل جانے سے بعض وقت معنے برعکس ہوجاتا ہے۔ جیسے دعا کا صلہ لام لانے سے دعائے خیر کے معنے سمجھے جاتے ہیں اور علی لانے سے دعائے بد مراد ہوتی ہے۔ یہ ایسی ہی مضحکہ خیز بات ہے جیسے اُردو میں بجائے "صراحی میں پانی بھرو" کے "صراحی پر پانی بھرو"۔ جیسے "یہ چیز میں نے تم سے لی" کے بجائے "تم میں لی"۔ کہا جائے۔ گویا سننے والا مافی الضمیر کسطرح سمجھ لے۔ لیکن بہت ہنسی آئیگی۔

(۳) آریہ کی جمع آریاں خوب بنائی۔ واقعی اہل علم آپ کی داد دینگے۔ کیا اسی فضل وکمال پر پھولے نہیں سماتے۔ اور اپنے فاضل عربی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ اور اعجاز القرآن کے مقابلہ پر مرتے ہیں۔ آپ کی اس بلند حوصلگی پر قربان جائیے۔ کیا نہیں معلوم کہ کتنوں کے چہرے اسی حوصلہ میں فبھت الذی کفر کی خاک مذلت سے گرد آلود اور کتنے نہایت ذلت وخواری سے نیست ونابود ہوچکے۔ اب آپ کو حوصلہ پیدا ہوا۔ بسم اللہ! آئیے اگلوں کی ذلت وخواری کا حال سنکر اپنا حال خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

محمود - ممکن ہے کہ پنڈت جی اسکے جواب میں کاتب کے دامن کی پناہ لیکر عقرب کی اسکوڈنگ ماریں اور یہ کہکر جان چھڑائیں کہ یہ غلطیاں کاتب سے ہوگئیں کاتب جاہل ہے اسلئے معذوری ہے میری کیا خطا۔

حامد - واہ جناب! آپ نے ایک ہی کہی۔ اس سے جان کب چھوٹنے کی۔ ہاں ہٹ دھرمی پر تل جائیں انصاف کو نمستے علیک کہکر رخصت کردیں۔ غیرت وشرم بالائے طاق رکھدیں تو جو کچھ چاہیں باتیں بنائیں پھر بھی انصاف پسند سننے والے آپ ہی حقیقت سمجھ لینگے۔ کہ کہیں کاتب سے اتنی اور ایسی ایسی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ کیا ترجمہ وغیرہ بھی کاتب ہی نے لکھدیا۔ اگر اُس نے لکھدیا تو کاتب کے جہل کا عذر بیکار ہے۔ غرض باتیں کہاں تک بنائینگے آخر کبھی تو شرمائینگے۔

(سید امیر احمد طالب علم از الہ آباد)

"نظارۂ صوم"

(از محمد یعقوب برق مدرس مدرسہ شمس الفیوض بیاپور)

"یہ نظم ماہ رمضان میں موصول ہوئی تھی۔ لیکن کثرت مضامین کے سبب درج اخبار نہ ہوسکی حضرت مولانا مسلم اللہ نے جو کاغذات مجھے سپرد کئے انہیں یہ نظم بھی تھی اسلئے اب درج کیجاتی ہے۔ باقی مضامین متعلقہ ماہ شعبان ونماز تراویح وغیرہ بوجہ وقت نکل جانے کے درج نہیں ہوسکتے۔" (میر سیالکوٹی)

نغمۂ حمدِ خدا سے بڑھ گئی شانِ صیام
بادۂ توحید سے ہیں مست مستانِ صیام
دیکھکر سامانِ رحمت سُنکر اعلانِ صیام
کیا کہیں کس موج میں رہتے ہیں یارانِ صیام
اللہ اللہ احترام وشوکت وشانِ صیام
کیوں نہ صائم شوق سے ہوجائیں قربانِ صیام
پھر ہوا نازل جہاں میں لطفِ بارانِ صیام
بن گیا رشک گلستاں پھر بیابانِ صیام
ہر طرف عیش ومسرت کی ہوا چلنے لگی!
لہلہا اُٹھا نئے سر سے گلستانِ صیام
لطف سے اک ماہ تک گذریگی اپنی زندگی
ہے نظر کے سامنے حسنِ عروسانِ صیام
روزے رکھیں دن کو راتوں کو پڑھیں قرآن بھی
کیا بتائیں کیا کہیں ہم کیا ہے فرمانِ صیام
وقت جس کا جو مقرر ہے وہ ٹل سکتا نہیں
سال بھر کے بعد پھر ہوتا ہے اعلانِ صیام
روشنی روزِ روشن کا ہو گیا اس کے بیان
ہے ضیاء روز سے بڑھ کر شبستانِ صیام
یہ نہیں تو کچھ نہیں اسلام والوں کے لئے
ہے دعا ہوتے رہیں پورے سب ارکانِ صیام
کھولتے ہیں اپنا اپنا روزہ آکر روزہ دار
مسجدوں میں شام کو ہوتا ہے سامانِ صیام
مل گیا حد سے فزوں انعام بھی اکرام بھی
ہو رہے ہیں دل ہی خوش اب جاں نثارانِ صیام
صوم کی ترغیب دیجائے۔ نہ دیجائے تو کیا
مومنوں کے دل میں خود ہوتا ہے ارمانِ صیام
روزہ داروں کے دہن کی بو ہے خالق کو پسند
کوئی دیکھے تو ذرہ توقیر مہمانِ صیام ....

ahmadimuslim.de

(قادیانی مشن)

الہامات مرزائیہ کی نوعیت

(۱) اخبار الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب) پر ہے۔

"۳ جولائی ۱۹۰۶ء - فرمایا - آج مجھے ایک الہام ہوا - اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جسقدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ اور وہ یہ ہے" ایک دم میں دم رخصت ہوا۔" یہ عبارت ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھولگیا ہے۔"

(۲) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹/۱۱۷ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے:

"امین الملک جے سنگھ بہادر ....

دن کے وقت کا الہام - پیٹ پھٹ گیا - (معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(۳) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۶ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ب)

"۱۵ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں - اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے - "علم الدرمان ۲۲۳" - علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے - اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے ...... رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔"

(۴) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۴ اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج کے صفحہ (ب) پر ہے۔

"بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں - فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(۵) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (ج) پر ہے۔

"ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔"

(۶) رسالہ البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۹ اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ (د) پر ہے۔

"الذین اعتدو منکم فی السبت - یہ قوم مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھولگیا ہے۔"

(۷) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۲ اور اخبار بدر مورخہ ۵ - جون ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵۴ پر ہے۔

"۲۷ - مئی ۱۹۰۳ء - بلا نازل یا حادث یا..

.... (تشریح فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ با کے آگے کیا تھا۔"

(۸) اخبار بدر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۳ اور البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۳ پر ہے۔

"۴ - جون ۱۹۰۳ء - رات کے ۲ یا ۳ بجے - سلیم حامد ا مستبشرا (ترجمہ) سلامتی والا - حمد کرنے والا - بشارت دیا گیا - (تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔"

(۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۴ پر ہے -

"فئیر مین FAIR MAN (ترجمہ) معقول آدمی۔"

(۱۰) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے -

"دخت کرام ....

شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔"

(۱۱) البشریٰ جلد دوم کے صفحہ ۹۴ پر ہے -

"ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء "خاکسار پیپر منٹ" (کشف نمبر ۵۰)۔"

(۱۲) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ پر ہے -

"۵ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رب گو سفندان عالیجناب۔"

(۱۳) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۰۷ء ٹائیٹل پیج صفحہ ب پر ہے۔

"احمد غزنوی۔" (نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

(۱۴) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے۔

"ایلی ایلی لما سبقتنی - کرد ہائے تو ما را کرد گستاخ۔" (ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا - تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔"

(۱۵) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۴۵ پر ہے۔

"ہوشعنا نعسا - (یہ الہام شاید عبرانی ہے جس کے معنے نہیں کھلے) اس کے معنے ہیں نجات دے۔"

(۱۶) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۱ پر ہے۔

"پریشن - عمر براطوس - یا پلاطوس -

نوٹ - آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا - اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے - اسجگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔" (از مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۶۸ - تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

(۱۷) البشریٰ حصہ اول کے صفحہ ۵۶ پر ہے -

"آریوں کا بادشاہ آیا۔" (پرانا الہام ہے الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۷) "ہے کرشن جی رودر گوپال۔" (پرانا الہام ہے البدر ۲۹ - اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۲۳)

(۱۸) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱ اور البشریٰ حصہ اول صفحہ ۵۶ پر ہے -

"خدا قادیان میں نازل ہوگا۔"

(۱۹) البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۰ پر ہے -

لہ مدعی نبوت صوبہ پنجاب میں ہے اور وحی زبان عبرانی میں ہوتی ہے - چہ خوش - حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اسکی قوم کی زبان میں اُسکی طرف بھیجتے ہیں۔" (ملفوظات احمدیہ صفحہ ۴۳) ۱۲ منہ

"غثم - غثم - غثم - لہ دفع الیہ من مالہ دفعہ (ترجمہ) دیا گیا اسکو بال اس کا اچانک"

(۲۰) حقیقۃ الوحی ص۸۹ - البشرٰے جلد دوم ص۵۶ پر ہے -

"آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا"

(۲۱) البشرٰے جلد دوم ص۶۵ و ۶۶ پر ہے -

"بعد - ۱۱ - انشاء اللہ -

اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا - یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا"

(۲۲) البشرٰے جلد دوم ص۸۷ پر ہے -

"ینادی مناد من السماء (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا - (البدر جلد ۱ ع۸ ص۵۹ کالم ۳) ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر - (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسکے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا"

(۲۳) البشرٰے جلد دوم - ص۹۶ پر ہے -

الیٰ انا الصاعقۃ (ترجمہ) میں ہی صاعقہ ہوں - (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے[1]

(۲۴) البشرٰے جلد دوم ص۱۰۳ پر ہے -

"۱۵ - نومبر ۱۹۰۵ء زندگیوں کا خاتمہ"

(بدر جلد ۱ ع۳۶ ص۲)

۱۹ - نومبر ۱۹۰۵ء "کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھدو" (الحکم جلد ۹ ع۴۱ ص۱ کالم ۳)

(۲۵) البشرٰے جلد دوم ص۱۱۹ و ۱۲۰ پر ہے

"۲۴ - ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر - "موت تیرہ ماہ حال کو"

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہو -

(بدر جلد ۲ ص۳ نمبر ۳۹)

(۲۶) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء ص۴۰ اور البشرٰے جلد دوم ص۱۳۹ پر ہے -

"واللہ واللہ - سدھا ہویا اولا" (نوٹ از مسیح موعود) یہ پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے"

[1] معاذاللہ - (میر سیالکوٹی)

(۲۷) البشرٰے جلد دوم ص۱۲۸ پر ہے -

"لائف آف پین LIFE OF PAIN (ترجمہ) تکلیف کی زندگی"

(۲۸) البشرٰے جلد دوم کے ص۱۱۲ پر ہے -

"۷ مئی ۱۹۰۶ء - کلیسیا[2] کی طاقت کا نسخہ"

(بدر جلد ۲ ع۱۹ ص۳)

(۲۹) البشرٰے جلد دوم ص۱۰۱ پر ہے -

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

(۳۰) البشرٰے جلد دوم ص۱۰۱ پر ہے -

"دو شہتیر ٹوٹ گئے"

(۳۱) البشرٰے جلد دوم ص۹۰ پر ہے -

"لنگر اُٹھا دو"

(۳۲) اخبار الحکم مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء ص۱ اور البشرٰے جلد دوم ص۱۳۶ پر ہے -

"لاہور میں ایک بے شرم ہے"

(۳۳) الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ص۱ پر ہے -

"انت منی بمنزلۃ ھارون - انت منی بمنزلۃ موسیٰ"

(۳۴) اخبار الحکم جلد ۹ ع۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء ص۲ پر ہے -

"ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا - "آتش فشان" -

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا - "مصالح العرب - مسیر العرب"

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا "بامراد" -

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا - اس پر لکھا ہوا تھا "رد بلا"

۷ - ستمبر ۱۹۰۵ء قبل ظہر - "واما بنعمت ربک فحدث" -

۸ - ستمبر ۱۹۰۵ء - "اذا جاء افواج وسمع من سماء" - "کفن میں لپیٹا ہوا"

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء - ان المنایا لا تطیش سہامہا

فرمایا - معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں"

[2] کلیسا نہیں بلکہ کیمیا یا کسی اور طاقت کا نسخہ ہوگا - (میر سیالکوٹی)

(۳۵) اخبار بدر مورخہ ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء کے ص۵ کالم ۲ پر ہے -

"فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا - میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں - پھر حافظ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا - آخر وہ ایسا بھولا کہ ہرچند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا"

(۳۶) اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کے ص۲ پر لکھا ہے کہ

"جناب مرزا صاحب کو جو وحی ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی - اس میں ایک یہ بھی تھی - "سرنگ" -

(۳۷) اخبار بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص۱۶ کالم ۱ میں ہے -

"مورخہ ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ "نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا" - آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں - اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے"

(۳۸) البشرٰے جلد اول ص۵۵ پر ہے -

"یہود لا سکریوطی - (یہ پرانا تیس سال کا الہام ہے) بدر جلد ۶ ع۴ ص۳ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳۹) ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء "ٹائیٹل پیج صفحہ ب" اور رسالہ البشرٰے جلد ۲ ص۱۳۰ پر ہے

"کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے"

(بدر جلد ۷ ع۱۳ ص۲)

(۴۰) حقیقۃ الوحی ص۱۰۵ اور البشرٰے جلد دوم ص۹۴ پر ہے -

"انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون" (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے کہ جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اُسے کہدیتا ہے ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے"

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

ناظرین!
"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت آپ کا اخلاقی فرض ہے -
(منیجر)

ahmadimuslim.de

فتح حق

دو تین سال سے انجمن اہلحدیث جہلم کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ اس جلسہ کے مقابلہ میں مرزائیوں نے گمراہ کن پروپگنڈا کرکے مضافات جہلم میں ڈورے پھینکنے شروع کردئے۔ اور کئی ایک جاہل لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھانس لیا۔ مرزائیوں کی اس ستم ظریفی پر مسلمان کب تک خاموش رہتے۔ موضع جادہ گوجران کے سمجھدار احباب نے باتفاق رائے ایک عام جلسہ کرکے تردید کرنی چاہی۔ اور مرزائیہ کے مشہور واقف کار جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری اور حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو مدعو کیا۔ ان حضرات کی باطل شکن اور دھواں دھار تقاریر سے متاثر ہوکر بڑے بڑے پکے مرزائی بھی متزلزل ہوگئے۔ اور یقینی طور پر معلوم ہوگیا کہ قادیانیت کا محض یہی ایک منشا ہے کہ مرزا جی کو رسول نبی منوا کر آہستہ آہستہ آنحضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلعم کی عظمت و وقعت لوگوں کے دلوں سے مٹا کر مرزا جی کی قدر و منزلت بنائی جائے۔ کیونکہ یہ امر مسلم الطرفین ہے کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت قلوب المومنین میں قائم ہے مرزا جی کا منوانا خالہ جی کا گھر نہیں۔ اس لئے انہوں نے سنت دیانند سرسوتی پر عمل پیرا ہوکر پیغمبر اسلام پر توہین آمیز و فتنہ انگیز اعتراضات کرنے شروع کردئے مسلمانوں کو خواب غفلت میں پاکر جرأت یہاں تک بڑھائی کہ جہاں کسی مسلمان یا آریہ نے مرزا جی کے کسی جھوٹ پر انگشت رکھی جھٹ آنحضرت صلعم کے فرضی کذبات بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنا شروع کردیا۔ اور آنحضرت کی معجزانہ پیشگوئیوں کا محض اسلئے مضحکہ اڑایا جاتا ہے کہ کہیں مرزا جی کے الہامی نکاح کی تحقیق نہ ہونے لگ جاوے۔ اور یہیں بوریا بسترہ اٹھا کر بھاگنا ہی نہ سوجھے۔

غرض اس قسم کے منصوبوں سے آگاہ ہوکر اہل ... بدرس آگیا۔ چنانچہ جادہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب و حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب کی لوجہ اللہ اور مؤثر تقاریر نے بطالت مرزا کو ایسا واضح کیا کہ موضع نواں گراں سے (جہاں صرف و محض مرزائی ہی آباد ہیں) بیالیس[۴۲] کس نے مرزائیت سے توبہ کی اور آئندہ ہمیشہ کے لئے حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حلقہ بگوشی ہی میں نجات دیکھی۔ گویا از سرنو مسلمان ہوکر تجدید ایمان کی۔ اور آنحضرت کو آخری رسول تسلیم کیا جس کے بعد کوئی نیا رسول نہ آئیگا۔ اور جناب مرزا صاحب کو اپنے جملہ دعاوی میں جھوٹا کہنا شروع کردیا۔ کیونکہ تحقیق سے آپ ایسے ہی ثابت ہوئے۔ خدا باقی لوگوں کو بھی توفیق دے تاکہ وہ گمراہی سے بچ جائیں آمین۔

تائبین کی فہرست ہدیۂ ناظرین ہے۔

احمد الدین مع عیال ۵ کس۔ محمد اسماعیل ۵ کس۔ صدر الدین ۸ کس۔ غلام قادر ۲ کس۔ محمد الدین ۷ کس۔ محمد جان ۵ کس۔ محمد نبین ۴ کس۔ اللہ دتا کشمیری ۳ کس۔ نظام الدین ۳ کس۔ ساکنین رام پور عرف نواں گراں مرزائیاں۔ یہ لوگ اپنی مسجد الگ بنا رہے ہیں۔

منشی میراں بخش صاحب پنشنر خاص طور پر مستحق مبارکباد ہیں۔ جنکی استقامت کو دیکھکر مرزائی گروہ میں بھونچال آیا۔ جنہیں مرزائیہ کے بڑے بڑے علمبرداران کی دلفریب تقاریر بھی عقیدہ حقہ سے نہ پھسلا سکیں۔ اب اس گاؤں میں ۴۸ کس اہل الحق کے حامی و ہمصفیر بن گئے ہیں۔ خدا اور زیادہ کرے آمین:۔

(ابو سعید محمد شریف قریشی)

خلافت راشدہ

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس کی مزید توضیح ایک روایت شیعہ سے بھی ہو سکتی ہے جسکا مضمون صاف ہے کہ جن خلفاء کے قبضہ میں سلطنت فارس اور روم آئیں وہ خلفاء بہشت میں بھی شاہی رتبہ پر ہونگے چنانچہ تفسیر شیعہ علی بن ابراہیم قمی مطبوعہ طہران کے صفحہ ۱۴۹ میں اور حیات القلوب کتاب شیعہ مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۲۸۴ میں امام محمد باقر سے منقول ہے کہ رسول اللہؐ نے ابتداء بعثت میں سب سے اول قریش کو دعوت اسلام کرتے ہوئے فرمایا

قال لقریش ان اللہ بعثنی ان اقتل جمیع ملوك الدنیا واجی الملك الیکم فاجیبونی ما ادعوکم الیہ تملکون بھا العرب وتدین لکم بھا العجم و تکونون ملوکا فی الجنة۔

"یعنی رسول اللہ نے قریش سے فرمایا کہ اللہ نے اسلئے مجھ کو نبوت کا تمغہ عطا کیا ہے کہ تمام دنیا کے بادشاہوں کو ہلاک کروں۔ اور سلطنت کو تمہاری طرف پہنچاؤں تو تم میری بات قبول کرو جسکی طرف تم کو بلاتا ہوں۔ بادشاہ ہوجاؤ گے تم اسکی وجہ سے عرب کے اور محکوم ہوجائیگا تمہارا اسکے سبب سے عجم اور ہوگے تم جنت میں بادشاہ"

اس روایت پر غور کرنے سے آیت استخلاف مذکورہ کا مطلب بالکل صاف ہے کہ مصداق اس وعدہ کے خلفاء ثلاثہ ہی ہیں۔

اب احباب شیعہ بصارت سے کام لیتے ہوئے فرمائیں کہ قریش کے لوگ جو رسول اللہ کے سامنے موجود تھے اور انہی سے رسولؐ نے یہ وعدہ فرمایا۔ ان میں سے عرب و عجم کی سلطنت کس کو ملی اور کس کے حق میں یہ وعدہ پورا ہوا۔ یا معاذ اللہ خدا و رسول کا وعدہ جھوٹا ہوگیا۔ اور اگر یہ وعدہ حضرات خلفائے ثلاثہ کے حق میں پورا ہوا اور یقیناً ہوا تو وہ بہشت میں سردار و بادشاہ ضرور ہونگے۔

اس وعدہ خدائی کے مصداق بنا بر عقائد اہلسنت خلافت حضرت علی مرتضیٰؓ و حسن مجتبےٰؓ بھی محسوب ہوسکتی ہے اور یقیناً ہے بھی۔ کیونکہ اُن کا دین و مذہب بھی وہی تھا جو حضرات خلفاء ثلاثہ کا تھا اور وہ دین مرتبہ کمال کو پہنچکر تمام ادیان باطلہ پر متسلط ہوچکا تھا اور اسی پر حضرت علیؓ و حسن مجتبیٰ قابض و متصرف رہے۔ مگر بزعم شیعہ اشیاء موعودہ فی الآیت کی مصداق جناب علی مرتضےٰ نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ اپنے عہد خلافت میں بھی بدستور ماضی خائف و ہراسان و ترسان رہے اور اپنے اصلی مذہب کے اظہار پر بھی قادر نہ تھے بلکہ

الہامات مرزا - الہاموں کی تردید جوابًا ملاحظہ ہو - قیمت ۱۲ / (منیجر)

ahmadimuslim.de

آپ کا سب جمیع مذاہب سے مرعوب اور صندوق تقیہ میں مستور رہا ہے۔ بایں وجہ احکام قرآنی جو متروک ہو چکے تھے اُن کا اجرا نہ کر سکے۔ قرآن شریف میں جو تحریف ہو گئی تھی اس کی اصلاح کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ اور فدک مغصوبہ وارثان جناب سیدہؓ کو نہ آیا۔ اور متعہ النساء کا جو مزین بفضائل کثیرہ ہے اجرا نہ کر سکے۔ اور جو عورتیں ناحق لوگوں کے قبضہ میں تھیں وہ بھی واپس نہ لا سکے وغیرہ۔ ملاحظ ہو فروع کافی کتاب الروضہ ص۲۹۔

اس سے صاف مصرح ہے کہ حضرت کو اشیاء موعودہ کا مجموعہ نہیں ملا۔ لہذا آپ کی خلافت بزعم شیعہ آیت مذکورہ کی موعودہ خلافت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ مگر باعتقاد اہلسنت آپ کی خلافت۔ خلافت راشدہ میں معدود و محسوب ہے۔

اب چند روایات از کتب فریقین نقل کیجاتی ہیں جن سے خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی اظہر من الشمس سے بھی روشن تر ہوتی ہے۔

روایات سنیہ (۱) عن علی قال ماخرج رسول اللہ من الدنیا حتے عہد الی ان ابابکر یلی الامر (الخلافۃ) بعدہ ثم عمر ثم عثمان ثم الی۔ (غنیۃ الطالبین)

"یعنی حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے یہانتک کہ مجھے یہ خبر فرما گئے کہ ابوبکر آپ کے بعد والی حکومت ہونگے۔ اُن کے بعد حضرت عمر اُن کے بعد حضرت عثمان۔ اُن کے بعد میں"

(۲) عن سفینۃ قال لما بنی رسول اللہ المسجد وضع حجرا ثم قال لیضع ابوبکر حجرا الی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجرا الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجرا الی جنب حجر عمر ثم قال ھٰؤلاء خلفاء بعدی۔ رواہ الحاکم۔

"یعنی سفینہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے مسجد میں بنیادی پتھر رکھا پھر فرمایا کہ ابوبکر میرے پتھر کے پہلو میں ایک پتھر رکھدیں۔ پھر فرمایا کہ عمر ابوبکر کے پتھر کے پہلو میں رکھیں۔ پھر فرمایا کہ عثمان ایک پتھر عمر کے پتھر کے پہلو میں رکھیں اس کے بعد فرمایا کہ بایں ترتیب یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہونگے۔

(۳) قال رسول اللہ لحفصۃ ان اباک وابا عائشۃ یکونان خلیفتین علی امتی من بعدی۔ (خازن سورہ تحریم)

"یعنی رسول اللہؐ نے بی بی حفصہؓ سے فرمایا کہ تیرا باپ یعنی عمر اور عائشہؓ کا باپ میرے بعد میری امت پر والی حکومت ہونگے"

یہ روایات صاف بتلا رہی ہیں کہ وحی آسمانی میں حضرات خلفاء راشدین کی خلافت معین و مقرر ہو چکی تھی۔ اور اس مضمون کی روایات سنیہ بکثرت موجود ہیں۔

اب چند روایات شیعہ نقل کیجاتی ہیں۔ بغور ملاحظہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ سب سے اول اس آیت استخلاف سے حقیت و راشدیت بر ہر سہ خلافت جناب امیرؓ نے استدلال کیا ہے۔

روایات شیعہ (۱) وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ فاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام عظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید یرحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا۔ (شرح میثم ص۳۱)

"یعنی اور تھے افضل صحابہ کے اسلام میں جیسا کہ تیرا خیال ہے اور زیادہ مخلص اللہ و رسول کے خلیفہ صدیق اور خلیفہ کا خلیفہ فاروق اور قسم ہے مجھ کو عمر دینے والے کی کہ مرتبہ ان دونوں کا اسلام میں البتہ بڑا ہے اور بیشک پہنچا اُن کی موت سے اسلام میں زخم۔ سخت رحم کرے اُن کو اللہ اور جزا دے اُن کو اُن کے نیک کاموں کی"

(۲) قال ووليهم والٍ فاقام واستقام حتے ضرب الدین بجرانہ۔ (نہج البلاغۃ تقطیع خورد ج۲ ص۲۱۰)

"یعنی جناب امیرؓ نے فرمایا اور حاکم ہوا اُن کا ایک والی۔ پس قائم کیا دین اور ٹھیک چلا یہانتک کہ دین کو کمال مضبوطی حاصل ہوئی"

یہ قول جناب امیرؓ کا خلیفہ ثانی فاروق اعظم کی مدح میں ہے۔

(۳) فقال ان ابابکر یلی الخلافۃ بعدی ثم بعدہ ابوک فقالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر۔ (تفسیر صافی شیعہ مطبوعہ طہران سورہ تحریم)

یعنی فرمایا رسول اللہؐ نے حفصہؓ سے کہ بیشک ابوبکر میرے بعد والی خلافت ہوگا پھر اسکے بعد تیرا باپ (عمر) حفصہ نے پوچھا کہ یہ خبر آپ کو کس نے دی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو علیم خبیر نے خبر دی ہے"[1]

(۴) وہی روایت تفسیر قمی و حیات القلوب کی جو پہلے مذکور ہو چکی ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ رسول اللہؐ نے بادشاہت کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ یہ خلافت انہی لوگوں کو ملنی چاہیئے جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے بغرض زاد عقبیٰ کے متلاشی ہونے کے اپنے اوطان محبوبہ کو ترک کر کے سید البریہ کی معیت اختیار کی ہو انہی کو بادشاہت عرب و عجم کے ملنے کا وعدہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عرب و عجم یعنی فارس و روم کی حکومت حضرات خلفاء ثلاثہ ابوبکر و عمر و عثمان کو باتفاق فریقین ملی ہے۔ اور ان کے فتح کرنے سے حضرت علی کو بھی حاصل ہوئی۔ پس اگر خلفاء ثلاثہ کو دعوت نبی کے قبول کرنیوالے اور آپ کی اطاعت کرنے والے نہ مانا جائے تو حدیث کی پیشگوئی کا پورا ہونا مشکل اور محال ہے۔

آیت مذکورہ کی تفسیر میں روایات شیعہ ابھی بہت باقی ہیں جو بوقت ضرورت پیش کی جا سکتی ہیں۔

(خاکسار ابوالحریز عبدالعزیز از ملتان محلہ قالین بافان)

---

[1] پس جس خلافت کی بشارت رسول اللہؐ نے سنائی وہ خلافت کیونکر ناجائز ہوگی۔ منہ

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

اس نایاب مجموعہ میں اصلاح دینی کا جو اہم مقصد مد نظر رکھا ہے وہ صاحب تصنیف کی اعلےٰ علمیت کا تقاضی ہے۔ گھر بلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کے لئے واقعی بہشتی زیور ہے۔ رعایتی قیمت ۱۱ حصوں کی صرف عہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

صلح کے ڈورے

یوروپین حکومتیں کچھ ایسی مکار واقع ہوئی ہیں کہ ان کی سیدھی سادی بات میں بھی سو سو فریب پنہاں ہوتے ہیں۔ انہیں جھوٹ سچ سے کوئی واسطہ نہیں اپنے مطلب سے مطلب ہوتا ہے۔ اپنے مدعا کو پورا کرنے کیلئے کہیں تو یہ مشفق ناصح کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور کہیں دوست بے غرض کی شکل میں۔ کبھی یہ اپنا مدعا توپ و تفنگ کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں اور کبھی مکاری و منافقت سے۔ غرضکہ جس طرح بھی بن پڑے اپنا الو سیدھا کرنا ان کا مقصد واحد ہوتا ہے۔

اخباربین حضرات سے مخفی نہیں کہ ملک مراقش میں عرصہ دراز سے جنگ جاری ہے۔ دول یورپ نے گھر بیٹھے دیگر ایشیائی اور افریقی ممالک کی طرح بندر بانٹ میں اُسے دو حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ فرانس کے سپرد کر دیا تھا اور دوسرا اسپین کے۔ فرانس نے تو اپنے حصہ پر قبضہ کر لیا۔ لیکن جو حصہ سپین کے واسطے چھوڑ دیا گیا تھا۔ اُس میں ایک غیرتمند شخص خدا کا نام لیکر اُٹھ کھڑا ہوا جس نے سپین کو فاش شکستیں دیکر اپنے ملک سے نکال دیا۔ یہانتک کہ سپین نے اپنی شکستوں کا اعتراف کرکے آیندہ جنگ بند کر دینے کا اعلان کر دیا۔

فرانس نے جب دیکھا کہ سپین اپنے حصہ کے علاقہ یعنی ریف پر قبضہ نہیں کر سکا تو اُس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور اُس نے جا کر اس پر بھی اپنا قبضہ جمانا چاہا۔ چنانچہ فرانسیسی فوجوں نے ہلہ بول دیا۔ غازی عبدالکریم نہیں چاہتے تھے کہ فرانس سے اُلجھیں کیونکہ مدت دراز کی جنگ سے وہ بھی تنگ آچکے تھے۔ لیکن جس ملک کو اُنہوں نے ہزاروں مجاہدین کی قربانیوں سے بچایا تھا وہ چپکے سے فرانس کے حوالے بھی نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے خدا کا نام لیکر وہ پھر میدانِ مقابلہ میں ڈٹ گئے۔

فرانس کی فوجوں کو بڑھتے دیکھکر ہسپانیوں کی جان میں جان آگئی اور وہ پھر میدان میں اُتر آئے۔ فرانسیسیوں اور ہسپانیوں نے آپس میں معاہدہ کرکے طرح جنگ ڈالدی۔ "ہمت مرداں مدد خدا" مثل مشہور ہے۔

دونوں زبردست سلطنتوں کی متفقہ فوجیں بھی ملکر غازیان ریف کو جب شکست نہ دیسکیں اور ایک سال میں ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کی بھینٹ چڑھ کر بھی اُنہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو صلح کے ڈورے ڈالنے شروع کئے۔

لیکن اس مرحلہ پر پہنچکر بھی یہ سلطنتیں اپنی شاطرانہ چالوں سے باز نہیں آئیں۔ اور باوجود نیم شکست خوردہ ہونے کے اُنہوں نے ایسی ابتدائی شرائط ریفیوں کے سامنے پیش کر دیں جنہیں کوئی غیور قوم سننا تک بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ مثلاً فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں کو ریف کے چند اہم مقامات پر قبضہ کر لینے دیا جائے غازی عبدالکریم ریف کو چھوڑ کر کہیں جلاوطن ہو جائیں۔ ریفی فوجیں غیر مسلح ہو کر دشمنوں کی نگرانی میں رہیں وغیرہ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی پروپگنڈا شروع کر دیا کہ ان شرائط پر عمل کئے بغیر ریفیوں سے گفتگوئے صلح محال ہے۔ لیکن جب مجاہدین نے ان شرائط کا جواب توپ و تفنگ سے دیا تو ان کا تمام مکارانہ پروپگنڈا باطل ہو کر رہ گیا۔ اور ان کو پھر اعلان کرنا پڑا کہ "ابتدائی شرائط صلح میں تبدیلی ہو سکتی ہے"۔

مجاہدین ریف جن شرائط پر صلح کے طالب ہیں وہ غازی عبدالکریم کی زبانی لندن کے اخبارات میں کئی بار شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار خصوصی سے حال ہی میں جو گفتگو کی ہے اُس میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"میں ایک دفعہ صلح کیلئے ہاتھ بڑھا چکا ہوں اگر اسکو قبول نہ کیا گیا تو میں دوبارہ ایسا نہ کرونگا۔ ریفی اپنی حفاظت کے حق سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتے"۔

نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ ریفیوں کے دشمن جو یہ افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ ریفیوں کی فوجی حالت خراب ہو گئی ہے۔ یہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ ریفی افواج آج بھی پہلے کی طرح زبردست اور منظم ہیں۔

ریفی نمائندوں نے وجدہ میں جس سیاست دانی کا ثبوت دیکر فرانسیسیوں اور ہسپانیوں کی دروغبافیوں اور مکاریوں کا تار و پود بکھیر دیا ہے اگر اس سے فائدہ اُٹھا کر ان حکومتوں نے آئندہ صفائی قلب کے ساتھ صلح کرنی چاہی تو ممکن ہے کہ یہ جنگ ختم ہو جائے۔ ورنہ ان کی فریب دہی اور مکاریوں سے تو اسکی امید نہیں ہے۔

فسادات کلکتہ

اپریل کا سارا مہینہ کلکتہ ایک ایسے فتنہ و فساد میں مبتلا رہا جسکی نظیر تمام ہندوستان کے فسادات میں نہیں ملتی۔ سینکڑوں بندگان خدا مارے گئے۔ ہزاروں زخمی ہوئے ہسپتالوں میں پڑے ہیں۔ اور ہزاروں ہی کی تعداد میں اب گرفتار ہو ہو کر جیلخانوں میں ڈالے جا رہے ہیں۔

فساد کی بنا آریہ سماج کے ایک جلوس سے ہوئی جس نے ایک مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر اصرار کیا۔ بس پھر کیا تھا تمام شہر میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

اس فساد سے دو باتیں ایسی عیاں ہوئی ہیں جن پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اوّل یہ کہ جہانتک فساد اور قتل و غارت کی رپورٹوں پر غور کیا جاتا ہے کلکتہ کی پولیس اس فساد کو فرو کرنے میں بالکل عاجز رہی غضب خدا کا پولیس کی آنکھوں کے سامنے بندگان خدا قتل و زخمی ہوں اور قاتل موقع پر گرفتار نہ ہو سکیں۔ پولیس نے اگر کچھ کام کیا ہے تو یہ کہ مقتولین اور مجروحین کو اُٹھا کر ہسپتالوں میں پہنچا دیتی رہی ہے۔ اور بس۔

دوسرے اس فساد نے ہندو لیڈروں کی ذہنیت پر سے نقاب اُٹھا دیا ہے۔ اور اس فساد میں ہندوؤں نے جو مسلمانوں پر ظلم و ستم کئے ہیں اور مسلمانوں کو جس قدر عظیم نقصان پہنچائے ہیں اُن سے خوش ہو کر لیڈر اپنے جذبات کو دبا نہیں سکے۔ چنانچہ سوامی شردھانند جی نے اپنے انگریزی اخبار "لبریٹر" میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن کا عکس ذیل کے چند فقروں سے معلوم ہو سکتا ہے۔

مقدس رسول ... قیمت ۱/ (منیجر)

"کلکتہ میں فساد اچانک ظہور میں آیا۔ اس فساد نے بہت سی طے شدہ باتوں کو غیر طے شدہ کر دیا ہے مثلاً یہ طے شدہ بات تھی کہ ہر فساد میں ہندو مارے اور لوٹے جائینگے اور ان کے مذہبی مقامات کی بیحرمتی کیجائیگی۔ مگر یہ ہمیشہ کیلئے قائم نہ رہ سکی۔ فسادات کلکتہ نے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوؤں نے نہ صرف اپنی حفاظت کرنا سیکھ لیا ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی تقلید میں اُنکے مقدس مقامات کی بیحرمتی کرنا اور مسلمانوں کی دوکانوں کو لوٹنا بھی شروع کر دیا ہے ....

ہندو لیڈر ہندوؤں میں حفاظت خود اختیاری کی شاندار سپرٹ کے یکایک نمودار ہونے پر بہت مسرور ہیں۔ اور میں بھی ہندو سنگھٹن کا ایک حقیر کارکن کی حیثیت سے سیاہ بادلوں میں سفید ڈوریاں دیکھکر خوش ہوتا۔ لیکن مجھے یہ دیکھکر سخت تکلیف ہوتی ہے کہ نرم دل مذہبی ہندو بھی اول درجہ کے جھگڑالو بنتے جا رہے ہیں۔ اور غارتگری اور لوٹ پر اُتر آئے ہیں ...."

سوامی ستیہ دیو جو ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے اور اُنہیں دھمکیاں دینے میں مشہور ہو چکے ہیں۔ اس موقعہ پر کب خاموش رہ سکتے تھے۔ آپ حسب عادت اپنے اُسی دھمکی آمیز لہجہ میں فرماتے ہیں۔

"ہندو جنتا اگر ایک مرتبہ بھی دنگہ فساد کا ڈھیچر کر رہنے پر تُل جائیگی تو مسلمان جنتا کیلئے بڑا خوفناک دن آ جائیگا۔ ....

مسلمان لوگوں پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جانی چاہئے کہ ہندو جنتا کے اندر غنڈوں کا جو خوف تھا وہ بتدریج نکلتا جاتا ہے۔ اور جب وہ بالکل نکل جائیگا تو مسلمانوں کی کسی بھی ناجائز بات کو ہندو لوگ قطعی برداشت نہ کرینگے نہ صرف یہی بلکہ جائز باتوں کو ماننا بھی ان کیلئے مشکل ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے مسلمان ہموطن آنے والے خطرہ کو محسوس کریں اور ان مسلمان بچوں پر جو آئندہ زمانہ میں پیدا ہونگے رحم کریں۔"

کلکتہ میں مسلمانوں کے نقصان کا اندازہ لاکھوں روپے تک کیا جاتا ہے۔ کئی مسجدیں تباہ و برباد کر دی گئی ہیں۔ ہزاروں مسلمان جو کل تک لاکھوں روپے کے مالک تھے۔ نان شبینہ کو محتاج ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں ہسپتالوں میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ صاحب استطاعت مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی جہانتک اُن سے ہو سکے مالی امداد سے دریغ نہ کرینگے۔

پنجاب ہندو کانفرنس

کا جلسہ ۲۴ - اپریل کو انبالہ میں منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندوستان بھر کے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ پنجاب کے ہندوؤں پر مفروضہ مظالم کا بدلہ اُن صوبوں کے مسلمانوں سے لیں جہاں کہ ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے۔

ڈاکٹر مونجی نے جو اس کانفرنس کے صدر تھے اُنہوں نے بھی اپنے خطبہ صدارت میں کچھ اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے جن سے کہ ہندوؤں کے دل میں مسلمانوں کے خلاف بُرے جذبات پیدا ہوں۔ لیکن بہار کی ہندو کانفرنس میں تو پنڈت مالویہ جی نے نہایت دلیری سے ہندو قوم کو ایسی غلط روی کی تعلیم دی کہ جس کے نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔ اور کلکتہ کے ہندوؤں نے جو اکے دکے مسلمانوں کو راہ چلتے چھروں سے ہلاک کیا ہے یہ اُسی غلط ہدایت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔

جب آپ اپنے خطبہ صدارت میں ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہے تھے تو کسی من چلے ہندو نے آپ سے سوال کیا کہ "اگر کوئی مسلمان غنڈہ ہم پر حملہ کرے تو کیا ہندو مذہب اجازت دیتا ہے کہ ہم اُس کو قتل کر دیں؟ آپ نے کہا کہ "ہاں"۔

اچھوتوں کی ہندوؤں سے بغاوت

معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے مجلسی ظلم و ستم سے تنگ آ کر اچھوتوں نے ان کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اُنہوں نے ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہو جانا چاہا ہے چنانچہ اُن کی کانفرنس ناگپور کے اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے ہیں۔

(۱) گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری (۲) نیچ ذاتوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے حقوق نمائندگی دئے جائیں (۳) سرکاری ملازمتوں کیلئے نیچ ذاتوں میں سے جو لوگ ان کے اہل ہوں لئے جائیں (۴) نیچ ذاتوں کیلئے اعزازی ملازمتیں مخصوص کر دیجائیں (۵) وائیکوم ستیہ اگرہ کے متعلق گورنمنٹ کے احکام کے خلاف پر زور احتجاج اور اپنے فرقہ سے رضا کاروں کی تنظیم کیلئے پرزور اپیل (۶) مجلس مقننہ کیلئے نیچ ذاتوں میں سے ممبران نامزد کرنے کی بجائے منتخب کئے جائیں۔ (۷) حکومت سے یہ اپیل کیجائے کہ وہ فوج کی ان پلٹنوں کو نہ توڑے جنمیں اچھوت ذات کے سپاہی ہوں (۸) جنیوا میں مزدوروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں اچھوت ذاتوں کو مناسب حق نمائندگی دیا جائے (۹) اچھوت ذاتوں کے حقوق کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک وسیع نظام قائم کیا جائے۔

حقوق رائے دہندگی کے متعلق

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بعض صورتوں میں وہ اشخاص جنکو خاص حلقہائے انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر ان کے نام کسی عام حلقہ انتخاب کے انتخابی رول میں درج ہو چکے ہیں تو اس کے بعد وہ اس امر کے مستحق نہیں کہ خاص حلقہ انتخاب میں بھی اپنے آپ کو ووٹر یعنی انتخاب کنندہ درج کرائیں۔ اسکے متعلق قانون یا قاعدہ یہ ہے کہ کوئی شخص بھی عام انتخاب کے موقعہ پر ایک سے زائد "عام" حلقہ انتخاب میں ووٹ نہیں دے سکیگا۔ وہ شخص جو کسی خاص حلقہ انتخاب میں بحیثیت ووٹر درج ہونیکی اہلیت رکھتا ہے وہ اس امر کا مستحق ہے کہ اُس خاص حلقہ کے علاوہ کسی عام حلقہ انتخاب میں بھی اپنا نام بحیثیت ووٹر درج کرا سکے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھ لیں کہ ایک لینڈ ہولڈر (زمیندار) پانچسو روپیہ زمین کا مالیہ ادا کرتا ہے اور ساتھ ہی سات سال سے زائد عرصہ کا گریجوایٹ بھی ہے وہ اپنا نام درج رجسٹر کرا سکتا ہے۔ اور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ کسی عام حلقہ نیابت میں ووٹ دیسکے۔ اور نیز لینڈ ہولڈرز اور یونیورسٹی کے خاص حلقوں میں بھی ووٹ دے۔

متفرقات

غریب فنڈ میں ازکے۔ ایم عبید اللہ صاحب بنگلور عسہ، از بندہ خدا عہ، سابقہ ۱۰، میزان لعیہ، از سائلین ۱۔ سید عبد الرؤف دہلی ۶، ابوسعید محمد محی الدین خان ننگیل ۶، نعیم الدین سانبر لیک ۶، ابوالحازم السید پیر باشا الحسینی حیدرآباد ۶، مولوی محمد حسین ہزاروی امرتسر ۶، محمد یوسف کرماٹانڑ سے، مہتمم مدرسہ اسلامیہ لال پور ۶، مولوی ابورشید محمد سعید ساکن کنڑہ پار ضلع رنگپور ۶، کامل الدین پھلرون ۶، میزان کل للعہ۔ نو سائلوں کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔ جلہ قیمت بحساب غریب فنڈ للعہ۔ باقی ۲ر نمبر سائلین ۶۹۔

ابھی ۲۳ سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں اصحاب کرم توجہ فرمائیں۔

آنہ فنڈ میں جو رقوم ۲۳۔ اپریل کے اہلحدیث میں درج ہوئی ہیں ان میں جنڈیالہ ضلع امرتسر سے معرفت مولوی فضل الدین صاحب عہ وصول ہوئے۔ اسکے بعد مرسلہ مولوی ابوالنعیم عبد الرحیم صاحب مدنپور ضلع گیا ۱۱ر مرسلہ مولوی عزیز الحسن صاحب انصاری جبلپور ۱ر مرسلہ محمد صالح صاحب ایلور ۱ر مرسلہ محمد صدیق صاحب داناپور ۴ر مرسلہ حاجی عبدالقادر چکردھرپور ۱۱ر مولوی شفیع احمد مدنپور ضلع گیا ۶

یادرفتگان علاقہ مدراس۔ گنتکل ریلوے کنٹراکٹر عبد الحفیظ خان مرحوم کی زوجہ بتاریخ ۱۵۔ شوال بمقام شولاپور رحلت کر گئیں۔ اناللہ۔ مرحومہ بڑی دیندار عابدہ تھیں۔ خدا پس ماندگان صبر جمیل بخشے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہا

(عبد الغفور کنٹراکٹر گنتکل جنکشن)

تلاش گمشدہ ایک لڑکا جسکی عمر قریباً ۱۸ سال ڈاڑھی اُتری ہوئی۔ رنگ سانولا۔ منہہ پر داغ چیچک۔ گونگا بہرہ ہے۔ بیس رمضان کا اپنے موضع گنگا پور اسٹیشن ننکانہ سے گاڑی پر چڑھا تھا۔ ارادہ فیض پور چک ۲۴۰ میں جانیکا تھا۔ جن صاحب کو ملے وہ بذریعہ خط اطلاع دیں یا خود اسکو پہنچا دیں تو کرایہ کے ہم ذمہ دار ہیں (غلام محمد وجان محمد فیض پور چک ۲۴۰ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور)

حساب دوستاں دردل

جن اصحاب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں۔ ازراہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں۔ فیس منی آرڈر وضع کر کے للعہ بھیجدیں۔

۲۶۰ - ۳۳۰ - ۱۱۵۶ - ۱۱۶۸

۱۴۵۵ - ۱۶۶۲ - ۱۹۵۴ - ۲۳۴۵

۲۳۸۲ - ۲۵۲۸ - ۲۵۳۹ - ۲۶۹۷

۳۲۳۵ - ۴۶۷۴ - ۴۶۷۶ - ۴۷۰۵

۵۰۶۴ - ۵۰۷۱ - ۵۰۷۴ - ۵۱۱۲

۵۴۳۶ - ۵۴۵۳ - ۵۵۰۲ - ۵۵۱۶

۶۰۲۵ - ۶۰۲۹ - ۶۰۳۶ - ۶۰۴۴

۶۰۵۵ - ۶۱۴۱ - ۶۲۷۰ - ۶۴۷۳

۶۹۶۲ - ۶۹۶۵ - ۶۹۷۰ - ۶۹۸۴

۶۹۹۵ - ۶۹۹۷ - ۶۹۹۹ - ۷۰۵۷

۷۲۰۰ - ۷۲۹۵ - ۷۴۰۷ - ۷۴۰۸

۷۴۲۰ - ۷۴۲۱ - ۷۴۲۷ - ۷۴۲۸

۷۴۲۹ - ۷۴۳۶ - ۷۴۳۷ - ۷۴۴۹

۷۴۵۳ - ۷۴۵۶ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲

۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۲ - ۷۴۷۶

۷۴۸۲ - ۷۴۸۸ - ۷۹۱۲ - ۷۹۱۸

۷۹۲۵ - ۷۹۲۷ - ۷۹۲۸ - ۷۹۲۹

۷۹۳۳ - ۷۹۳۶ - ۷۹۴۲ - ۷۹۴۳

۷۹۵۶ - ۸۱۲۲ - ۸۲۰۰ - ۸۲۰۳

۸۲۲۰ - ۸۴۳۶ - ۸۴۳۷ - ۸۴۴۱

۸۴۴۶ - ۸۴۴۹ - ۸۴۵۴ - ۸۴۵۵

۸۴۵۶ - ۸۴۵۸ - ۸۴۶۰ - ۸۴۶۱

۸۴۶۳ - ۸۴۶۴ - ۸۴۶۵ - ۸۴۶۶

۸۴۶۷ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۶ - ۸۴۷۷

۸۴۸۰ - ۸۴۸۲ - [illegible] - ۸۴۸۹

۸۴۹۰ - ۸۵۲۸ - ۸۶۲۲ - ۸۶۲۳

۸۶۹۹ - ۸۷۱۵ - ۸۷۳۰ - ۸۷۳۵

۸۷۵۳ - ۸۷۵۴ - ۸۷۵۹ - ۸۷۶۴

۸۷۷۰ - ۸۸۴۹ - ۸۸۸۰ -

غریب فنڈ - ۶۱۷۵ - ۸۱۶۳ - ۸۴۶۸

مسجد چینیانوالی کی رزولیوشن کا اثر

انجمن اہلحدیث چک رجادی کا ایک جلسہ ۲۳۔ اپریل کو بصدارت مولوی محبوب عالم صاحب منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے پاس ہوا کہ

"کانفرنس اہل حدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کر کے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے۔ اور یہ انجمن اسپر اتفاق کرتی ہے اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتی ہے۔"

(عبد القیوم از چک رجادی)

انجمن اہلحدیث باڑی نے ایک جلسہ میں پاس کیا ہے کہ

"ہم مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے زیر صدارت جو جلسہ مسجد چینیانوالی میں ہوا ہے۔ جسمیں انتخاب نمائندہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب کی نمائندگی کو مسترد کرتے ہوئے عام مسلمانوں میں فساد برپا کرنے کی ناپاک کوشش کیگئی سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسکو فساد فی الدین اور الحاد بین المسلمین خیال کرتے ہیں۔ یہ وطیرہ مولوی اسمٰعیل صاحب کا نہ صرف عام لوگوں کے حق میں مضر ہے بلکہ خاندان غزنوی بھی اسکے بد اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی توفیق عطا فرمائے اور فتنہ جدیدہ قادیانی سے بچائے۔"

(عبد المجید پنجابی باڑی ریاست دھولپور)

مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کے نائب پریذیڈنٹ محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں۔

۹۔ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں جو مضمون درباره مؤتمر اسلامی و مخالفت انتخاب اہلحدیث کانفرنس مولانا ثناء اللہ صاحب منجانب مولوی اسمٰعیل ولد مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی چھپا ہے اُسکو ہم جملہ جماعت اہلحدیث سخت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ترقی جماعت اہلحدیث کے بالکل خلاف ہے اور اسمیں تعصب کی بو آتی ہے بفضلہ تعالےٰ جو خدمات اسلامی خصوصاً جماعت اہلحدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کر رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ اللھم زد فزد۔

جھانسی کی اطلاع "ہماری جماعت اہلحدیث جھانسی رزولیوشن درباره مؤتمر اسلامی جو برخلاف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس زیر صدارت مولوی اسمٰعیل بن مولوی عبد الواحد

کتاب الروح - روح انسانی کے متعلق عجیب و غریب انکشافات - قیمت [illegible]

انتخاب الاخبار

حجاز میں حکومت روس کا سفیر دولت روس نے مسٹر کریم کو حجاز میں اپنا سفیر مقرر کیا ہے۔ سفیر موصوف نے جدہ سے سلطان کی خدمت میں روس کا ارسال کردہ شناخت نامہ بھیجدیا ہے۔

ترکوں سے یمنیوں کی محبت قسطنطنیہ میں ترکی سپاہیوں کا ایک قافلہ یمن سے وارد ہوا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ یمنیوں کو ترکوں کے ساتھ بہت محبت ہے۔ جس وقت امام یحییٰ نے یہ سنا کہ یونانیوں کے مقابلہ میں ترکوں کو فتح حاصل ہوئی ہے انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جوش مسرت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔

مجاہدین ریف کا جہاد حریت ٹائمز کا نامہ نگار مقیم تجدہ رقمطراز ہے کہ فرانسیسی اور ہسپانوی حکومت صلح مراقش کی صورت حالات کا مطالعہ کر رہی ہے جسکی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نازک ہے جب تک مستقل صلح کی ضمانت نہ مل جائے تب تک ہسپانیہ مزید کارروائی نہیں کرنا چاہتا۔

سمرنا کے علاقہ میں ترکوں کی مصنوعی جنگ حکومت ترکی اسوقت جنگی تیاریوں میں ہمہتن منہمک ہے اور اس نے اپنی تمام فوجوں کو جمع کیا ہے جو نہایت جوش وخروش کا اظہار کر رہی ہیں۔ فوجی مصنوعی جنگ مصطفےٰ کمال پاشا کی زیر کمان سمرنا کے علاقہ میں ہوگی۔

امیر امان اللہ خان شاہ کابل ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اعلیحضرت امیر امان اللہ خان عید کے دن جامع مسجد کابل میں انگریزی ٹوپی اور لباس پہنکر داخل ہوئے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ امیر صاحب نے ایسا کیا ہے۔ کابل میں اس واقعہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ امیر صاحب آئندہ افغانستان میں جدید تہذیب پھیلانے کے خواہشمند ہیں۔

لکھنؤ کی مشاورتی کانفرنس ملتوی کی گئی۔ عام درخواست پر مشاورتی کانفرنس جو مسئلہ برار کے متعلق ۲۔ مئی کو منعقد ہونے والی تھی ماہ اگست تک ملتوی کیگئی ہے تاکہ اس اہم مسئلہ کے غور وخوض کیلئے

احباب کو موقعہ مل سکے۔

حیدرآباد میں گائے کی تصویر کی ممانعت اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ حضور نظام نے گائے کے فوٹو کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ خبر محض ہندوؤں کا اعلیحضرت نظام کے خلاف پروپاگنڈا ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ نظام کے علاقہ میں گائے کی ایسی تصویریں تقسیم کی جارہی تھیں جنکے پاؤں میں قرآن شریف کی آیات اور رسول صلعم کی احادیث لکھی تھیں۔ نظام کی مسلم رعایا میں اس حقارت آمیز فوٹو سے بہت جوش پھیل گیا اور نقص امن کا سخت اندیشہ تھا لہذا حضور نظام نے مجبورًا اس سپیشل فوٹو کی ممانعت کا حکم صادر فرمایا اور تمام تصاویر کے جیسا کہ عام اخبار دن میں شائع ہوا ہے یہ حکم نہیں ہے۔

سردار مولانا صاحب اہلحدیث

۲۷۔ اپریل کو صبح ۹ بجے بخیریت تمام مع قافلہ کراچی پہنچ گئے۔ اور ۳ روز حاجی عبدالغنی صاحب کے یہاں قیام کر کے ۳۰۔ اپریل کی شام کو جہاز رمنستان پر سوار ہو گئے۔ دہلوی۔ بنارسی۔ جبلپوری اور اعظم گڈھی احباب بھی اسی جہاز میں بمبئی سے سوار ہوئے ہیں۔ ناظرین کرام سلامتی سے پہنچنے کی دعا فرمائیں۔ مولانا صاحب مدظلہ کا گرامی نامہ بھی صادر ہوا ہے جو آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دہلی میں ایک خوانچہ فروش کی خباثت بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں اعلان کیا گیا کہ کٹرہ بڑیاں کوچہ جیلاں میں ایک خوانچہ فروش آیا اور کھیر فروخت کرنے لگا ایک گھر کی تین عورتوں ایک لڑکی دو مردوں اور ایک ہشت سالہ بچہ نے اس سے کھیر خرید کر کھائی جسکے تھوڑی دیر بعد انکی حالت خراب ہوگئی۔ اور تمام مریض سول ہسپتال میں پہنچا دئے گئے۔ پانچ بجے کے قریب لڑکا مسمی زوار حسین ولد اولاد علی فوت ہوگیا۔ باقی مریضوں کی حالت بھی خطرناک بتائی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خوانچہ فروش ہندو تھا۔

(بقیہ متفرقات)

صاحب غزنوی ہوا۔ اُس کے سخت برخلاف ہے۔

(مرسلہ عبدالستار عرف صبرو۔ جھانسی)

مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ جمیع احباب کو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ جو بوجہ نزاع امامت دہلویہ ایک عرصہ سے بند ہوگیا تھا۔ اب وہ پھر ماشاءاللہ بحسن انتظام جاری ہوگیا ہے۔ الحمدللہ اس علاقہ راجپوتانہ میں اس مدرسہ کا وجود ایک نعمت بے بہا ہے۔ جملہ علوم اسلامیہ بقدر ضرورت پڑھائے جاتے ہیں۔ حدیث و تفسیر ادب عربی کا خاص درس دیا جاتا ہے۔ فی الحال مدرسہ میں دو مدرس مولوی ابومحمد عبدالجبار صاحب دہلوی اور منشی حکیم عبدالغفار صاحب ہیں۔ جو طلبہ اس مدرسہ میں داخل ہونا چاہیں وہ شوق سے آئیں مگر پہلے جناب لقمان وحاجی محمد شفیع مہتمم صاحبان کو اطلاع دیدیں۔ تاکہ اُن کے طعام وقیام کا انتظام کیا جائے۔

(حکیم ابومحمد عبدالستار صاحب وحاجی شمس الدین صاحب تاجر گوٹہ کھنڈیلہ)

دعاء الہ آباد کے مظلوم ومفلس اہلحدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ برابر جاری ہے جناب حکیم احمد حسین صاحب نے ایک وکیل تا اختتام مقدمہ کیلئے عنایت فرمایا۔ جزاک اللہ۔ مخالفین کی طرف سے سات وکیل کام کر رہے ہیں۔ ناظرین اہلحدیث دعا فرمائیں کہ اللہ بزرگ و برتر ہم لوگوں کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(ڈاکٹر احمد حسین خان متولی مسجد اہلحدیث الہ آباد)

قبول اسلام مسمی گندا ولد ہاڑی قوم ٹھوال ساکن نوشہرہ ککے زیاں مع اپنی زوجہ مسماۃ منداں بنت ہیراندتا کے مولوی ابراہیم ناظم جماعت اہلحدیث بمبانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام محمد دین اور رسول بی بی رکھا گیا۔ خدا استقامت بخشے۔

وفد خدام الحرمین عدن سے ڈاک کے جہاز پر سوار ہو کر جمعہ (۷ مئی) کو بمبئی پہنچ جائیگا۔

حکومت کوٹہ نے ہولی کے موقعہ پر گندے گیتوں اور دیگر ناجائز کارروائیوں کے خلاف ایک قانون پاس

ahmadimuslim.de

سلاجیت خالص آفتابی ٣٤/٥١

دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی
تمام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی وبادی
اور دمہ کو ازحد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط
ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے
ہے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع
وہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک
تی اور سرعت واحتلام وجریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے
لی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے
مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہادیتی ہے ہر عمر اور
یں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ٢ نصف پاؤ
لعہ نصف سیر ١ ایک سیر پختہ ١٥ مع محصولڈاک
ممالک غیر سے محصول علاوہ۔
م سلاجیت ۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے

زبردست شہادت

ب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط بنا روانہ
ممنون فرمائیے آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے
نوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی داخانہ
سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ پتھری اور درد پیٹ میں اکسیر کا
ی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنیمیں لاثانی دوا ہے (ع ٣/٢٢ ء)
محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک
میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت
تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام
کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک
روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ
کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔
خدا کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے
٣/٢٥ ء)
(شان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

یم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

اثبات التوحید ٢/٢

مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی

بجواب

کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کی حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوےٰ صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تنتیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن حدیث کے دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کرتے ہیں علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

خزینۃ المیراث اُردو مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب نوشاہی۔ یہ ١٨٨ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جسطرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلاء کیلئے یکساں مفید ہے ہمارا دعویٰ ہے اور علماء اور وکلاء کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ١٢/٨

تفسیر سورہ والتین بزبان اُردو۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے۔ سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے قیمت ٨/

ترجمہ اُردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی رحؒ نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اُردو معہ متن عربی
العقیدۃ الواسطیہ۔ عقائد اہلسنت والجماعۃ ٦/
الوصیۃ الصغریٰ۔ لفظ تقوےٰ کی تفسیر ٤/ درجات یقین (تصوف) ٢/

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب
بازار کشمیری۔ لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل ١٢/٢٥

کی قیمت بجائے پانچ روپے کی چار روپے
رمضان و شوال کے واسطے
صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی ہے بعد میں یہ رعایت نہیں ہوگی
پوری قیمت لیجائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسی مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہوسکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچ روپے (صہ) محصولڈاک ١٠/ بذمہ خریدار

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عا) تین روپے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کی جائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلاجلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک۔ قیمت ١٢/ الفیاکلاں عمر/ (مجلد)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف ۱۳/۵

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ۱۴ یوم دو دفعہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں تو کل قیمت مع عہ ہر حصہ واپس منگا لو۔ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی استقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردِ زہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ۱۰

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۶

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

سراج الاطبا ڈاکٹر دلبر حسن خان صاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لُبّ المجربات ۳۱/۵

یہ مجربات کی بے نظیر کتاب ہے جو اطبا کے اسرار برحال ہی میں شائع کرائی گئی ہے اس میں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلا خوف و خطر مرض کا علاج کر سکتا ہے۔ مولوی صاحبان ڈاکٹر، حکیم کمپونڈر، عطار اور بیماروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی۔ ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سے عمدہ کر سکو گے۔ اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے۔ شیر پنجاب حضرت مولانا ثناءاللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے قیمت ۳ مجلد ۴ محصول علاوہ۔ پتہ

شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ (پنجاب)

مومیائی ۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناءاللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر ہے۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (پتہ)

منیجر دی میڈلین ایجنسی امرتسر

گھڑیاں ۲/۱

اصلی قیمت ہے جو دو روپے ہے نصف قیمت صرف ایک روپیہ

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ٹائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹین قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے۔

ملنے کا پتہ:- **کریم اینڈ کو۔ بکلوہ۔ پنجاب۔**

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

شافی ۲/۱

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برق اثر دکھلاتی ہے

اف

تین دن کے استعمال سے جریان احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

(ملنے کا پتہ)

منیجر فردوس گنج بیڈن روڈ لاہور

جگتجیت برڈووائننگ کالج

کپورتھلہ ۱/۴

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا منظور کردہ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند بہادر نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلبا کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

مفت ۲/۱

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستۂ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔ سلو منیجر شفاخانہ شتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

نسیاً منسیاً

درد سر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ار محصول ڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

ahnafmuslim.de

عازمان بیت اللہ شریف کو
خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ [illegible] جانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے [illegible] تیز رفتار ہیں

[illegible] پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمٹیڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو [illegible] اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضۂ حج واپس لانے [illegible] مشغول رہتے ہیں جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے [illegible] اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں [illegible] آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے [illegible] واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے [illegible] جہازوں میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "ایس ایس سلطانہ" [illegible] سے ۲۹ اپریل کو اور کراچی سے ۲ مئی کو روانہ ہوگا [illegible] "بمبئی سے ۲۰ مئی اور کراچی سے ۲۴ مئی کو [illegible] روانہ ہوگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

درجہ اول	یکطرفہ	باخوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم	"	"	۳۰۰ "
درجہ سوم	"	"	۱۲۵ "

ضروری عرض

[illegible] صرف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے [illegible] جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی [illegible] تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ بستر [illegible] پاس ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے [illegible] حاجی صابو صدیق کے مسافرخانے کے سامنے [illegible] آفس کھولا ہے۔

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری و ایجنٹ ۱۸ [illegible] سپارٹ روڈ فورٹ بمبئی و میکلاڈ روڈ [illegible] کراچی۔ تار کا پتہ شوستری بمبئی یا کراچی۔

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو شل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔

قیمت مع محصول [illegible] (پتہ)

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ر

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین ریاست مالیر کوٹلہ

خاص تحفہ [illegible]

[illegible]

مشہور علمی تصانیف

احسن البیان فی تنقید الفرق والادیان

اس کتاب کی عمدگی اور خوبیوں کا اندازہ بیان سے باہر ہے مگر ہم اسکی سرخیاں نقل کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوسکیگا کہ مصنف نے کتاب ہذا کی تصنیف میں کسقدر محنت اور عرق ریزی سے کام لیکر تمام مذاہب عالم کی حقیقت آشکارا کردی ہے۔

(۱) دیباچہ (۲) عرض حال (۳) موجودہ مسلمانوں کی حالت (۴) مسلمانوں میں فرقہ بندی کا وجود (۵) روافض (۶) خوارج (۷) معتزلہ (۸) نیچریہ (۹) مرزائیہ (۱۰) چکڑالویہ (۱۱) مقلدین (۱۲) اہلحدیث (۱۳) اسلام کے صحیح ترین مسلک مذہب کا پتہ (۱۴) تکملہ فی ذکر الادیان (۱۵) یہود (۱۶) نصاریٰ (۱۷) مجوس (۱۸) ہنود (۱۹) سناتن دھرمی (۲۰) آریہ (۲۱) برہمو سماج (۲۲) دیو سماج (۲۳) بدھ (۲۴) سکھ (۲۵) دہریہ (۲۶) تمام اہل مذاہب کو اسلام کی دعوت (۲۷) اسلام کی بعض خوبیاں (۲۸) تقریظات بڑے بڑے اخبار نویس اسپر عمدہ ریویو لکھ چکے ہیں۔ اس زمانہ میں اسکا مطالعہ ہر اہل تحقیق کیلئے ضروری ہے ایک بڑے عالم اسکا نام سیر المذاہب رکھ چکے ہیں قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفاء اردو ۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفائے اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے کتابت و طباعت قابل داد۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۱۲ر

محاسن اسلام ۔ اس کتاب میں تمام مذاہب پر تبصرہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت ثابت کی ہے۔ قیمت ۸ر

صالحات ۔ اسمیں حضرت عائشہؓ حلیمہ سعدیہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے مفصل اور صحیح حالات احادیث سے جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

تاریخ اسلام ۔ بانیان اسلام کی صحیح تاریخ قیمت ۱۰ر

آئینہ اسلام نما ۔ تمام علوم اسلامیہ کا بہترین مخزن۔ بڑی ضخیم کتاب صفحات ۴۲۵ قیمت ۱۲ر

گفتگوئے عربی ۔ عربی بول چال پر مفید کتاب ہے قیمت ۸ر

لغات القرآن ۔ قرآن کے ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ۱۲ر

جمال القرآن ۔ اس کتاب کی مدد سے ہر مسلمان قاری بن سکتا ہے قیمت ۳ر

(ملنے کا پتہ)

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

اکسیر احمر

۲۵

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور پرتاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ اطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی فالج لقوہ تشنج رعشہ تشنج نبض عقرب و بچھو گزیدگی آتشک ورم انثیین جوگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالیٰ۔ تفصیل و معتبرو قابل دید سندات و شہادات اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جو طلب کرنے میں مل سکتا ہے قیمت فی شیشی چھ اونس ۱۲؍ آٹھ اونس ۱۴؍ بارہ اونس ۱۶؍ ڈھائی سیر ۱۲؍ پانچ سیر ۲۰؍ علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ:۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دوا خانہ محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ضلع پٹنہ

تحفہ اہلحدیث مفت

۲۲/۱

ہم اپنی دو خاص کتابیں تحفۂ اہلحدیث اور سوانحعمری مولانا حافظ عبد المنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اندر "مسلمان" کی خریداری قبول فرمائیگے "مسلمان" آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (۲؍) اور خرچ ڈاک ۳؍ سمیت کل ۲؍ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے یا وی۔ پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

یہ ہے کہ مندرجہ ذیل کتب چوتھائی رعایت پر دیجائینگی موقعہ کو غنیمت جانئے۔ سیرۃ النبی ۸؍ حقیقت الاسلام ۸؍ خطبات حبیبی ۸؍ بدء الوحی القول الوسیلہ ابن تیمیہ ۸؍ فتنہ خلق قرآن ۸؍ فلسفہ معجزہ ۸؍ قصص الانبیاء ۸؍ مجموعہ احادیث قدسیہ ۸؍ معلومات تجارت ۸؍ امہات المومنین ۸؍ تاریخ اسلام حصہ ۸؍ حیاۃ النبی ۸؍ علم غیب ۸؍ عشرہ ۸؍ معلم اہلحدیث جنتری ۸؍ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ۸؍ (پتہ)

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

علی شیر خان ولد محمد شیر خان دیوند ٹھیکیدار بوساڑی تحصیل مری

بنام جمعہ خان ولد حبیب خان قوم پٹھان نمبردار کاکی زیارت کاکا شاہ تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔ سید افغان ولد احمد علیخان ذات دیوند ٹھیکیدار بوساڑی تحصیل کوہ مری۔

دعوے ۱۰/-/۲۰۰ نقد

ہرگاہ مدعا علیہم مقدمہ مقصد حاضری عدالت سے عمداً گریز کر رہے ہیں اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتے۔ اب تاریخ پیشی مقدمہ ۲۰ مئی مقرر کیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ بالا تاریخ مذکورہ پر برائے جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت نہ ہونگے تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۱ - اپریل ۱۹۲۶ء بثبت مہر عدالت و دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم دسوہہ ضلع ہوشیارپور

وصنیت رام ولد رام چند ذات برہمن سکنہ ... تحصیل دسوہہ

بنام میران بخش ولد فقیر ذات گوجر سکنہ ... تحصیل دسوہہ حال وارد چک ... ڈاکخانہ و تحصیل چیچاوطنی ضلع منٹگمری احاطہ کریم بخش گوجر۔

دعوے مبلغ ۷۵/-/-

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور اس پر معمولی طریق سے تعمیل سمن ناممکن ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ بتاریخ ۱۵ مئی ۲۶ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو اسکے برخلاف کارروائی ضابطہ کیجاویگی۔

آج بتاریخ ۱۷ - اپریل ۱۹۲۶ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

چھپ گئی

ارواح بری

یا بایو کیمک علاج مکمل۔ نئے و پرانے تجربوں کا لب لباب ایلوپیتھک اور بایو کیمک علاج کا مقابلہ۔ علاج الامراض مکمل۔ جسمیں بارہ ادویات ہی سے سر سے پیر تک کی کل مشہور امراض کی تشریح اور علاج۔ طبیب اور مریض کیلئے ضروری ہدایات۔ پرہیز بتلا دیا۔ اور خواص الادویہ وغیرہ وغیرہ وضاحت سے درج ہیں غضب کی بات تو یہ ہے کہ ۴۰۰ صفحات کی کتاب سائز نہایت موزوں ہے جو کہ آسانی سے پاکٹ میں آ سکتی ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی دوسری کتاب کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف مبلغ ۲؍ ڈاک خرچ ۸؍

مگر چونکہ کتاب زیر طبع ہے اسلئے جو حضرات ۱۰ مئی سے ۳۱ مئی تک نصف قیمت ۱؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر کے بھیجکر اپنا نام و پورا پتہ درج رجسٹر کرا لینگے اُن کو پہلی سے پانچویں جون تک "ارواح جرمنی" بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ مع محصولڈاک ارسال خدمت کیجائیگی۔ جن حضرات کا روپیہ میعاد ۳۱ - مئی کا چلا ہوا منی آرڈر آئیگا درج رجسٹر کر لیا جائیگا۔ ورنہ بعد اسکے پھر اصلی قیمت ۲؍ لیجائیگی۔ جلدی کیجئے ورنہ افسوس کرنا پڑیگا۔

(ملنے کا پتہ)

ڈاکٹر ایس - ایم اعظم ایچ - پی انسٹیٹیوٹ غیاث پور - ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

تفسیر ثنائی

جلد اول (جسمیں سورہ فاتحہ و سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۲؍

جلد ہفتم (جسمیں سورہ صافات سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت ۲؍ شائقین جلد طلب فرمائیں۔

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۳ ·
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے -

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا-
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا-
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا-

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے-
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس-
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا-
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے-

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

اصول دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

جلد ۲۳ - مدیر - عطاء اللہ - نمبر ۲۸

67415

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
روساء و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	صہ
" " ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ	

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے-

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۴ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس	صـ ۱-۲
(۲) بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال رہے اور بیمار نہ ہوئے	صـ ۲-۳
(۳) تاریخ اہل حدیث	صـ ۳ تا ۵
(۴) مسافر حجاز کا خط (ع ط)	صـ ۵-۶
(۵) میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں	صـ ۶-۷
(۶) مقدمہ نبوت مرزا (ع ط)	صـ ۸
(۷) میرا سنہری اعلان	صـ ۸
(۸) رواداری	صـ ۹ تا ۱۱
(۹) ہومیوپیتھک ایلوپیتھک علاج	صـ ۱۱-۱۲
(۱۰) زمزمہ جذبات دالیفہ اتفاق (نظم)	صـ ۱۳
(۱۱) ملکی مطلع	صـ ۱۳-۱۴
(۱۲) متفرقات	صـ ۱۵
(۱۳) انتخاب الاخبار	صـ ۱۶

ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس اور اُس کی تنقید

پنجاب پراونشل ہندو کانفرنس کا جلسہ امسال انبالہ میں ہوا - بڑے بڑے مشہور لیکچرار رونق افروز جلسہ ہوئے - خوب گرما گرم تقریریں ہوئیں کچھ اچھی کچھ بُری - ڈاکٹر مونجے صاحب جو آجکل ہندو قوم کی بہبودی کیلئے ہندو مذہب کی اصلاح کر رہے ہیں - اور باوجود اس تجدید کے ان کو کٹر سناتنی بھی کہا جاتا ہے - ہم کسی کے عقیدۂ باطنی پر بغیر اسکے اپنے اظہار و اقرار کے کوئی رائے زنی نہیں کر سکتے - لیکن اں اتنا ضرور کہینگے کہ جن جن امور میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے اصلاح چاہی ہے - اُن کے رد سے وہ سناتنی نہیں ہو سکتے-

ڈاکٹر صاحب موصوف کے سناتنی مشہور کرنے سے غالباً سناتنی ہندوؤں کو یہ باور کرانا مقصود ہے کہ ان کا ایک ہم مذہب بزرگ یہ اصلاحیں کرنا چاہتا ہے - حالانکہ ان امور کی اصلاح جس بنا پر ڈاکٹر صاحب نے چاہی ہے وہ آریہ مہاشوں کی دور اندیشی اور تدبیر کار کا نتیجہ ہے - لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اس اصلاح سے ہندوؤں کی دنیا سنورنے کی امید ہے - اسی طرح ان کے مذہب کے بگڑ جانے میں بھی شک نہیں - گویا اس اظہار سے سناتنی ہندوؤں کو ایک دل خوش کن منظر دکھا کر مذہبی غلطی میں پھنسانا چاہتے ہیں-

(۲) ڈاکٹر صاحب موصوف کا لیکچر بہت طویل ہے ہم اس کے ایک ایک فقرے پر تنقید کرتے تو مضمون طویل سے اطول ہو جاتا - لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے خاتمہ پر خود اس کا خلاصہ

ahmadimuslim.de

ذکر کر دیا ہے۔ جو حسب اشاعت ہمعصر ملاپ لاہور مورخہ ۲۔ مئی سنہ حال حسب ذیل ہے۔

"خیالات کا نچوڑ"

"اپنی طویل تقریر کو ختم کرتے ہوئے میں اپنے تمام خیالات کا مختصر مجموعہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ لوگ ان کو جلد ہی ذہن نشین کر سکیں۔

وہ مسئلہ کا حل یہ ہے کہ کہیں ہمارے مسلمان بھائی تمام ہندوؤں کو اسلام کے زیر سایہ لانے کے خواہشمند نہ بن جائیں۔ موجودہ جدوجہد سے بھی جو کہ جاری ہے سر بھٹول و مندروں کے انہدام کی شکل میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خانہ جنگی سے کم نہیں ہے۔ جس میں یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ آیا مسلمان اپنی اقلیت کے باوجود بھی ہندوستان کی برگزیدہ قوم ہیں یا کہ ہندو جن کے اتحاد کا شیرازہ تمام منتشر ہے۔ ہندوؤں کے مستحکم و ...* قوم بننے کے لئے میں حسب ذیل ...* پیش کرتا ہوں

(۱) اچھوت پن مجلسی قواعد کے خلاف ایک سزا ہے۔ ہمیشہ رہنے والا طریقہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) قدیم روایات کی وجہ سے جو کہ نسل بنسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج اور برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو۔

(۳) ہندوؤں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں ہونی چاہئیں اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے۔

(۴) انولم اور پرتی لم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دیا جائے۔

(۵) ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہونا چاہئے"۔

(ملاپ لاہور ۲؍ مئی)

اس کے بعد ڈاکٹر موصوف کی وہ نصائح درج ہیں جو آپ نے ہندوؤں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے فرمائی ہیں۔ ان کو ہم (انشاء اللہ) کسی دوسری اشاعت میں درج کرینگے۔ ہمعصر ملاپ نے ان امور پر بہت مزے لے لیکر کچھ ریمارک کئے ہیں اور قوم کو ڈاکٹر صاحب موصوف کی آواز پر لبیک کہنے کی ترغیب دی ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب کی تقریر اور ہمعصر ملاپ کے ریمارکوں پر مذہبی نقطۂ خیال سے کچھ تنقید کرنے سے پہلے ایک اصولی بات اپنے ناظرین کے دل میں بٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ مذہب اور قومیت ایک دوسرے کی معاضد و معاون ہوں۔ کسی مذہب کے ماننے والے کثیر ہو جائیں تو اُن کی ایک قوم بن جاتی ہے۔ اور وہ افراد اُس مذہب پر عمل کریں اور اسکی اشاعت کریں تو وہ مذہب قوی اور قوم طاقتور ہو جاتی ہے۔

لیکن ان دونوں (قوم اور مذہب) میں سے دیکھنا یہ چاہئے کہ اصل کون ہے۔ قوم یا مذہب۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لوگ کسی الہامی مذہب کے قائل ہیں وہ یہی کہینگے کہ مذہب اصل ہے۔ اور قوم فرع۔ یعنی مذہب سے قوم بنتی ہے نہ کہ قوم مذہب بناتی ہے۔

مثلاً فتنۂ ارتداد کے وقت سوامی شردھانند صاحب اور دیگر آریہ لیڈروں نے ملکانہ راجپوتوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ہندو مذہب میں داخل کرنے کی از حد کوشش کی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کیا کہ سناتنی ہندوؤں کو ساتھ ملانے کیلئے آریہ مت کے خلاف مشرکانہ رسوم کو عملاً و تدبیراً جائز جانا گیا۔ جس پر حضرت مولانا الکرم مدظلہ نے اہلحدیث میں ایسے عنوان باندھے "آریہ سماج فنا کو جارہی ہے یا بقا کو"۔ جس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ آریہ سماج قومی ترقی اپنے مذہب کے تنزل سے کر رہی ہے یعنی گو اس طریق شدھی سے آریہ قوم کو فائدہ پہنچے لیکن مذہب آریہ کو ایسی سخت ٹھیس لگی ہے کہ اسکی روح نکل رہی ہے۔ یعنی توحید باری تعالےٰ کا دعویٰ غلط ہوتا جا رہا ہے۔

اسی طرح اگر سناتنی ہندو اس تحریک شدھی میں آریوں کا ساتھ دیں تو گو ان کی مردم شماری میں کسیقدر اضافہ ہو جانے کی امید ہے۔ لیکن سناتنی مذہب کی خصوصیت جاتی رہنے سے ان کا مذہب ناس ہو جائیگا۔ کیونکہ ان کے نزدیک اسکی بنا پیدائش پر ہے۔ مثلاً برہمن وہ ہے جو برہمنوں کے گھر میں پیدا ہو۔ اور چھتری وہ جو چھتریوں کے ہاں۔ اور ویش وہ جو ویش سے اور شودر وہ جو شودر سے پیدا ہو۔ شودر برہمن نہیں ہو سکتا اور برہمن شودر نہیں ہو سکتا۔ ہاں آریوں کے نزدیک ایسی قلب ماہیت ہو سکتی ہے۔

پس اس تمہیدی اصول اور اسکی کسی قدر توضیح کے بعد ہم ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر کو اس نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا ڈاکٹر صاحب کی یہ اصلاحات ہندو قوم کی ہیں یا ہندو مذہب کی۔ کیونکہ اگر خرابی مذہب میں ہے تو اسکی اصلاح کیجائے۔ اور اگر قوم میں ہے تو اسکو مذہب پر چلایا جائے۔

جو لوگ کسی مذہب کے قائل ہیں وہ ضرور کہینگے کہ اگر کسی مذہب میں خرابی ہے تو بجائے اسکی اصلاح کرنے کے اس کو ترک کر کے اُس مذہب کو قبول کرنا چاہئے جس میں وہ خرابی نہیں اور وہ مطلوبہ اصلاح موجود ہے۔ اور اگر مذہب میں خرابی نہیں ہے تو اسکی سندوں کے حوالے سے قوم کو مذہب پر چلنے کی ترغیب دیجائے تاکہ ان کا مذہب اور قومیت ہر دو قوی و مضبوط ہو جائیں۔ (باقی آئندہ)

میر سیالکوٹی۔

بارہ ہزار برس تک انسان نیک اعمال کرے

اور بیمار نہ ہوئے

"بارہ ہزار سال کا دیوتوں کا ایک یگ ہوتا ہے"

(منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۷۱)

"ست یگ میں دھرم چاروں چرن سے قائم تھا اور اس یگ کے آدمی سچ بولا کرتے تھے اور کوئی کام ادھرم کا نہیں کرتے تھے"

(منو شاستر ادھیائے ایک اشلوک ۸۱)

* چھاپہ کی خرابی کے سبب پڑھا نہیں گیا۔ (میر سیالکوٹی)

مقدس رسول - آریوں کے زہریلے رسالہ رنگیلا رسول کا متین و معقول جواب - قیمت ۱۰/ (منیجر)

"ست یگ میں کوئی بیمار نہ ہوتا تھا اور جو چاہتے تھے وہی ہوتا تھا۔ چار سو برس کی عمر ہوتی تھی" (منو شاستر ادھیائے ایک شلوک ۸۳)

خاکسار:۔ تحریر مذکور الصدر سے معلوم ہو گیا کہ ست یگ میں جبکا زمانہ بارہ ہزار برس تک محدود رہا۔ اس زمانہ بارہ برس میں کوئی شخص نہ بیمار ہوا نہ کسی نے جھوٹ بولا اور نہ کوئی کام ادھرم کا ہوا۔ اور ہر ایک آدمی کی عمر چار سو برس کی ہوا کرتی تھی۔ اس کو خوب دھیان میں رکھئے جبکہ بارہ ہزار برس تک انسان نے اچھے ہی فعل کئے تو تمام گھاس پات و درختان مثمرہ و غیر مثمرہ و کل جاندارن ہر قسم و کیڑے و مکوڑے و اناج کے پودے وغیرہ جن میں از روئے تناسخ روح مانی جاتی ہے ان تمام چیزوں میں کس گناہگار کی روح قالب انسانی سے گئی جبکہ سب کے نیک اعمال ہی تھے۔ اور اگر ست یگ کے لوگوں کی روح دوسرے قالبوں میں جاتی تو صرف ایک ہی قالب میں جا سکتی تھی کیونکہ بارہ ہزار برس تک انسانوں کے ایک سے ہی تو فعل رہے تھے۔ فرض کرو کوئی صاحب یہ جواب دیں کہ جو اُس وقت میں تمام گھاس پات و درختان مثمرہ و غیر مثمرہ و کل جاندارن ہر قسم و کیڑے و مکوڑے و اناج کے پودے وغیرہ موجود تھے۔ شروع ست یگ میں اُن ہی سے بارہ ہزار برس تک سلسلہ چلتا اور قائم رہا۔ تو اُن صاحب سے میں یہ سوال کرونگا کہ فرض کرو ایک بکری ہے اور ایک بکرا بھی ہے وہ دونوں آپس جفت ہوتے ہیں اور کوئی روح اُس گناہ کی مرتکب نہیں ہوئی کہ جسکی وجہ سے وہ بکرے یا بکری کی جون میں جاوے۔ تو از روئے تناسخ اُنکے ہرگز بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ بکرے بکری کی مجامعت از روئے تناسخ کوئی چیز نہیں۔ تاوقتیکہ کسی گنہگار کی روح بکرے یا بکری کے قالب میں نہ جاوے۔

اب فرمائیے بارہ ہزار برس تک کیونکر کاروبار چلا۔ جبکہ سب نیک اعمال ہی تھے۔ تناسخ کی دنیا کے کل کاروبار جسقدر بُرے کاموں کے محتاج ہیں اچھے کاموں کے محتاج نہیں۔ جیسا کہ خاکسار ظاہر کرتا ہے کہ "برہمن کا مارنے والا گنُو کی جون میں جاتا ہے"

(منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۵۵)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جبتک برہمن کو نہیں مارا جائیگا گنُو کی جون میں جانا نہیں ملیگا۔ اور آپ برہمن کی عزت کو بھی جانتے ہیں۔ شاستر کی تعلیم ہے کہ

"برہمن کی حفاظت کے واسطے اپنی جان تک قربان کردے" (منو شاستر ادھیائے ۱۱ منتر ۷۹)

افسوس صد افسوس ایسے مقدس ذات کے برہمن کو مارا جائے کہ جسکی ذات کے واسطے اپنی جان تک قربان کردینے کا شاستر میں حکم ہے جب گائے کی جون نصیب ہوگی۔ اور پھر برہمن کے قاتل گنُو کی یہ آبرو اور اُسکی ایسی ایسی طرفداریاں۔ افسوس صد افسوس۔ پیارے یہ تو بتاؤ کہ برہمن کا مرتبہ زیادہ ہے یا گنُو کا؟ یا گنُو کی تعداد میں اضافہ ہونے کی کوشش سے آپ کا یہ منشاء ہے کہ (اللہ نہ کرے) برہمنوں کو بالکل ختم کردیا جائے۔ تا اُن کے مارنے والے تمام گایوں کی جون میں آجائیں۔ اور بھی ملاحظہ کیجئے کہ

"جہاں پر اونٹوں کی کمی ہو وہاں کے آدمی سواریوں کی چوریاں شروع کردیں۔ تمام چور اونٹ کی جون میں چلے جاوینگے۔ اور اگر بکروں کی کمی ہو تو چارپایوں کی چوری شروع کردیں تمام چور بکروں کی جون میں آجاوینگے" (دیکھو منو شاستر ادھیائے ۱۲ منتر ۶۷)

الغرض بیسیوں اشکال ایسی ہیں کہ اگر تناسخ کی دنیا میں بُرا کام نہ کروگے تو آپ کو ہرگز سہولت نہ نصیب ہوگی۔ کہانتک عرض کروں۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا
جنّوں کے ساتھ پڑھکر لیلےٰ خراب ہوگی

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

اصول آریہ

آریوں کے اصل الاصول مسئلہ مادہ۔ روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا رد۔ قیمت ۳؍

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

تاریخ اہلحدیث

"گذشتہ پرچوں میں یہ بحث ہوئی ہے کہ ابتدائے زمانۂ اسلام میں کتب حدیث کیوں جمع نہ ہوئیں۔ اس کی وجہ بتانے کے بعد آگے درج ہے:۔

بعض نوشتیں آنحضرت صلعم کے حکم سے لکھی گئیں

او پر جو کچھ بتفصیل مذکور ہوا وہ عام رسم و رواج کے متعلق تھا۔ ورنہ حدیث کے استقراء اور تتبع سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض تحریریں قرآن مجید کے علاوہ بھی خاص فرمان نبوی سے لکھی گئیں۔ ان کو ہم اصولی طور پر چند اقسام پر تقسیم کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ قرآن مجید کے املا کے علاوہ کتنے اور صیغے ہیں جنہیں تحریر کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن قربان جائیں اُس نبی اُمّی پر کہ آپ نے اُن سب پر توجہ کی اور اپنی امت کو آیندہ ہونے والی فتوحات میں اس طریق مسنون پر کام کرنے کی تعلیم دی۔

اوّل:۔ وہ جو کسی کی درخواست پر آپ نے بعض مسائل لکھ دینے کا حکم کیا۔

دوم:۔ وہ فرامین جو آپ نے اپنے عمال کے نام لکھوائے۔

سوم:۔ وہ مکاتیب جو آپ نے دعوت اسلام کے متعلق اندرون و بیرون عرب کے بادشاہوں اور سرداروں کے نام لکھوائے۔

چہارم:۔ مسلمانوں کی بعض سیاسی و تمدنی (بلدی) ضرورتوں کو ملحوظ رکھکر کسی امر کے تحریر میں لانے کا حکم دیا۔

پنجم:۔ وہ تحریریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں یا قوموں کو بطور سند اور دستاویز کے لکھوا کر دیں۔

پہلی قسم کی مثال یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں قبیلہ خزاعہ میں سے ایک شخص نے قبیلہ بنی لیث کا ایک آدمی مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو آپ نے مکہ مکرمہ کی عزت و حرمت اور اُس میں قتل و قتال کی ممانعت و حرمت کے متعلق خطبہ فرمایا۔ حاضرین میں سے ایک یمنی شخص نے جو ابو شاہ کے نام سے مشہور تھا عرض کیا۔

ahmadimuslim.de

کہ حضور والا! مجھے یہ (خطبہ) لکھوا دیجئے۔ اُس کی یہ درخواست شرفِ قبولیت کو پہنچی۔ اور آپ نے زبانِ شفقت و رحمت ترجمان سے فرمایا اکتبوا لابی فلان یعنی یہ (خطبہ) ابو شاہ کو لکھدو۔[۵۱]

دیگر یہ کہ حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح بخاری میں مروی ہے

قال (ہمام) سمعت اباھریرۃ یقول مامن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا عنہ منی الا ماکان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب (صحیح بخاری کتاب العلم باب کتابت العلم)

"ہمام (شاگرد حضرت ابوہریرہؓ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کو کہتے سُنا کہ آنحضرت صلعم کے اصحاب میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے زیادہ آپ کی حدیث کا حافظ نہیں۔ مگر جو روایت عبد اللہ بن عمرو سے ہو۔ کیونکہ وہ لکھ لیا کرتا تھا اور میں لکھا نہ کرتا تھا۔"

اس روایت میں اگرچہ اس امر کی صراحت نہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کا احادیث نبویہ کو لکھنا کس زمانہ میں تھا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس روایت کے ذیل میں لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت امام احمدؒ اور امام بیہقیؒ نے بھی روایت کی ہے جس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت احادیث کی اجازت چاہی تھی تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔ اسکے بعد حافظ صاحب نے اس روایت (امام احمد و امام بیہقی کی روایت) کی اسناد کے متعلق کہا ہے کہ وہ حسن ہے۔ (فتح الباری مطبوعہ دہلی جزو اول صفحہ ۱۰۶)

حضرت عبد اللہ بن عمرو کو کتابت احادیث کی اجازت کا ملنا جمیع محدثین کے نزدیک مسلم ہے۔ اور ان کے ترجمہ میں ان کے واقعات و حالات اور اس اجازت کا ذکر بھی برابر ملتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ اندلسی "استیعاب" میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

اسلم قبل ابیہ وکان فاضلا حافظا عالما قرء الکتاب واستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان یکتب حدیثہ فاذن لہ قال یارسول اللہ اکتب کلما اسمع منک فی الرضاء والغضب قال نعم انی لا اقول الا حقا۔ (استیعاب مطبوعہ حیدر آباد جلد اول صفحہ ۳۸۳ (ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بر نمبر ۱۵۸۶)

"عبد اللہ بن عمرو اپنے باپ (عمرو) سے پہلے اسلام لائے۔ اور عالم و فاضل و حافظ تھے۔ کتاب پڑھ جانتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے آپ کی حدیث کے لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دیدی۔ اس پر اُنہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں جو کچھ آپ سے سنوں خواہ وہ آپ نے حالت رضا میں کہا ہو خواہ حالت غصہ میں کہا ہو سب کو لکھ لیا کروں تو آپ نے فرمایا ہاں۔ کیونکہ میں سوائے حق کے کچھ نہیں کہتا۔"

اس کے بعد حافظ ابن عبد البر نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت مذکورہ بالا ذکر کی ہے جس کا اخیر اسطرح ہے

وکان یکتب ولا اکتب استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فاذن لہ۔

"یعنی عبد اللہ بن عمرو احادیث لکھا کرتے تھے اور میں لکھا نہیں کرتا تھا (بلکہ زبانی یاد رکھتا تھا) اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے تو آپ نے اُن کو اجازت دیدی تھی۔"

اِن روایات سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو کی کتابت عہد رسالت میں تھی۔ اس کے بعد ایک نظر پھر صحیح بخاری پر ڈال لئے کہ اسمیں حضرت ابوہریرہؓ کے الفاظ "کان یکتب" سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ یہ امر عہد رسالت کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ فافہم۔

دوسری قسم کی مثال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ایک فرمان اپنے عمال کی طرف بھیجنے کیلئے لکھوایا جسمیں فریضۂ زکوٰۃ کے بعض مسائل تحریر کروائے۔ لیکن اُس فرمان کے ارسال کرنے سے پیشتر آپ اس دار فانی سے عالم باقی کو رحلت کر گئے۔[۵۲] تو آپ کے بعد اُس فرمان کا نفاذ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی کے مطابق عمل کیا۔ یہ تحریر آلِ فاروق کے پاس محفوظ چلی آئی۔ امام زہریؒ[۵۳] کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بیٹے حضرت سالمؒ[۵۴] نے وہ تحریر مجھے پڑھنے کو دی تو میں نے اُسے جوں کا توں بالتمام حفظ کرلیا۔ اور وہ تحریر وہی ہے جسے خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے دونوں بیٹوں حضرت عبد اللہ اور حضرت سالم سے (حاصل کرکے) نقل کروالیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ تحریر پہلی صدی کے اخیر تک برابر محفوظ چلی آئی۔ کیونکہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز کا زمانۂ خلافت ۹۹ھ سے ۱۰۱ھ تک ہے۔ اس کی تائید حضرت انسؓ کی ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو بحرین میں عامل کرکے بھیجا تو ان کو ایک تحریر مشتمل بر مسائل زکوٰۃ بھیجی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر سے مزین تھی۔[۵۵]

(۲) اسی طرح آپ نے عمرو بن حزم صحابی کی طرف بھی ایک فرمان لکھوایا جسمیں قصاص و دیت (خون بہا) کے مسائل تھے۔ اس تحریر کا ذکر بہت سے اکابر محدثین نے اپنی اپنی تصانیف میں کیا ہے مثلاً امام الائمہ امام مالکؒ نے مؤطا میں۔ امام شافعیؒ نے کتاب الام[۵۶] میں۔ امام احمدؒ نے مسند میں۔ امام بخاریؒ نے تاریخ صغیر میں۔ امام دارمیؒ نے اپنی مسند میں۔ امام ابو داؤدؒ نے سُنن میں اور نیز مراسیل میں۔ امام نسائیؒ نے مجتبےٰ میں۔ امام دارقطنی نے سنن میں۔

۵۱ صحیح بخاری کتاب العلم ۱۲ منہ

۵۲ انا للہ وانا الیہ راجعون وفی ذلک قال حسانؓ
من شاء بعدک فلیمت　　فعلیک کنت احاذر

۵۳ امام زہری امام مالک کے اُستاد ہیں۔ ان کا ذکر آگے آئیگا ونشاء اللہ۔

۵۴ حضرت سالم بڑے پایہ کے عالم تھے فقہاء سبعہ مدینہ میں معدود تھے۔

۵۵ یہ سارا بیان سنن ابی داؤد کی کتاب الزکوٰۃ کی تین روایتوں کو جمع کرکے لکھا گیا ہے۔

۵۶ رسالہ کتاب الام صفحہ ۵۸ نیز جلد ۶ صفحہ ۹۶-۹۷ ۱۲ منہ

امام شوکانی نے نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ اسکو امام ابن خزیمہؒ امام ابن حبانؒ امام ابن جارودؒ امام حاکمؒ امام بیہقیؒ نے بھی موصولاً روایت کیا۔ اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس کو صحیح کہا ہے۔[1]

امام ابن قیمؒ نے ھدی میں کہا کہ یہ ایک بڑی عظیم القدر نوشت ہے جو کئی قسم کے مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے۔ مثلاً زکوٰۃ۔ دیات۔ احکام۔ کبائر۔ طلاق۔ عتاق۔ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ سکنے کا حکم۔ نماز میں احتباء[2] کرنے کا حکم۔ اور قرآن شریف کو ہاتھ لگانے کا حکم وغیرہ وغیرہ مسائل شرعیہ اسمیں مسطور ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس میں ہرگز شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تحریر لکھوائی تھی۔ چنانچہ تمام فقہاء (مجتہدین) نے مقدار دیات میں اسی کو حجت گردانا ہے۔[3]

غرض یہ تحریر قبولیت و شہرت کی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ مشابہ متواتر ہے۔

(باقی دارد)

ثناء اللہ بود ورد زبانم
مسافر حجاز کا خط
نمبر
مسافران حجاز کی تکالیف
قابل توجہ گورنمنٹ اور ممبران اسمبلی وغیرہم

برادران اہلحدیث! السلام علیکم۔

میں نے اخبار میں اعلان کیا تھا کہ میرے دوست جو میرے ساتھ حج کو چلنا چاہیں وہ اطلاع دیں چنانچہ کئی ایک اطلاعیں آئیں۔ مگر چونکہ اُن احباب کے اوطان مختلف تھے۔ وہ ایک بندرگاہ سے سوار جہاز نہ ہو سکتے تھے۔ اسلئے میں نے اعلان کیا کہ میں کراچی سے سوار ہونگا۔ اور جو لوگ بمبئی سے سوار ہوں اُن کا انتظام مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہ کرینگے۔ مگر حالات ایسے پیش آئے جن کے ماتحت مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ پنجابی احباب کا انتظام بھی نہ ہو سکا۔ خطوط اور تاروں سے کام نہ نکلا تو دو کس نمائندے بنا کر بمبئی بھیجے انہوں نے وہاں جا کر مولانا ابوالقاسم بنارسی سے ملکر ٹکٹوں کا انتظام کرنا چاہا مگر بدقسمتی سے اُن کے اور مولانا موصوف کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا ایسا کہ انہوں نے "سلطانیہ" جہاز سے سودا کیا تو مولانا ابوالقاسم اور اُن کے ہمراہیوں نے "ارمنستان" کا انتظام کرکے ہم کو سلطانیہ کے ٹکٹ خرید نے سے منع کا تار دیدیا۔

چنانچہ ہم نے سلطانیہ سے اعراض کرکے اُن کو تار دیا کہ آپ نے کیا انتظام کیا تو جواب آیا کہ ارمنستان جہاز پر چلنے کا انتظام ہو گیا آپ کے ساتھیوں کے ٹکٹ لئے گئے روپیہ کل طلب کرینگے۔ آخر کل بھی گذرا لیکن روپیہ طلب نہ ہوا۔ خدا جانے کیا مانع پیش آیا۔

اتنے میں میرے دو آدمیوں میں سے ایک واپس آیا اور اُس وقت آیا جب ہم سارے کراچی چلنے کو تیار بیٹھے تھے۔ اُس نے آکر سارا حال بتایا جس کے سننے سے ہم یہی فیصلہ کر سکے کہ کچھ بھی ہو کراچی چلنا چاہئے۔ مزید وجہ یہ ہوئی کہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی مزید تاکید فرمائی۔ بلکہ جوش میں یہانتک کہہ دیا کہ "میں تم سب کو نکالنے آیا ہوں"۔ میرے خیال میں مولانا موصوف کو کعب بن مالک رضی اللہ عنہم کے قصہ سے خطرہ ہوا ہوگا کہ امروز فردا کہتے ہوئے رہ نہ جائیں۔

خیر خدا خدا کرکے ہم سب لوگ امرتسری قرب وجوار کے مسافران حجاز ۲۶۔ اپریل کو صبح سویرے لاہور کو چل پڑے۔ لاہور اسٹیشن پر امرتسری لاہوری مسافرین حجاز اور ملاقاتیوں کا خوب ہجوم تھا ایک دوسرے سے بلا تفریق اور بلا تمیز ملتے تھے۔ اور دعائیں کراتے اور خدا حافظ کہتے۔ یہ نظارہ دیکھکر مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے گاڑی کے دروازہ پر کھڑے ہو کر حاضرین کو مخاطب کرکے تقریر شروع کی۔ اس نظارہ کو سامنے رکھکر بتایا کہ یہ ہے اصل روح اسلامی اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان بلا تفریق ایک دل ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت مختلف خیال کے مسلمان یہاں موجود ہیں جو آپس میں بھائی بندوں کی طرح ملتے اور ایک دوسرے کو دعائیں دے رہے ہیں۔ یہ ہے وہ نمونہ جو حرم کعبہ میں ہونا چاہئے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد ہے لا جدال فی الحج (یعنی ایام حج میں باہمی جھگڑا جدال ہرگز جائز نہیں) کیسے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو ایام حج میں جدال کریں"۔

اس مختصر تقریر پر سب نے نعرۂ تکبیر لگایا۔ اور ریل گاڑی نے بذریعہ سیٹی "خدا حافظ" کہکر سب کو رخصت کیا اور ہمیں اپنے ساتھ لیکر بیت الحرام کی طرف روانہ ہوئی۔ راستہ میں مختلف مقامات پر احباب ملتے رہے ملتانی دوست خانیوال پر ملے جن میں سے مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب امام جماعت اہلحدیث بہت دور لودھران تک ساتھ گئے۔ آخر اسٹیشن لودھران سے خدا حافظ کہکر واپس رخصت ہوئے۔

عجیب مشابہت ہم چونکہ سفر عرب کو جا رہے ہیں اس لئے پنجاب ہی میں خدا نے ہم کو عرب کی زمین کا نمونہ دکھایا۔ جن لوگوں نے کراچی کی لائن پر سفر کیا ہوگا وہ تو جانتے ہونگے۔ جو نہیں جانتے وہ سنیں کہ ضلع لاہور سے آگے کراچی تک ریل کے اردگرد سارا علاقہ بے آب وگیاہ ہے۔ اس علاقہ پنجاب اور سندھ کی ساری زمین میں سے ایک چوتھائی قریباً ریگستانی جنگل ہے۔ اور اتفاق ایسا ہوا ہے کہ ریلوے لائن ایسے غیر آباد علاقہ سے گذری ہے۔ قرآن مجید میں اراضی مکہ کے حق میں وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ جو فرمایا ہے وہ اس زمین پر بھی صادق آتا ہے۔ ریل کی دونوں طرف ہُو کا میدان ہے ریت اُڑ کر گاڑی کو مزین کرتی ہے۔

بہر حال آٹھ پہر کے سفر کے بعد ہم کراچی پہنچے اسٹیشن پر جناب حاجی عبدالغنی صاحب اور میاں محمد شفیع صاحب سوداگران مولوی محمد صدیق صاحب محمد شریف صاحب اور دیگر خدام حجاج موجود تھے۔ جزاہم اللہ۔ حاجی صاحب ممدوح تو اس خدمت کیلئے گویا وقف ہیں۔ بذاتہ بہت بڑے سوداگر ہیں مگر حاجیوں اور مہمانوں کے خادم۔ مجھے تو اپنے خاص مکان میں مہمان کیا اور میرے ساتھ

---

[1] نیل الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۹۳ ۱۲ منہ

[2] احتباء اسطرح بیٹھنا کہ دونوں رانیں پیٹ کے ساتھ لگائی ہوں اور دونوں ہاتھ اُنکے گرد لپیٹے ہوں (عون المعبود جلد ۸ صفحہ ۴۳۳)

[3] زاد المعاد ابن القیم جلد اول صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ کانپور ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کے لوگوں کو میمنوں کے قومی مکان "جماعت خانہ" میں ٹھیرایا جہاں ان لوگوں کو بہت آرام ملا۔ باقی عام حاجی۔ حاجی کیمپ میں سیکڑوں کی تعداد میں پڑے ہوئے ہیں جہاں آٹھ بارکیں بنی ہوئی ہیں مگر وہ کافی نہیں۔

حاجیوں کو تکلیف اور گورنمنٹ کے حکام کی بے پروائی۔

ایک تکلیف تو بس یہی دیکھی کہ بارکوں میں جگہ نہ ملنے سے بہت سے لوگ چٹیل میدان کی دھوپ میں پڑے تھے جن کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ تمام دن کی سخت دھوپ میں اُن کی تکلیف اور جسمانی صحت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کیا یہ کام کچھ بہت مشکل ہے کہ بارکوں میں جگہ نہیں تو باہر میدان میں سائبان لگائیں جو بہت کم محنت سے ہو سکتا ہے۔

دوسری تکلیف بلکہ سخت تکلیف

یہ ہے جسمیں گورنمنٹ کی توجہ خاص کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تکلیف یقیناً گورنمنٹ کی بے خبری یا عدم توجہ سے ہے۔ اور حقیقت میں سخت تکلیف ہے۔

گورنمنٹ کی طرف سے ہر ضلع کا اعلےٰ افسر حاجیوں کو پاسپورٹ (پروانہ راہداری) دیتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے میں پانچ دس روپئے بھی خرچ ہوتے ہیں اور وقت بھی لگتا ہے۔ مثلاً ایک دیہاتی اپنے گاؤں سے دس بیس میل کے فاصلہ پر ضلع میں پہنچے۔ جہاں دو تین تاریخیں پڑتی ہیں۔ کہیں اہلکاروں کی منت ہے کہیں کسی کی خاطر خوشامد ہے جب جاکر کہیں پاسپورٹ ملتا ہے۔ یہاں (بندر) پر پہنچکر اس محنت شاقہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے پاسپورٹوں کو کوئی پوچھتا نہیں بلکہ دیکھتا بھی نہیں۔ اور نئے پاسپورٹ بنائے جاتے ہیں جن کے بنانے اور بنوانے میں بیچارے حاجیوں کو اپنے وطن کی تکلیف سے کم تکلیف نہیں ہوتی۔

ہم حیران ہیں کہ حکومت ایک۔ گورنمنٹ ایک۔ مگر دو عملی کا یہ حال۔ جلسہ وعظ میں نے اور حکیم نورالدین صاحب لائلپوری نے ایسی تکالیف کی شکایت کی تو اہل شہر نے جواب دیا کہ یہ سب کام گورنمنٹ کے کرنے کے ہیں ہمارا اس میں بس نہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان بیجا تکالیف پر مطلع ہوگی تو ضرور دفع کریگی۔

جلسہ وعظ

میرے کراچی پہنچنے پر احباب کرام نے چاہا کہ جلسہ وعظ کیا جائے۔ چنانچہ مشورہ سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا۔

"عظیم الشان اسلامی جلسہ"

باشندگان کراچی کی خوش قسمتی سے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری سفر حج کی ارادے سے کراچی میں تشریف فرما ہوئے ہیں اور یہ مسلم بات ہے کہ مولانا صاحب ہندوستان بھر میں ان افراد میں سے ہیں جن کو غیر مذاہب کی مناظرہ میں کافی دسترس اور ید طولےٰ حاصل ہے۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے آج ۲۹۔ اپریل شام کو ساڑے سات بجے مولانا کی وعظ کیلئے خالقدنہ ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جائیگا۔ جس میں مولانا موصوف صداقت اسلام پر تقریر فرمائینگے۔ ہمیں امید ہے کہ اہل کراچی بکثرت اس جلسہ میں شریک ہوکر مولانا ممدوح کی وعظ سے بہرہ اندوز ہونگے۔

المشتہر (منشی نصیر الدین کنٹراکٹر بندر روڈ کراچی)

جلسہ ہوا جسمیں اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیم کا مقابلہ دکھایا۔ وعظ میں جو کچھ بیان ہوا اُسکا خلاصہ یہ ہے۔

"اسلام دنیا میں اسلئے آیا ہے کہ اپنے اتباع کو ذلت کے گڑھے سے نکالکر اعلےٰ معراج پر پہنچائے۔"

اس دعوے کا ثبوت دیا اور دیگر مذاہب پر روشنی ڈالی گئی۔ جسوقت تقریر ہو رہی تھی غالباً اسی وقت ہمارا جہاز (ارمنستان) بمبئی سے بہت بڑی تعداد بنارسی دہلوی جبلپوری وغیرہ اہل حدیث حاجیوں کی لاکر کراچی بندر پر لنگر انداز ہوا۔ ہم نے ہر چند چاہا کہ قبل از وقت احباب سے ملیں مگر قانون جہاز مانع رہا۔ آخر وقت پر پہنچے اور ملاقات اور معانقے ہوئے۔ جس پر بیساختہ منہ سے نکلا ؎

من تو شدم تو من شدی　من تن شدم تو جاں شدی

تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

نوٹ یہاں کراچی ہی میں مجھے دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی سے اطلاع ملی کہ خلافت اور جمعیۃ العلماء کی طرح کانفرنس اہلحدیث نے بھی اپنے نمائندے مؤتمر مکہ کیلئے چار کر دئے ہیں جنمیں سے تین آپ کو وہاں ملجائینگے۔ (خدا راست لائے) ناظرین سے دعائے خیر کی درخواست ہے۔

جماعت اہلحدیث کراچی

یہاں اہلحدیث جماعت کے لوگ بہت کم ہیں۔ جو ہیں وہ عموماً باہر کے ہیں۔ میں نے ان کو بلا کر توحید و سنت کی اشاعت اور مسجد بنوانے پر توجہ دلائی۔ چنانچہ سرکردہ اصحاب نے وعدہ فرمایا کہ ہم اس کام میں کوشش کرینگے۔ خدا توفیق بخشے۔

(ابو الوفاء)

(قادیانی مشن)

میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح ابن مریم ماننے کیلئے تیار ہوں

خلیفہ قادیان جلد توجہ کریں

مرزا صاحب قادیانی میں جہاں اور بہت سے کمالات تھے وہاں یہ بھی تھا کہ آپ مسیح ابن مریم بننے کیلئے ہر جائز و ناجائز دلائل سے کام لیتے تھے۔ آپ کا یہ بھی دعوےٰ تھا کہ احادیث میں جس مسیح ابن مریم کی آمد کی خبر ہے وہ میں ہی ہوں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشم

آپ مثیل مسیح بنتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اسی فطری مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تاکہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔" (فتح الاسلام ص۱۵)

چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بے باپ تھے اور مرزا صاحب کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ اسلئے مرزا صاحب کے دل میں از خود یہ خطرہ گذرا کہ کوئی یہ اعتراض نہ جڑ دے کہ مسیح علیہ السلام سے مشابہت کیسی جبکہ تمہارے

خلافت نمبر - شیعوں کی تردید میں لاجواب رسالہ - قیمت ۸/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

باپ ہیں اور مسیح علیہ السلام بلا پدر تھے - اس کے متعلق مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں

"پس مثالی صورت کے طور پر یہی (مرزا) ابن مریم ہے جو بغیر باپ پیدا ہوا ہے - کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے ؟"

(ازالہ حصہ دوم ص ۶۵۹)

مرزا صاحب "کشتی نوح" میں اپنے کو مسیح علیہ السلام سے اسقدر مطابق کرتے ہیں کہ جسطرح مسیح علیہ السلام کا مقدمہ یہودیوں نے پیلاطوس کی کچہری میں دائر کیا تھا - اُسی طرح مرزا صاحب بھی علماء اسلام کو یہودی کا خطاب دیتے ہوئے پیلاطوس کی کچہری میں حاضر ہوتے ہیں -

اب یہ بات معلوم کرنی ہے کہ مرزا صاحب اُنہی کو مسیح کہتے ہیں جسکے دوبارہ آسمان سے اُترنے کیلئے عیسائی اور مسلمان دونوں منتظر ہیں - یا اور کسی کو - مرزا صاحب فرماتے ہیں

"بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا - وہ دو نبی ہیں - ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے - دوسرا مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں " (توضیح المرام ص ۳)

نوٹ :- بعض مرزائی لاجواب ہو کر یہ کہدیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کو بُرے الفاظ سے نہیں یاد کیا بلکہ یسوع کو بُرا کہا ہے - اُن کا عذر مرزا صاحب کی اس تحریر سے باطل ہو جاتا ہے -

اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب جو کہ مثیل مسیح بنتے ہیں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی کن لفظوں میں تعریف کرتے ہیں (نقلِ کفر کفر نباشد) مرزا صاحب رقمطراز ہیں -

"افغانوں سے یہودیوں کی اس بات میں مشابہت ہے کہ یہودیوں کی طرح افغانوں میں معیوب نہیں سمجھا جاتا کہ جس لڑکے اور لڑکی کی نسبت ہو جائے وہ قبل از نکاح آپس میں خلط ملط ہو جائیں یہانتک کہ بعض قبائل میں اکثر نکاح سے پہلے لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں - جیسے مریم اپنے منسوب یوسف کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی " (ایام الصلح ص ۶۵)

(۲) "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا - پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کر لیا - اور بتول ہونے کے عہد کو ناحق توڑا گیا - اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ وہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے - مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض "

(کشتی نوح ص ۱۶)

(۳) "آپ کے (مسیح کے) ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا - پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں - آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے - تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں - جن کے خون سے آپ کا وجود پذیر ہوا تھا " (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۴) "مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ متعہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے اور اپنے یسوع مسیح کے چال چلن کیوں نہیں دیکھتے - وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالنا جبر نظر ڈالنا درست نہ تھا - کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ ہمنشیں ہوتا - کاش اگر وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا - یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا یا صریح زناکاری تھی " (فتح المسیح ص ۴۸)

مرزا صاحب کی یہ تحریر سلیس اور عام فہم اردو میں ہے - ہم کو اس سے بحث نہیں ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام کی شان میں کسقدر گستاخی کی ہے - جس کو اللہ پاک نے وجیھا فی الدنیا والاخرۃ کا خطاب دیا ہے - اور آپ کی والدہ کی کسقدر تحقیر کی ہے جن کو خدائے تعالےٰ نے صدیقہ کے لقب سے یاد کرتا ہے

ہمارا سوال تو صرف یہ ہے کہ جب بقول مرزا صاحب "مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے" (ست بچن ص ۱۶۴) تو پھر یہ ناممکن ہے کہ مرزا صاحب مثیل مسیح بنیں - ابن مریم کہلائیں - مگر اُن میں اور مسیح میں مشابہت تامہ نہ ہو - پس ہم مرزائیوں سے عموماً اور مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ قادیان سے خصوصاً ایمان کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں - اور وہ مرزا صاحب کی مرقومہ بالا تحریر میں سے زیر خط عبارت پڑھکر بتلائیں -

(۱) کیا مرزا صاحب کی والدہ ماجدہ بھی نکاح سے پہلے اپنے منسوب کے گھر کا چکر لگایا کرتی تھیں ؟

(۲) کیا مرزا صاحب کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا ؟

(۳) کیا مرزا صاحب کی نانیاں دادیاں زانیہ اور کسبی تھیں ؟

(۴) کیا مرزا صاحب بھی طوائفوں کے ساتھ ہمنشیں ہوتے تھے ؟

(۵) کیا مرزا صاحب کی والدہ قبل از نکاح حاملہ ہوئیں اور ان کا حمل کی حالت میں نکاح ہوا ؟

مرزائیو ! اگر مرزا صاحب کا یہ کلام صحیح ہے اور مسیح میں یہ سب صفات و عادات ضرور تھیں تو بلا شک و شبہہ مرزا صاحب انہی اوصاف کے بزرگ تھے تو پھر اور کوئی خواہ مرزا صاحب کو مثیل مسیح مانے یا نہ مانے ہم تو مرزا صاحب پر ایمان لانے کیلئے تیار ہیں - اگر مسیح علیہ السلام میں یہ باتیں نہ تھیں اور اُن کی والدہ صدیقہ اس تہمت سے بَری تھیں بلکہ مرزا صاحب نے یہودیوں کیطرح جھوٹ بکا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھکر بقول مرزا صاحب ہم کہیں گے کہ جھوٹا آدمی مشرک ہے اور مشرک جہنمی ہے -

(حکیم مولوی ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا اللہ آباد)

لطیفہ - معاذ اللہ - میر سیالکوٹی -

ع متعہ کا ایسا ذکر قادیان میں رواج متعہ کا پتہ تو نہیں دیتا ؟ (میر سیالکوٹی)

نکاتِ مرزا - معارف و نکات مرزائیہ اور چکڑالویہ کا دلچسپ مقابلہ - قیمت ۵ر (منیجر)

مقدمہ نبوت مرزا

باپ مدعی ۔ بیٹا گواہ

بیانات

نمبر ۲

ناظرین اہلحدیث تک مقدمہ نبوت مرزا کی پہلی قسط "اہلحدیث" مجریہ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء کے ذریعہ پہنچ چکی ہے آج دوسری قسط درج ہے ۔ بوجہ اشغال کثیرہ یہ مقدمہ معرض التوا میں پڑگیا تھا امید کہ قارئین کرام معاف فرمائینگے ۔

دعوے

(۵) "لیکن خدائے تعالےٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کیلئے اور ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کیلئے ہرگز روا نہیں رکھیگا کہ ایک رسول کو بھیجکر جس کے آنے سے جبریل کا آنا ضروری امر ہے ۔ اسلام کا تختہ ہی الٹ دے ۔ حالانکہ وہ وعدہ کرچکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجیگا" (ازالہ اوہام ص ۶۱۴)

(۶) "ایسا ہی آپ نے لا نبی بعدی کہکر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعًا دروازہ بند کردیا" (ایام الصلح ص ۱۵۲)

(۷) "آنحضرت صلعم نے بار بار فرمایا تھا کہ میرے بعد نبی نہیں آئیگا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اسکی صحت میں کلام نہ تھا ۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے ۔ آیت کریمہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم صلعم پر نبوت ختم ہوچکی" (حاشیہ کتاب البریہ ص ۱۸۴)

شہادت

(۵) "ایک نبی تو کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی اور ہونگے" (انوار خلافت ص ۶۳)

(۶) "اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھدیجائے اور مجھ سے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا تو میں اُسے کہونگا کہ **تو جھوٹا ہے کذاب ہے**" (حوالہ مذکور)

تہافت بیانات مرزا ۔ احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا سے مرزا قادیانی کی تردید قیمت ۴ر (منیجر)

(۷) "آنحضرت صلعم کے بعد بعثت انبیا کو بالکل مسدود قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا ۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس انعام کو بند کردیا ۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلعم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ اگر اس عقیدے کو تسلیم کیا جاوے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ نعوذ باللہ ایک عذاب کے طور پر آئے تھے ۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ **لعنتی اور مردود ہے**" (حقیقۃ النبوت ص ۱۸۶/۱۸۷)

گواہ سے خطاب

جناب خلیفہ صاحب ! آپ شاہد ہیں یا مدعی ؟ آپ کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ مدعی کے خلاف دعوے فرمائیں ۔ لہذا آپ پر جھوٹی گواہی کا الزام عائد ہے ۔ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کو سولی دینے سے پہلے پطرس نے تین مرتبہ پہچاننے سے انکار کیا تھا ۔ آپ حضرت مثیل مسیح کو جھوٹا کذاب لعنتی مردود وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہیں ۔ لہذا اس پیرایہ میں واقعی مماثلت قائم ہوگئی ۔

فیصلہ

جناب مرزا صاحب ! افسوس کہ آپ کے شاہدین آپ کے خلاف شہادت پیش کرکے آپ کی عصمت کو ٹھیس لگاتے ہیں ۔ پس آپ پر لازم ہے کہ یا تو دوسرے صفائی کے گواہ پیش فرمائیں ۔ یا مجبوری ظاہر فرمائیں کہ مقدمہ آپ کا خارج کردیا جائے آئندہ پیشی پر مزید غور کرنے کے بعد فیصلہ سنایا جائیگا

ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم باپ مدعی اور بیٹے گواہ کے متضاد بیانات سنتے ہیں جبکہ ان حضرات کا گھر خود دعوے سے خالی ہے پھر یہ کس منہ سے بہائیوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بہاء اللہ کا دعوے مسیحیت دکھلاؤ ۔ انہوں نے دعوے الوہیت کیا ہے نہ کہ دعوے مسیحیت ۔ اگر دعوے ہی سے انسان کچھ ثابت ہوسکتا ہے تو ہر شخص مسیح بن سکتا ہے ۔ مگر حیف مرزائیوں کا گھر تو اس سے بھی خالی ہے ۔ "مدعی سست گواہ چست" کے مصداق ہیں ۔ اس صورت میں بہائی اور مرزائی حقیقی بھائی ہیں ۔ (ظہیر احمد عفی عنہ جھلانگ اپر برہما)

میرا سنہری اعلان

جگر کس کس کو دوں دلمیں ترے ہاتھوں سے ای ظالم
چھری کو بانک کو تلوار کو خنجر کو پیکاں کو اپنا

ناظرین کرام ! شہر میرٹھ کے ایک مولوی عالم صاحب نے حال میں ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمیں شاطر مصنف نے پہلو بدل بدلکر جان توڑ کوشش صرف اس بات پر خرچ کردی ہے کہ کسی طرح میں عوام الناس کو دام فریب میں لانے میں کامیاب ہوجاؤں ۔ اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکا بہکا کر اہل حدیث کے خلاف بھڑکاؤں ۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اس رسالہ میں جھوٹ اور افترا کے پل باندھدئے ہیں ۔ لیکن جناب کو اس امر کا خیال بالکل نہیں رہا کہ اس رسالہ کو کوئی حقیقت شناس دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کرکے دیکھنے والا بھی ملاحظہ کریگا ۔

گو اس رسالہ میں بڑی بڑی ڈینگیں ماریں اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اعتراض کئے ہیں ۔ مگر میں مختصرًا مولوی صاحب کی ایک گپ جو کہ میرے نزدیک چنڈو خانہ کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان حنفیوں کی صداقت پرکھنے کیلئے اپنا اعلان شائع کرتا ہوں ۔ گو اس گپ کی صداقت کے ابطال پر مجھے چند وجوہ سے اعتراض ہے حضرات ! وہ عظیم الشان گپ یہ ہے

"جناب مولانا نذیر حسین صاحب (محدث دہلوی) جب حج کو گئے اور وہاں اُن کے عقائد کا پتہ چلا تو انہوں نے اور اُن کے ساتھ مولوی حاجی محمد سلیمان (صاحب) جونا گڈھی نے بھی عدم تقلید سے رجوع کیا بلکہ اس عقیدہ پر ہزار دفعہ لعنت بھیجی" (صاعقہ ص ۲۴)

لازم ہے کہ ہر مدعی اپنے دعوے کو دلائل سے ثابت کرے پس صاحب صاعقہ پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس بیان کو ثابت کریں ۔ ورنہ اس افترا و دروغ سے اپنی توبہ شائع کریں ۔ اور ثبوت دعوے پیش کرنے سے پیشتر رسالہ "اشاعۃ السنہ" مصنفہ مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس میں اسکا ابطال و تردید پوری طرح درج ہے مطالعہ کرلیں ۔

(محمد بن ابراہیم گورا مدرسہ میاں صاحب مرحوم پھاٹک حبش خان دہلی)

ahmadimuslim.de

"رواداری"

جب سے کانگریس اور خلافت ایجیٹیشن ہوئی "رواداری" کا لفظ اکثر سننے میں آیا۔ اور آجکل عساکر نجدیہ کے معاملات میں اس کا استعمال بہت ہی کثرت سے ہو رہا ہے۔ مگر ہم آجتک اس لفظ کا مفہوم سمجھنے سے عاری ہیں۔

اسلام نے دنیا کے سامنے ایک قانون سوسائٹی پیش کیا جن لوگوں نے اسکو اپنا دستور العمل بنایا مسلمان کہلائے یعنی فرمانبردار۔ جنہوں نے نہ مانا وہ کافر یعنی نافرمان کہلائے۔ ایسے لوگوں کیلئے اسلام نے ہم کو حکم دیا کہ ان کو اپنی سوسائٹی میں شامل کرنے کی بالتی ھی احسن کوشش کرو۔ اگر وہ نہ مانیں تو جبر و اکراہ سے کام نہ لو۔ اور لکم دینکم ولی دین پر عمل کرو۔ ان کے معاملات میں کسی قسم کا دخل یا تعارض نہ کرو بجز اسکے کہ ان کو نرمی اور ملائمت کے ساتھ سمجھاتے رہو۔ اسلام میں اسی کو رواداری کہتے اور کہہ سکتے ہیں۔

آجکل رواداری کا مفہوم کچھ یہ سمجھ میں آرہا ہے کہ کسی کی خاطر یا اسکی دل شکنی کے خیال سے اپنے اعتقاد یا اعمال کو چھوڑ دیا جائے اور جس چیز کو خود نیک نیتی سے حق اور صحیح سمجھیں اسکو دوسرے کے خیال سے ترک کر دیں۔

ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد اور مشکوٰۃ میں عمرو بن عوف مزنی رضؓ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت درج ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا کہ

الصلح جائز بین المسلمین الا صلحاً حرم حلالاً او احل حراماً۔ والمسلمون علی شروطھم الا شرطاً حرم حلالاً او احل حراماً۔

مطلب صاف ہے کہ مسلمان صرف ایسی صلح کر سکتے ہیں اور ایسی شرط پر قائم رہ سکتے ہیں جس میں آجکل کی سی رواداری نہ ہو۔ یعنی کوئی صلح یا شرط جسکے ذریعہ سے حلال حرام یا حرام حلال ہو سکے مسلمانوں کیلئے جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی صلح یا کوئی شرط جس سے کوئی عقیدہ تلقین کردہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کوئی حکم خدا و رسول اللہ صلعم دبتا یا نظرانداز یا پس پشت پڑتا ہو جائز نہیں ہے۔ ورنہ "من خرج من الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ" کی وعید کا خوف ہے۔ جماعت کیا ہے؟ لوگوں کا قوانین و قواعد اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر کے بصورت نظام کام کرنا۔ خروج قید شبر سے مراد ہے کسی قانون یا قواعد کی خلاف ورزی کر کے اپنے لئے اسکی جگہ کوئی نیا ڈھال لینا۔ جس طرح کانگریس میں عدم تعاون کی دفعہ میں اختلاف ہو کر سوراج پارٹی قائم ہو گئی۔ لہٰذا کانگریس اور سوراج پارٹی جداگانہ دو تشکیلیں ہیں اگرچہ بظاہر ایک ہی معلوم ہوتی ہیں اور سوراج پارٹی کانگریس کا ایک فرقہ سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن اگر کانگریس بھی اپنے نظام اور قواعد پر پوری کوشش سے کام کرتی تو دونوں میں تصادم ہونا ناگزیر تھا۔ وہ مکمل عدم تعاون پر زور دیتی اور اسکا پروپیگنڈا کرتی۔ اور سوراج پارٹی کونسل وغیرہ میں نشست کیلئے کوشش کرتی۔ نتیجہ باہمی تصادم تھا۔ لہٰذا کانگریس نے (بمفہوم حال) رواداری برتی تو اسکو خاموش ہونا پڑا۔ اگر واقعی یہ صحیح ہے کہ کسی کی غلطی پر اسکو متنبہ نہ کیا جائے اور اسکو صحیح مان لیا جائے یا اسکی غلطی کے آگے اپنے صحیح طریق اور حق کو چھوڑ دیا جائے تو رواداری کا مفہوم حال بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ اور اگر حق یہ ہے کہ انسان کو وہی کام کرنا چاہئے جسکو وہ نیک نیتی اور خلوص سے صحیح سمجھتا ہے تو کیا شک ہے کہ رواداری اسی کا نام ہے جسکو اسلام نے قائم کیا۔

اب یہاں ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ اسلام نے بین المسلمین مذہب میں رواداری رکھی ہے یا نہیں۔ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اسلام نے ہر مسلمان کو قوانین و ضوابط اسلامی میں مسئول عنہ اور ذمہ دار قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ان حدود پر عملدرآمد ہوگا جو اسلام نے قائم کئے۔ جیسا کہ یہودیوں کے معاملہ میں زمانۂ رسالت میں زنا کے قصہ میں توریت سے فیصلہ دیا گیا۔ اگر توریت میں رجم نہ ہوتا تو رجم نہ کیا جاتا۔ حالانکہ اسلام میں رجم کا حکم ہے جسکے محکوم وہی ہیں جو اسلام کو قبول کریں۔ جیسا کہ انصار میں ایک مالدار اور عزت دار عورت کی چوری پر سفارش کرنے پر ارشاد ہوا کہ

"اگلی قومیں اسی وجہ سے برباد ہوئیں ......
اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) چوری کرے تو قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا۔" (او کما قال)

اس سے ثابت ہوا کہ دین کے معاملہ میں مسلمان سے رواداری نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ فارق جماعت کو قتل کر دیا جائے۔ قوانین و ضوابط اسلامی میں مدعیٔ اسلام کے ساتھ رواداری برتنا فرقہ بندی کی حوصلہ افزائی اور جڑ مضبوط اور قائم کرنا ہے۔

اسی رواداری کا نتیجہ ہے کہ ایک خدا کے ماننے والے' ایک رسول کے امتی' ایک کعبہ کی طرف منہ کرنے والے' ایک قرآن کو دستور العمل بنانے والے' خانہ کعبہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں بھی فارق جماعت ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جن کا مظاہرہ خصوصاً نماز مغرب کے وقت نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مصلے ابراہیمی جہاں مسلمانوں کو نماز ادا کرنے کا حکم تھا بند فرما دیا ہے۔ فتدبروا و اعتبروا یا اولے الابصار۔

قبول کا معاملہ ہی لو اور دیکھو کہ ائمہ اربعہ میں سے کون ہے جو ان کے جواز کا قائل ہو۔ حدیث میں ممانعت فقہ ائمہ میں ممانعت اور اس کو سب ہی تو مانتے ہیں اور پھر زور یہ ہے کہ رواداری برتو۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ "تخشون الناس کخشیۃ اللہ او اشد خشیۃ" یعنی لوگوں کے غلط خیال و اعتقاد کا تو خیال اور لحاظ کرو مگر احکام خدا و رسول اللہ صلعم کو پس پشت ڈالدو۔ کیا یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے ہم کو یہ واقعہ بیان کر کے متنبہ کر دیا کہ "حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان سے جو یہود پر لعنت کا طوق ڈالا گیا ہے اسکی وجہ یہ بھی ہے

(باقی آئندہ) (میر سیالکوٹی)

ahmadimuslim.de

کہ جب کسی منکر خلاف شرع کام کو ہوتا ہوا دیکھتے بستے تو منع نہ کرتے تھے "

آجکل کے معنے میں یوں کہئے کہ رواداری برتتے تھے۔ ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "کہ تم میں جو کوئی منکر خلاف شرع امر کو دیکھے تو اسکو لازم ہے کہ ہاتھ سے روکدے۔ اگر اتنی ایمانی قوت نہیں ہے تو زبان سے سمجھادے۔ اگر اتنی بھی نہیں ہے تو دل میں بُرا سمجھے اور یہ کیفیت ایمان کی حد درجہ کی کمزوری کی ہے۔ اگر اتنا بھی نہ کرے تو ایمان ہی ختم ہے"

معلوم ہوا کہ جو قوی الایمان ہیں وہ ہاتھ سے روک دیتے ہیں۔ جو اوسط درجہ کا ایمان رکھتے ہیں وہ زبان سے عین موقعہ پر سمجھاتے ہیں۔ جو اقل درجہ کے ایمان دار ہیں وہ ایسے مقام ومجالس وغیرہ سے فوراً اُٹھکر چلے جاتے ہیں۔ جہاں خلاف شرع امور کا ارتکاب ہو رہا ہو اور جو ان ہر سہ کیفیات سے خالی ہیں وہ ایمان سے بھی خالی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا کی زندگی دولت وجاہت اور ممبری کونسل وغیرہ کو نصب العین قرار دے لیا ہو وہ اپنے مطلب برآری کیلئے ہر قسم کی رواداری برتنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔ انکی نظر تعداد جماعت پر ہوتی ہے صفات واخلاق جماعت کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ہاں اگر آج مسلمانوں کے کام کی محرک اور سایق اللہ تعالٰے کی محبت ہوتی تو یہ کیفیت نہ ہوتی کسطرح ممکن ہے کہ اللہ تعالٰے سے محبت ہو اور اس کے بندوں سے محبت نہ ہو۔ بندے غلط راستہ پر جا رہے ہوں مصائب میں پڑنے والے ہوں اور ان کو اس خیال سے نہ روکا جائے نہ متنبہ کیا جائے کہ وہ بُرا مانینگے اور اُن کے ساتھ رواداری برتی جائے۔

جسوقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں مع دس ہزار قدوسیوں کے داخل ہوئے تو آپ نے خانۂ خدا کو بتوں کی آلائش سے فوراً پاک فرمادیا اور رواداری بمفہوم حال نہ برتی۔ طائف کے وفد کے ساتھ بھی رواداری نہ برتی گئی۔ عجیب تماشہ ہے کہ شرع کے مقابلہ میں رواداری کی تلقین کیجاتی ہے اور ایسے لوگ بیدار مغز اور رہنایان قوم میں شمار ہوتے ہیں۔

بات اصل یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالٰی قوی عزیز حکیم کے جنود کا پتہ نہیں۔ جن کو اس بے ہمتا کی قوتوں میں شبہہ ہے اور جو توپ' بندوق' جہازات ہوائی بحری مشین گن وغیرہ وغیرہ سے مرعوب ہیں اور لرزتے ہیں وہی اس قسم کی رواداری کے متلاشی ہیں کیونکہ وہ خود کمزور ہیں لہٰذا قوم کو قوی اور باہمت نہیں بنا سکتے ان کی جتنی تبلیغیں ہیں سب قوم کو دن بدن کمزور کرتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارا یقین اور اعتقاد ہے کہ اگر امیر نجد والحجاز ایمان میں کامل ہے تو وہ اعلٰے ہو کر رہیگا۔ ولو کرہ الکارھون والکافرون والمشرکون۔ خواہ تمام دنیا اس کے مقابلہ پر کھڑی ہو جائے اور اگر اس نے شرع اسلام کے مقابلہ میں اور خصوصاً ایسے مقدس مقامات میں رواداری برتی تو کیا شک ہے کہ اس کا ایمان بھی ہماری طرح کمزور اور ضعیف ہے۔ تو ایسی حالت میں ہم کو اور کچھ نہیں تو اسکے اعلٰے ہونے میں شبہہ ضرور ہے۔

ہم اسکے مخالف نہیں کہ کسی قوم سے صلح ان شرائط پر کیجائے جن سے احکام شرع اور خدمت اسلامی میں کوئی مزاحمت یا رخنہ نہ پڑے اور جنگ کا خدشہ باقی نہ رہے۔ تاکہ تبلیغ اور اشاعت اسلام کیلئے باطمینان وقت اور موقع دستیاب ہو سکے جیسا کہ صلحنامہ حدیبیہ نے ہمارے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔ لیکن اگر مقصد صلح تبلیغ و اشاعت نہ ہو تو ہرگز اور کسی حال میں اتنی رواداری بھی جائز نہ ہوگی کیونکہ پھر تو سراسر مسلمانوں اور اسلام کا نقصان متصور ہے کہ کافر مسلمانوں پر اور کفر اسلام پر غلبہ پاجائیگا۔

اور یہ جائز نہیں۔ ایک مسلمان جو احکام خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عقیدہ یا عمل رکھے اور اسکو عین اسلام سمجھے اور سکون کے ساتھ بنظر تحقیق اس پر تبادلۂ خیالات کیلئے آمادہ نہ ہو اور قرآن وحدیث پر بفحوائے کلام اللہ "فردوہ الی اللہ ورسولہ" کے مطابق عمل نہ کرے تو کیا شک ہے کہ وہ خارق جماعت ہے۔ کیا اسکے ساتھ رواداری برتکر اسکو اس عقیدہ اور عمل میں پکا اور راسخ کردیا جائے۔ اور اس طرح اوروں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ وہ بھی جماعت کے ٹکڑے اُڑاتی رہیں۔ آج جو مسلمانوں کا انتشار ہے اسکی وجہ یہی رواداری ہے جسکی بنیاد کمزوری پر ہے۔ اور کمزوری سے انتشار اور ضعف کے سوا کیا پیدا ہوگا۔

ہماری کمزوری کی حالت یہ ہے کہ ہم اہل ہنود کی خاطر گائے کی قربانی روکنے پر بہت کچھ شور وشغب کر چکے ہیں اور اب بھی اس رواداری کی کوشش میں ہیں۔ لیکن اہل ہنود کی یہ کیفیت ہے کہ وہ کسی مسجد کے نیچے عین نماز کے وقت برات کا باجا بھی بند کرنے کیلئے نہ تیار ہیں نہ کبھی بند کیا ہے۔ حالانکہ یہ باجا نہ ان کے دھرم کا حکم ہے نہ کوئی جزو دھرم ہے۔ ایسی حالت میں اگر وہ نماز کے خیال سے اسکو بند کر دیتے تو رواداری کہی جاسکتی تھی۔ "فلا تھنوا وتدعوا الی السلم" پر ہمارا عمل نہیں ہے اور ان کا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "جب تک تم کتاب وسنت پر عامل رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے" یہ اسی ترک عمل کی پاداش ہے کہ ہم کو حق وباطل کی تمیز بھی نہ رہی۔ اور دنیا کی محبت کا زنگ ہمارے قلوب پر اتنا گہرا چھا گیا کہ کتاب وسنت کے سمجھنے کے قابل بھی نہ رہے۔ اور دین ودنیا کو علیحدہ علیحدہ دو چیزیں سمجھ بیٹھے۔ لیکن ذرہ سا بھی تامل و تدبر کریں تو معلوم ہو جائے کہ اسلام ایک قانون ہے جو دنیا میں امن۔ عزت اور صحت سے زندگی بسر کرنے کیلئے اللہ رب العالمین نے نازل فرمایا۔ لوگ سیاست سیاست کا راگ گاتے ہیں اور اسلام سے بہتر سیاست دوسری جگہ مل نہیں سکتی۔ لیکن سیاست اسلامی کیطرف توجہ بھی ہو۔ سطح آب پر تیرنے والے موتی نہیں پایا کرتے یہاں تو آیات متشابہات کے حل میں اور دیگر مذاہب کے رد میں علم کے دریا بہا دئے جاتے ہیں۔ خوب کہا حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے کہ ؎

خدا تک ہے رسائی سخت دشوار
سب اپنے وہم میں اُلجھے ہوئے ہیں

ہم برادران اہلحدیث سے عرض کرینگے کہ یہ آپ کی اس رواداری ہی کا نتیجہ ہے کہ سب کام بند ہو گئے آپ کے ساتھ کوئی رواداری برتے یا نہ برتے مگر آپ کو یہی زیبا ہے کہ آپ کتاب وسنت کو سینہ سے لگائے خاموش بیٹھے رہئے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک مصلحت وقت نہیں ہے کہ اسکی علے الاعلان تحکیم

ahmadimuslim.de

کُھلا پوری قوت سے تبلیغ و اشاعت کیجائے یا جماعت کی فلاح و بہبود کی یا اسکو حقیقی معنی میں جماعت بنانے کی کوشش کیجائے ۔ کیونکہ اس سے فرقہ ہائے اسلامی سے نزاع واقع ہوگی ۔ اور اسلام کو نقصان پہنچیگا کہ اسلام انہی فرقوں کا نام ہے ۔ اگر یہ نہ رہے تو گویا اسلام نہ رہا ۔ لطف کلام جاتا رہا ۔

میں نے سنا کہ ایک مولوی صاحب فرماتے تھے کہ کفر کو مٹانے کی کوشش نہ کرو ۔ اسی کے مقابل کا نام تو اسلام ہے اگر کفر نہ رہا تو پھر اسلام کہاں "۔ لہٰذا اگر فرقے نہ رہے تو پھر اہلحدیث کہاں ۔ پس رواداری برتے جاؤ اور خاموش رہو ؎

رندِ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

رواداری ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اپنے معاملات میں درگذر کرنا قصوروں کو معاف کردینا تاکہ قطع رحمی یا جماعت میں خرابی نہ پڑنے پائے ۔ یا غیر اقوام میں ہمارے افعال و اقوال او معاملات ناشائستہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو ۔ مگر جس کیلئے ہم کو مسلمان کا لقب دیا گیا اسی سے پہلو تہی کرنا اور اسکو رواداری کہنا یہ ہمارا ہی نکموں کا کام ہے ۔ والسلام ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ ۔ دہلی)

ہومیوپیتھک و ایلوپیتھک علاج
کرنا کرانا شرعاً جائز نہیں ہے
(تعاقب)

اخبار " اہلحدیث " مجریہ ۲۵ ۔ رمضان المبارک ۴۴ھ میں مولانا مدیر اخبار مدظلہ نے سوال ۹۵ کے جواب میں لکھا ہے کہ

" یہ دونوں علاج جائز ہیں اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی "

میں کہتا ہوں مولانا کا یہ لکھنا دو وجہوں سے ہرگز صحیح نہیں ہے ۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ شراب نجس ہے اور جب کسی پاک چیز میں نجاست مخلوط کیجائیگی تو وہ پاک بھی نجس اور ناپاک ہو جائیگی ۔ اور شراب کا نجس ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے ۔ فرمایا اللہ سبحانہ تعالےٰ نے

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے شراب کو رجس فرمایا ہے ۔ اور رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں جیسا کہ آیہ او لحم خنزیر فانہ رجس ؕ میں رجس کے معنے نجس اور ناپاک کے ہیں ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ شراب ام الخبائث ہے اور جس دوا یا غذا میں خبیث چیز پڑتی ہے اس کو بھی خبیث کردیتی ہے ۔ اور ہر خبیث کا کھانا قطعاً حرام ہے ۔ پس جس چیز میں شراب مخلوط کیگئی ہو اُس کا استعمال بلاشبہ ناجائز و حرام ہے ۔ حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں لکھتے ہیں

فالخمر ام الخبائث یشیر الی حدیث عثمانؓ رواہ النسائی موقوفا ورواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم المسکر مرفوعا

اور درایہ میں لکھتے ہیں ۔

عن عثمانؓ قال اجتنبوا الخمر فانہا ام الخبائث هی والایمان ابداً ابداً الا یوشک احدہما ان یخرج صاحبہ الخمر

نیز قرآن مجید میں ہے ۔ " ویحرم علیہم الخبائث " ۔

ونهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دواء الخبیث رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ

اور اگر کوئی کہے کہ شراب وغیرہ ہر مسکر چیز کا حرام اُسی صورت میں مسلم ہے کہ وہ مفرد ہو یعنی کسی چیز میں مخلوط نہ کیگئی ہو ۔ لیکن جبکہ مخلوط بالغیر ہو اور خلط کرنے کرنے کی وجہ سے اُسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی نہ رہی تو اس صورت میں اسکی حرمت مسلم نہیں بلکہ وہ پاک وحلال ہے ۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ جب شراب وغیرہ ہر مسکر حرام ہے[1] اور اسکا ہر مقدار حرام ہے قلیل ہو خواہ کثیر تو وہ ہر حالت میں حرام ہوگی ۔ مفرد یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ سے اس میں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے ۔ علامہ قاضی شوکانی رحمؒ لکھتے ہیں ۔

ان ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام سواء کان مفرداً ومختلطا بغیرہ وسواء کان یقوی علی الاسکار بعد الخلط ولا یقوی ۔ انتہےٰ

" یعنی جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ لاوے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے مفرد ہو یا مخلوط بالغیر اور خلط کرنے کی وجہ کے بعد اسمیں نشہ پیدا کرنے کی قوت باقی رہے یا نہ رہے "

اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں لکھتے ہیں ۔

ان خمرا لوصب فیہا ماء حتی غلب الماء علیہا ان ذالک حرام ۔

" یعنی شراب میں اسقدر پانی ملایا جائے کہ پانی شراب پر غالب ہو تو وہ بھی حرام ہے "[2]

باقی رہا مولانا کا یہ فرمانا " اور شراب جو دواؤں میں پڑتی ہے وہ نشہ آور نہیں ہوتی " محض بے ثبوت دعوےٰ ہے ۔ اور یہ آپ کا لکھنا ناواقفیت کی دلیل ہے اسکی کافی وشافی تحقیق ہو چکی ہے کہ انگریزی ہومیوپیتھک وایلوپیتھک میں مسکر شراب پڑتی ہے چنانچہ انگریزی دواؤں کی ماہیت وحقیقت کے متعلق ضروری ڈاکٹری کتابوں سے التقاط کرکے بہت[3] بسط وتفصیل کے ساتھ نمبروار لکھتا ہوں ۔ بغور ملاحظہ ہو (۱) اس زمانہ میں کئی طرح کے انگریزی علاج جاری ہیں لیکن جو عام طور پر بکثرت شائع ہیں وہ دو ہیں ۔ **ہومیوپیتھک** اور **ایلوپیتھک** (۲) معدودے چند کے سوا ہومیوپیتھک کی کل دوائیں بغرض ڈائی لوشن (پتلا کرنا) اسپرٹ یا ایلکحل ملاتے ہیں ۔ یعنی ہومیوپیتھک کی دواؤں کا مدار اسپرٹ یا ایلکحل ہے اور ایلوپیتھک دواؤں کا مدار اگرچہ ایلکحل یا اسپرٹ کی امیزش سے پاک ہوں (۳) اسپرٹ اور ایلکحل یہ دونوں نشی اور بہت تیز شراب ہیں ۔ اسواسطے کہ جتنی شرابیں ہیں سب تخمیر سے حاصل ہوتی ہیں اور

[1] ما اسکر کثیرہ وقلیلہ حرام اخرجہ الترمذی وغیرہ ۱۲ منہ

[2] صغرےٰ پر بے ضرورت زور لگایا ہے ۔ الا جسمیں کلام نہیں (میر سیالکوٹی)

[3] مضمون نگار نے اپنے معلومات کے مأخذ کا حوالہ نہیں دیا اور صرف اتنا لکھدینا کہ یہ ضروری ڈاکٹری کتابوں کا التقاط ہے کسی دوسرے کیلئے تسلی بخش نہیں ہے ۔ (میر سیالکوٹی)

رحمۃ اللعالمین ۔ حضورؐ کی سوانحعمری از قاضی محمد سلیمان منصورپوری قیمت جلد اول ۲ دوم ... (منیجر)

ahmadimuslim.de

تخمیر کے بعد جب شراب بنتی ہے تو اسمیں پانی بھی ملا ہوا ہوتا ہے - اسوجہ سے یہ شراب بہت ہلکی ہوتی ہے اور اس کو شراب خام کہتے ہیں - پھر اسکو کھینچتے ہیں جس سے پانی کی زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے اور تیز شراب حاصل ہوتی ہے - اس تیز شراب کو انگریزی میں "ریکٹی فائڈ اسپرٹ"* یعنی شراب مقطر کہتے ہیں - اور اصطلاح ڈاکٹری میں مطلق اسپرٹ سے یہی ریکٹی فائڈ اسپرٹ مراد ہوتی ہے اور اسی ریکٹی فائڈ اسپرٹ کو الکحل بھی کہتے ہیں - لیکن خالص شراب نہیں ہے - کیونکہ کشید ہونے سے اسمیں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے - یعنی اسمیں فی صدی ۱۶ حصہ پانی ہوتا ہے پھر اسی ریکٹی فائڈ اسپرٹ میں کئی چیزیں اور ملاکر کھینچتے ہیں تو پانی کی قریب قریب کل مقدار خارج ہوجاتی ہے - اور خالص تیز شراب حاصل ہوتی ہے اسمیں پانی کونا نہیں ہوتا ہے - فی صدی ایک حصہ یا نہایت دو حصہ پانی ہوتا ہے اور صرف وہ چیز جو مایقوم بہ المسکر ہے باقی رہجاتی ہے - اسی خالص اور تیز شراب کو "انھی ڈرک الکحل" کہتے ہیں - اور یہی خالص الکحل ہے (۴) اسپرٹ کی کئی قسمیں ہیں از انجملہ ایک "انھی ڈرک الکحل" ہے جسکی حقیقت ابھی معلوم ہو چکی ہے - اور ایک "پروف اسپرٹ" ہے یہ ہلکی شراب ہوتی ہے - پانچ پائینٹ شراب مقطر میں تین پائینٹ آب مطلق ملانے سے "پروف اسپرٹ" ہوجاتی ہے - اور ایک "اسپرٹ آف فرنچ وائن" ہے جسکو برانڈی بھی کہتے ہیں ملک فرانس کی شراب سے کھینچکر بناتے ہیں - اسمیں فی صدی ترپن حصہ الکحل ہوتا ہے - اور ایک "شیری" ہے یہ ملک ہسپانیہ کی شراب ہے - اسمیں فی صدی سترہ حصہ الکحل ہوتا ہے یہ دواؤں کے وائن بنانے کے کام آتی ہے - یعنی بعض دواؤں کو اسمیں حل کرکے کام میں لاتے ہیں - اسپرٹ کی یہ سب قسمیں سریع الاثر محرک و منشی ہیں - (۵) بعض انگریزی دوائیں فی نفسہ حرام ہوتی ہیں [1] مثلاً پیپسین ایک سفوف ہے جو ضعف معدہ میں عموماً استعمال کرایا جاتا ہے اسمیں بھیڑ یا گائے یا سور کے بچہ کے معدہ کی بلغمی جھلی سے بناتی ہیں لیکن جو پیپسین سور کے بچہ کے معدہ سے بنائی جاتی ہے وہ عمدہ سمجھی جاتی ہے (۶) ہر قسم کے سمیات بھی علے العموم ڈاکٹری میں مستعمل ہیں - (من ادعی خلاف فعلیہ البیان واللہ اعلم بالصواب۔

(حکیم) عبدالسمیع منیجر دواخانہ حکیم محمد شفیع صاحب عفا اللہ عنہما مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)

* انگریزی اسپرٹ شراب کو نہیں بلکہ روح کو کہتے ہیں (میر سیالکوٹی)

[1] اسیطرح بعض یونانی دوائیں بھی فی نفسہ حرام ہیں تو کیا کل یونانی علاج حرام ہوجائیگا؟ (میر سیالکوٹی)

رشحہ جذبات و آئینہ اتفاق

(از مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیالوری عظیم آبادی مدرس مدرسہ شمس الفیوض بیالور)

کیا بتائیں کیا کہیں اب جاں نثارِ اتفاق　　ہوگئے رخصت جہاں سے یارِ غارِ اتفاق
وہ نظر آتے نہیں ہیں یارِ غارِ اتفاق　　جن پہ تھا مخلوق کا دار و مدارِ اتفاق
کیا ہوئیں وہ شوخیاں اے گلعذارِ اتفاق　　کیا ہوئی وہ تازگی برگ و بارِ اتفاق
ہیں کہاں عبدالوہاب ہیں کہاں عبدالعزیز　　اور شمسؒ و عینؒ حقؒ جاں نثارِ اتفاق
آہ ہر دم کے لئے ہم سے جدا یہ ہوگئے　　دے خدا رضواں انہیں تھے جاں سپارِ اتفاق

برقؔ لکھ اک اور مضموں دوسرا اس شان کا
جس کو سنکر شاد ہو ہر جاں نثارِ اتفاق

پھر اٹھا ابر سیہ آئی بہارِ اتفاق　　بن گیا رشکِ چمن ہر کوہسارِ اتفاق
لہلہا اٹھا چمن میں سبزہ زارِ اتفاق　　سرخرو ہے ہر طرف ہر گلعذارِ اتفاق
جھولیاں بھر جائینگی اپنی گل مقصود سے　　گل کھلائیگی ہوائے خوشگوارِ اتفاق
راست گوئی کی نسیم جاں فزا چلنے لگی　　صلح جوئی پر ہوا دار و مدارِ اتفاق
غنچہ و گل کھلتے ہی کیا مہک اٹھا چمن　　کیا ہی خوش منظر ہے اک اک لالہ زارِ اتفاق
خوبیاں رکھی ہیں کچھ ایسی خدائے پاک نے　　دیکھتا ہوں جسکو وہ ہے جاں نثارِ اتفاق
کوئی اسکا مدح گو ہے کوئی اسکا مدح خواں　　خوب ہی بکھرا ہے رنگ روزگارِ اتفاق
آگئے اس بزم میں اہل ہنر ارباب فن　　کھینچ لایا ان کو ذکر خوشگوارِ اتفاق
اتحادوں میں مگر ہے معتبر وہ اتحاد　　ہے جو مرکز اور جو دار و مدارِ اتفاق
یعنی حبل اللہ کو مضبوط پکڑیں آپ - ہم　　کرلیں اس پر اتفاق اے خواستگارِ اتفاق
کوئی جانچے کوئی پرکھے کوئی سمجھے تو اسے　　روزگاروں میں ہے کیا روزگارِ اتفاق
اتفاقِ باہمی پر ہے راحت کا وجود　　جو سوا اسکے ہے وہ ہے ناگوارِ اتفاق
اتحادِ باہمی سے مٹ گیا دل کا غبار　　کہہ رہا ہے صاف یہ آئینہ دارِ اتفاق
سیر کے قابل نہ کیوں ہو یکدلی کا ہر شجر　　دید کے قابل نہ کیوں ہو برگ و بارِ اتفاق
اللہ یہ ہجوم قدردانِ علم و فن　　اللہ شان بزم شاندارِ اتفاق
حاسدانِ دہر تک حیران و ساکت ہوگئے　　کسقدر دلچسپ ہیں نقش و نگارِ اتفاق
غنچہ و گل اور مرجھائیں تو مرجھائیں مگر　　رہتا ہے شاداب ہر دم سبزہ زارِ اتفاق
جانشین علم دیں ہیں بزم میں رونق پذیر　　ان کا سایہ ہم پہ رکھ اے کردگارِ اتفاق
زینتِ عدل ہیں یہی عادات میں اخلاق میں　　ہے انہی کے اتفاقوں پر شمارِ اتفاق
جسقدر لکھے کوئی تعریف انکی وہ ہے کم　　خلق میں دیکھے نہ ایسے جاں نثارِ اتفاق

فخر کرتی ہے خدائی اور نازاں ہے جہاں
برقؔ سچے ہیں یہی بس نامدارِ اتفاق

حیات طیبہ - حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانح عمری - قیمت ۱۲ (مجلد)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

انگلستان میں زبردست ہڑتال

زمانہ ہی کچھ ایسا آگیا ہے کہ غریب مزدور صبح سے شام تک محنت کرتے کرتے ہلکان ہوجاتا ہے لیکن اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرنے کو کافی خوراک اور بدن ڈھانپنے کو کافی کپڑا میسر نہیں ہوتا۔

یہ حالت کچھ ہندوستان ہی میں نہیں۔ اس غریب ملک میں کپڑا تو الگ رہا لاکھوں بندگان خدا کو ایک وقت کا بھی کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے دولت مند اور متمدن ممالک میں بھی غریب مزدوروں کی حالت کچھ اچھی نہیں۔

انگلستان اس زمانہ میں دنیا بھر میں متمول ملک ہے اس کی قومی دولت و ثروت اربوں۔ کھربوں پونڈ تک پہنچ گئی ہے اس کی سلطنت میں کسی وقت سورج غروب نہیں ہوتا۔ ربع مسکوں سے روپیہ کھنچا چلا آتا ہے۔ سینکڑوں سلطنتیں اسکی مقروض ہیں۔ اسی کی سطوت وجلالت کا تمام عالم پر سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن غریب مزدور کی حالت یہاں بھی اچھی نہیں۔ میاں بیوی رات دن محنت کرتے کرتے تھک کر چور ہوجاتے ہیں۔ پھر بھی اپنا اور اپنے بال بچوں کا اچھی طرح پیٹ نہیں پال سکتے۔ ان کی محنت کا پھل بڑے بڑے سرمایہ داروں اور کارخانہ کے مالکوں کے قبضہ میں چلا جاتا ہے۔ غریب مزدور کولھو کے بیل کی طرح تمام عمر محنت کرکے بھی وہیں کا وہیں رہتا ہے۔

جب سے تعلیم نے انگلستان کے مزدور طبقہ کی آنکھیں کھولی ہیں۔ مزدوروں نے بھی اپنی بہتری کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کردئے ہیں اور قریباً ۲۰ سال کی جدوجہد کے بعد وہ اس قابل ہوگئے ہیں کہ سرمایہ داروں کا مقابلہ کرکے اپنے مطالبات منوا سکیں۔

یکم مئی کو انگلستان کے کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کردی اس کی وجہ یہ ہے کہ کان کن مالکوں سے زیادہ تنخواہ مانگتے تھے اور کانوں کے مالک زیادہ تنخواہ دینے کو تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۷ گھنٹہ کی بجائے ۸ گھنٹہ کام کرو مزدور بھی نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ کام بھی سات ہی گھنٹے کرینگے اور اجرت بھی زیادہ لینگے۔ گذشتہ ماہ جولائی میں بھی کوئلہ کی کانوں کے مزدوروں اور کانوں کے مالکوں میں یہ جھگڑا پیدا ہوا تھا۔ لیکن گورنمنٹ انگلستان نے اپنے خزانہ سے ایک خاص رقم ادا کرکے مزدوروں کا مطالبہ پورا کردیا تھا۔

اب حالت یہ تھی کہ گورنمنٹ نے جس قدر عرصہ کے لئے خاص رقم منظور کی تھی اس کی مدت ۳۰ اپریل کو ختم ہوگئی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ کوئلہ کی قیمت بھی اس عرصہ میں بہت کچھ گر گئی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو کارخانہ دار ہی مزدوروں کی مطلوبہ اجرت ادا کرنے کو تیار تھے اور نہ ہی گورنمنٹ آئندہ کے لئے کوئی رقم دینی منظور کرتی تھی۔

وزیر اعظم انگلستان مسٹر بالڈون نے بہت کوشش کی کہ مصالحت کی کوئی صورت نکل آئے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور کوئلہ کے مزدوروں نے ہڑتال کردی۔

کوئلہ کے مزدوروں کے ہڑتال کرنے کے بعد انگلستان کے تمام مزدوروں کی انجمن نے اعلان کیا کہ اگر تین دن تک مفاہمت نہ ہوسکی تو دیگر شعبوں کے مزدور بھی کام بند کردینگے۔

جب ۳ مئی تک کوئی تصفیہ نہ ہوسکا تو انگلستان کے اکثر کارخانجات کے مزدوروں نے ہڑتال کردی۔ یہانتک کہ تمام اخبارات بھی بند ہوگئے۔ اور ۴ مئی کو انگلستان کا کوئی اخبار شائع نہ ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ حکومت انگلستان نے تمام حالات کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ پولیس کو نہائت وسیع اختیار دیدئے گئے ہیں۔ کوئلہ کے جتنے جہاز باہر جارہے تھے سب کو واپس بلالیا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک چورقہ اخبار بھی جاری کیا گیا ہے۔ لنڈن ٹائمز بھی ایک ورقہ پر شائع ہوتا ہے۔ اسکے مقابلہ پر ٹریڈ یونین (انجمن مزدوران) نے اپنا اخبار جاری کیا ہے۔ سرکاری اخبار نے اس ہڑتال کے متعلق لکھا ہے:۔

"یا تو ملک سٹرائک کو توڑ دیگا یا سٹرائک ملک کو توڑ دیگی"

پارلیمنٹ میں سرڈگلس ہوگس کو جواب دیتے ہوئے مزدور ممبر مارڈے جونس نے کہا:۔

"جہانتک کانکنوں کا تعلق ہے ان کے نزدیک قواعد و ضوابط کاغذ کے پرزوں کی حیثیت رکھتے ہیں تم نے جو کچھ کرنا ہے کرلو۔ ہم جنگ کرنے کو تیار ہیں"

انگلستان کے جہازرانوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

جرمنی اور ہالینڈ کے مزدوروں نے انگلستان کے ہڑتالیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ وہ انگلستان کو کوئلہ کی روانگی کی ہر طرح روک تھام کرینگے اور ہڑتالیوں کی مالی اور اخلاقی مدد دینگے۔

روس کی مزدور انجمن بھی مدد کے لئے تیار ہے۔ فرانس کے ایک کارخانہ کے دو ہزار مزدوروں نے ہڑتالیوں کی ہمدردی میں ہڑتال کردی ہے۔

بمبئی کی لیبر آرگنزیشن نے دوسو پونڈ کی پہلی قسط انگلستان کے مزدوروں کی امداد کے لئے بھیجدی ہے۔ امید ہے کہ "آل انڈیا ٹریڈ یونین" بھی جلدی ہی امدادی رقم بھیجیگی۔

خدائی فوجدار

اٹلی کے وزیر اعظم سولینی بزعم خود آجکل خدائی فوجدار بنے ہوئے ہیں۔ ان کے دماغ میں یہ بات سما گئی ہے کہ وہ اٹلی کو ایسی عظمت و عروج پر پہنچانے کے لئے دنیا میں آئے ہیں۔ جو کسی زمانہ میں اسکو حاصل تھے اور سچ تو یہ ہے کہ یورپ کی موجودہ سیاسی حالت نے بھی کچھ اس کے حوصلے بڑھا دئے ہیں۔

یونان کی گذشتہ شکست اور فرانس کی شام و مراقش کی الجھن میں پریشانی نے گورنمنٹ انگلستان کے لئے مشکل پیدا کردی تھی کہ وہ موصل کے معاملہ میں ترکوں کے مقابلہ پر یکہ وتنہا رہ گئی تھی اس لئے اس نے سولینی کو اپنے اڈے پر چڑھایا۔ اور پہلے تو انگلستان کا جو اربوں روپیہ اٹلی کے ذمہ قرضہ تھا اُسے معاف کردیا اور پھر مصر کا ایک علاقہ جسے جغبوب کہتے ہیں اٹلی کے حوالہ کردیا تا کہ وہ اسے اپنا فوجی مرکز بناکر مجاہدین طرابلس کو شکست دے سکے۔ اسکے بعد اٹلی اور یونان کے درمیان ایک معاہدہ کرکے ترکی کے برخلاف ابھار دیا گیا۔ اور اٹلی کے اخبار علانیہ اناطولیہ پر قبضہ کرنے کے ارادے ظاہر کرنے لگے جسپر ترک بھی جنگ کے لئے تیار ہوگئے۔

سمالی لینڈ میں بھی سولینی نے آزاد علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ ٹیونس اور الجزائر پر اسکی نظر ہے۔

اگرچہ ترکی کی بروقت فوجی تیاریوں نے اس خدائی فوجدار کے ارادوں کو پورا نہیں ہونے دیا۔ اور اس نے ترکی پر حملہ کرنے کی خبروں کی تردید کردی ہے۔ لیکن جوڑ توڑ یورپ کی چالوں سے

ahmadimuslim.de

واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اسکا مطلب صرف ترکوں کو غافل کرنا اور مناسب موقعہ کا انتظار ہے اور بس۔

اگر کسی وقت یہ جنگ چھڑ گئی تو اسکا نتیجہ جنگ عظیم سے بھی ہولناک ہوگا۔ کیونکہ یہ اٹلی اور ٹرکی کی جنگ نہ ہوگی بلکہ عالمگیر جنگ ہوگی اور دُنیا کی تمام سلطنتیں کسی نہ کسی طرف سے اس میں شامل ہونگی۔

فسادات کا انسداد کیونکر ہو؟

آئرلینڈ کے باشندے تمام یورپ میں زندہ دل مشہور ہیں یہانتک کہ میدانِ جنگ میں بھی اُن کی زندہ دلی کے اکثر نظارے نظر آیا کرتے ہیں۔

حال ہی میں فسادات کلکتہ کے متعلق ایک آئرش مین نے سٹیٹسمین کلکتہ میں ایک مختصر سا مضمون شائع کرایا ہے جسکا اختصار درج ذیل ہے:۔

"کلکتہ میں جو فسادات ہوئے ہیں یہ کوئی منظم فساد نہیں تھے۔ بلکہ ان میں طرفین کے غنڈے شامل تھے لیکن چونکہ انکا بار امن پسند شہریوں کو اٹھانا پڑا اسلئے میں تجویز کرتا ہوں کہ خضر پور کے وسیع میدان میں ایک بہت بڑا اکھاڑہ بنایا جائے جس میں طرفین کے غنڈوں کو مدعو کیا جائے تاکہ وہ خوب لڑکر دل کے حوصلے نکال لیں۔ اکھاڑہ کے دروازہ پر ہر ایک غنڈے کو ایک ایک لاٹھی دی جائے۔ تمام اردگرد پولیس کا پہرہ ہو۔ اور اگر امن پسند شہری اس جنگ کو دیکھنا چاہیں تو اُن کے لئے باقاعدہ ٹکٹ شائع کئے جائیں تاکہ وہ ٹکٹ خرید کر اس جنگ کو دیکھ سکیں۔ جب غنڈے لڑتے لڑتے تھک کر درخواستانے لگیں تو اسوقت زخمیوں کو اُٹھا کر ہسپتال میں بھیجدیا جائے اس طرح جب یہ غنڈے دل کا بخار نکال چکیں۔ تو آئندہ کے لئے فسادات سے باز آجائیں"۔

ہمیں افسوس ہے کہ اس آئرش مین کی تجویز کا بھی وہی حشر ہوگا جو گذشتہ سال جناب اکبر شاہ خان نجیب آبادی کی دعوت کا ہُوا تھا جس کا عنوان تھا "پانی پت کی چوتھی لڑائی" اور جس میں آپ نے پنڈت مالویہ جی کو دعوت دی تھی کہ تمام ہندوستان میں فساد پھیلانے سے بہتر ہے کہ ہم پانی پت کے میدان میں ایک ایسی لڑائی لڑیں جس میں آپ کے زیر کمان ایک ہزار ہندو ہوں اور میرے زیر کمان پانچسو مسلمان۔ اس لڑائی کے نتیجہ پر تمام فسادات بند ہو جائینگے۔ لیکن اسکا کچھ جواب نہ دیا گیا اور نہ ہی فسادات بند ہوئے۔

پنڈت مالویہ جی؟

چشم بد دُور پنڈت مالویہ جی بھی عجیب طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ آپ مدت سے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے میں مصروف ہیں۔ آپ کے سالہا سال کے اپدیش کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ تمام ملک میں فسادات کی آگ پھیل رہی ہے۔ حال ہی میں آپ نے بہار ہندو سبھا کے جلسہ میں تو مسلمان غنڈوں" کو قتل کرنے کی بھی اجازت ہندوؤں کو دیدی تھی لیکن جب اسپر لے دے ہوئی اور آپ کا جوش ذرا ٹھنڈا ہوا تو آپ کلکتہ میں پہنچے اور آپ نے ایک بھرے جلسے میں ہندوؤں کو تلقین کی کہ اگر کوئی مسلمان غنڈا تمہارے علاقہ میں آجائے تو اسکو قتل نہ کرو بلکہ گرفتار کر لو۔

خدا معلوم اتنی جلدی پنڈت جی کو اپنے الفاظ بدلنے کی ضرورت کیوں ہوئی۔ کیا اچھا ہوتا جو کوئی ہندو آپ سے اسی وقت سوال کرتا کہ شریمان جی ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا۔ کہ آپ نے ہمیں "مسلمان غنڈوں" کے قتل کرنے کی اجازت دی تھی اور آج ہمیں اُس سے باز رہنے کا دیا کھیان دے رہے ہیں؟

ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کی تعلیم
دھنباد (صوبہ بہار و اُڑیسہ) میں درسگاہ کا قیام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ وہ یکم نومبر ۱۹۲۶ء سے مقام دھنباد صوبہ بہار و اڑیسہ میں ہندوستانیوں کے لئے کان کنی کا سکول کھولے۔

اس سکول میں کان کنی کی انجنیری اور علم طبقات الارض کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم دی جائیگی اور اس میں ہندوستان اور برہما کے تمام حصوں سے طلباء داخل ہو سکینگے۔ سکول کیطرف سے تین سال کے نصاب کے تسلی بخش اختتام پر کول مائننگ، میٹلیفریس مائننگ اور انجنیرنگ اور جیالوجی میں ایسوسی ایٹ شپ کا ڈپلومہ دیا جائیگا۔ جملہ طلباء کو ہوسٹل میں جو سکول کے ساتھ ملحق ہو رہنا لازم ہوگا۔

داخلہ کے امیدوار عمر میں ۲۲ سال سے کم ہونے چاہئیں اور لازمی ہے کہ انہوں نے کسی ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ سائنس کا امتحان یا اس کے مساوی درجہ کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ امیدواروں کا ایک داخلہ کا امتحان لیا جاویگا اور اسکی نتائج کی بنا پر داخل کیا جائیگا یہ امتحان انگریزی انشاء ریاضی اور ابتدائی طبعیات اور انارگینک کمسٹری میں تحریری لیا جائیگا جو امیدوار دھنباد میں اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں انہیں دس روپیہ بطور فیس ادا کرنا پڑینگے۔ اس سال سکول میں پچاس طلباء داخل کئے جائینگے۔ سکول میں ہر ایک صوبہ کے لئے داخل ہونے والے طلباء کی خاص تعداد محفوظ رکھی جائیگی اور انکے سوا باقی طلباء کو بلا لحاظ وطنیت لیاقت کے اعتبار سے داخل کیا جائیگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر تحریر ہونی چاہئیں۔ اور ضروری ہے کہ اُنکے ہمراہ تعلیم اور چال چلن کے سرٹیفکیٹ ہوں۔ اس کے علاوہ مقررہ فارم پر ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا چاہئے۔ ان فارموں کا پیاں پرنسپل صاحب انڈین سکول آف مائنز دھنباد سے مل سکتی ہیں اور ضروری ہے کہ صاحب موصوف کے نام تمام درخواستیں ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء سے پہلے پہلے ہر لحاظ سے مکمل ہو کر پہنچ جائیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ سکول ہذا میں مندرجہ ذیل وظائف تین سال کے لئے دئیے جائیں۔

(۱) ایک وظیفہ مبلغ ستر روپے ماہوار اور

(۲) دو وظیفے فی مبلغ چالیس روپے ماہوار

یہ وظائف سکول کے امتحان داخلہ کے نتائج کی بنا پر دئیے جائینگے ان میں سے ایک وظیفہ پہلی دفعہ صوبہ سرحد شمال مغرب پنجاب دہلی اور اجمیر مارواڑ کے طلباء کے لئے محفوظ رکھا جائیگا۔ یہ وظیفے ہر سال کے سکول سشن یعنی ۹ ماہ کے لئے واجب الادا ہونگے۔ سکول ہذا کا پراسپکٹس جس میں داخلہ وغیرہ کے متعلق مفصل کیفیت درج ہے زیر طبع ہے۔ اور مکمل ہونے پر گورنمنٹ آف انڈیا سنٹرل پبلیکیشن برانچ ہیسٹنگز سٹریٹ کلکتہ اور سکول ہذا کے پرنسپل صاحب کے دفتر سے دستیاب ہو سکیگا۔

اہلحدیث کے خریدار اسکی اشاعت بڑھانے پر دل سے متوجہ ہوں۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

ناظرین "اہلحدیث" خاص توجہ کریں

جن احباب کی قیمت اخبار ختم ہو جاتی ہے ان کو بذریعہ اخبار تین ہفتہ پیشتر اطلاع نامہ بھیجا جاتا ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ مہینے کے اخیر ہفتہ کا پرچہ ویلیو کیا جائیگا۔ نیز جس مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہوتی ہے اس ماہ کے پہلے پرچہ میں اُن کے نمبر خریداری عنوان "حساب دوستان در دل" کے تحت درج کردئے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی بہت کم احباب اس طرف توجہ فرماتے اور قیمت اخبار منی آرڈر کرکے بھیجتے ہیں۔

منی آرڈر بھیجتے وقت فیس منی آرڈر بھی قیمت اخبار سے وضع کرکے باقی للعہ سالانہ اور عہ ششماہی بھیج دیا کریں جن احباب کو اگر کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دے دیا کریں تاکہ دفتر کو واپسی وی۔ پی کے خرچ کی زیر باری نہ ہو۔

نیز منی آرڈر کے کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ تاکہ منی آرڈر وصول ہوتے ہی رقم اُن کے حساب میں جمع ہو جایا کرے۔ (منیجر)

مدرسہ دار الحدیث میرٹھ تعطیل کلاں کے بعد مدرسہ موصوفہ ۱۲ شوال سے کھل گیا ہے۔ حدیث و تفسیر کے ساتھ جملہ علوم عربیہ کی تعلیم درس نظامی کے موافق دیجاتی ہے۔ طلباء کے طعام و قیام کا کفیل بھی مدرسہ ہوگا۔ جماعت اعلےٰ کے طلبہ کے ساتھ خاص رعائت ہوگی۔ آخری ذیقعدہ تک داخلہ ہوتا رہیگا جملہ درخواستیں بنام مولانا عبدالوہاب صاحب مدرس اول دار الحدیث محلہ خندق شہر میرٹھ آنی چاہئیں۔

(نیاز مند (حاجی) کریم بخش مہتمم)

سالانہ جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث ورک ڈاکخانہ کلانور ضلع گورداسپور کا تیسرا سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۱-۱۲-۱۳- جون بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے جسمیں بڑے بڑے علماء اسلام کی شرکت کی امید ہے۔

(خاکسار اللہ رکھا و ابراہیم سکرٹریان انجمن مذکور)

مدرسہ اہلحدیث گیا بابو محمد سعید صاحب خلف اکبر جناب حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم رئیس کھریاواں نے ایک قطعہ مکان شہر گیا میں اپنے والد مرحوم کی یادگار میں بطور صدقہ جاریہ وقف کرکے عمارت از سر نو حسب ضرورت مدرسہ تعمیر کرادیا۔ جزاہ اللہ۔

پس ماہ رواں سے بفضلہ تعالےٰ مدرسہ کا افتتاح ہوگیا۔ سردست دو مدرس تنخواہ دار جناب مولوی سید عبدالغفور صاحب رجہتی تلمیذ جناب اُستاذ الاساتذہ۔ و جناب مولوی حافظ خدابخش صاحب گیاوی درس و تدریس کیلئے مقرر ہوئے ہیں اور جناب مولانا سید حکیم محمد ظہیر صاحب بھی اعزازاً منتہی طلباء کو اپنے فیض سے مستفیض فرماتے رہینگے باہر سے آنے والے طلباء کی تعلیم و قیام کا انتظام ہوگا۔ خورونوش کا انتظام خود کرنا ہوگا کیونکہ مدرسہ ابھی اسکا متحمل نہیں ہوسکتا ہے

(محمد فرخ حسین ناظم انجمن اہلحدیث گیا)

قافلہ حجاز

جو اصحاب مولانا صاحب مدظلہ کی معیت میں بیت اللہ شریف جانے کیلئے کراچی پہنچے ہوئے تھے اور بوجہ نہ ملنے ٹکٹ جہاز رمضان "پر سوار نہ ہوسکے" وہ "ہمایوں جہاز" پر ہو گئے ہیں۔ جو ۲- مئی کو کراچی سے روانہ ہو گیا ہے۔ ناظرین ان کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اطلاع ضروری میری سکونت اس وقت امرتسر کٹرہ خلیلاں پُرانی لکڑ منڈی میں ہے دوستوں کی خط و کتابت اسی جگہ ہونی چاہئے۔

(میر محمد واعظ بھانبڑی حال وارد امرتسر)

یاد رفتگان نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ یہ خبر ناظرین کے کانوں تک پہنچائی جاتی ہے کہ جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ الہ آباد تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور انتقال فرما گئے۔ انا للہ۔ مدرسہ الہ آباد کی آبیاری انہی کی ذات سے وابستہ تھی۔ اللہ تعالےٰ آپ کے بوڑھے والد مولوی عبدالقادر صاحب کو صبر عطا فرمائے۔

(محمد سلیمان ضلع فیروزپور)

ایضاً:- میری اہلیہ کا بعارضہ طاعون بتاریخ ۱۲ شوال انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔ (ایم عثمان)

ایضاً:- میری ہمشیرہ زوجہ عبدالحفیظ خان کنسٹر اکٹر مرحوم گنکل جنکشن کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔

(خطیب محمد ایوب از نیلگری او ٹیکمنڈ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

کشمیری کانفرنس آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس کا گیارہواں اجلاس بصدارت ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو ۲۴-۲۵- اپریل کو گوجرانوالہ میں ہوا جسمیں بہت سی تجویزات پاس ہوئیں۔ اکثر تجویزوں میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر کو وہاں کے مسلمانوں کی بہبودی اور خوشحالی کے متعلق توجہ دلائی گئی۔

انجمن اہلحدیث لالہ موسیٰ ہم مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی ان تقریری اور تحریری خدمات کو مدنظر رکھکر جو اُنہوں نے بمقابلہ دشمنان اہل اسلام و دیگر فرقوں کے کی ہیں علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے صحیح نمائندہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ اور کوئی دوسرا شخص اس بات کیلئے قابل نہیں ہے۔ اور ہم مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزولیوشن کو بنظر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور مولوی اسمٰعیل اور خاندان غزنویہ کا رویہ قرآن مجید کے اصول "و لا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنۃ اشد من القتل" کے صریحاً برخلاف ہے۔

(حافظ فضل الرحمن سکرٹری انجمن مذکور)

تفسیر ثنائی

جلد اول:- (جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے) از سر نو چھپ کر تیار ہے۔ قیمت ۱۲؍

جلد ہفتم:- (جسمیں سورہ صٓفٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے) قیمت ۱۲؍ شائقین جلد طلب کریں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

کتاب الجنائز - میت کے متعلق ضروری احکام - قیمت ۲ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

سلطان ابن سعود کی کریم النفسی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ سلطان ابن سعود نے دعوت دی ہے کہ تسخیر طائف کے وقت جن اشخاص کو جان و مال کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے وہ تلافی اور معاوضہ کے لئے اپنی درخواستیں پیش کریں۔

سلطان ابن سعود کے عہد کی برکات "ام القرےٰ" کی اشاعت ۲۶ مارچ ۱۹۲۶ء میں نائب السلطان ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے حسب ذیل اعلان شائع ہوا ہے۔

"چونکہ بعض اوقات حاجی صاحبان مسجد سے واپس آتے ہوئے بھول چوک سے اپنی چیزیں وہیں چھوڑ آتے ہیں۔ لہذا ایسی گم شدہ اشیاء کی دیکھ بھال کے لئے حکومت کی طرف سے خاص طور پر پولیس متعین ہوئی ہے۔ جو اپنے فرائض انجام دے رہی ہے لہذا حجاج یا اُن دیگر اشخاص کو جن کی چیزیں گم ہو گئی ہوں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ واضح بیان کے بعد اپنی گم کردہ اشیاء کو تولی سے لے لیں"

مؤتمر حجاز کیلئے کس کس کو دعوت دی گئی

جریدۂ ام القرےٰ راوی ہے کہ سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مؤتمر اسلامی میں شمولیت کے دعوت نامے حسب ذیل بادشاہوں اور انجمنوں کو ارسال کئے ہیں۔

"جلالۃ الملک مصر۔ جلالۃ الملک افغانستان۔ رئیس جمہوریہ ترکیہ۔ صاحب الجلالت شاہ ایران۔ جلالۃ الملک العراق۔ امیر عبد الکریم غازی۔ امام یحیی رئیس مجلس اسلامی الاعلےٰ بیت المقدس۔ رئیس جمعیۃ خلافت بمبئی۔ کانفرنس اہل حدیث دہلی۔ جمعیۃ العلماء ہند دہلی۔ صاحب الدولہ حاکم تونس۔ رئیس حکومت طرابلس شیخ بدر الدین حسینی۔ شیخ بہجت بیطار دمشقی نظارت دینیہ مرکزیہ اردو فارسی قاضی مصطفےٰ شر شلی ترمی۔ اور ذ الجزائر رئیس شوکۃ الاسلام

جو کجا کارند جاوا شرکت محمدیہ جاوا۔

یمن و نجد کی حکومت کے متعلق حکومت حجاز کا اعلان ام القرےٰ راوی ہے کہ اس ہفتہ کے اخبارات میں اس قسم کی خبریں نظر سے گذریں کہ سلطان ابن سعود اور امام یحیےٰ کے مابین اور لیبیوں کے ملک میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔ ان خبروں کی استفسار دیوان ملکی کی طرف سے جواب ملا ہے کہ یہ افواہیں حقیقت سے بعید ہیں۔ سلطان اور امام کے تعلقات اچھے ہیں۔ مسلمان عام طور پر اور عرب کے خاص طور پر سب سے بڑھکر باہمی دوستی اور محبت کی احتیاج ہے نہ کہ دشمنی اور عداوت کی۔ موثق خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ یمن میں کوئی جدال و قتال نہیں نہ امام کے لشکر نے پیش قدمی کی نہ ادریسی کے لشکر نے۔ قابل وثوق معلومات مظہر ہیں کہ اسطرف حالت اچھی ہے قلق و اضطراب کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا وفد حجاز مشتمل بر مولانا کفایت اللہ۔ مولانا شبیر احمد۔ مولانا احمد سعید۔ مولانا محمد عرفان ۶ مئی کی رات کو ناگدا ایکسپرس سے جانے والا ہے تاکہ راندھیر اور سورت کے احباب کو ملاقات کا موقعہ مل سکے۔ وفد خلافت بھی دہلی سے اسی ٹرین سے روانہ ہوا ہے۔ ہر دو وفود کی تمنا ہے کہ ان پر پھول برسانے اور دیگر نمائشی کاموں میں روپیہ بالکل ضائع نہ کیا جائے بلکہ نقدی کی تھیلیاں پیش کیجائیں۔

مجاہدین ریف کا جذبۂ حریت ریفیوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مراقش کی بین الاقوامی حالت کے متعلق جو معاہدے ہو چکے ان پر نظر ثانی کی جانی چاہیئے ریفیوں نے جدید خندقیں کھود لی ہیں۔ فرانس اور ہسپانیہ کے ہوائی جہازوں نے ان خندقوں کا معائنہ کیا۔

ریفیوں کے مطالبات نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اپنی شرائط نمائندگان ہسپانیہ اور فرانس کے حوالہ کر دی ہیں۔ آخر الذکر ان کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ ریفی یہ اصرار و تکرار کر رہے ہیں کہ وہ غازی عبد الکریم کی جلاوطنی کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی شرط کو تسلیم نہیں کر سکتے جو ریفیوں کی خود مختاری کو خفیف سا نقصان بھی پہنچا سکتی ہو۔

فرانس و ہسپانیہ کی بیہودہ دھمکی فرانس اور ہسپانیہ کے نمائندوں نے ریفی مندوبین کو کہہ دیا ہے کہ اگر ریفیوں نے فرانس اور ہسپانیہ کی شرائط کو تسلیم نہ کیا اور ۶ مئی تک قیدیوں کو ان کے حوالے نہ کر دیا تو دونوں حکومتوں کو اختیار حاصل ہوگا کہ ۷ مئی کو جو کارروائی چاہیں اختیار کریں۔

سرکاری خبر یہ اطلاع عوام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی کہ محکمہ صنعت و حرفت کے ماتحت جس کا دفتر مال روڈ لاہور پر واقع ہے ایک کتب خانہ ہے جس میں قریباً چار ہزار کتابیں موجود ہیں۔ کتابیں صنعت و حرفت اور ٹکنیکل مضامین کے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹریاں۔ اور انسائیکلوپیڈیا۔ سرکاری محکموں کی رپورٹیں و اطلاعات مشتمل بر اعداد و شمار اہل صنعت و حرفت کے مال و اسباب کی فہرستیں وغیرہ بھی لائبریری میں شامل ہیں۔ نیز تجارت اور صنعت کے متعلق تیس رسالے لائبریری میں آتے ہیں۔ غرضیکہ عام اشخاص اور خصوصاً حرفت و صنعت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے استفادہ کیلئے یہ لائبریری نہایت مفید اور دلچسپ واقفیت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور تعطیلات کے سوا ہر روز دس بجے صبح سے لیکر چار بجے شام تک پبلک کیلئے کھلی رہتی ہے۔

سوویٹ کی طرف سے وعدۂ امداد

سوویٹ کی جمعیۃ عمال انگریز ہڑتالیوں کی مالی امداد کے لئے مستقل نظام کا اہتمام کر رہی ہے۔

اتحاد کا خواب دور ہوگیا۔ سابرمتی کی گفت و شنید ناکام رہی۔ سوراجیوں اور مسٹر جیکار وغیرہم میں اتحاد نہ ہو سکا۔ مسٹر مالوی جوالی تعاون کی جماعت میں شریک ہوگئے۔

ahmadimuslim.de

موميائی

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق و دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۶ پاؤ بھر ۸ ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی
امرتسر

سراج الاطباء ڈاکٹر دلبر حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لُبّ المجرّبات

یہ مجربات کی بینظیر کتاب ہے جو اطبا کے اسرار پر حال ہی میں شائع کرائی گئی ہے۔ اسمیں عورت مرد بچے بوڑھے اور نوجوانوں کے سر سے پاؤں تک جملہ امراض کا مکمل اور باقاعدہ علاج لکھا گیا ہے عبارت عام فہم اور سلیس ہے۔ تشخیص مرض اور علامات فارقہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ ہر ایک شخص بلاخوف و خطر معرکہ کا علاج کر سکتا ہے مولوی صاحبان، ڈاکٹر، حکیم، کمپونڈر، عطار اور بیماروں کیلئے یہ کتاب بیحد مفید ہے اسکے بعد کسی اور طبی کتاب کی ضرورت نہ رہیگی ہر پوشیدہ اور غیر پوشیدہ امراض کا علاج خود ہی عمدہ سی عمدہ کر سکوگے اس کتاب کا ہر عیالدار گھر میں رہنا ضروری ہے شیر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ نے اسپر زبردست ریویو فرمایا ہے۔ پسند نہ آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ قیمت ۶ مجلد ۸ محصول علاوہ۔

(پتہ)

شفاخانہ شاہی مطب پٹیالہ (پنجاب)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دواخوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا انکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۱۲ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ رجسٹری واپس منگا لو بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زناں اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے (نوٹ) ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ... محصول ۶

اکسیر ذیابیطس - جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا۔ گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردہ کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ... محصول ۶

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

جگجیت بردوڈ انجنیرنگ کالج
کپورتھلہ

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا قیمت مع محصول ...

الیس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

اکسیر احمر

(ایجاد کردہ عالیجناب حکیم مولوی محمد نجم الدین صاحب عظیم آبادی)

یہ عجیب و غریب خوشبودار اور زبردست تاثیر روغن ہے جسکے اعجاز نما اور حیرت انگیز اثر کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی ہے۔ یہ روغن بہتیرے امراض مثلاً درد ہر قسم زکام نزلہ کھانسی لرزہ طحال ورم جگر ذات الجنب ڈبہ الاطفال ورم ہر قسم طاعونی گلٹی فالج لقوہ گنٹھیہ رعشہ تشنج نیش عقرب سوختگی آتش ورم انثیین جھوگا خارش وغیرہ وغیرہ میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے بفضلہ تعالےٰ تفصیل معتبر و قابل دید سندات و شہادات اشتہارات کلاں سے معلوم ہو سکتی ہیں جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس عہ آٹھ اونس عمر بارہ اونس ۱۲ فی سیر ... ڈھائی سیر ... پانچ سیر ... علاوہ محصولڈاک۔

نوٹ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ اکسیر احمر ملیگا۔

منیجر جمالی دواخانہ محلہ سبزی باغ
ڈاکخانہ مرادپور ضلع پٹنہ

ازدواج النبی - حضرت ... قیمت ۱۲/ ایضاً کلاں ...

ahmadimuslim.de

سلاجیت خالص آفتابی ۳۵

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی۔ درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر نصف پاؤ ۵ر پاؤ بھر لعہ نصف سیر ۱۰ ایک سیر پختہ ۱۸ مع محصولڈاک وغیرہ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط بذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ آپ کی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۷ ۲۶/۴ ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کی گولے بھی آرام ہیں۔ آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں۔ بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا۔ خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷ ۹/۲۵ ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور بنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

تذکرۃ العباد۔ آنحضرت کے غلاموں کے حالات مبارک قیمت ۱۲ر (منیجر)

اثبات التوحید ۱۲/۴

(مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی)

بجواب

کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کردئے ہیں۔ علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عمر

خزینۃ المیراث اردو مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۸۸ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی مفتیان دین۔ قانون پیشہ اصحاب اور وکلا کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے اور علما اور وکلا کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ۱۲/۸ر

تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸ر

ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی رح نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے اولیں اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے قیمت ۱۲ر

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو مع متن عربی العقیدۃ الواسطیہ۔ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۲ر **الوصیۃ الصغرے** لفظ تقوےٰ کی تفسیر ۲ر **درجات یقین** (تصوف) ۲ر **زیارۃ قبور**۔ زیارۃ قبور مسنونہ و بدعیہ میں امتیاز ۹ر **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی (ہلالی) قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے۔

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفاء۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ و بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت عہ

تاریخ تبلیغ اسلام بمضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کردیا ہے قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۲۵، لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات درج ۳ر

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید از علامہ شبلی۔ قیمت عہ

مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ۔ تقریباً دوسو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

لغات القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت عہ

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶ر

الفاروق۔ حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت عہ

تفسیر القرآن اردو۔ پارہ عم ۶ر پارہ آلم ۵ر مراد اسلام ۸ر

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲ر

حرز جان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں قیمت ۸ر

جمال القرآن۔ چند روز میں بلا استاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۳ر سفرنامہ روم و شام عہ الغزالی عہ گفتگوئے عربی ۸ر عربی سکھانیوالی کتاب ۸ر پتہ

منیجر کتبخانہ نعیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

عازمان بیت اللہ شریف کو

خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات جو کہ حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کے واسطے بہت تیز رفتار ہیں۔

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمٹیڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں شوال سے تیز ہیں۔ جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آسائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی کو اور کراچی سے ۲۳ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور "الس الیس سلطانیہ" بتاریخ ۲۶ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر گئے ہیں۔

کرایہ یکطرفہ حاجی کا حسب ذیل ہے

درجہ اول ۱۔	یکطرفہ	بلا خوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم ۔	"	"	۲۰۰ "
درجہ سوم ۔	"	"	۱۲۵ "

ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کردے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے ان کا جمع ہے

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے حاجی صابو صدیق کے مسافر خانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری و ایجنٹ ۱۸
رامپارٹ روڈ فورٹ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی
تارکا پتہ ۔ شوستری بمبئی یا کراچی۔

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

کی قیمت بجای پانچروپے کے چار روپے
رمضان و شوال کیواسطے
صرف شوال کے ختم تک مقرر کیگئی ہے
بعد میں یہ رعایت نہیں ہوگی پوری قیمت لی جائیگی

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آجتک نہیں چھپی۔ اس میں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں۔ اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کرینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف پانچروپے (عہ) محصولڈاک ۔ از ذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپے (عہ) تین روپے (عہ) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دی جائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام
امرتسر (پنجاب)

کارخانہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک امرت دھارا صابن اور میٹھی ٹکیاں
۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملتی ہیں۔ فہرست آپکے پاس نہیں تو جلدی
منگوالیں اس حساب سے امرت دھارا اڑھائی روپیہ والی شیشی (عہ) میں سوا روپیہ والی (عہ) میں اور آٹھ آنہ والی (عہ) میں
بک رہی ہے۔
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :۔ امرت دھارا لاہور

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کی بھی جسمیں تمام نمازوں اور انکے ارکانوں کو تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ (عہ)

تنسیا مغنیسیا
یعنی
دردسر کی بےخطا دوائی
ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایکروپیہ چار بکس تین روپے فی بکس ۱ر محصولڈاک وغیرہ ایک بکس سے چار بکس تک ۶ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج
"شافی" ۲/۴

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا بین اثر دکھلاتی ہے اور
تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ لاہور

گھڑی ۲/۴
دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ۔ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ مزید آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہیے۔

(ملنے کا پتہ)
کریم اینڈ کو۔ بگلوہ۔ پنجاب

مفت! ۲/۴

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی تجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت
گلدستہ بہار عیش
ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کرکے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)
منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

نادر موقعہ ۲/۴
چوہاسیدن شاہ کے نادر الوجود تحفے

ناظرین! یہ بات تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا گلاب خوشبو اور دیگر اوصاف میں دنیا بھر کے گلابوں سے بدرجہ فوقیت رکھتا ہے صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ چوہاسیدن شاہ کا کشید شدہ عرق گلاب دوسری جگہ کے روح گلاب سے مقابلتًا اچھا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں کا تیار شدہ مال عرق۔ روح۔ عطر۔ گلقند وغیرہ دور دراز ملکوں میں جاتا ہے۔

(۱) **عطر گلاب۔** یہ بجا ہے کہ عطر گلاب تمام عطروں کا بادشاہ ہے یہ زیادہ تعریف و توصیف کا محتاج نہیں۔ قیمت فی تولہ نمبر اول ۵ دوم ۴ سوم ۳ زیادہ خرید نے پر رعایت کیجائیگی۔

(۲) **روح گلاب۔** جو کہ زیادہ مقدار تازے پھول ڈالکر نہایت احتیاط سے کشید کیا جاتا ہے۔ عرق تیار کرنے اور شربتوں میں ڈالنے کے واسطے بہت مفید ہے۔ ایک شیشی سے ایک بوتل عمدہ عرق تیار ہو سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ تولہ ۳ر فی درجن ۲ فی سیر ۱۲ر

(۳) **عرق گلاب۔** نہایت احتیاط اور دیانتداری سے کشید کیا جاتا ہے عمدہ فی بوتل ۸ر فی سیر ۱۲ر فی کنستر ۱۰ سے ۱۵ تک علاوہ محصولڈاک۔

(۴) **گلقند۔** جسقدر درکار ہو تازہ پھولوں کا تیار کرکے روانہ کیا جائیگا۔ نرخ فی سیر ۱۲ر

نوٹ:۔ عرق و گلقند اگر زیادہ مقدار درکار ہو تو ۸ مئی سے پیشتر آرڈر دیں اور نصف قیمت پیشگی ارسال فرمائیں۔ پتہ خوشخط اور ریلوے اسٹیشن کا نام اور پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

المشتہر
نیازمند حکیم قاضی خان منیجر شفاخانہ
فیض عام پنجابی رتوچھ ڈاک خانہ
چوہاسیدن شاہ ضلع جہلم (پنجاب)

مقوی و مجلی دافع حرارت و جیر ۲/۵
سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ ۶ر

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس ۲/۴

ریلوے کے ردی کاغذ کی خرید کے لئے جو کہ بارہ مہینے از یکم جون ۱۹۲۶ء تا ۳۱۔ مئی ۱۹۲۷ء کے عرصہ میں مہیا ہونگے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈرز کنٹرولر آف سٹورز مغلپورہ (لاہور) کے دفتر میں ۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) کم و بیش اندازًا ۵۸۰۰ ہنڈرویٹ ردی کاغذ ۱۲ مہینے کے عرصہ میں جنرل سٹور ڈپو مغلپورہ (لاہور) میں بتفصیل ذیل دستیاب ہونگے۔

ردی کاغذ (معمولی) ۵۰۰۰ ہنڈرویٹ
" (چھاپہ خانہ کا) ۸۰۰ "

(۳) ٹنڈر کا فارم کنٹرولر آف سٹورز سے درخواست مع پانچ روپے ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(۴) کنٹرولر آف سٹورز کو حق حاصل ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتانے کے مسترد کردے۔

دستخط
سی۔ ایف۔ [illegible]
کنٹرولر آف سٹورز

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند بصولڈاک آنے پر واپس
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اس کی ابروں میں کلام اللہ و مصطفےٰ کے ساتھ ہو اسلام ... پس حدیث مصطفےٰ ... دارشتن

جلد ۲۳ ۔ اڈیٹر ۔ عطاء اللہ ۔ نمبر ۲۹

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــه
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ے
عام خریداران سے ۔ ۔ صر
ششماہی ۔ ۔ ۔ عـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہادات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے
جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۸ ۔ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۱ ۔ مئی ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس ۔ صفحہ ۱-۲
(۲) پرانچت ۔ ۔ ۔ صفحہ ۳ تا ۴
(۳) آریہ مسافر کی سمجھ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۴
(۴) علمت مرزا ۔ ۔ ۔ صفحہ ۴ و ۶
(۵) تاریخ اہل حدیث ۔ ۔ ۔ صفحہ ۶-۷
(۶) نجد سے قرن الشیطان ۔ ۔ صفحہ ۷-۸
(۷) کھلی چٹھی بنام سید فضل شاہ صاحب صفحہ ۸
(۸) اسلام اور عورت ۔ ۔ ۔ صفحہ ۹-۱۰
(۹) قرب الٰہی ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۰-۱۱
(۱۰) شعائر اسلام ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۲-۱۳
(۱۱) ملکی مطلع ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۲) متفرقات ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۵
(۱۳) انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۶
(۱۴) اشتہارات ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کا صدارتی ایڈریس اور اُس کی تنقید

(گذشتہ سے پیوستہ)

ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنی تجاویز اور نصائح کی تائید میں کوئی وید منتر یا کسی دیگر مذہبی پستک کا حوالہ نہیں دیا۔ بلکہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ زمانہ کی سبق آموزی اور مسلمانوں کی ریس کا نتیجہ ہے چنانچہ آپ عنوان "اسلامی کارخانہ کے کام" کے ذیل میں اس پہلی تجویز یعنی اچھوت ذاتوں سے پرہیز چھوڑ دینے کی بابت فرماتے ہیں۔

"ہم کو اپنی آنکھیں کھول کر یہ محسوس کر لینا چاہئے کہ اسلام ایک زندہ کارخانہ ہے جو کہ ان اچھوتوں سے روز بروز بڑھایا جا رہا ہے۔ ہم ان اچھوتوں کو نفرت سے پرے کر رہے ہیں اور وہ ان کو اسلامی طاقت میں شامل کر کے ہندوؤں کے سر توڑنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ کیا ہم اب بھی اس سے سبق لیکر عقل و دانش سے کام نہ لینگے؟"

ناظرین! ڈاکٹر صاحب موصوف نے وہ کتاب صاف کھول کر رکھدی ہے جس سے انہوں نے اس اصلاح کا سبق پڑھا۔ اسلئے ہمیں اسکی بابت زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ہم ہندو شاستر سے چند اقتباس لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ ڈاکٹر صاحب کی تجاویز و نصائح ہندو دھرم کی ہدایات و تعلیم کے موافق نہیں بلکہ خلاف ہیں۔ ہندو مذہب کے مقنن اعظم منوجی اپنی سمرتی میں پیدائش عالم کے باب میں فرماتے ہیں۔

اطلاع ضروری۔ قارئین کرام! آپ کی نظر کو ایک بہترین ہندوانہ ۔ کارڈ پتہ کا مرحمت فرمائیے آپ کو بلا صرفہ ایک ہندوستانی ممبرے کا سرمہ ڈاکٹر ہم محمد خان صاحب ...

"اس تمام دنیا کے کاروبار کے چلانے کے واسطے برہمن کھشتری ویش شودر چاروں ورن مثل جسم کے چار حصوں مکھ - باہو - جانگھ - اور پاؤں کے بنائے اور چاروں ورنوں کے کرم الگ الگ مقرر کئے"۔

(ادھیائے اول شلوک ۸۷ صفحہ ۱۶)

اس کے بعد برہمن کھشتری اور ویش کے کرم (کام) ذکر کرنے کے بعد شودروں کے فرائض میں فرمایا ہے -

"شودر کیلئے ایک ہی کرم پربھو نے ٹھیرایا - یعنی صدق دل سے ان تینوں ورنوں کی خدمت کرنا"۔

(ادھیائے اول شلوک ۹۱ صفحہ ۱۷)

پھر آٹھویں باب میں فرماتے ہیں -

"برہما نے شودر کو برہمنوں کی خدمت کے واسطے بنایا ہے - اسواسطے خواہ شودر خریدا ہوا یا ملازم ہو خواہ ہو اُس سے کام برابر لینا چاہئے"۔

(ادھیائے ۸ شلوک ۴۱۳ صفحہ ۳۱۳)

پھر دسویں باب میں فرماتے ہیں -

"اگر نیچ ذات یا کم لیاقت والا آدمی لالچ سے بڑی لیاقت والوں کے کام سے گذارہ کرے تو راجہ اس کی تمام دولت ضبط کر کے ملک سے باہر کر دیوے"۔

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۹۶ صفحہ ۴۰۹)

پھر اس سے آگے فرماتے ہیں -

"شودر طاقت رکھنے پر بھی دولت جمع نہ کرے کیونکہ شودر کے پاس (دولت) ہو جانے سے وہ برہمنوں کو نقصان پہنچاتا ہے"۔

(ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۹ صفحہ ۴۱۵)

اُن حوالجات سے ظاہر ہے کہ بموجب فرمان منوجی مہاراج شودر صرف اُتم ذاتوں کی خدمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں - اور یہ خدمت گذاری ان کا پیدائشی وصف بلکہ ان کی پیدائش کی علت غائی اور اس سے مقصود الٰہی یہی ہے۔ ایسا نہیں کہ یہ شودرپن اور اچھوت ہونا اُن کیلئے کوئی مجلسی سزا ہے -

دیگر یہ کہ ان بیچارے مصیبت کے ماروں کیلئے ترقی کی اجازت نہیں - بلکہ اگر کہیں وہ دولت جمع کر بھی لیویں تو راجہ کو حکم ہے کہ اُس سے جبرًا چھین لے - اور اُسے جلاوطن کر دیوے (بہری بہری) کیونکہ دولتمند ہو جانے سے وہ اُتم ذاتوں کی خدمت چھوڑ دینگے - اور وہ اپنے پیدائشی دھرم سے گر جائینگے -

شاید کوئی ناواقف آریہ صاحب یہ کہہ اُٹھیں کہ یہ سب حوالے منوسمرتی کے ہیں وید منتر نہیں ہیں - تو اُن کو معلوم ہو کہ منوسمرتی کو آریہ مت کے بانی سوامی دیانند جی نے بھی معتبر مانا ہے اور حوالجات مذکورہ بالا کی رُو سے خود بھی بیچارے شودروں کو اسی حالت میں رکھا ہے -

(ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴ صفحہ ۱۱۷ و ۱۴۴)

دیگر یہ کہ منوجی مہاراج کے برابر ویدوں کا جاننے والا کوئی دیگر شخص نہیں مانا گیا - چنانچہ کتاب کا دیباچہ حسب ذیل ہے -

(۱) "منوجی بخاطر جمع بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس بڑے بڑے رشی لوگ آئے اور باہم ادب آداب کے بعد یہ بات کہی کہ -

(۲) اے بھگوان سب ورنوں اور درن سنکروں کا دھرم ٹھیک ٹھیک ہم سے کہئے - کیونکہ

(۳) اے پربھو خیال سے باہر اور لامحدود اور قدیم وید میں بیان کئے ہوئے جو بہت طرح کے کرم ہیں اُن کے اصل مطلب کے جاننے والے ایک آپ ہی ہیں -

(۴) جب اُن مہاتماؤں نے اسطرح سے اُس نورانی صورت مہاتما سے پوچھا تب سری منوجی نے اُن سب مہارشیوں کی پوجا کر کے کہا کہ سنئے"۔

اور منوجی کے زمانہ کی نسبت ستیارتھ پرکاش میں سوامی جی فرماتے ہیں -

"برہما کا بیٹا دراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور ان کے سوئمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشو کو وغیرہ - راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے جنہوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے"۔ (ستیارتھ سمولاس ۸ صفحہ ۲۹۸)

اُس سے ظاہر ہے کہ منوجی مہاراج ابتدائے دنیا میں ہوئے ہیں اور ان کے برابر کوئی عالم نہیں تھا - پھر اُن کے بعد سب لوگ ان کی اس کتاب کے قائل اور اس کے مطابق عامل رہے اور کوئی ان کے برابر نہ جانا گیا -

نیز اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ اچھوتوں کے ساتھ ایسا سلوک ہندوؤں میں ابتدا ہی سے بحکم منوجی رائج ہے - چنانچہ اس کو ڈاکٹر مونجے صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے - ان کے الفاظ یہ ہیں -

"اچھوتوں کی نسبت تو نامعلوم زمانہ ہی سے ہم کو یہ سکھایا گیا ہے" الخ (ملاپ ۲ - مئی)

اور چونکہ جن رشیوں نے منوجی سے ورن اور اُن کے شرعی احکام کی تفصیل پوچھی ہے انہوں نے بالتصریح ویدوں کے رُو سے دریافت کرنی چاہی ہے اور منوجی انہی کے جواب میں یہ سب کچھ فرماتے ہیں اس لئے ماننا پڑیگا کہ یہ سب کچھ ویدوں کے رد سے بیان کیا گیا ہے - پس ڈاکٹر مونجے صاحب کی اصلاحی تجویز ویدوں کے خلاف ہونے کے سبب ہندوؤں میں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی -

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالےٰ)

(میر سیالکوٹی)

پراشچت*

یعنی کفارہ

سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ

"ایشور اپنے بھگتوں کے بھی پاپ معاف نہیں کر سکتا - کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُسکا انصاف جاتا رہے اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹)

اور دیکھو

"تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۵)

یہ خیال تو سوامی دیانند جی کا ہے - اب ہم منو شاستر کے اُس باب کو مختصراً دیکھتے ہیں جسمیں بذریعہ پراشچت وغیرہ کے پاپوں اور گناہوں کے دور کرنے کی تعلیم دی گئی ہے - اور منو شاستر وہ معتبر کتاب ہے جس کی بہت سی جگہ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں نقل کی ہے اور اُس سے بہت سی زبردست معلومات حاصل کی ہیں -

* پراشچت یعنی پچھتاوہ - حدیث میں ہے الندم توبۃ یعنی ندامت (شرمساری و پچھتاوہ) توبہ ہے - (میر سیالکوٹی)

مقدس رسول - آریوں کے [illegible] رسالہ رنگیلا رسول کا متین معقول اور مدلل جواب قیمت ۱۰ (...)

ahmadimuslim.de

"اسواسطے ہمیشہ پاپ سے مکت ہونے کے واسطے پراشچت یعنی افسوس د توبہ اور اچھے کرم کرنے چاہئیں اور جو لوگ پراشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہوتے ہیں"۔ (منوشاستر [illegible])

"گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کا گوبر۔ ان میں سے کسی ایک کو اگنی برن (آتش رنگ) کرکے پیوے اور اُس سے مر جاوے تو پاک ہوتا ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

"برہمن ان برتوں کو کرکے چوری کے پاپ کو دور کرے۔ لیکن اگر گورو کی عورت یا والدہ سے زنا کیا ہو تو ایسے مہا پاپی کے واسطے آگے لکھا ہوا پراشچت کرنا جائز ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

"مہا پاپ کے لوگ ان برتوں سے اپنے پاپ کو دور کریں اور اُپ پاپ کے لوگ برت مرقومہ ذیل سے اپنے پاپ کو دور کریں۔ (منوشاستر [illegible])

ایک دن برت کرکے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے۔ جو اس پر غالب ہو کر دوسرے دن تک گئو موتر سے اشنان کرے"۔ (منوشاستر [illegible])

"متذکرہ بالا پراشچت کا جو برہم ہتھیا کے واسطے بتایا ہے چوتھا حصہ کشتری کے ہتھیا کرنے کی حالت میں کرے۔ اور ویش کے قتل کی حالت میں آٹھواں حصہ اور شودر ہتھیا کی وشا میں سولھواں حصہ جاننا"۔ (منوشاستر [illegible])

"بلی نیولا نیل کنٹھ مینڈک کتا گوہ اُلو۔ ان میں سے کسی ایک کو قتل کرکے شودر ہتھیا کا پراشچت کرے یعنی اُن کی ہتھیا کی برابر سمجھے"۔ (منوشاستر [illegible])

گھوڑے کو مار کر کپڑا دیوے اور ہاتھی کو مار کر پانچ بیل برہمن کو دیوے۔ بکرا اور بھیڑ ان میں سے کسی ایک کو مار کر ایک بیل دیوے گدھے کو مار کر ایک سال کا بچھڑا دیوے"۔ منوشاستر ([illegible])

"داتیج سب پاپوں کو دور کرنے میں بے طاقت ہو تو ایک ایک کے قتل میں ایک ایک برت کرے"۔ (منوشاستر [illegible])

"ہڈی رکھنے والے ہزار جانداروں اور گاڑی بھر بغیر ہڈی رکھنے والے جانداروں کے قتل میں شودر ہتھیا کا پراشچت کرے"۔ (منوشاستر [illegible])

"دانستہ یا نادانستہ جانداروں کو مارا۔ اس پاپ کو ان برتوں کے وسیلہ سے دور کرنا چاہئے"۔ (منوشاستر [illegible])

"برہم کھشتری ویش اگر گاڑی میں سوار ہو کر یا پانی میں داخل ہو کر یا دن کے وقت مرد یا عورت سے جماع کریں تو معہ کپڑوں کے اشنان کرنا چاہئے"۔ (منوشاستر [illegible])

"جو عورت اپنی ذات کے مرد کے ساتھ ایک دفعہ جماع کرکے مجرم ہوئی اور اُسکا پراشچت کرکے پھر اپنی ذات والے مرد کے ساتھ جماع کرے تو وہ عورت پراجاتیہ و چاندراین کرے"۔ منوشاستر ([illegible])

"جس بات کا پراشچت نہ لکھا گیا ہو اُس پاپ کو دور کرنے کی واسطے پاپی کی طاقت اور حالت اور پاپ کے چھوٹے بڑے ہونے کا وچار کرکے اُسکا پراشچت تجویز کرنا چاہئے"۔ (منوشاستر [illegible])

"وہ وان رشی اور پتروں نے جو تدابیر انسانوں کے پاپ سے چھوٹنے کے واسطے بتائی ہیں اور جن کے ذریعہ سے انسان پاپ سے چھوٹتے ہیں ہم اُنکو بیان کرتے ہیں"۔ (منوشاستر [illegible])

"پاپ کرکے سنتاپ کرے تو اُس پاپ سے چھوٹتا ہے۔ میں پھر ایسا نہ کرونگا ایسی شرط کرکے وہ پاپی پاک ہوتا ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

"ہشم وغیرہ ۱۹ رچا اور سب سنگ آٹھ رچا اور منتر رکھا جو پرش سوکت نام وید کا حصہ مشہور ہے ان کا سولہ دفعہ اور ایک مہینہ تک جپ کرے تو والدہ کے ساتھ جماع کرنے کے پاپ سے چھوٹتا ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

"اندر وغیرہ ساتھ رچا کو چھ مہینہ تک جپ کرے تو سب پاپوں سے چھوٹتا ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

"اگیہ دکھن سوکت سب پاپوں کو دور کرتا ہے"۔ (منوشاستر [illegible])

آپ کو معلوم ہو گیا کہ منوشاستر میں بھی گناہوں اور پاپوں کے دور کرنے کی بہت سی شکلیں تحریر ہیں۔ ہندوؤں کو کیا ضرورت ہے کہ منوشاستر کے پراشچت اور سہل کے تیرتوں اور کوپوں کو چھوڑ کر دیانندی پرمیشور کی اطاعت اور عبادت کریں۔ اسلئے کہ سوامی جی تو اُس قادر مطلق ہستی کو گناہ کی معافی کے اختیار ہی نہیں دیتے۔ پس جس مذہب کی تعلیم خدا کو بالکل بیکار ثابت کرے اُس میں مکتی (نجات) کا تلاش کرنا محض حماقت اور بیہودہ پن ہے اسی لئے تو مسلمانوں کو ہمارے برادران وطن خداوند عالم کا نام نہیں لینے دیتے۔ اور جگہ جگہ قریب مساجد فتنہ و فساد وقت عبادت کر دیا کرتے ہیں۔ کیا اچھا کہا ہے ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانہ میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

ویدک نجات

پھر دیکھو ویدک دھرم نے نجات کا نقشہ کس طرح کھینچا ہے۔ اول تو اس فرقہ میں نجات کا مفہوم ہی عنقا ہے۔ کوئی شخص اس دھرم میں آکر عملی طور پر نجات پانے کا مستحق نہیں اور نہ اُسکو استحقاق حاصل ہے۔ گناہ اور سہو و نسیان عام انسانوں کے ساتھ برابر لگے ہوئے ہیں۔ ویدک دھرم میں کسی صورت سے اُن کی معافی نہیں۔ کوئی لاکھ عجز و انکساری کرے اور چلائے اور آئندہ کو گناہ کے چھوڑنے کا ارادہ مصمم کرے۔ زندگی صالح بنائے۔ مگر خدا ہے کہ اُس کا گناہ کبھی نہیں بخش سکتا جبتک کہ ہر گناہ کے بدلے کتا۔ سور۔ بندر وغیرہ کی جون میں نہ ڈال لے۔ بالفرض اگر کوئی شخص لاکھوں جونوں اور کروڑوں تکالیف و مصائب کے بعد نجات پا بھی گیا تو خدا اس پر بھی اُسکا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اپنے قرب وصال اور برتی کا خیال کچھ نہیں کرتا۔ میعاد مقررہ کے بعد پھر کان پکڑ کر جھٹ مکتی کنڈ سے نکال دیتا ہے۔

ہم تعجب کرتے ہیں کہ آریہ لوگ مکتی مکتی کیوں پکارتے ہیں اور اپنے دھرم کی کسوٹی سے دعوت دیتے ہیں۔ کیا اس سور بندر بنائے جانے اور چندروز کسی جون میں رہکر پھر دنیا میں گرائے جانے کیلئے؟ دیکھو کوئی مذہب جھوٹا ہے یا سچا لیکن ایسا مذہب کوئی نہیں جو اپنے منہہ سے ابدی جہنم کا قائل ہو۔ لیکن آریہ لوگ گویا اپنے منہہ سے ابد الآباد کے جہنم کا اقرار کرتے ہیں اور تناسخ کے ابدی چکر میں دوسروں کو پھنساتے ہیں۔ اس سے

ahmadimuslim.de

گر ایسا کوئی مذہب دنیا میں نہ ہوگا جس سے تمام دنیا کی امیدوں کا خون ہو جاتا ہے ؎

کبھی دل میں کبھی سینہ میں کبھی پہلو میں
چارہ گر کیا کہوں میں درد کہاں ہوتا ہے

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مراد آباد)

آریہ مسافر (دہلی) کی سمجھ

اخبار "الحدیث" میں عرصہ سے ایک مضمون بعنوان "آریہ مسافر کی راستگوئی" شائع ہو رہا ہے۔ ہم کو آریہ مسافر کے اعتراض دیکھکر بے ساختہ ہنسی آئی کہ اسی پر علم فضیلت اور قرآن دانی کا دعوٰے ہے مگر ساتھ ہی افسوس بھی ہوا کہ یہ موقع ہنسی کا نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کتاب جس کے احکام کے سمجھنے کیلئے بصیرت کی ضرورت ہو اور یہ بصیرت تزکیہ نفس اور قرب الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جس کو تقوٰے کہتے ہیں۔ اور اسلام نے اسی تقوے کے حاصل کرانے کیلئے ارکان اسلام فرض اور عائد کئے۔ تو یہ تقوٰے لالہ صاحب میں کہاں ہے جو کتاب مقدس کے علم اور حکمت کو پا سکیں اور راہ ہدایت حاصل ہو۔

مولانا رومیؒ نے اپنی مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے جو لالہ صاحب کی سمجھ کا ایک روشن اظہار ہے۔ ہم ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے بالاختصار تحریر کرتے ہیں۔ امید ہے کہ لالہ صاحب سبق حاصل کرینگے۔

"ایک عطار کی دوکان پر ایک طوطا تھا جو خوب بولتا تھا اور اکثر اشیاء کے دام بتا دیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے دُکان پر ٹھٹھ لگے رہتے تھے اور دُکان خوب چلتی تھی۔ طوطا کھلا رہتا تھا۔ ایک عطار کسی کام کو چلا گیا تھا دُکان خالی تھی۔ طوطے پر بلی جھپٹی۔ طوطا بھاگا۔ اسمیں زیتون کے تیل کا بھرا ہوا شیشہ عطار کے بیٹھنے کی جگہ گر کر ٹوٹ گیا۔ عطار نے واپسی پر آکر یہ کیفیت دیکھی۔ طوطے کو اوپر ایک ٹنگے ہوئے بانس پر سہما ہوا بیٹھا دیکھکر سمجھا کہ اسی کی حرکت ہے غصہ میں طوطے کا سر پکڑ کر گھسیٹا اور پٹخ دیا۔ سر کے پَر اُکھڑ آئے اور طوطا گنجا ہو گیا۔ جسکے صدمہ سے وہ خاموش ہو گیا۔ اس کو عرصہ ہو گیا۔ ایک روز اتفاقاً دُکان پر ایک قلندر آنکلا۔ اس کے سر۔ داڑھی۔ مونچھ وغیرہ کا صفایا دیکھکر طوطے کو اپنا وقت بے ساختہ یاد آگیا۔ اور بول اُٹھا کہ ؎

شیشہائے زیت شاید ریختی"

ہمارے آریہ مسافر موٹی سی بات کہ "اسلام ہے کیا؟" نہیں سمجھ سکتے کیونکہ وہ اس کوچہ سے واقف نہیں۔ اور ہو بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ جس بات کے وہ خوشہ چین ہیں اس میں یہ فلسفہ ہے کہ ایک عورت دس مختلف مردوں سے ہم صحبت ہو سکتی ہے اور اس کے شوہر کو اسے الزام دینے کا حق نہیں۔

علم النفس کے جاننے والے بتا سکتے ہیں کہ اگر اس فلسفہ کو عملی جامہ پہنایا جائے تو نہ معلوم کتنے گھر ویران اور کتنے شوہر فراقِ یار میں نالاں نظر آئیں۔ بھلا جن کے دماغ میں یہ بھرا ہو' جن کے قلوب تقوے سے خالی ہوں' جو جذبات کے شکار ہوں وہ اسلام کو کیا سمجھ سکتے ہیں؟ وہ تقوے کے کرشموں کا کیا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ "المرء یقیس علےٰ نفسہ" الٰہی کے لئے ہے جن کو قربت الٰہی اور اس کا نور میسر نہیں۔ لیکن ایک ایسی قوم کے اصولوں پر۔ احکام پر اور دستور العمل پر مبنی ہو جس کے جذبات احکام واصول کے ماتحت ہوں۔ جس کو قرب الٰہی کے سوا دوسری دھن نہ ہو۔ انہی کا کام ہے جو اس نعمت سے بے بہرہ اور خالی ہوں۔ لہٰذا ہم مسافر کی خدمت میں عرض کرینگے کہ ؎

اگر یک قطرہ خوں داری اگر مشتے پرے داری
بیا من با تو آموزم طریق شاہبازی را

اور مسلمانوں سے کہینگے کہ جو چیز نظر کے سامنے اور عمل میں نہ ہو اس پر یونہی اعتراض۔ جرح اور بحثیں ہونگی۔ حقیقت میں یہ آریہ مسافر کا قصور نہیں ہے یہ اس کی فہم اور آپ کے ترک عمل کا قصور ہے۔ اگر آپ کتاب وسنت پر پوری قوت سے عامل ہوتے تو آج ہمارے آریہ مسافر کو اعتراض کا موقعہ تو کجا اسلام سے گریز ہی نہ ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج ہمارے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم ہی قلم ہے۔ کاش کہ ان دونوں کی جگہ ایک قوت عمل ہوتی تو بیڑا پار تھا۔

خوب کہا حضرت اقبال نے ؎

بہر زمے کہ این کالا بگیری سود مند افتد
بزورِ بازوئے حیدر بدہ ادراک رازی را

کاش مسلمان اس شعر کو سمجھیں اور بجائے قلم کی زور آوری کے عملی طور پر اسلام کو پیش کریں۔ اور اغیار کو دکھا دیں کہ اسلام اس کو کہتے ہیں۔

لہٰذا کون کون ہے جو کتاب وسنت کو درست کما حقہا اپنا دستور العمل بنانے کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتا ہے۔ میدان میں آئے تاکہ فرمانبرداران خدا ورسول اللہ صلعم کی ایک جماعت تیار ہوکر تبلیغ واشاعت کا کام عملاً سنبھالے۔ وہ حضرات جن کو دنیا یا دنیا کا سامان اللہ اور اسکے رسول صلعم اور تبلیغ اسلام سے زیادہ عزیز ہے۔ یا ان کے رشتے ناتے اس کام میں حارج ہیں اور بمقابلہ اللہ و رسول اللہ صلعم ان کی بات وقیع ہے وہ اس کوچہ میں قدم رکھنے کی کوشش نہ فرمائیں۔ میں منتظر جواب ہوں اگرچہ میں نے تن تنہا دہلی میں کام شروع کر دیا ہے لیکن اگر مجھ کو ساتھی مل گئے تو شوال* سے باقاعدہ کام شروع ہو جائیگا۔ اجیبوا داعی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

(قادیانی مشن)

طمث مرزا

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کے نام نامی سے واقف ہونگے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کتنے کچھ دعاوی و الہامات شائع فرمائے ہیں۔ میں آپ کی توجہ اسوقت مندرجہ ذیل الہام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

"منشی الٰہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا
یریدون ان یروا طمثک واللہ یرید
ان یریک انعامہ۔ الانعامات المتواترہ
انت منی بمنزلۃ اولادی واللہ ولیک
وربک فقلنا یا نار کونی بردا ان اللہ

* بوجہ کثرت مضامین مضمون ہذا وقت پر شائع نہ ہوسکا۔ ادا

مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ۔

(ترجمہ) یہ لوگ خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور پلیدی اور خباثت کی تلاش میں ہیں۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو تیرے پر ہیں دکھلاوے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو۔ اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے۔ یعنی گو بچوں کا گوشت پوست خون حیض ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر خون حیض کی طرح وہ ناپاک نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح تو بھی انسان کی فطرتی ناپاکی سے جو لازم بشریت ہے اور خون حیض سے مشابہ ہے ترقی کر گیا ہے اب اس پاک لڑکے میں خون حیض کی تلاش کرنا حمق ہے۔ وہ تو خدا کے ہاتھ سے غلام ذکی بن گیا۔ اور اسکے لئے بمنزلہ اولاد کے ہو گیا۔ اور خدا تیرا متولی اور تیرا پرورندہ ہے اس لئے خاص طور پر پدری مشابہت درمیان ہے۔"

(اربعین ۴ حاشیہ ص ۲۳ مطبوعہ وزیر ہند پریس امرتسر مورخہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء)

سب سے اول آپ ترجمہ کی طرف غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا عربی عبارت (الہام) کا یہ ترجمہ ہے یا اضافہ۔ کیا ترجمہ اور اضافہ میں ذرہ فرق نہیں ہوتا؟ یہ کسقدر غضب ہے کہ اس بے تکے اضافہ کو ترجمہ قرار دیکر تبحر علمی کا انکشاف فرمایا ہے۔ نیز وہ کون سے اُردو الفاظ ہیں کہ جن سے نقلنا یا نادکونی بردًا ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنیٰ کا ترجمہ نکلتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر کیا یہ مکمل ترجمہ ہے؟

مرزا صاحب حائضہ ہونے کے بعد اپنے حاملہ ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔

"استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھیرایا گیا ہے"

(کشتی نوح ص ۴۷)

بارے شکر ہے کہ یہ بات عملی صورت میں بھی ظہور پذیر ہوئی کہ حیض امیدواری (حمل) کی ظاہرہ علامت ہے۔ اہا! وہ وقت بھی نزدیک آتا ہے کہ وضع حمل جلوہ گر ہو کہ مرزا صاحب کی معجز نمائی اور اعلےٰ درجہ کا نشان صداقت مسیحائی ظاہر ہو۔ ایلو! وہ آگیا۔ بصورت الہام ارشاد ہے۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا۔ میرے (خدا کے) ہاتھ سے پیدا ہوا۔" (جل جلالہ)

مجھے ان الفاظ سے سخت حیرانی ہوتی ہے۔ جو فرمایا ہے کہ "اس لئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے۔" امر واقعہ تو یہ ہے کہ جس کو حیض آئے اس سے بچہ پیدا ہو۔ نہ یہ کہ حائض ہی اپنے حیض کا بچہ بن جائے۔ ناظرین الہام مرزا صاحب میں پھر غور فرمائیں۔

"پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا۔ اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ اسلئے تو مجھے بمنزلہ اولاد کے ہے۔"

کیسی اُلٹی منطق ہے کہ بچہ تو بنا پاک تغیرات کے خون سے جو بصورت طمث بطن مرزا صاحب میں تھا۔ جسکو ہماری آنکھیں اس نونہال خوشگوار اور نوید ہونہار کی دید کو ترس رہی تھیں کہ اب بطن مرزا صاحب سے جلوہ گر ہوا چاہتا ہے۔ مگر آہ! ہماری امنگیں کرکری اور تمام خوشیاں مبدل بہ یاس ہو گئیں کہ جب ملہم مرزا صاحب خلاف فطرت انہی کی ذات کو وہ موعود لڑکا متصور کراتا ہے کہ یہی غلام ذکی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب سے لڑکے کا پیدا ہونا ایک اسکی ان متواتر نعمتوں میں سے ایک نعمت عظےٰ تھی۔ اور مرزا صاحب ہی کو بمنزلہ اولاد متصور کرانا کوئی نعمت نہیں۔

مرزائی دوستو! الیس منکم رجل رشید۔ کیا کوئی تم میں دانا شخص نہیں ہے۔ کہ جو اس فلسفہ کو سمجھائے کہ ہاں حائض کے حیض سے ہی بچہ پیدا نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ خود اپنے طمث سے بھی اُسکا بچہ ہو جانا صحیح ہے۔ اس کو بجز مرزائی امت کے شاید کوئی مانے۔

آہ! جب از روئے قرآن و حدیث ان کو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ تو بڑے طنز کرتے اور فضول تمسخر اُڑاتے ہیں۔ کہ یہ ناممکن ہے ہو نہیں سکتا۔ حالانکہ خدائے عزیز و حکیم نے ان کی زبان سے بھی نکلوا دیا ہے کہ

"مسئلہ حیات مسیح تو خدا کے فضل سے ایسا صاف ہو گیا ہے کہ اس پر کچھ لکھنے اور کہنے کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ مگر بعض ناواقف اپنی نادانی کی وجہ سے اب بھی بعض دفعہ اس مسئلہ پر گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔" (ریویو آف ریلیجنز ص ۱۱ بابت اکتوبر سنہ ۲۲ء)

مگر پھر بھی نادانی سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اور یہاں کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ سیحنا دہیدنا۔ یہ کیا اُلٹی گنگا بہ رہی ہے کہ وہ خوبصورت لڑکا جو بطن آنجناب سے ظہور ہونا موعود ہے۔ کہاں غت ربود اور نیست و نابود ہو گیا؟ اور اس کی بجائے خود بدولت کیسے بمنزلہ اولاد ہو کر لڑکے بن گئے؟ یہ کیا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر ہماری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا؟

اور اُن کا بمنزلہ خدا کی اولاد ہونا شاید آیہ شریفہ ولم یتخذ ولدا (پ ۱۸) کے ماتحت ہو۔ اور اسکے یہی معنے ہوں۔ حیرانی ہے کہ مرزائی دوست عیسائیوں کے سامنے کس طرح کھڑے ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ بھی ابنیت مسیح کے قائل بفحوائے "وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ و نحن ابناء اللہ واحباءہ" اور مرزائی امت اپنے مسیح مرزا صاحب کی ابنیت کے دلدادہ۔ بموجب "انت منی بمنزلۃ ولدی" (الاستفتا ص ۸۲) اسمع ولدی۔

اور عیسائی اپنے مسیح کو حمل و حیض وغیرہ سے ملوث نہیں کرتے۔ اس کا سہرا مرزائی امت کے ہی سر ہے۔ خدا جانے یہ کس نبی کا معجزہ ہے۔

مرزا صاحب اپنے منہاج نبوت پر ہونے کی بابت فرماتے ہیں۔ کہ

"میں ہر روز اس بات کیلئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ چاہے۔" (اربعین ۳ ص ۱۲)

اسی لئے از روئے منہاج نبوت ہی دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ معجزہ (طمث و حمل) آنجناب سے پہلے کس نبی سے صادر ہوا ہے اور کس کو ایسا الہام ہوا ہے؟ جو آپ کی سچائی نبوت کی دلیل ٹھیر سکے۔

مرزائی امت خواہ مرزا صاحب کی روح سے بھی مدد لیکر یہ بات ثابت کرنا چاہے کہ فلاں نبی کو ایسا الہام

نکات مرزا - معارف و نکات مرزائیہ اور عجائبات الہامیہ کا نہایت دلچسپ مجموعہ۔ قیمت ۵/ (مجلد)

ہوا ہے۔ یا اُن کو بھی حمل وحیض وغیرہ معاذ اللہ آیا ہے۔ تب بھی ہرگز نہیں دکھلا سکینگے۔ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ کیا قرآن وحدیث کے الفاظ سے کوئی دکھلا سکتا ہے کہ ہاں ایک مرد کو حیض وحمل ہو سکتا ہے۔ یا ہوا ہے۔ کوئی نہیں ہرگز نہیں۔ یہ جام طمث مرزا صاحب کے ہی حصہ بخرے میں آیا ہے۔ شاید اسلئے کہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مرزا صاحب محض مرد ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہیں۔ جس کو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ اسی کی تائید میں ایک اور الہام ہے۔

"یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة"۔

(اربعین ۲ صہ ۶)

"یعنی اے مریم! تو اور زوج باغ میں رہو۔[1]"

یہاں مریم (جو اسم معرفہ مؤنث ہے اس) سے مراد مرزا صاحب ہیں مگر زوج مرزا سے نیاز حاصل نہیں ہوا۔ کہ کون ہے۔ اگر کہا جائے کہ ان کی بیوی مراد ہے تو یہ بھی عجیب تر ہے۔ کہ مریم اور اُسکی بیوی یا نصرت جہاں بیگم اور اسکی بیوی۔

ناظرین! یہ ہے الہامات مرزا کا اک نمونہ کہ پہلے مرزا جی کو حیض آتا ہے۔ پھر حمل قرار پاتا ہے۔ پھر وضع حمل چونکہ ایک کٹھن امر ہے ایسی تکلیف شاقہ کی کون برداشت کرے۔ اسکی بجائے خود بدولت طمث مآب ہی خوبصورت لڑکا اور غلام ذکی بنکر خدا کے اور اپنے درمیان پدری شباہت قائم کر لی جاتی ہے۔ "دروغ گو را حافظہ نباشد"۔ اصل بات یہ ہے کہ مذکورہ الہام محض ایک فضول ڈھکوسلا اور شیطانی کلام ہے۔ آہ! ومن اظلم ممن افترٰے علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیئ۔ الآیہ (پ ۷ ع ۱۷)

کیا ایک خلاف عقل ونقل اور لاطائل کلام بھی وحی اور الہام ربانی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے؟

تمہیں تقصیر اُس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ذرہ مرزائیو! انصاف سے کہیو خدا لگتی

(میاں جی غلام رسول راہوتی خریدار ۶۴۷۵)

---

[1] شاید یہ الہام ایام طاعون کا ہے۔ کیونکہ بطور حفظ صحت باغ کی رہائش ٹھیک ہے۔ ۱۲ منہ

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۳۳) اسی طرح آپ نے ایک فرمان ضحاک بن سفیانؓ صحابی[1] کی طرف لکھوایا۔ جسمیں مقتول کی دیت میں سے اُسکی بیوہ کو حق وراثت ملنے کا حکم مذکور تھا۔ اس کا ذکر بھی امام دار الہجرۃ امام مالکؒ نے موطا میں اور امام شافعیؒ نے کتاب الام میں کیا ہے[2]۔

تیسری قسم کی تحریروں کی اندرون وبیرون عرب کے سرداروں اور بادشاہوں کو **دعوۃ اسلام** کے خطوط لکھنے کی مثال یہ ہے کہ آپ نے مقوقس شاہ اسکندریہ کو جو ایک عیسائی بادشاہ تھا یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط۔ سلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوك بدعایۃ الاسلام۔ اَسلِمْ تَسْلَمْ۔ یؤتك اللہ اجرك مرتین۔ فان تولیت فان علیك اثم اھل القبط۔ ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

(زاد المعاد مطبوعہ کانپور جلد اول صہ ۵۱۹)

"خدائے رحمن ورحیم کے نام سے (شروع) محمد خدا کے بندے اور اُسکے رسول کی طرف سے مقوقس شاہ قبط کی طرف۔ اُس شخص پر جو ہدایت (الٰہی) کی پیروی کرے سلام ہو۔ بعد اس کے (معلوم ہو) کہ میں تم کو اسلام کی دعوت سے (خدا کی طرف) بلاتا ہوں۔ اسلام لے آؤ۔ تو بچ جاؤ گے اور خدائے تعالےٰ تم کو دُہرا اجر دیگا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو قوم قبط کا گناہ تمہارے ذمہ ہوگا

اور اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں برابر ہے کہ ہم سوائے خدا کے کسی اور کی عبادت نہ کریں اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ بنائیں۔ اور ہم ایک دوسرے کو اپنا مالک و پروردگار نہ بنائیں۔ پس اگر (یہ اہل کتاب اس بات سے) روگردانی کریں۔ تو (اے مسلمانو!) تم کہو کہ (اے اہل کتاب!) تم گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان (خدا کے فرمانبردار) ہیں"۔

ہم نے اس قسم کے سب خطوط کا ذکر اپنی کتاب "**تاریخ نبوی**" میں کسی قدر تفصیل سے کر دیا ہے۔ اس مقام پر خاص اس خط (شاہ اسکندریہ والے) کو اس لئے منتخب کیا ہے کہ زمانہ حال کے انکشافات میں سے ایک نہایت متبرک وقابلقدر انکشاف یہ ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ نامہ عنبر شمامہ باصلہ افریقہ کے عیسائیوں کے ایک گرجا سے دستیاب ہوا ہے۔ وہاں سے سابق خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان غازی مرحوم کے پاس بصد ادب وتکریم بطور تبرک استنبول میں پہنچایا گیا۔ جنہوں نے اس کے فوٹو چھپوا کر دنیا کے ہر قطر میں اسکی اشاعت کر دی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ کہ اس ذرہ بیمقدار گناہگار سیاہکار کو بھی یہ تحفہ شاہوار وگوہر آبدار نصیب ہوا۔

محدثین (رحمہم اللہ) نے اپنے حافظہ خداداد سے اس کے الفاظ کی جو روایت کی ہے اور ہم نے اسکی عبارت اوپر نقل کر دی ہے۔ اُس میں اور اس فوٹو کے الفاظ میں کوئی قابل لحاظ فرق نہیں ہے کیونکہ دونوں کے الفاظ برابر ایک ہی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس مکتوب عکسی کا رسم الخط قدیم ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت عہد میں عربوں میں مروج تھی اور جس رسم الخط میں ہم لکھتے پڑھتے ہیں وہ بعد کے زمانوں میں بہت دفعہ کی اصلاح کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اسی لئے اسکو خط **نسخ** کہتے ہیں۔

اس مکتوب عکسی کے الفاظ میں اور محدثین کے محفوظ الفاظ میں صرف یہ فرق ہے کہ محدثین کی روایت میں "ادعوك بدعایۃ الاسلام" ہے اور ایک روایت میں "بداعیۃ الاسلام" بھی ہے۔ اور اس مکتوب

---

[1] ضحاک بن سفیان صحابیؓ کے ترجمہ میں حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا وروی سعید بن المسیب عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان یورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیت زوجھا۔ (اصابہ جلد ۳ صہ ۵۳۶ قسم اول مطبوعہ کلکتہ ۱۲ منہ)

[2] کتاب الام للامام الشافعی جلد ۶ صہ ۷۷ مطبوعہ مصر۔ ۱۲ منہ

شریف میں "ادعوك بدعوة الاسلام" ہے۔

عربی زبان کا تھوڑا سا علم صرف جاننے والے اصحاب بھی جانتے ہیں کہ دعا یدعو کا مصدر کئی طرح پر آتا ہے دُعاءٌ۔ دعویٰ۔ دَعْوَةٌ۔ اور دِعَايَةٌ اور داعيةٌ سب مصدر ہیں۔ چنانچہ "مجمع البحار" میں لفظ دعا کے ضمن میں اسی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔

ادعوك بدعاية الاسلام اى بدعوته وهى كلمة الشهادة التى يدعى اليها اهل الملل الكافرة وروى بداعية مصدر كالعافية۔

اور اس سے پہلے فرماتے ہیں۔

الدعوى الادعاء فما كان دعوٰهم والدعاء واخر دعوٰهم وله دعوة الحق۔

(باقی باقی)

نجد سے قرن الشیطان

باز گو از نجد و از یاران نجد

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۲۳۔ اپریل)

چونکہ یہ رسم بد یعنی سورج کی پرستش اس زمانہ میں ہندوستان ہی میں تھی اور ہے بھی۔ اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس ملک میں سورج پرست لوگ رہتے ہیں اور جس طرف سے سورج نکلتا ہے (یخرج بدل یطلع۔ فتح) وہاں بہت فتنہ اور فساد ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آنحضور نے اس ملک میں آکر اس فتنۂ شرک اور عبادت لغیر اللہ کو مٹانے والی اور کفار سے جہاد کرنے والی جماعت کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ فرمایا۔

عصابتان من امتى احرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة مع عيسى ابن مريم۔

(نسائی مسند احمد وغیرہ)

"یعنی دو ایسی جماعتیں میری امت سے ہونگی جن کو اللہ تعالےٰ آگ جہنم سے بچائے رکھیگا۔ ایک تو وہ جماعت جو ہندوستان میں غزا کرکے (اعلائے کلمۃ الحق) کریگی۔ اور دوسرے وہ لوگ جو عیسےٰ بن مریم کے ہمراہ ہونگے"۔

اللھم ارزقنا رفاقته واجرنا من خزى الدنيا وعذاب يوم القيمة۔

ہمارے انگر صاحب الفاظ "من" اور "منہا" سے بہت گھبرائے۔ لیکن اس میں اُن کو معذور سمجھتا ہوں کیونکہ آپ نے صرف یہی ایک حدیث کہیں سے سنی یا پوچھ لی ہوگی جو "الفقیہ" میں لکھدی۔ کاش وہ دوسری احادیث جو اسی باب کے ضمن میں ہیں۔ اُن کے الفاظ پر بھی نظر ڈال لیتے۔ جہاں الفاظ "من حیث" لکن شك هل قال بها او "منها" یخرج بدل یطلع" موجود ہیں (فتح الباری پ۲۹ ص۳۳) تو اس قدر ذ سٹ پٹاتے۔ اور اُن کا یہ اضطراب (جسکے اثر سے بچارے العراق کو العاق لکھ رہے ہیں) نہ رہتا۔

تو اب اس کا مطلب اگر

"شیطان کا سینگ بھی اسی طرف (مشرق) سے چڑھتا ہے"۔ (اہلحدیث ۲۳۔ اکتوبر ۲۵ء)

لکھدیا تو کونسا جرم کیا۔ کیونکہ اکثر شارحین حدیث نے یہی مراد لی ہے کہ مطلب سورج ہے اور سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ اسلئے آنحضور کا مطلب یہ تھا کہ اُسطرف فتنے اور فساد ہیں۔ اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کی بستی اسی طرف ہے۔ اس سے یہ مطلب نہ لینا چاہیئے کہ آنحضور نے سورج کو حقیقتاً قرن الشیطان فرمایا بلکہ اسکا مطلب گذشتہ تصریحات سے واضح ہے کہ چونکہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان اپنے سینگ اس سے ملا دیتا ہے تاکہ آفتاب کی پرستش کرنے میں لوگ اُسکی پرستش کریں۔ لہٰذا استعارۃً ارشاد ہے۔

اخبار الفقیہ میں انگر صاحب نے ملک عرب کا ایک نقشہ دیکر اُسپر خطوط لگا کر اس بات کے ثبوت کی بیہودہ کوشش کی ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے عین مشرق میں واقع ہے۔ لیکن اس معاملہ میں بھی صاحب موصوف نے علم جغرافیہ سے بالکل کورا پن اور جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر اس پر جرأت یہ کہ جغرافیہ دانوں کو چیلنج دیتے ہیں ؎

چہ دلاور است دزدے، کہ بکف چراغ دارد

جو لوگ علم جغرافیہ جانتے ہیں اور اس علم کی تمام شاخوں کے مطالعہ کا ذوق سلیم رکھتے ہیں ان پر یہ بات روشن ہے کہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً خط سرطان سے قدرے اوپر اور ۲۳½ اور ۳۰ ڈگری خطوط عرض البلد کے درمیان واقع ہے۔ اور ٹھیک اسکے شمال میں نجد ہے۔ ملاحظہ ہو نقشہ نمبر (۷) صفحہ ۱۰۲ Our Old World A Human (ہماری نئی دنیا) Geography (ہیومن جغرافیہ۔ جسمیں نئے اور خاص خاص کوشش سے مرتب کئے ہوئے نقشے بھی موجود ہیں۔ اور جو حال ہی میں ۱۹۲۵ء کے اندر گلاسکو شہر میں چھپا ہے۔ اور جس کے مصنف ایک فاضل مسٹر کیمرن رسین ہیں۔ اسمیں اُنہوں نے لکھا ہے کہ نجد مدینہ منورہ سے شمال میں واقع ہے۔

اور ساتھ ہی یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ نجد کے بہت سے حصے ہیں۔ اور نجد سے مراد وہ شمالی سطحات مرتفع ہیں جو صحرائے شام تک چلے گئے ہیں اور عام شارحین حدیث نے بھی اسکی تشریح کردی ہے۔ چنانچہ علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح میں فرماتے ہیں۔

اما نجد فهو كل مكان مرتفع وهو اسم لعشرة مواضع والذى ادهمنا اعلاها تهامة واليمن واسفلها الشام والعراق۔ (انگر صاحب اسکے معنے اچھی طرح کسی سے سمجھ لیں) یعنی لفظ نجد کے لغوی معنے "بلند جگہ" ہے سطح مرتفع۔ اور لفظ نجد کا اطلاق اصطلاحاً دس جگہوں پر ہوتا ہے۔ یعنی نجد دس ہیں جنمیں عراق وغیرہ بھی شامل ہے۔ اب فرمایئے انگر صاحب! آپ نے ریاض کو کیوں مخصوص کرلیا؟ ہائے تعصب تیرا ستیاناس!۔

ہاں یاد آگیا۔ مدینہ منورہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے ۲۳½ اور ۳۰ خطوط عرض بلد کے درمیان واقع ہے اور اسکے نیچے سے خط سرطان عین مشرق میں کراچی سے ہوتا ہوا ہندوستان میں سے گذرتا ہے۔ اور اتفاق دیکھو کہ ہندوستان میں بریلی (جہاں آجکل کفر کی مشین ہے) بھی ٹھیک ۲۳½ اور ۳۰ خطوط عرض بلد کے درمیان میں ہے۔ یعنی مدینہ منورہ سے ٹھیک مشرق میں یہ شہر واقع ہے۔ تو کیا تعجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "مشرق" سے مراد یہی بریلی مراد ہو۔ امید ہے کہ انگر صاحب اس حقیقت کو کلیجہ تھام کر تسلیم

ahmadimuslim.de

کرینگے - ورنہ وہی ارشاد فرمائیں کہ بریلی کو ہم کیوں عین مشرق مدینہ اور " الا ان الفتنۃ ھھنا " کا حقیقی مورد کیوں نہ سمجھیں جہاں بیشمار فتنوں کی ایجاد ہوئی۔ جہاں اسلام کی اصلی صورت کو مسخ کر دیا گیا جس جگہ حقیقی اسلام کو محض گیارہویں ' چہلم ' ندا غیر اللہ ' اور امت مرحومہ کی تکفیر میں محدود کر رکھا ہو۔ جہاں اسلام کے منور چہرہ کو مسخ کرنے والے مجدد پیدا ہوں اور جہاں کے مفتی اپنی شرذمۂ قلیلہ کے سوا تمام کلمہ گوؤں کو۔ ہاں اصحاب قبلہ کو۔ ہاں ہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں کو۔ مجاہدین فی سبیل اللہ کو۔ خدام دین کو کافر و ملحد اور لعنتی سمجھتے ہوں۔ اور جہاں ہر حقیقی مسلم و مومن اور مجاہد کی مخالفت اور تکفیر ہو۔ کیا یہ فتنہ کم ہے ؟ کہ جب امت مرحومہ کا شیرازہ پہلے ہی منتشر ہو رہا ہو۔ اسلام کی حالت کمزور ہو۔ اور شاطر و عیار دشمن گھات میں ہوں۔ انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم - اور مسلمانوں پر چاروں طرف سے اقوام عالم کا حریفانہ ہجوم ہو۔ کفار اس کوشش میں ہوں کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے۔ (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والی ہستیاں سطح ارضی پر سے معدوم ہو جائیں۔ تو اس حالت میں یہ بریلوی ' لکھنوی ' جماعتی ' دیداری ' جو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ مسلمانوں میں آتش فتنہ مشتعل کریں ' تفریق و تشتیت کا سبق دیں ' نفاق و عداوت کا بیج بوئیں۔ اعتصام بحبل اللہ سے منحرف ہوں۔ اور اعدائے اسلام کو خالص اسلامی معاملات میں دخیل ہونے کی دعوت دیں۔ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت۔ اور مجاہدین اور خادمان اسلام کو کافر کہکر خارج از اسلام سمجھیں۔ اور پھر دعوے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور مجدد۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم۔

اندریں حالات کون عقلمند ہے جو بریلی کو خصوصاً اور ہندوستان کو عموماً مشرق فتن نہ خیال فرمائے۔ یہی ہندوستان ہے جہاں ایسی ہستیاں اُٹھیں جنہوں نے مہدویت اور نبوت کا دعوے کرتے ہوئے اپنی دجالیت اور کذب کا ثبوت دیا۔ اور ہندوستان میں وہ فتنہ اور کہرام بپا کیا کہ الامان۔ آجتک یہ دروازہ ایسا کھلا کہ آجکل چپہ چپہ پر جھوٹے مسیح اور دجالین کذابین کا پنجاب و ہند گویا سٹور (ذخیرہ) ہو رہا ہے ۔

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

نقشہ عرب ٹھیک اور درست ہمراہ دیا جاتا ہے ناظرین اسے ملاحظہ فرمائیں اور اخگر صاحب کے تبحر علمی کی اُلٹی گنگا بہتی ہوئی دیکھکر اسکی داد دیں کہ کسقدر ابلہ فریبی اور علمی کم مائیگی کا ثبوت دیا ہے۔

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا واھدنا الصراط المستقیم - وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الضالین واھدھم ھدایۃ المتقین - آمین -

(عبد الرحمٰن)

کھلی چٹھی

بنام سید فضل شاہ صاحب گدی نشین جلالپور ضلع جہلم

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہو کہ ہمارے گاؤں سے ایک دوست حسن اتفاق سے جلالپور میں شاہ صاحب کے پاس پہنچا اور مفصلہ ذیل مسائل دریافت کئے۔

(۱) کیا کسی پیر کی بیعت کرنا ارکان اسلام سے ہے ؟

(۲) کیا پیر کی قدمبوسی کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ؟

(۳) نماز تراویح کتنی رکعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ؟

(۴) اہلحدیث کی اقتدا کرنا جائز ہے یا نہ ؟

(۵) کیا تقلید شخصی فرض ہے یا واجب یا سنت ؟

ان سوالات کو قرآن و حدیث سے مدلل طور پر بیان فرما کر اجر خداوند کریم سے حاصل کریں۔

شاہ صاحب نے جو جواب دئے ذیل میں درج ہیں

(الف) پیر کی بیعت کرنا فرض ہے جسکا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے یعنی حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو جا کر اپنا پیر کریں

(ب) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کرتے تھے جو کتب حدیث میں موجود ہے۔ اور قرآن مجید میں قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ملاحظہ کریں۔

(ج) تراویح کی نماز بیس رکعت صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع امت ہے۔ سوائے چند لا مذہبوں کے سب اسکے قائل ہیں۔

(د) اہل حدیث کی اقتدا کا اسی پر قیاس کر لیں کہ امام صاحب کا فتوے ہے کہ اگر کسی گاؤں میں نصف آبادی اہل حدیثوں کی ہو اور نصف سکھوں کی ہو تو نو وارد مسافر کو اگر رات گذارنی ہو تو سکھوں کے گھر رات گذارے اہلحدیثوں کے گھر نہ رہے۔ کیونکہ انکو گھر میں رہنے سے ۔

(ہ) تقلید شخصی کے فرض ہونے پر کسی کو شک نہیں قرآن و حدیث میں کئی جگہ پر صاف صاف مذکور ہے۔ لا مذہبوں کے انکار سے سروکار نہیں۔

یہ ہیں شاہ صاحب کے جوابات۔ اب شاہ صاحب کی خدمت میں بڑے ادب سے گذارش ہے کہ آپ مہربانی فرما کر ان مسائل کو مدلل طور پر قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ اور گول مول کہہ دینے سے کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوا کرتی۔ قصہ حضرت موسےٰ و حضرت خضر کا بیعت پیر پر چسپاں کرنا مع حوالہ تفسیرات و حدیث مفصل بیان فرمائیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قدمبوسی صحابہ کا کرنا کونسی حدیث کی کتاب میں آیا ہے ؟ نماز تراویح کی بیس رکعت پر اجماع ہونا اور خود آنحضور کا پڑھنا صحیح حدیث سے مع حوالہ تحریر کریں ؟ اہلحدیث کی اقتدا کا جو عقدہ آپ نے حل فرمایا ہے۔ بحوالہ کتب معتبرہ اظہار فرما کر پبلک پر روشن کریں۔ تقلید شخصی کے مسئلہ پر قرآن و حدیث سے بیان فرما کر سائل کی تسلی کریں۔

جناب شاہ صاحب ! ان مذکورہ بالا مسائل کو اگر آپ قرآن و حدیث سے ثابت کر دیویں۔ تو فی سوال حل کردہ بدلائل قطعیہ بیس بیس روپیہ انعام حاصل کریں۔ اگر آپ میں کچھ علمی جوہر ہے تو کسی اخبار کے پرچہ میں ان سوالات کو وضاحت سے بیان فرما کر مخلوق خدا کو عموماً اور مجھ مسکین کو خصوصاً شکوری کا موقع بخشیں۔

لیکن یاد رہے کہ عالمانہ طرز پر مسائل کو مدلل طور پر اندراج کرائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیروں والی پیچ گتل مار کر طالب علموں کو ہنسنے کا موقع دیویں۔ مگر قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کیطرح قرآن سے دلائل پیش کرینگے۔ وہ بھی بحوالہ القرآن کہا

ahmadimuslim.de

اسلام اور عورت

حدیث :- "تم اپنی عورتوں کو نیکی کی نصیحت کرو نیک باتیں اور دین کے مسئلے سکھاؤ کیونکہ وہ عورتیں تمہاری تابعدار اُن کے ناموس تمہارے ہاتھ ہیں۔ تم اُن کا نان نفقہ زیادہ کرو کے تو حق تعالےٰ تمہارا رزق اور عمر زیادہ کریگا جیسا سلوک تم اُن کے ساتھ کروگے خدا تمہارے کریگا۔

اور تب حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے جناب باری میں اپنی بی بی سارہ کی بدخلقی کا گلہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے وحی وحی بھیجی۔ اے میرے خلیل سارہ کو میں نے بائیں طرف کی ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے جیسے سب عورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر تو اُسکو سیدھی کریگا تو سیدھی نہ ہوگی بلکہ ٹوٹ جائیگی اور تو صبر کر۔"

حدیث :- "جو شخص عورت کی بدخلقی پر صبر کریگا اُس کو حضرت ایوب کی برابر اجر و ثواب ملیگا۔"

حدیث :- "مرد کو واجب ہے کہ اپنی جورو باندی غلام کو علم سکھائے اور دین کے مسئلے سُنائے اور اگر اُسکو علم نہ ہو تو سیکھ کر سکھائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اُسکو حکم دے جہاں خدا و رسول کا ذکر۔ دین کے مسئلے سکھائے جاتے ہوں جا کر سیکھے۔ مردوں کو چاہئے کہ علم سیکھنے سے عورتوں کو نہ روکیں۔ عورت کے مرد پر پانچ حق ہیں۔ اول عورت سے پردہ میں خدمت لے۔ دوسرے نماز روزہ کے احکام سکھائے تیسرے اُس کو رزق حلال کھلائے جو گوشت حرام کے مال سے موٹا ہوگا وہ دوزخ میں گلیگا۔ چوتھے عورت پر کسی قسم کا ظلم و زیادتی نہ کرے کیونکہ عورت مرد کے پاس امانت ہے۔ پانچویں اگر عورت زیادتی و زبان درازی کرے تو مرد صبر کرے۔ اور غصہ میں آکر منہ سے کچھ کہہ نہ بیٹھے۔ مرد کے صبر سے عورت شرمندہ ہو کر خود بدخوئی نہ کریگی۔"

ایک شخص اپنی عورت کا گلہ لیکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر پہنچا۔ دیکھا کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ سے زبان درازی کرتی تھیں۔ یہ خیال کرکے کہ یہ خود اس بلا میں گرفتار ہیں دروازہ سے لوٹا حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا تو اُسکو بلایا اور سبب پوچھا۔ تو اُس نے کہا کہ میں اپنی جورو کا گلہ لیکر آیا تھا جب آپ کو بھی اس بلا میں گرفتار دیکھا تو لوٹ گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میری بی بی کے مجھ پر بہت حق ہیں اس وجہ سے میں نے اُس کو معاف کیا۔ اول وہ میرے اور دوزخ کے درمیان آڑ ہے کہ حرام سے مخلوط نہ ہوں۔ دوسرے وہ میری نگہبان ہے جب میں کہیں جاتا ہوں تو میرے مال کی حفاظت کرتی ہے تیسرے وہ میری دھوبن ہے جب میں نہاتا ہوں وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھے میرے بچہ کی دائی ہے کس محنت سے پرہیز کرکے دودھ پلاتی ہے۔ پانچویں میری بھٹیاری ہے پکانے میں کسی وقت سُستی نہیں کرتی۔

یہ سُنکر اُس نے کہا کہ میری عورت کے حقوق بھی مجھ پر ایسے ہی ہیں۔ میں نے بھی معاف کیا۔

اور یہ بھی شرعی تعلیم ہے کہ عورت اپنے آپ کو خوب پاک و صاف رکھا کرے تاکہ خاوند کی رغبت زیادہ ہو۔ اور جس مرد نے اپنی فرمانبردار عورت کو گالی دی گویا اُس نے مدد کی فرعون کی حضرت موسے علیہ السلام کے مقابلہ میں۔ اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اُس کو نرمی اور آہستگی سے نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس سے کنارہ کرے۔ اور وہ اگر اس پر بھی نہ مانے تو یہ دل میں خیال کرے کہ میں نے نہ معلوم ایسی خدا کی کیا نافرمانی کی ہے جو میں اس بلا میں گرفتار ہوں۔

دیکھا آپ صاحبان نے کہ اسلام نے کس درجہ حقوق اور غیرت و وقعت عورتوں کو عطا کئے ہیں۔ جسکا مقابلہ کوئی مذہب نہیں کرسکتا۔

(عورت کیا ہے)

(۱) خدا نے عورت کو مرد کیلئے بنایا ہے۔
(۲) دنیا غمگین تھی باغ ویران تھے۔ اور زاہد گوشہ نشین آہ آہ کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ عورت مسکرائی۔
(۳) وہ عمدہ سجی ہوئی میز بھی بھلا کچھ وقعت رکھتی ہے کہ جسکے قریب عورت جلوہ گر نہیں۔
(۴) دنیا میں سب سے زیادہ شریف چیز ایک پاک عورت ہے۔
(۵) پاکدامن عورت کی قیمت تو جواہرات سے بھی زیادہ ہے۔
(۶) عورتوں کی ہمنشینی سے بہتر کونسا اسکول اخلاق اور انسانیت کیلئے ہوسکتا ہے۔
(۷) عورت میں دنیا کی جنت اور بہشت پوشیدہ ہے۔
(۸) مرد عورتوں کے حق میں جو چاہیں کہیں لیکن عورات اُن پر حکومت کرتی ہیں۔
(۹) مرد جبتک دل یا آنکھیں رکھتا ہے عورت کی حکومت اُس سے کبھی زائل نہ ہوگی۔
(۱۰) عورت اور شراب جوان اور ضعیف کو سرشار بنا دیتی ہے۔
(۱۱) عورت کی مسکراہٹ تیر کی طرح دل میں اُتر جاتی ہے
(۱۲) وہ شخص بیوقوف ہے جو عورت کے استقلال کی رفتار کو زبردستی یا چالاکی سے دوسری طرف پھیر دینے کا خیال خام پکاتا ہے۔
(۱۳) کوئی بھی ایسا مرد ہے جو عورت کے دریائے استقلال کے سیلاب کو طاقت یا لیاقت سے روک سکے۔
(۱۴) عورت کی روح فضائے محبت میں سانس لیتی ہے۔
(۱۵) فردوس وہی مقام ہے جہاں محبت رہتی ہو۔
(۱۶) اہل تشریح کا یہی قول ہے کہ عورت میں دلربائی کی تاثیر ہے۔

عورت من مورت جنت کا ایک خوبصورت پھول ہے۔ باغ ارم کی مہک ہے۔ ننھے ننھے پودوں کی نزاکت ہے۔ کامنی خوشنما درخت کی لچک ہے۔ چاندنی کی ہلکی ہلکی اور بھلی بھلی روشنی ہے۔ آفتاب کی پہلی کرن ہے گلاب کے پھولوں کی نظر فریب شوخی ہے۔ خوشی کی لہر ہے۔ امیدوں کی دنیا ہے۔ دل مجبور کیلئے راحت ہے قلب مضطر کیلئے چین ہے۔ مرد کیلئے جام سرور ہے۔

جب وہ خوش ہوتی ہے تو راحت و انبساط کا مرقع نظر آتی ہے۔ شادمانی کی چلتی پھرتی تصویر بنکر سامنے آتی ہے۔ اس کی ہر جنبش مستانہ مرد کے دل کو دنیا سے مجبور کر دینے والا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اسکی حرکت مرد کی آنکھوں کیلئے ایک پُرکیف شراب کا جام پیش کرتی ہے۔ ایک کلمہ نہ کہنے پر بھی وہ خاوند کے دلی جذبات کو آنکھ ملاتے ہی سمجھ جاتی ہے۔ جب وہ میٹھی میٹھی اور بھولی بھولی باتیں کرتی ہے تو اسکا حسین چہرہ خلاف معمول چمکنے دمکنے لگتا ہے۔ اس کے جسم کی ہر جنبش

ہدایت الزوجین - میاں بیوی کے احکام اور نکاح و طلاق کے مسائل - قیمت ۲ر (علاوہ محصول)

سے اظہار مسرت ہوتا ہے۔ وہ ایک میٹھی چھری بنکر مرد کے دل میں اُترجاتی ہے۔ ایسی خوشنما چیز پر کیسے کیسے ظلم وستم دیگر مذاہب نے روا رکھے۔ یہ اسلام کا ہی حقیقی مدعا ہے کہ عورت کی ہرطرح بعزت کرنا چاہئے۔ اگر اسلام اس کی حمایت وہمدردی وعزت نہ کرتا تو آج یہ صنف بالکل تباہ وبرباد ہوگئی ہوتی۔ کیا موزوں شعر ہے ؎

شوخی سے ہر شگوفہ کے ٹکڑے اڑادئے
جس غنچہ پر نگاہ پڑی گل بنادیا

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مرادآباد)

قرب الٰہی

اللہ تبارک وتعالےٰ کا ارشاد ہے۔
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
"اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے"

نور ایک روشنی ہے۔ روشنی کا خاصہ ہے ہر بُری اور بھلی چیز کو بخوبی آنکھوں کے سامنے ظاہر اور ہویدا کردیتی ہے جسقدر روشنی سے قربت اور نزدیکی ہوگی اتنی ہی اشیا صاف نظر آئینگی۔ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے جسقدر اللہ تعالےٰ کی قربت زیادہ ہوگی اُسیقدر آسمانوں اور زمین کی ضرر رساں اور فائدہ مند اشیاء پر عبور زیادہ ہوگا۔ اور جسقدر بعد ہوگا اُسی قدر اندھیرا ہوگا۔ یعنی جہالت ہوگی۔ خواہ دنیا کی کوئی ڈگری وڈپلوما حاصل ہو۔ اور آخر درجہ اس بعد کا یہ ہے کہ انسان ذات وصفات باری تعالےٰ عز اسمہ میں مخلوق کو شریک یا دخیل سمجھنے یا ماننے لگے۔ اس حد پر بالکل اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اسی لئے ارشاد ہوا "اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ" کہ شرک ایک زبردست اندھیرا ہے جہاں ٹھوکریں اور دھکے ہیں اور راہ کا دستیاب ہونا محال۔ شلت مثلاً۔ ہندو قوم کو لیجئے کہ وہ اتنی معمولی بات نہیں سمجھ سکتے جو ایک بچہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ پتھر تو پتھر ہی ہے ایک جامد چیز ہے جو از خود نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان مگر اسکو پوج رہے ہیں۔ دوسری مثال گائے کی ہے۔ جس کے عوض ہزاروں اپنے جیسے انسانوں کا خون کرنے کو مستعد اور آمادہ ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مانتے ہیں کہ انسان اپنے بُرے کرم کی وجہ سے گائے بیل وغیرہ کا روپ دھارتا ہے۔ لہذا وہ انسان جو اپنے انسانی روپ میں ہے اعلےٰ ہے اس گائے سے۔ اور کوئی عقلمند یہ نہ کہیگا کہ اعلےٰ کو ادنے پر قربان کرنا چاہئے بجز اسکے جو شرک ظلمت میں ٹھوکریں کھارہا ہو۔

یہی کیفیت تعزیوں۔ قبوں وغیرہ والوں کی ہے کہ وہ اصلی راستہ گم کرچکے۔ اب وہ اینٹ چونے یا کاغذ کھپچی وغیرہ پر اشرف المخلوقات کو بھینٹ چڑھانے کی فکر کریں تو کیا عجب۔ یا حج سے روکنے کی تدابیر کریں۔ تو کیا تعجب۔ ان کو قرب الٰہی میسر نہیں کہ وہ نور سے مستفید ہوکر بُرے اور بھلے کو پہچان سکیں۔

جب انسان نور میں ہوتا ہے تو نفع وضرر کو جان سکتا ہے۔ نفع سے مستفید ہوتا اور ضرر سے بچتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمام جہان پر ظلمت شرک چھائی ہوئی تھی۔ اور سب سے زیادہ عرب پر جہاں رات دن خانہ جنگی رہتی تھی۔ اور وہ نعمتہائے آسمانی وزمینی سے بالکل مستفید نہ ہوسکتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرماکر وہ راہ ہدایت تلقین فرمائی جس نے ظلمت شرک کو پھاڑ کر بندوں کو اللہ تعالےٰ کی قربت تک پہنچادیا۔ تو وہی لوگ جو گم کردہ راہ تھے' اندھیرے میں دھکے کھارہے تھے قیصر وکسرے کے ممالک کے وارث ہوگئے۔ ان کیلئے زمین وآسمان کے خزانے کھل گئے۔ وہ اُستاد اقوام بنگئے۔ فوج کے جنرل۔ صوبہ کے گورنر۔ ملک کے حاکم۔ سیاست کے ماہر اور مدبر ہوگئے۔ یہ علوم انہوں نے کس یونیورسٹی یا فوجی کالج میں سیکھے تھے؟ اگر معلوم ہو تو "اللہ نور السمٰوات والارض" کو غور سے پڑھو معلوم ہوجائیگا۔

تمام علوم کا منبع ذات اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اور بایں تمام صفات وکمالات وہ "نور السمٰوات والارض" ہے۔ تو جسقدر زیادہ اس سے قربت ہوگی اُسیقدر زیادہ علوم حاصل ہونگے۔ قوت عمل بڑھیگی۔ اور جسقدر بُعد ہوگا اُسی قدر جہالت اور جمود پیدا ہوگا۔ احساسات مردہ ہوجائینگے۔ اور آپس میں خانہ جنگی ہونے لگیگی۔ کیونکہ اندھیرے میں دوست دشمن نظر نہیں آتا۔ اپنے پرائے کی پہچان نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت کی یہی تکمیل فرمائی کہ اپنی قربت کا راستہ اپنے بندوں کو بذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتادیا۔ جو اس راستہ پر چلا مراد کو پہنچا۔ زمین کا وارث ہوا۔ زمین وآسمان کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ باعزت اور بارعب وقار ہوا۔ پڑھو

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

اس راستہ کا نام اللہ تعالےٰ نے اسلام رکھا یعنی دربست فرمانبرداری بےچون وچرا تابعداری۔ اسی کو توحید کہتے ہیں۔ اور اسی حالت کے متعلق مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ او کما قال۔ (یعنی مومن کی فراست نہایت زبردست ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)

ایسی روشنی میں دھوکے کا احتمال نہیں۔ اس درجہ کو ولایت یا ایمان کامل کہتے ہیں۔ اور اس درجہ والوں کا ولی خود اللہ تعالےٰ ہوجاتا ہے۔ کما قال اللہ۔ "اللہ ولی المومنین"۔ اور "وَحَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ"۔ یعنی اللہ مومنوں کا ولی ہے اور فرمایا کہ مومنوں کو نجات دینا (اور دوسری جگہ ارشاد ہے کہ مومنوں کی نصرت کرنا) ہم پر حق ہے۔ یعنی ہم ضرور دینگے اور کرینگے۔ صحاح اور تواریخ میں مندرجہ واقعات شاہد ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو کفر وضلالت کے اندھیرے اور کفار کی شرارتوں سے نجات بھی دی اور نصرت بھی فرمائی۔

اگر یہ صحیح ہے اور بلاشبہ صحیح ہے تو یاقومنا! "مالکم لا ترجون للہ وقارا"۔ آؤ سب ملکر اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کریں اور عامل بنجائیں کہ علم عمل کیلئے ہے نہ صرف کتابوں میں پڑھنے کیلئے۔ وہ شخص عالم ہے جو احکام خدا ورسول صلعم کو وعظ ودرس میں نگران پر عامل ہے خواہ اُسکو آیات واحادیث کے عربی الفاظ نہ معلوم ہوں یا نہ یاد ہوں اور وہ جسکو سارا قرآن از بر ہو اور صحاح ستہ زبانی یاد ہوں مگر ان پر عامل نہ ہو تو کو دشعل دار اور جاہل "چارپائے بروکتابے چند" ہے۔

ہمارے خیال میں مسلمانوں کو بھی مرض لاحق ہے۔
سچ کہا ہے کسی نے کہ

سائیں کے ڈیرے دور ہیں جیسے لمبی کھجور
چڑھے تو چاکھے پریم رس۔ گرے تو چکنا چور

اسی کی مصداق ہماری حالت ہے کہ دن بدن نیچے ہی نیچے چلے جارہے ہیں۔ بس اسکا صرف ایک ہی علاج ہے کہ قربت الٰہی کی طرف قدم اُٹھائیں یعنی احکام الٰہی پر باتباع خالص جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح عمل کریں۔ یہی اللہ تعالےٰ کے حصول قرب کا راستہ ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ "فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا"۔ اور فرمایا کہ "ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ" یعنی خواہشات وجذبات کی پیروی قرب الٰہی سے دور کردیتی ہے۔ اس سے بچو۔

بس اللہ تعالےٰ کی قربت کے حاصل اور دارین میں معراج ترقی کے حصول کا واحد راستہ اسلام ہے یعنی وہ اسلام جو خواہشات اور جذبات کا تابع نہیں۔ جیسا ہمارا ہے کہ شعائر اللہ بھی ہم خود بنا لیتے ہیں۔ بلکہ وہ اسلام جس کو اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا محمد رسول اللہ صلعم نے تلقین وتعلیم فرمایا صحابہ کرام نے جان ومال سے پھیلایا جسکے بارے میں ارشاد ہے

لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ) جس سے خواہشات وجذبات حدود کے اندر رہتے ہیں اور جو عقل انسانی کو جلا دیکر قرب الٰہی سے منور کرتا ہے۔ یہ اسلام یہ ہے کہ اوامر ونواہی کی حسب حکم اطاعت مکمل۔ حلال وحرام کی تمیز پر استقامت قصص سے عبرت اور آیات متشابہات پر یکجہ بلا تاویل ایمان رکھا جائے کیونکہ ان کی تاویل سوائے اللہ تبارک وتعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ پڑھو

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ (آل عمران ع ۱)

جس نے ان اصول پر عمل کیا۔ ان کو پیش نظر رکھا وہی مراد کو پہنچا۔ اسی کو قرب الٰہی نصیب ہوا۔ وہی نعمہائے الٰہی اور آسمانوں اور زمین کے خزانوں سے مستفید ہوا۔ اور زمین کا وارث ہوا۔ اور جو اس کے خلاف چلا۔ غلام اقوام بنا۔ اور وہ نعمتیں اور وراثت جو اسکے بزرگ ترکہ میں اسکو دے گئے تھے ان کو بھی قائم نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ آنکھوں سے دیکھو تو آج وہ ممالک جن پر عرب کے وحشیوں نے اسلام کے ذریعہ قرب الٰہی کی قوت سے قبضہ کیا تھا اور ہم کو دے گئے تھے آج کہاں اور کس کے پاس ہیں؟ بڑھانا تو درکنار ہم ان کو رکھ بھی نہ سکے۔ کیوں؟ معاملہ صاف ہے ہم راہ سے بے راہ ہوگئے۔ دین الٰہی سے بھٹک گئے۔ اسلام کو اپنی خواہشات وجذبات کے ماتحت کرکے کچھ کا کچھ بنالیا جب راستہ ہی بدل گیا تو منزل پر پہنچنا کیسا۔ فتدبروا یا اولی الابصار۔

برادران اسلامی! اگر آپ کو میرے خیالات سے اتفاق ہے تو اسلام کو تمام ملونیوں سے صاف وپاک کرکے خالص کرنے کیلئے کون کون میری اعانت وامداد کیلئے کمربستہ اور مستعد ہوتے ہیں اور عہد واثق اور اقرار صالح کرتے ہیں کہ

"آج ہی سے احکام قرآنی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہو پوری طرح بلاخوف لومۃ لائم عمل کرینگے۔ یہانتک کہ فروعات اور جزئیات میں بھی طریق نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ذرہ برابر تجاوز نہ کرینگے۔ حتی کہ زندگی کا ہر لمحہ اور شادی وغمی کا ہر کام مطابق سنت نبوی صلعم کرینگے اور اس کے کرنے میں جو کچھ بھی تکالیف ومصائب پیش آئینگے سب کو بخندہ پیشانی برداشت کرکے سبیل اللہ سے سرمو نہ ہٹینگے۔ اور اس اسلام کو مسلمانوں اور غیر مسلموں تک عملاً اور قولاً پہنچانے میں جان ومال سے دریغ نہ کرینگے۔

دوستو! یہی کام ہے جو ہم کو کرنا ہے۔ اس کیلئے ہم مامور ہیں۔ لہذا اپنی ذات سے اسکو فوراً شروع کردو۔ پھر بال بچوں میں۔ پھر دوست احباب عزیز واقارب اور اہل محلہ میں شروع کردو۔ اسی طرح بڑھاتے جاؤ کہ یہی اسوۂ حسنہ ہے جو ہمارے لئے اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اسی سے ہم میں قوت عمل پیدا ہوگی۔ جمود رفع ہوکر روح زندگی کا ظہور ہوگا۔ اور ہر کام کیلئے میدان عمل وسیع ہماری نظر کے سامنے ہوگا۔ ذلت ورسوائی ادبار وتنزل دور ہوکر شاہراہ ترقی پر ہمارا قدم ہوگا۔ اور "نور السمٰوات والارض" ہمارا رہبر اور راہ نما۔

چونکہ ہم کو لفظ جمیعًا کے ساتھ حکم ہے اسلئے اہل دل کے سامنے ہم نے اپنے خیالات پیش کئے اور اسی بنا پر آپ کو دعوت جماعت دیتے ہیں کہ آئیے ملکر اسکو کریں۔ فمن انصاری الی اللہ۔

(محمد عبد الغفار الخیری عفا اللہ عنہ از دہلی)

شعائر اسلام

برادران اسلام! السلام علیکم۔ میں چند باتیں متعلق شعائر اسلام کے عرض کرتا ہوں۔ امید واثق ہے کہ برادران اسلام کیلئے مفید ثابت ہونگی۔

آجکل مسلمانوں نے کئی ایک باتیں غیر اسلام والوں کی اختیار کرلی ہیں۔ مثلاً تعلیم مسلمانوں کی ہے تو انگریزی۔ سلام وکلام ہے تو نصارے کا۔ لباس ہے تو انہی ضالین کا سا۔ شکل وصورت ہے تو وہ بھی قیصر وکسرے والوں کی سی۔ خورد ونوش کا طریقہ ہے تو وہ بھی عیسائیوں کا سا۔ حتے کہ جو پردہ اسلام میں ہے سو اس میں مسلمانوں نے انہی کی مشابہت شروع کردی ہے۔ سچ فرمایا صادق ومصدوق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لتتبعن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل یعنی یہود ونصارے کے قدم بقدم چلوگے حالانکہ میں تم کو منع کرتا ہوں کہ خالفوا الیہود والنصاریٰ یعنی یہود ونصارے کا خلاف کرو اور میری پیروی لازم پکڑو یاد رکھو لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ۔ تم میں سے کوئی ایمان والا نہ ہوگا جب تک کہ تمام کاموں میں میرے دین کی پیروی نہ کرلے۔

اب بھائیو! خیال فرمائیے کہ کونسا ایسا مسلمان ہے جو یہ نہ جانتا ہو کہ پردہ اسلام میں ایک لابدی امر ہے کہ جس کے کرنے کا حکم دوجہان کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہورہا ہے کہ

یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین ؕ

"اے نبی اپنے گھر میں یعنی ازواج مطہرات اور اپنی

رحمۃ للعالمین - آنحضرت کی سوانح عمری از قاضی محمد سلیمان منصور پوری - قیمت جلد اول ۲ دوم ۱ (المشتہر منیجر)

لڑکیوں اور تمام ایمان والوں کی عورتوں کو فرما دیجئے کہ اپنے اوپر چادریں اوڑھ لیا کریں۔ بے پردہ نہ رہا کریں۔ یہ اُن کا چادروں میں پردہ کے ساتھ رہنا اچھا ہے اس سے کہ بے پردہ رہکر مصیبتوں و آفتوں میں گرفتار کیجائیں"۔

اللہ سبحانہ تعالےٰ نے سچ فرمایا۔ طرح طرح کی ذلتوں میں مرد و عورت گرفتار ہوجاتے ہیں مگر پاکیزہ تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ کیا ہم مسلمانوں نے اس آیت کے مطابق اپنی بیویوں اور لڑکیوں اور اپنی بہنوں اور عزیز و اقربا کی عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم سنایا اور ان سے پردہ کرایا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو عرسوں و میلوں میں جانے سے روکا؟ کیا ہم نے ان کو ناجائز خلاف شرع محفلوں و مجمعوں میں جانے سے باز رکھا؟ کیا محرم کے دنوں میں جنگ نامہ و مرثیہ سننے سے اپنی مستورات کو منع کیا؟ کیا ہم نے ان کو زیارات قبور اور بے حجاب و بے پردہ قبروں کے مجاوروں سے کلام کرنے اور غیر محرم کے سامنے آنے و سفر کرنے سے روکا؟ کیا ہم نے اپنی عورتوں کو خلاف شرع بیاہ شادی اور گانے بجانے کی مجلسوں میں شرکت کرنے سے ممانعت کی؟ اگر ہم نے ان افعال قبیحہ کے کرنے سے اپنی عورتوں کو منع نہیں کیا اور حجاب و پردہ کی تاکید نہیں کی تو بس ہم کو اور آپ کو برباد ہونے کیلئے کافی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر والوں پر پردہ کی روک ٹوک نہیں کرتا تو لوگو خبردار ہوجاؤ وہ دیوث ہے۔ الا وھو الدیوث لا یجد رائحۃ الجنۃ و ان ریحہ یوجد من میسرۃ اربعین فریقا جنت کی خوشبو کی لپٹیں چالیس برس کی راہ سے پائی جاتی ہونگی۔

اسی طرح آپ نے عورتوں کو فرمایا ہے جو بن سنور کر خوشبو لگا کر مردوں کے مجمع میں سے جاتی ہیں الا کن اذکن ا یعنی خبردار ہوجاؤ وہ عورتیں زانیہ ہیں۔

اب مسلمان بھائیو! خود بھی عمل کرو اور بُرے افعال سے اجتناب کرو جیسا کہ حکم خداوندی ہے یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم یعنی اپنی آنکھ و جسم کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اپنے گھر والوں و عزیز و اقربا کی عورتوں کو بھی خلاف شرع بُرے افعال سے بچاؤ۔ اور خدائے تعالےٰ کا حکم سناؤ کہ یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن۔ اپنے آنکھ و جسم کی نگہداشت کریں اور نہ اپنی زینت کسی غیر محرم کو دکھائیں اور نہ زیور کو بجا کر چلیں تاکہ غیر مرد کو خبر ہو۔ اور نہ ان عورتوں کو علیحدہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ الا لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان۔ (آدمی نہیں خلوت کرتا کسی اجنبیہ عورت سے مگر تیسرا اُن کا شیطان ہوتا ہے) فوراً فحش کی طرف مائل کردیتا ہے۔ حتےٰ کہ عورت اپنے دیور جیٹھ کے ساتھ بھی تنہا مکان میں نہ ہو کیونکہ دیور جیٹھ کو بھی عورت کے حق میں موت فرمایا ہے۔

بھائیو! یہ ہے طریقۂ اسلام پردہ کے بارہ میں جو آج مسلمانوں نے ترک کردیا ہے خود عمل کرو اور اپنی مستورات کو بھی عمل کراؤ اور اللہ کے عذاب سے ڈراؤ کہ اللہ کے حکم کا خلاف کرنے میں مرد ہو یا عورت فلاح نہیں ہے۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (ڈرتے رہیں وہ لوگ جو اللہ کے خلاف کرتے ہیں کوئی فتنہ یا کوئی سنگین عذاب خدا کی طرف سے نہ پکڑ لے)۔

اور یہ بھی یاد رکھو اے میرے مسلمان بھائیو کہ قیامت کے روز خدائے ہم سے اور آپ سے پردہ کے بارہ میں ضرور بالضرور سوال کریگا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ والرجل راع علیٰ اھل بیتہ و ھو مسئول عن رعیتہ۔ یعنی ہر ایک تم میں سے سردار ہے اور وہ اپنی رعیت سے قیامت کے دن پوچھا جائیگا کہ کسطرح اپنی رعیت سے برتاؤ کیا اسلام میں رہکر یا غیر اسلام میں۔ اور اسی طرح آدمی اپنے گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر سردار ہے اور وہ سوال کیا جائیگا اپنے گھر والوں کے بارہ میں"۔ تو کیا عورتوں کے پردہ کے بارہ میں نہ پوچھا جائیگا۔ پھر اسوقت کیا جواب ہوگا! کہ باوجود "الرجال قوامون علے النساء" کے ہوتے ہوئے عورتوں کو نصیحت نہیں کیجاتی۔ ہاں کہاں سے نصیحت کیجائے جو آج عورتیں مردوں کی سردار ہوگئیں۔ بس اب خیر نہیں ہے۔ حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "لا یفلح قوم اذا امی علیھم امرأۃ" یعنی اس قوم میں خیر و برکت نہ ہوگی جس پر عورت سردار ہوجائے۔

آہ آج وہی زمانہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت بیان فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ "واطاع الرجل امرأتہ" یعنی آدمی اپنی عورت کی ماتحتی قبول کرلیگا۔ اور یہ ماتحتی نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ ہماری مستورات بے حجاب و بے پردہ جہاں ان کا جی چاہتا ہو چل دیتی ہیں۔ اور ہم کو حیا و شرم بھی نہیں لگتی الحیاء شعبۃ من الایمان۔ غیرت بھی ایک ایمان کی علامت ہے۔ اور جو بے غیرت ہے تو ان کے لئے پہلے انبیاء علیہم السلام کا فرمان ہے کہ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ یعنی جب حیا و شرم نہ ہو تو جو کچھ دل میں آئے کر گذرو۔

خدا ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانوں کو خواہش نفس کے تابع نہ کرے۔ بلکہ اپنے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر امر میں پیروی نصیب کرے۔ آمین۔

(عبداللطیف مدرس مدرسہ محمدیہ اٹاوہ)

بہشتی زیور

بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کردیا ہے۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۶؍ جلد طلب کیجئے۔

(مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

خلافت کانفرنس اور سماجی

دہلی میں خلافت کانفرنس کا جب سے اجلاس ہوا ہے آریہ سماجی اخبار مسلم لیڈروں کو پانی پی پی کر کوس رہے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلم لیڈروں نے فسادات کی اصلی وجہ ذرہ کھلے لفظوں میں ظاہر کردی ہے۔

مسلم لیڈروں نے جو رائے آج ظاہر کی ہے۔ مہاتما گاندھی اُسے مدت ہوئی ظاہر کرچکے ہیں۔ اگرچہ آریہ سماجیوں نے اُسوقت بھی شور مچایا تھا۔ لیکن چونکہ مدمقابل مہاتما گاندھی تھے اور سماجی جانتے تھے کہ مہاتما گاندھی کو گالیاں دینے سے عام ہندوؤں کو ان کے خلاف نفرت ہوجائیگی۔ اور اُن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا۔ اسلئے وہ مہاتما گاندھی کے حق میں کھلے طور پر بدزبانی نہ کرسکے۔ اور اُن کے شور وشر کو مہاتما جی نے یہ کہکر ٹھنڈا کردیا کہ

"جو کچھ میں نے لکھا ہے سوچ سمجھکر اور کامل غور وخوض کے بعد لکھا ہے"۔

لیکن اب تو آریہ سماجیوں کے پو بارہ ہیں۔ اب اُن کے معاملہ میں مہاتما گاندھی نہیں کہ ہندوؤں کے خوف سے وہ ان کو گالیاں نہ دے سکینگے۔ اس لئے آریہ سماجیوں نے خلافت کانفرنس کے رزولیوشنوں کی آڑ میں مسلم لیڈروں کو اور ساتھ ہی اسلام کو ایسی ایسی گالیاں دیں کہ توبہ ہی بھلی۔ مولانا سید سلیمان جیسے بلند پایہ عالم کو جن کا ایک ایک لفظ واقعات کا ترجمان ہوتا ہے "شرارت پسند مولانا"۔ اور مولانا محمد علی اور شوکت علی کو "بدھوبیاں" لکھ لکھ کر اپنے دل کا بخار نکال رہے ہیں۔ اور اُن کا قصور صرف یہ ہے کہ اُنہوں نے کئی سال تک ہندوؤں کے مظالم دیکھ دیکھ کر آخر صاف صاف الفاظ میں اعلان کردیا کہ آئندہ اس قسم کے ناروا سلوک برداشت نہیں کئے جاسکتے۔ یا تو ہندو مسلمانوں سے رواداری کا سلوک کریں۔ یا صاف صاف الفاظ میں اپنا عندیہ ظاہر کردیں۔

مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی نے جسقدر بیانات دیئے ہیں اُن کے چند فقرے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہوسکے کہ ان رہنمایان ملک نے کیا کہا اور آریہ سماجی اخباروں نے انہیں پبلک میں بدنام کرنے کیلئے کیا کچھ لکھا۔

مولانا شوکت علی نے "بمبئی کرانیکل" کے نمایندہ سے بیان کیا۔

"میں پکا عدم تعاونی ہوں × × × نیز ہندو مسلم اتحاد کو اسلام اور بھارت ماتا کے مستقبل کیلئے نہایت ضروری چیز خیال کرتا ہوں × × × × × × ×

مگر ان تین سالوں میں ہم نے کیا دیکھا۔ ہندوؤں کا ایک گروہ جس کو کانگریس میں ایک بڑی بھاری پوزیشن حاصل ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتا رہا۔ ہم نے اس گروہ کی سرگرمیوں کو استقلال سے دیکھا اور برداشت کیا۔ مگر وہ گروہ اپنے کام میں مصروف رہا۔ اس نے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا۔ × × × × × × × × × × ×

ہم اپنے کانگریسی دوستوں کو فہمائش کرتے رہے کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کا جو اپنے تئیں کانگرس میں رکھتے ہوئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے اور اُنہیں اکھاڑے قائم کرنے کی پریرنا کرتے تھے۔ نوٹس لیں۔ پھر ہم نے شریمتی نیڈو۔ مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو سے اپیل کی۔ کہ وہ ان ہندوؤں کی سرگرمیوں کو بند کریں۔ مگر ان کو اپنے کام میں بیشمار مشکلات کا سامنا کرنا تھا اسلئے اُنہیں وقت نہ مل سکا کہ وہ ان ہندوؤں کی مراجعت پسندانہ سرگرمیوں کے خلاف جہاد شروع کریں ہم نے کلکتہ کے فساد میں اس تباہ کن پالیسی کا نتیجہ دیکھ لیا۔ کلکتہ کے بعد ہم برداشت نہیں کرسکتے کہ مسلمان اسطرح منظم جماعتوں کے ہاتھوں ذبح کئے جائیں۔ ہم حتے الامکان یہ کوشش کرینگے کہ وہ اپنے تئیں ہندوؤں کے حملوں کے مقابلہ میں بچا سکیں۔ × × ×

میں جسوقت کعبہ کی مقدس سرزمین میں قدم رکھونگا تو میں پھر ہندو مسلم اتحاد کیلئے باری تعالے سے دعا کرونگا کیونکہ میرے نزدیک ہندو مسلم اتحاد ہی ایک ایسا علاج ہے جس سے کہ اسلام اور بھارت ماتا آزاد ہوسکتے ہیں"۔

مولانا محمد علی صاحب نے بمبئی سے روانگی کے وقت ایک انٹرویو میں فرمایا۔

"ہم تین سال تک بالکل خاموش رہے۔ اور وقتاً فوقتاً شرارت پسند ہندوؤں کو تنبیہہ کرتے رہے۔ ہم لوگ صرف اپنے ہم مذہبوں ہی کو جھاڑ بتاتے رہتے ہیں۔ لیکن کثیر التعداد آریہ سماجیوں اور ہندو سبھا کے پرچارکوں کی شرارتیں اب انتہائی حد سے بھی بہت آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو عامۃ المسلمین بھی جوش وغضب میں آپے سے باہر ہوجائینگے۔ اور پھر ان پر قابو نہیں پایا جاسکیگا۔ × × × × ×

اگر ہندو مہاسبھا کی مستعدیاں جاری رہیں تو عارضی ڈیفنس سے پرہیز نہیں کیا جاسکیگا۔ × × × × ×

اگر خلافت کانفرنس نے اس طرح سے مسلمانوں کی رہنمائی نہ کی ہوتی تو یقین تھا کہ مسلمان بھی ویسے ہی طریقے اختیار کرتے جیسے کہ ہندو سبھا اور بہت سے آریہ سماجی اختیار کررہے ہیں۔

× × × میں خانہ کعبہ میں پہنچکر اسلام کی بہتری وتوسیع کے لئے دعا کرنے کے علاوہ ہندوستان کی آزادی اور اس ملک میں ایسے سوراجیہ کے قائم ہونے کیلئے دعا کرونگا جسمیں ہر مذہب وملت کے افراد کا مساوی حصہ ہو اور مستقل امن بخیر بنگالی اور جملہ فرقوں کے درمیان دلی دوستی کا دور دورہ ہو × ×"

ان اقتباسات سے آریہ سماجیوں کے دلی رنج کا باعث صاف ظاہر ہوسکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جبتک آریہ سماجی سوامی دیانند جی کے اصولوں کی تلقین کرتے رہے اُنہیں کوئی کامیابی نہیں ہوسکی۔ بلکہ ہندوؤں کی نفرت ان سے بڑھتی گئی۔ کیونکہ آریہ سماجی ہندوؤں کے بزرگوں کی توہین وتذلیل اپنے مذہب کا اصل اصول سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتابوں سے ظاہر ہے۔ لیکن اس رویہ سے مایوس ہوکر اُنہوں نے ایسے طریقے استعمال کرنے شروع کردیے جن سے "گھر پھونک تماشہ دیکھ" کا فقرہ ان پر چسپاں ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ بھس میں چنگاری پھینک کر آپ الگ ہوجاتے ہیں اور ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں کھڑا کردیتے ہیں۔ چونکہ ہندوؤں اور آریہ سماجیوں

ahmadimuslim.de

ہیں کوئی ظاہری وضع قطع کا فرق نہیں اسلئے مسلمان ان میں تمیز نہیں کرسکتے۔ وہ تو دونوں آپس میں لڑمرتے ہیں اور یہ لوگ پھر ہندوؤں کی طرف چودھری اور ہمدرد بنکر میدان میں آجاتے ہیں۔ اور اسطرح اپنے اثر و نفوذ سے ان کو قابو کر لیتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہندوؤں کے اکثر اخبارات کے مالک و اڈیٹر آریہ سماجی ہیں جو اپنی مطلب برآری کیلئے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ سناتن دھرمی اخبار بہت کم ہیں اسلئے وہ ان کے اس پروپگنڈا کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اور جو مدعا آریہ سماج اپنی تبلیغ کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکی وہ اس طریقے سے حاصل کرنا چاہتی ہے:۔

ہندوستان کے والیان ریاست

ہندوستان کے والیان ریاست کی حالت بھی نہایت عجیب و غریب ہے۔ شاید چند ہی ریاستیں ایسی ہونگی جنکے حکمران اپنی ریاست و رعایا کی بہبودی میں دلچسپی لیتے ہوں غریب رعایا کی گاڑھے پسینہ کی کمائی یہ والیان ریاست اپنے عیش و عشرت میں خرچ کردیتے ہیں اور اس طرح فضول و بیدریغ روپیہ خرچ کرتے ہوئے اُنہیں ذرہ بھی خوف خدا نہیں آتا۔

پہلے تو ان والیان ریاست کی فضول خرچیاں صرف اپنے ہی عیش و آرام تک محدود تھیں۔ لیکن اب اُنہوں نے اسکو وسعت دینے کا ایک اور راستہ تلاش کرلیا ہے۔ اخبار بین حضرات کو معلوم ہے کہ فرانس کی مالی حالت آجکل بہت خراب ہے۔ اسکے سکہ کی قیمت بہت گر گئی ہے۔ جنگ سے پہلے جس فرانک کی قیمت دس آنے تھی۔ آجکل اُسکی قیمت ۲ ر ہے۔ جس سے دنیا کی مال منڈی میں اسکی ساکھ بہت کم ہوگئی ہے۔ انگلستان اور امریکہ اس سے اپنے قرضوں کا مطالبہ کررہے ہیں۔

لیکن بجائے اسکے کہ حکومت فرانس اپنی مالی حالت کو درست کرتی اُس نے اپنے آپ کو شام و مراقش کی جنگوں میں پھنسا رکھا ہے جن کا مقصد سوائے اسکے کچھ نہیں کہ ان ہر دو ممالک کو غلام بناکر وہ اپنی آتش جوع الارض کو فرو کرے۔ جن سے اُسکے اخراجات اُس کی آمدنی سے اور بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ پھر بھلا مالی حالت درست ہو تو کیونکر ہو۔

ایسی دشمن انسانیت حکومت کی مدد کرنا گویا ظالم کی مدد کرنا ہے۔ لیکن آپ کو یہ سُنکر تعجب ہوگا کہ معزول مہاراجہ اندور جنکی عیاشیوں اور فضول خرچیوں کی داستانیں آجکل عام طور پر اخباروں میں شائع ہورہی ہیں۔ اور جن کی ریاست کو اندرونی اصلاحات و بہتری کیلئے خود کروڑوں روپئے کی ضرورت ہے حکومت فرانس کو چھ لاکھ فرانک اُسکی مالی حالت کی درستی کیلئے عطا فرماتے ہیں۔

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

وفد خلافت۔ کے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی سے انٹرویو کیا۔ مولانا شوکت صاحب نے انٹرویو کے دوران میں فرمایا۔

"ہمیں امید ہے کہ ہم ان مکروہات کی اصلاح جبر سے نہیں بلکہ سمجھا بجھاکر اور ترغیب دے کر کرا سکینگے۔ مکہ اور مدینہ اب مسلمانوں کے مشترکہ مقامات مقدسہ ہیں۔ اسلئے ان کے احساسات کو کسی طرح کا صدمہ نہیں پہنچایا جائیگا۔ اگرچہ بڑے بڑے قبہ جات وغیرہ بنانے قانون اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ مگر پھر بھی میں جبرًا ان کا گرایا جانا پسند نہیں کرتا۔

خدا کا شکر ہے کہ مولانا نے یہ تو مان لیا کہ قبے بنانے اسلام کی رو سے ناجائز ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ مولانا اگر ڈپلومیسی سے کام نہ لیتے تو ناجائز چیزوں کی حمایت کرنے سے بھی گریز کرتے۔ کیونکہ اکابر قوم کی ایسی ہی مداہنت نے پہلے تو مسلمانوں میں قبے بنانے کی رسم جاری کی اور پھر آگے چلکر قبہ پرستی اور قبر پرستی کی مشرکانہ تعلیم اور رواج کا سلسلہ جاری کردیا۔ اگر اکابر قوم اور علماء امت پہلے ہی منہیات شرعیہ کی روک تھام میں مداہنت سے کام نہ لیتے تو آج مسلمان اسلام کی صحیح تعلیم کو چھوڑ کر اس طرح شرک میں غرق نہ ہوتے۔

مولانا کے نزدیک بقول غالب

مسجد کے زیر سایہ خرابات چاہئے

پر عمل پیرا ہونا اچھا ہے۔ جو اسلام میں کسی طرح جائز نہیں:۔

دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعض حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے دھنی نسل کے مویشیوں کی افزائش پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس کے متعلق حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ دھنی نسل کے مواشی کے اعلےٰ خصائص کو بخوبی تسلیم کرتی ہے۔ چند سال ہوئے گورنمنٹ نے اس نسل کی اصلاح کے لئے جہلم۔ راولپنڈی اور اٹک میں ایک باقاعدہ سکیم جاری کی۔ بعد ازاں ضلع میانوالی کو بھی اس سکیم کے زیر اثر لایا گیا۔

اس سال گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈوں کو بائیس ہزار چھ سو روپیہ کی امداد دی ہے۔ محکمہ زراعت کی پنج سالہ ترقی کی سکیم کے سلسلہ میں بھی جو ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہے دھنی مویشیوں کی اصلاح و بہبودی کے کل مسئلہ پر توجہ دی جارہی ہے۔ مذکورہ بالا اضلاع میں سول وٹرنری محکمہ کی زیر نگرانی دھنی نسل کے مویشیوں کی ترقی کے باب میں بہت قابل قدر اور مفید کام اب تک کیا جاچکا ہے۔

ناظرین کرام! کیا اہلحدیث نے اپنے فرائض سُستی کی؟ کیا یہ آپ کا سچا خادم نہیں؟ اگر ہے تو آپ نے اس کی توسیع میں کہاں تک کوشش کی؟ کیا یہ آپ کا اخلاقی فرض نہیں؟ (منیجر)

… تحقیقات - شرک و بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی تائید۔ قیمت ۱۵/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

ضروری اعلان بارہا اطلاعات شائع کی گئیں کہ ناظرین اہلحدیث جملہ خط وکتابت متعلقہ دفتر ہیں۔ خاصکر ترسیل زر کے وقت اپنا خریداری نمبر نام کے ساتھ ضرور لکھا کریں۔ مگر بعض احباب مطلق اس پر توجہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے دفتر میں بڑی بدنظمی ہوتی ہے۔ جتنی رقمیں ایسی موصول ہوتی ہیں جن کے کوپنوں پر نمبر خریداری نہیں ہوتے ان کے اندراج میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ناظرین کو الگ شکایت رہتی ہے کہ قیمت وصول ہونے پر بھی ان کے نام وی۔ پی جاتا ہے۔ یا اخبار نہیں پہنچتا۔ بعض منی آرڈروں پر نام تک بھی نہیں لکھا ہوتا۔ اور نہ یہ تحریر ہوتا ہے کہ رقم کس منشا کیلئے بھیجی گئی ہے۔

بنگال اور علاقہ گجرات (کاٹھیاواڑ) کے ناظرین بنگالی یا گجراتی میں منی آرڈر لکھکر بھیجدیتے ہیں جس کی وجہ سے دوگونہ مشکل ہوتی ہے

کئی اصحاب صرف نمبر خریداری ہی لکھا کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی بعض دفعہ غلطی ہوجاتی ہے۔ یعنی جلدی میں یا سہواً نمبر خریداری کے ہندسے آگے پیچھے لکھے جاتے ہیں۔ جس سے غلط اندراج ہوجاتا ہے۔ مثلاً بجائے ۶۳۵۴ کے ۶۳۴۵ یا ۳۶۵۴ لکھا جاتا ہے۔ اسلئے نمبر خریداری کے ساتھ اپنا نام اور شہر کا نام بھی اس طرح ہونا چاہئے۔

مرسلہ فلاں۔ از فلاں۔ نمبر خریداری فلاں۔

اس وقت دفتر میں چند ایک رقمیں ایسی موصول ہیں جن کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ جن اصحاب سے تعلق رکھتی ہوں وہ رقم، تاریخ روانگی وغیرہ سے اطلاع دیں۔

(۱) رزاق جھاجھا۔
(۲) عبدالحی بوگرا۔ } مکمل پتہ ومقصد مطلوب ہے۔

(۳) ایک منی آرڈر ۱۹۔ اپریل کو دفتر میں موصول ہوا ہے جو گجراتی یا مرہٹی میں لکھا ہوا ہے۔

(۴) ایک اور منی آرڈر ۲۴۔ اپریل کو بنگالی میں لکھا ہوا موصول ہوا۔ (رقم۔ نام۔ پتہ اور مقصد سے اطلاع دیں)

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ خانصاحب غلام احمد خان متوطن منگو کے مضامین "اہلحدیث" میں درج نہیں ہوتے۔ کیا وہ حج کو تشریف لیگئے ہیں؟ جہانتک ہمیں علم ہے ممدوح حج کو تشریف نہیں لیگئے ہیں۔ اس سے زیادہ جواب خانصاحب موصوف خود دینگے۔

(ملیجر)

غزنویہ کارروائی سے بیزاری ہم خادمان اہلحدیث موضع میمیان ضلع جہلم جلسہ مسجد چینیانوالی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمایندہ حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے پاک وجود کو تادیر زندہ سلامت بکرامت رکھے۔ آمین۔ اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان سے بیزاری کرتے ہیں اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدا انکو سمجھ دے۔ آمین۔ (نور محمد میمیانوی جہلمی)

> **الحمدللہ**
> مولانا صاحب مدظلہ بخیریت تمام مع قافلہ ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ گئے ہیں۔ ناظرین اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں۔ (تار آنے کے وقت ۱۴۔ مئی کا اخبار چھپ چکا تھا) (منیجر)

جماعت اہلحدیث مانپور (گیا) کی اطلاع کانفرنس اہلحدیث نے مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کو نمائندہ تجویز کرکے حجاز روانہ کیا ہے وہ درست ہے اور ہم جماعت اہلحدیث مانپور گیا اسپر اتفاق کرتے ہیں۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب کو اپنا سچا نمائندہ سمجھتے ہیں اور مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی کے رزولیوشن کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (عبدالہادی ہیڈ ماسٹر۔ حافظ خدا بخش مدرس (صاحبان) گیا)

مرزائیت سے توبہ میں کچھ عرصہ سے مذہبی کم علمی کی وجہ سے خیالات مرزائیت کا معتقد ہوگیا تھا اور خلیفہ قادیانی کو اپنا روحانی لیڈر سمجھ بیٹھا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اپنے خیالات فاسدہ سے تائب ہوتا ہوں۔ اور صدق دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔ ناظرین اہلحدیث میری استقامت ونیک ہدایت کیلئے بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائیں۔ (محمد اسمٰعیل قریشی امرتسری کلرک لوکو جیند)

یاد رفتگان میری صالحہ بیوی چند یوم کے بخار سے فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ تین بچے ہیں جن میں سے ایک ابھی صرف چھ ماہ کا ہے۔

(عبدالستار ناظم مدرسہ اسلامیہ بسکوہر ضلع لبستی)

ایضاً:۔ میری اہلیہ فوت ہوگئی۔ انا للہ۔

(محمد علی ابوالمعالی از کمپ دانا پور)

ایضاً:۔ منشی محمد سعید اور والدہ احمد حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ (محمد عبدالوہاب از دیودا دربھنگہ)

ناظرین مرحوں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم۔

اطلاع ضروری مدرسہ احمدیہ دربھنگہ ۱۰ شوال سنہ رواں سے کھل گیا ہے۔ مدرسین اور طلباء آگئے ہیں اور اطراف وجوانب وبنگال وملک متوسط وغیرہ سے طالبان علوم عربیہ آرہے ہیں۔ ہر درجہ میں تعلیم اچھی طرح سے ہورہی ہے۔ داخلہ کا وقت آخر ذی الحجہ تک رکھا گیا ہے۔ جس طالب علم کو اس مدرسہ میں داخل ہونے کی خواہش ہو پہلے خاکسار کے پاس اپنی درخواست اپنے سرپرست کے دستخط سے مزین کراکر بھیجدیں اور اپنی عمر اور کتب زیر درس سے بھی مطلع کریں۔ درخواست منظور ہونے کے بعد مدرسہ ہذا میں۔ اور بلاحصول اجازت اگر آئینگے تو مدرسہ ان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(ڈاکٹر) سید محمد فرید سکرٹری مدرسہ احمدیہ دربھنگہ)

نوٹ:۔ مدرسہ ہذا کے سالانہ امتحان کی روئداد آئندہ درج کیجائیگی۔ (انشاء اللہ)

جمعیت تبلیغ کوم کلاں ضلع لودھیانہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰۔ مئی بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا جسمیں مشاہیر علماء کرام شرکت فرماکر اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائینگے۔

(سکرٹری جمعیۃ مذکورہ)

انتخاب الاخبار

وفود جمعیة العلماء و جمعیة خلافت کی روانگی حجاز } وفد جمعیة علماء ہند (جو مولانا مفتی کفایت اللہ مولانا بشیر احمد، مولانا سعید، مولانا محمد عرفان اور مولانا عبد العلیم پر مشتمل ہے) اور وفد مجلس مرکزیہ خلافت (جو مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی اور مولانا بشیر احمد پر مشتمل ہے) عالمگیر مؤتمر اسلامی میں شرکت کرنے کی غرض سے ۱۳ مئی کو جہاز میں سوار ہو کر حجاز روانہ ہوگئے۔

کارزار مراقش } فرانس اور ہسپانیہ کی افواج نے ارمنہ کے شمال اور مشرق میں ریف کے جبالی استحکامات پر حملہ کیا۔ مذکورہ افواج اپنے مقصد میں کامیاب ہوئیں اور استحکامات خندقوں اور قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ ریفیوں نے کمزور سا جوابی حملہ کیا۔ لیکن زیادہ شدید جوابی حملے کرنے کیلئے ریفی جمع ہو رہے ہیں۔ اور ان کو کمک پہنچ رہی ہے فرانسیسی اور ہسپانوی فوج نے کل چھ میل تک پیشقدمی کی ہے۔

کابل اور جرمنی } جرمنی اخبار "ورسد ترانز بجر" رقمطراز ہے کہ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور کابل میں ایک دوستانہ معاہدہ ہوگیا ہے۔ اور اس معاہدہ سے وہ قضیہ بھی ختم ہو جائیگا جو سٹرتیل کے واقعہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ایک بنگالی ہندو کی قابلقدر مثال } لارڈ لٹن اسلامیہ کالج کی مد وظائف میں بابو رامیشور انفضنی نے ۱۵ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ اس فیاضی کیلئے گورنمنٹ نے بابو صاحب کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ضلع جالندھر میں گوشت کی بارش } شام کے ۵ بجے موضع ڈھڈیال کے ایک کھیت میں تقریبًا ایک گھماؤں کے دائرہ میں پندرہ سولہ جگہ آسمان سے گوشت کے لوتھڑے برسے بعد میں سخت آندھی آئی۔ ان گوشت کے ٹکڑوں کو کتا بھی نہیں کھاتا۔ لوگ اسکو آنیوالی مصیبت کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔

وفد خدام الحرمین کے صدر } سید حبیب صاحب ۱۶ مئی صبح بمبئی میل سے لاہور پہنچ گئے۔

جرمنی } کی وزارت ۱۲ مئی کو مستعفی ہو گئی۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۸)

کرتے ہیں کہ جو رسول صلعم کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ تغابن۔ اور وہ پیر کی بیعت پر کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں آتا ہے ولیأمر شئ ا۔ اسی طرح سے آپ بھی قصہ حضرت موسٰی و حضرت خضر علیہم السلام بیعت پیر پر چسپاں کرینگے۔ اور سجدۂ تعظیمی پر قصہ برادران یوسف دکھلا دینگے کیوں نہ ہو کہ آپ بھی تو گدی نشین ہیں۔ اور حافظ جماعت علی شاہ کیطرح قرآن کے پورے ماہر ہیں۔ جناب والا دوبارہ عرض ہے کہ آپ۔ ان مسائل مذکورہ بالا کو حل فرما کر بندہ کو ممنون فرمائینگے تو آپکو انعام دیا جائیگا۔

دیگر احقر الناس کی طرف سے بھی پانچ ہی سوال برائے حل ارسال خدمت ہیں انپر بھی روشنی ڈالکر مشکور فرمائیں۔

(۱) کسی قبر پر دو تین لاکھ روپیہ خرچ کر کے تقریبًا سو فٹ لمبا گنبد تیار کرانا اور سنگ مرمر کی منقش جالیدار پالکی قبر پر رکھنا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے یا نہ؟ (۲) قبر پر سال بسال میلہ یعنی عرس کرانا اور مرد و عورت کا ایسے مجمع میں یکجا رہنا قرآن و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے اسکا کیا ثبوت ہے؟ (۳) کسی ہندو کے معبد شکستہ کو اپنے قبضہ میں کر لینا کونسی آیت و حدیث و اقوال ائمہ اربعہ سے ثابت ہے؟ (۴) ہزارہا مخلوق خدا سے

بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!

امراض مخصوصہ مردان و زنان کے معالج خصوصی
جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید
سے
علاج کرانے کیواسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں، کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱ مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر ملنے کا اعلان ہے
اس میں ایک خاص نئی بات کی گئی ہے
کہ ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرا دیویں وہ روپیہ جبتک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہیگی لیکر آپ کو چاہیے کہ۔
آپ کو یا آپکے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو رسالہ امراض مخصوصہ مردان طلب کریں۔ اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوالیں اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھ کر علاج شروع کرا دیں۔ حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرا دیں یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرا دیا جاوے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق باری باری جو دوائی ۳۱ مئی کے بعد بھی جاتی رہے گی اس میں آپکو وہی رعایت ملیگی!
خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :- امرت دھارا لاہور
المشتہر
مینجر امرت دھارا و شفاخانہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مومیائی ⁷/ا۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث ۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد و عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ بھر ۶ ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

(پتہ)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قرآن شریف مترجم جلی قلم

بارہ مُہری

گیارہ خوبی والا ⁸

اگر ناپسند ہو تو بذریعہ ویلیو واپس

مترجمہ مولانا شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی اور حاشیہ پر موضح القرآن ۔ ہدیہ مجلد چمڑہ ۱۲ مجلد پارچہ ۱۱ خوبیاں حسب ذیل ہیں (۱) ظاہری آداب (۲) قرآن شریف کی تلاوت کے فضائل (۳) قرآن مجید دیکھکر پڑھنے کے فضائل (۴) نماز میں قرآن مجید پڑھنے کے فضائل (۵) قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے (۶) قرآن مجید کی تعلیم کے فضائل (۷) قرآن مجید کا نقش اور اُسکے فوائد اور حرفوں کی تعداد (۸) رموز اوقاف (۹) سوانحعمری رسول اللہ صلعم (۱۰) وہ مقامات کہ جہاں اعراب کے فرق سے کفر لازم آتا ہے اور نماز فاسد (۱۱) فہرست مطالب قرآن

پتہ ۔ سید محمد میاں مطبع نظامی بلیماران دہلی

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف ¹⁵/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر دیکھیگا جسکے ۱۰ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ ۱ پر چہ واپس منگا لو بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی ۔ نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے ۔ (نوٹ) ۲۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب کیجائے ۔ قیمت عہ محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس ۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت عہ محصول ۶ر

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

قابل دید کتابیں ¹/ا۵

صیانۃ المقتصدین ۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب ۔ جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے ۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں ۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوا لیں ۔ حجم ۲۳۰ صفحات ۔ قیمت عہ

علماء سلف ۔ اس بےمثل اور بےنظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب ' حق پسندی ' راستگوئی ' راستبازی ' اختلاف و اتفاق ' سلوک و برتاؤ ' محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولیٰ کے علماء کیسے تھے ۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے ۔ قیمت عہ ۔ نصائح امام غزالیؒ قیمت ۶ر (تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار)

ملنے کا پتہ ۔ **خالد برادرس امرتسر**

معزز شریف اور معقول پیشہ طبابت کی ضرورت ہو تو ⁵/ا۵

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے ۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض موتیا وغیرہ کا اپریشن بھی سکھلایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو **تین سو روپیہ** ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے ۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراج صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے ۔ مدت تعلیم دو سال ہے ۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو "طبیب اکمل" کا ڈپلوما دیا جاتا ہے بورڈنگ کا انتظام معقول ہے ۔ داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ۱ کا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے ۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی ذوایجاد رجسٹرڈ ⁹/۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اُسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو عمل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جن کی نوبت نا امیدی تک پہنچ گئی تھی ۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی ۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا ۔ قیمت مع محصول سے

ایس ۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

سلاجیت خالص آفتابی

۳۶/۵۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے۔ کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادۂ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے۔ ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲/ نصف پاؤ ۵/ پاؤ بھر للعہ/ نصف سیر ۹/ ایک سیر ۱۸/ مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت:۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے ۔آپ کی سلاجیت تمام ہندستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانوں کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادۂ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲ ۲۷ء)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا ۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۷ء)

(شان خان موٹر ڈرائیور بنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اثبات التوحید

۴/۴

مصنفہ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی امین آبادی بجواب کتاب انوار آفتاب صداقت

(مصنفہ قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی)

قاضی فضل احمد لودھیانوی نے کتاب انوار آفتاب صداقت میں اسلام کے حقیقی علمبردار فرقہ اہلحدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقائد شمار کرکے شیخ الاسلام ابن تیمیہ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر کفر کا فتوے صادر کیا ہے۔ اثبات التوحید میں قریبًا تیس مختلف مسائل پر بحث کرکے قرآن وحدیث کی دلائل کی رو سے ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور آخر میں اسلام کے صحیح عقائد درج کردئے ہیں۔ علماء عصر اور اکابر اسلام کی متفقہ رائے ہے کہ اثبات التوحید ایمان اور عقائد اسلامی میں بہترین کتاب شائع ہوئی ہے۔ قیمت عہ/

خزینۃ المیراث اردو۔ مصنفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ یہ ۱۰۰ صفحات کی کتاب تقسیم میراث کے مسائل پر جس عام فہم طرز میں تالیف کیگئی ہے اور مسئلہ کی ہر صورت کو بصورت جدول جس طرح حل کیا گیا ہے کسی دوسری کتاب میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ مفتیان دین قانون پیشہ اصحاب اور وکلا کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہمارا دعوٰے ہے اور علماء اور وکلاء کی تصدیقات موجود ہیں کہ وراثت کے متعلق ایسی مفصل اور سہل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔ قیمت ۱۲/

تفسیر سورۂ والتین بزبان اردو۔ از تصنیف مولانا ابوالکلام آزاد۔ اس تفسیر کی خوبی مصنف جلیل کے نام نامی ہی سے ظاہر ہوسکتی ہے سب سے زیادہ قابل تعریف یہ چیز ہے کہ یہ تفسیر حدیث نبوی اور آثار صحابہ کے مطابق ہے۔ قیمت ۸/

ترجمہ اردو کتاب الدر النضید فی اخلاص (نام ہی سے ظاہر ہے) **کلمۃ التوحید مصنفہ امام شوکانی** کہ اسلام کے اولین اصول یعنی مسئلہ توحید کے بیان میں بے مثل کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/

تصانیف امام ابن تیمیہ بزبان اردو معہ متن عربی

العقیدۃ الواسطیہ عقائد اہلسنت والجماعۃ ۴/ **الوصیۃ الصغرٰی** لفظ تقوے کی تفسیر ۲/ **درجات الیقین** (تصوف) ۲/ **زیارۃ قبور** ۔ زیارۃ قبور مسنونہ و بدعیہ میں امتیاز ۲/ **کتاب الوسیلہ** مترجمہ مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی (بلا متن) قیمت بلا جلد ۱۲/ مجلد ۱۴/

(ملنے کا پتہ)

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے۔ قیمت ۱۲/

تاریخ الخلفا۔ یہ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جس میں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۳/

تاریخ تبلیغ اسلام مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام بڑی ضرورت کو پورا کردیا ہے۔ قیمت عہ/

آئینۂ اسلام نما المعروف النبی والاسلام یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۲۵۰ لکھائی چھپائی بہت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۳/

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہؒ کی شاندار سوانحعمری اور آپ کی فقہ پر شاندار تبصرہ۔ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی۔ قیمت ۱۲/

مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ۔ تقریبًا دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲/

لغات القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح۔ قیمت ۱۲/

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا۔ لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت ۸/

فروع الایمان۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب وسنت سے۔ قیمت ۶/

الفاروق حضرت عمرؓ کی نہایت مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں۔ از علامہ شبلی قیمت ۳/

تفسیر القرآن اردو۔ پارہ عم ۱۲/ پارہ الٓمٓ ۱۲/ مراد اسلام ۸/

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا۔ قیمت ۱۲/

حرز جان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں قیمت ۸/

جمال القرآن۔ چند روز میں بلا اُستاد کے قاری بنانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴/۔ سفرنامہ روم وشام ۱۲/ الغزالی ۱۲/ گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب ۸/ پتہ

منیجر کتبخانہ نعیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

حبّ مصطفائی

۱/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث تباہی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے خلق خدا کو میں اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربے سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے [illegible] دافع ہیں جو انسان کو محض بظاہر جاندار انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان و کثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا ہے (۲) ایسی قوت نزول جسکو کسی [illegible] سے فائدہ نہ ہو تو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول وکثرت جریان و احتلام [illegible] قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض [illegible] زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دوبھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً [illegible] سخت مرض جو بلا ہر و علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ [illegible] میں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس [illegible] کی پانچ روپے (ہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

[illegible] حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبدالرحمٰن عفی عنہ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

عازمان بیت اللہ شریف کو خوشخبری

اسلامی شوستری کمپنی کے جہازات حاجیوں کو جدہ لیجانے اور بعد اختتام حج واپس لانے کیواسطے بہت تیز رفتار ہیں

دی پرشین گلف اسٹیم نویگیشن کمپنی لمیٹڈ بمبئی

مذکورہ بالا کمپنی کے جہازات موسم میں حاجیوں کو بیت اللہ شریف لیجانے اور بعد فریضہ حج واپس لانے میں مشغول رہتے ہیں۔ جس میں فرسٹ و سکنڈ کلاس کے کمرے اعلےٰ پیمانہ پر بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھوں سے آراستہ کئے گئے ہیں۔ نیز تیسرے درجہ کے حاجیوں کے واسطے جملہ اسباب آرائش مہیا ہیں۔ ہماری کمپنی کے ہر جہاز میں وائرلیس ٹیلیگرام موجود ہے۔

مذکورہ بالا کمپنی کا ایک جہاز "زیانی" بمبئی سے ۲۰ مئی کو اور کراچی سے ۲۴ مئی کو روانہ ہوگا۔ اور ایس ایس "سلطانیہ" بتاریخ ۲۷ مئی بمبئی سے جدہ کو براستہ کراچی روانہ ہوگا۔ یہ اس کمپنی کا آخری جہاز ہوگا جو اس سال حجاج کو لیکر جائیگا۔

کرایہ یکطرفہ جانے کا حسب ذیل ہے

درجہ اول۔	یکطرفہ	بلا خوراک	۳۷۵ روپے
درجہ دوم۔	〃	〃	۳۰۰ 〃
درجہ سوم۔	〃	〃	۱۲۵ 〃

ضروری عرض

صرف ان حاجیوں کو ایک طرفہ ٹکٹ مل سکتا ہے کہ جن کے پاسپورٹ پر پولیس کمشنر بمبئی اس امر کی تصدیق کر دے کہ جدہ سے واپس آنے کا کرایہ ستر روپے ان کا جمع ہے۔

نیز ہم نے حاجیوں کی آسائش کے واسطے حاجی صابو صدیق کے مسافرخانہ کے سامنے ہی آفس کھولا ہے۔

المشتہر

حاجی سلطان علی شوستری وایجنٹ ۱۸
رامپارٹ روڈ فورڈ بمبئی و میکلاڈ روڈ کراچی

تار کا پتہ :۔ شوستری بمبئی ! کراچی۔

صرف سترہ ہزار

۱/۱۲

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعائتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی۔ مصدقہ بیلنس شیٹ مع رپورٹ کارگذاری طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین پنجاب

[illegible]میکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

[illegible]

[illegible] کاریگروں نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ میں پہننے کو جی [illegible] پانچسو روپیہ کی چوڑیاں ہوں اور ان کے مقابلہ میں رکھ دیں پھر دیکھو [illegible] خوبصورت معلوم ہوتی ہیں بڑھیا سا جوہری بھی یکایک نہیں بتا سکتا [illegible] سونے کی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں [illegible] کاٹ تپاؤ کسوٹی پر لگاؤ سونے کا ہی کس آویگا [illegible] ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی ہیں ایک سی طرز [illegible] جاتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں [illegible] مل گئیں تو عجب لہریہ سا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں [illegible] قسم کی بیل پڑ جاتی ہے ان کو پہنکر عورتیں محفلوں میں جہاں [illegible] پہنیں تو وہ عورتیں جو ہاتھوں سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ [illegible] کی ایسی چکی بھی منگواؤ۔ سب کی نظر اس پر پڑے تو بات [illegible] چمک و رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ [illegible] کا، تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔

[illegible] کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں (پتہ)
[illegible] اظہار الحسین سوداگر ذوری بازار متھرا

جگتجیت بڑودا انجنیرنگ کالج

کپور تھلہ ٣/٤

یہ کالج سنہ ١٩١٨ء سے جاری ہے ریاست کا رنگ نہایت عمدہ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور مشاہدات عملی کو بہترین قرار دیکر انجنیرنگ کی بھی خاص تعریف کی ہے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور عزت جلیل القدر ہیگیولنسی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ۔ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند دیر پا نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتی ہیں۔

پرنسپل

تحفہ اہلحدیث

٢٣/١٥

مفت

ہم ابھی دو خاص کتابیں تحفہ اہلحدیث اور دو اخمری مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم محدث وزیر آبادی ان احباب کو مفت دینگے جو اس مہینہ کے اندر اخبار مسلمان کی خریداری قبول فرمائینگے مسلمان آپ کا خالص مذہبی پرچہ ہے جو تین سال سے برابر قومی خدمات بجا لا رہا ہے سالانہ چندہ دو روپے چار آنہ (٢/٤) اور خرچ ڈاک کل ٢/۸ بذریعہ منی آرڈر بھیجیے یا وی پی طلب فرمائیے۔

دوسری بڑی رعایت

... خریداران کیلئے خاص رعایت ... غنیمت جانیے۔ سیرۃ النبی ١٢ حقیقت الاسلام ١٠ خطبات حسینی مجموعہ خطباء اعظمین ١٠ الوسیلہ ابن تیمیہ ۸ فتنہ خلق قرآن ٢ فلسفہ معراج ٢ قصص الانبیاء مجموعہ احادیث قدسیہ ١٠ لطوفان مکالمات ۸ امہات المومنین ٢ تاریخ اسلام جدید ١٠ حیات النبی ١٠ علم غیب ٨ عشرہ کاملہ ٢ اہلحدیث جنتری ١٣٢٦ھ ١٠ انتخاب کلام اکبر الہ آبادی ٨ (پتہ)

مینیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

دو ماہ تک نصف قیمت

٢٢ قیراط گولڈ رولڈ پیٹنٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہیے۔

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بٹالہ۔ پنجاب

مفت

٣/٤

ہم سنہ ١٩١٣ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلا قید مذہب و ملت اپنے مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے چسپاں کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔ (پتہ)

مینیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

جریان و احتلام کا تیر بہدف علاج

شافی

جس کی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

اور

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے۔ (علاوہ محصول)

مینیجر فردوس گنج۔ بیدن روڈ لاہور

نسیا منسیا

٩/

دردِ سر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ٢/ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ١/ محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ٥/ چار بکس ٦/

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ٢٠ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر ضلع ہوشیارپور

ہرنا و ماڑو پسران بلو۔ سرا سیا دہ دولی۔ دڑکا ولد دیو بی بخشی ولد دیوا گوپی ولد ریوہ ذات سانی سکنہ رائے پور تھانہ اونہ۔ وزیرا کھیم چند پسران ناگو۔ دولہ۔ گوپی پسران ناگو۔ گھنیا ولد خیالی قوم باہتی سکنہ جنام تھانہ نور پور۔ منشا ولد شمسی ذات باہتی سکنہ دسو تھانہ نور پور۔ جنام۔ بابو ولد فقو۔ سندہ ولد دولتا ذات باہتی سکنہ موا تھانہ نور پور۔ بھوتیا ولد بلو۔ بابو ولد دیویا ذات باہتی سکنہ رائے پور تھانہ اونہ۔ بھوتو ولد گنیا ذات برہمن سکنہ نور پور کلاں۔

دعوے دخلیابی شش کنال بنسبت موازی ... کنال اراضی نصف حصہ بخمل ... کنال واقعہ موا تھانہ نور پور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر بتاریخ ٢٨ ... مدعا علیہم عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرینگے تو کاروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ... جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ٢٠ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیشنل سب جج بہادر اونہ ضلع ضلع ہوشیارپور

ہرکیشن ولد ... چند ذات برہمن سکنہ ابنوہ تھانہ دہت بنام محمود ولد ... ذات ... سکنہ ابنوہ تھانہ دہت حال وارد ... ضلع ... حال ...

دعوے ١١ ... زر اصل معہ سود بر ... نوشت ہی

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر تاریخ ... مدعا علیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کاروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے ... سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصول دین کلام اللہ معظم داشتن — اہلحدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

ام اے سی ایس پنجاب

جلد ۲۳ - اڈیٹر - عطاء اللہ - نمبر ۳۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۵/
رؤسا و جاگیرداران سے ” ۔/۵
عام خریداران سے ” عـہ/
” ” ششماہی ۔/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

مالک اخبار

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر - ۱۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۲۸ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر ... صفحہ ۱-۲
(۲) اورنگ زیب عالمگیر ... صفحہ ۲-۳
(۳) کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟ ... صفحہ ۳-۴
(۴) تاریخ اہلحدیث ... صفحہ ۴ تا ۶
(۵) مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب ... صفحہ ۶-۷
(۶) شکوہ دوست ... صفحہ ۷-۸
(۷) بیدار کی بہار ... صفحہ ۸
(۸) مذاکرہ علمیہ بابت نزول القرآن علی سبعۃ احرف ... صفحہ ۹
(۹) علم ... صفحہ ۱۰
(۱۰) تردید حکیم نورالدین صاحب قادیانی ... صفحہ ۱۱-۱۲
(۱۱) مرزائی دعوت کا پول ... صفحہ ۱۲
(۱۲) ملکی مطلع ... صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۳) متفرقات ... صفحہ ۱۵
(۱۴) انتخاب الاخبار ... صفحہ ۱۶
(۱۵) اشتہارات ... صفحہ ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

اور اُس کی تنقید

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! بیان سابق میں آپ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نمبر اول کے متعلق مطالعہ کر چکے کہ وہ بالکل ہندو دھرم شاستر کے خلاف ہے۔ آج باقی نمبروں کے متعلق مطالعہ فرمائیں۔

نصیحت نمبر ۲ میں ڈاکٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے

”قدیم روایات کی وجہ سے چونکہ یہ نسل در نسل چلا آتا ہے اسلئے اچھوت پن اور اخراج از برادری کی سزا کبھی کسی کو سوشل قاعدہ کی خلاف ورزی کے عوض نہ دینی چاہئے اس کا قصور خواہ کتنا ہی قابل نفرت ہو۔“

میر - ڈاکٹر صاحب نے نصیحت تو بہت عمدہ کی ہے جس سے ہندو قوم کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن سوال صرف یہ ہے کہ یہ اصلاح قوم ہے یا اصلاح مذہب؟

اصلاح مذہب کا تو آپ کو اختیار نہیں، کیونکہ آپ شان مذہب کی تابعداری ہے نہ کہ اصلاح۔ ہاں اصلاح قوم منظور ہے تو ہندو دھرم یعنی ہندو دھرم کا آئینہ قوم کے سامنے پیش کرکے ان کو ان کی غلطیاں سمجھائیں اور اگر مذہب آپ کی مدد نہیں کرتا۔ اور بغیر مذہب کی اصلاح کے آپ قوم کی مدد نہیں کر سکتے۔ تو آپ اس قابل اصلاح مذہب کو ترک کرکے اُس مذہب میں شامل ہو جائیں جس میں یہ ارشاد ہے۔

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر۔ (حجرات پ ۲۶)

”یعنی - اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدم) اور

ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہاری ذاتیں اور گوتیں صرف تمہارے آپس کے تعارف کے لئے بنائی ہیں۔ خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک خدائے تعالےٰ (تم سب کی حالتوں سے) علم و خبر رکھتا ہے۔"

ہاں۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ "اخراج از برادری کی سزا نہ دینی چاہیئے خواہ قصور کتنا ہی قابل نفرت ہو۔" اس کے جواب میں اگر کوئی سناتنی ہندو یہ کہدیوے کہ جناب ڈاکٹر صاحب! معالجہ کا صحیح طریق یہ ہے کہ پہلے فاسد مواد کا اخراج کیا جائے۔ پھر طبیعت کو قوت دینے والی چیزیں استعمال کرائی جائیں۔ تو آپ جواب میں کیا وجہ پیش کریں گے؟ خدا جانے آپ علم معالجہ ابدان کے ڈاکٹر ہیں۔ یا کسی اور علم کے فاضل ہیں۔ اگر آپ علم معالجہ ابدان کے فاضل ہیں تو آپ کو طریق معالجہ کی خلاف ورزی نکرنی چاہیئے۔ آپ کی نصیحت پر عمل کر کے تو دھرم کا ستیاناس ہو جائیگا۔

نمبر ۳ میں ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں۔

"ہندوؤں کی تمام ذاتیں مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ ان کو مساوی سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں۔ اور سوسائٹی میں سب کا مرتبہ برابر ہے۔ اور کوئی ذات کسی سے اعلےٰ تر یا ادنےٰ تر نہیں ہے۔"

میر:۔ جناب ڈاکٹر صاحب! نصیحت تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ لیکن عذر صرف یہ ہے کہ منو مہاراج ویدوں کی تعلیم کے مطابق ذاتوں میں امتیاز فرماتے ہیں اور اُن کا مرتبہ کم و بیش بیان کرتے ہیں۔ اور بیچارے شودروں کو ترقی کا کوئی موقع نہیں دیتے۔ بلکہ اگر کسی تدبیر سے وہ بیچارے کچھ مالی حیثیت بڑھا بھی لیویں تو مقنن اعظم راجہ کو فرمان دیتے ہیں کہ شودروں کی دولت چھین لیوے اور اُسے شہر بدر کردیوے۔ کیونکہ وہ مالداری کی وجہ سے برہمنوں کی خدمت چھوڑ دیگا (ہری ہری)

لہٰذا آپ کوئی نصیحت فرمائیں جس سے ہندو مذہب قائم رہتے ہوئے قوم کی اصلاح ہو جائے۔

نمبر ۴ میں ڈاکٹر صاحب انولم اور پرتی لم طریق شادی کو شاستروں کے انوسار رواج دینا چاہتے ہیں۔" بہت خوب! دلِ ما شاد۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ اُس طریق کی تفصیل بھی فرمادیں تاکہ شاستروں کی موافقت و ناموافقت کا سوال حل ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اوپر کے نمبروں کی طرح ایجاد بندہ ہو۔

نمبر ۵ میں ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔

"ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں اور اسکی تمام ذاتوں کے لوگوں کو ویدوں کے مطالعہ اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا یکساں حق حاصل ہونا چاہیئے۔"

میر:۔ ڈاکٹر صاحب! بات تو آپ نے لاکھ کی کہی لیکن عرض یہ ہے کہ آپ کے لفظ "چاہیئے" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کی خواہش ہے۔ ماشاءاللہ مبارک خواہش ہے۔ لیکن اگر آپ کوئی وید منتر پڑھ دیتے جس سے سب ذاتوں کو ویدوں کے مطالعہ کا یکساں حق حاصل ہونا ثابت ہوتا تو آپ کو لفظ "چاہیئے" کے لکھنے کی ضرورت نہ رہتی۔ بلکہ آپ اسکی بجائے الفاظ "حق حاصل ہے" لکھ سکتے۔ مگر آپ تو قوم کی اصلاح مذہب کی اصلاح سے کرنا چاہتے ہیں آپ سے پوچھے کون؟

آپ نے یہ جو فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں" اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہندو وہ ہے جو ویدوں کو مانے۔ بہت خوب! ہم بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ جینی اور سکھ اور کئی ایک نیچ قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ اور اُنکی تعداد کروڑوں تک ہے۔ اُن کو ہندو کیوں کہا جاتا ہے۔ اور کیوں اُن سے ہندو لفظ کا واسطہ دیکر التجا کیجاتی ہے۔ اور اپنی کثرت پر فخر کیا جاتا ہے۔ اور اُسی کثرت کی بنا پر حقوق طلب کئے جاتے ہیں۔

سب باتیں جناب نے ہندو جاتی کے فائدے کی فرمائیں (اگرچہ اُن سے دھرم کا ناس ہو گیا) لیکن پانچویں میں یہ جو آپ نے فرمایا کہ "ہندو جاتی کی بنیاد وید ہیں" اس میں ہندوؤں کو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ جو آپ کے مقصود کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ آپ ہندو دھرم کی اصلاح صرف اسلئے کر رہے ہیں کہ ہندو قوم میں مسلمانوں سے اتحاد کرنے کے سوا سوراج حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے اور ہندو جاتی کی بنیاد وید پر بتانے کے یہ معنے ہیں کہ جو ویدوں کو مانتا ہے وہی ہندو ہے۔ پس اس کے رد سے وہ سب قومیں جو ویدوں کو نہیں مانتیں اور مردم شماری میں اُن کی قومیت کے شمار کا فائدہ ہندوؤں کو ملتا ہے۔ وہ سب خارج ہو جائینگی۔ اور آپ کے جملہ مقاصد و تدابیر ملیا میٹ ہو جائینگے۔

اہا! ایسی حالت میں ہندو قوم کا نظارہ بہت ترسناک ہوگا۔ ایسے خیرخواہوں کے ہوتے دشمن کی ضرورت نہیں رہتی۔ خدا کسی قوم میں ایسے خیرخواہ نہ پیدا کرے۔ کہ ان کی نصائح پر عمل کرنے سے نہ دین رہے نہ دنیا خسر الدنیا والاٰخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔ (باقی باقی)

اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ

کیا متعصب ہندو قائل نہ ہونگے؟

یہ فہرست سرسری طور پر "مآثر عالمگیری" سے تیار کی گئی ہے۔ جو عالمگیر کے حالات میں سب سے مقدم تاریخ ہے۔ اور اس میں صرف اُن عہدہ داروں کو لیا گیا ہے جو بڑے بڑے عہدہ دار تھے۔ عام عہدہ داروں اور فوج کے ملازمان کا اس میں کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ اور اُن عہدہ داروں کو لیا ہے جو اُس زمانہ کے بعد مقرر ہوئے ہیں یا اُس کے بعد تک رہے ہیں جب سے عالمگیر کے تعصب کے ظہور کا وقت خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس فہرست میں بعض اور باتیں قابلِ لحاظ ہیں۔ سب سے مقدم یہ کہ اسمیں مہارانا اودے پور کے بیٹے اور بھائی بھی موجود ہیں۔ اور اس سے عجیب تر یہ کہ سیواجی کے متعدد عزیز اور رشتہ داران کے نام نظر آتے ہیں۔ حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ یہ صرف نام کے عہدے نہ تھے بلکہ معرکوں میں حیرت انگیز جانفشانیاں دکھاتے تھے۔ ان عہدہ داروں میں ہر قسم کے عہدہ دار ہیں یہ جملہ عہدے اہل ہنود کو حاصل تھے۔ اب تو متعصب اہل ہنود معترض نہ ہونگے۔ باقی کسی اور وقت فرصت میں عالمگیر کی مہربانیاں اہل ہنود پر دکھائی جائینگی۔

مقدس رسول - آریوں کے بدنام رسالہ رنگیلا رسول کا متین و معقول جواب۔ قیمت ۱/ (منیجر)

نام عہدہ دار	ولدیت وغیرہ	سنہ تقرر باضافہ عہدہ یا عطائے منصب (بحساب سنہ جلوس عالمگیری)
راجہ بھیم سنگھ	راج سنگھ مہارانا اودیپور کا بیٹا اور مہارانا جے سنگھ کا بھائی	سنہ ۳۱ جلوس عالمگیری دکن میں آیا اور برہان پور کی مہم میں شریک ہوا سنہ ۳۸ میں پنجہزاری کے منصب تک پہنچ گیا۔
اندر سنگھ	جے سنگھ مہارانا اودیپور کا بھائی تھا	سنہ ۴۳ میں دو ہزاری ہوا اور سنہ ۴۹ میں سہ ہزار پر اضافہ ہوا۔
بہادر سنگھ	"	سنہ ۴۳ میں ایک ہزار و پانصدی ہوا۔
راجہ مان سنگھ	پسر راجا روپ سنگھ	سنہ ۲۶ میں ماندن پور و لاہور کا فوجدار رہا سنہ ۳۲ میں سہ ہزاری تک پہنچا۔
دیلا جی	سیواجی کا داماد تھا	سنہ ۲۹ میں پنجہزاری منصب اور علم و نقارہ وغیرہ ملا۔
ارجو جی	ساؤ پسر سیواجی کا عم زاد بھائی	سنہ ۳۸ میں منصب دو ہزاری ہوا۔
راؤ انوپ سنگھ	پسر راؤ کرن	سنہ ۳۱ میں خلعت ملازمت ملا تھا۔
راجہ انوپ سنگھ	.	سنہ ۳۱ میں شکر کا قلعہ دار مقرر ہوا۔
راجہ اودیپ سنگھ	.	سنہ ۳۶ میں ایرج کا فوجدار اور دو نیم ہزاری ہوا۔
اودے سنگھ	قلعہ کہبلنا کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۷ میں سہ ہزار و پانصدی ہوا۔
باسدیو سنگھ	چنسن کاڑہ کا زمیندار تھا	سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری ہوا۔
کانہوجی مرہٹہ	.	پہلے پنجہزاری تھا سنہ ۴۹ میں ایک ہزاری کا اضافہ ہوا۔
مہرسال بوندیلہ	.	سنہ ۴۳ میں قلعہ دار رہا۔
بشن سنگھ	پسر کنور کشن سنگھ پسر راجہ رام سنگھ	سنہ ۲۵ میں ہزار سہ صد سوار رہا۔
رام چند	کہتاوں کا تھانہ دار تھا	سنہ ۴۰ میں دو نیم ہزاری ہوا۔
لوک چند	نائب و ملازم شاہزادہ اعظم شاہ	سنہ ۲۹ میں بہار سنگھ کے شکست دینے کے سلسلے میں رائے رایان کا خطاب ملا۔
جھاکو بنجارہ	.	سنہ ۴۲ میں پنجہزاری منصب ملا۔
جکیا	نصرت آباد کا دسمکھ تھا	سنہ ۵۰ میں سہ ہزاری ہوا۔
درگا داس راٹھور	.	سنہ ۴۹ میں سہ ہزاری کا منصب پھر بحال ہوا۔
روپ سنگھ	ولد راجہ اودت سنگھ	سنہ ۴۱ میں ایک ہزاری منصب پر ترقی ہوئی۔
سوبھان	سبال کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۳ میں پنجہزاری منصب مع خلعت و نقارہ وغیرہ۔
شیو سنگھ	راہیری کا قلعہ دار تھا	سنہ ۴۷ میں ایک نیم ہزاری ہوا۔
ماندھاتا	پسر راؤ کانہو معینہ فوج نصرت گنج۔	سنہ ۵۱ میں قلعہ جہت کی تسخیر پر مامور ہوا۔
کشور داس	ولد منوہر داس گور	سنہ ۲۶ میں شولاپور کا قلعہ دار رہا۔
راجہ کلیان سنگھ	بہدوار کا زمیندار تھا۔	سنہ ۴۰ میں حاضر دربار ہو کر ہفت صدی پر دو صدی کا اضافہ ہوا۔

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مرادآباد)

"اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر"

شہنشاہ عالمگیر کے متعلق مخالفین اسلام جو جو اعتراض اور غلطیاں آئے دن پھیلاتے رہتے ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ان شرارتوں کی اصل کیا ہے اور شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر مرحوم کے اصلی حالات کیا ہیں۔ قیمت صرف ۸ر (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)

کیا سوامی دیانند تناسخ کے قائل تھے؟

آریہ سماج کا فرقہ جہاں اور بہت سی عجیب و غریب باتوں کا قائل ہے وہاں اُس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو انسان مر جاتا ہے وہ پھر دوبارہ کوئی قالب اختیار کر کے دنیا میں براہ رحم مادر آتا ہے۔ اگر اُسکے اعمال اچھے ہوئے تو انسانی قالب میں آتا ہے۔ اور اگر بُرے اعمال ہوئے تو گائے بیل سور کتا وغیرہ کے جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے ویدوں سے اس مسئلہ کو بایں الفاظ نقل کیا ہے۔

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے انہی کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلےٰ اعلےٰ جسم حاصل کرتا ہے۔ اور اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پا کر دکھ بھوگتا ہے۔ پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ و پُن کے مطابق سزا یا جزا پا نیوالا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر پانی ہوا اور نباتات میں داخل ہو کر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھ کر اُس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہے۔ اور اُسکے خلاف عمل کرنے کے تریک یعنی حیوانات وغیرہ کا جسم پا کر دکھ پاتا ہے۔" (اتھروید کانڈہ۔ انوواک ۱۔ ورگ ۱۔ منتر ۲۔ بھومکا صفحہ ۱۳۲)

سوامی جی کے پیش کردہ منتر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سلسلۂ کائنات محض اعمال پر منحصر ہے۔ اور دنیا میں انسان و چوپائے اور پرندے وغیرہ گناہ کرنے سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور بعد مرنے کے جس کا جیسا فعل ہوتا ہے ویسا ہی قالب ملتا ہے۔ مگر سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں تناسخ کے خلاف یوں فرماتے ہیں۔

"حمل ٹھیرنے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہمبستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔"

(ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۳۲۹)

ہمارے سماجی دوست فرمائیں کہ یہاں گذشتہ اعمال کہاں غائب ہوگئے۔ کہاں تو سوامی جی یہ مانتے ہیں کہ موجودہ قالب پچھلے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور کہاں یہ فرماتے ہیں کہ مرد و عورت کے نطفہ برابر ہونے مخنث پیدا ہوتا ہے اگر سوامی جی کے اس قول کو صحیح مان لیا جائے تو تناسخ سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اور اگر تناسخ کو صحیح مان لیں تو سوامی جی کا یہ قول کہ "عورت و مرد کا نطفہ برابر ہونے سے مخنث پیدا ہوتا ہے" باطل ہوجاتا ہے۔

دوسری جگہ سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں تو . . .

. . . اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے"

(ستیارتھ طبع سوم صفحہ ۱۵۳)

یہاں پر سوامی جی مرد کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی عورت کو فوراً طلاق دیکر دوسری عورت سے نیوگ کرکے نرینہ اولاد پیدا کرلے۔ مگر آپ کا اوپر والا اصول کہ عورت مرد کا پیدا ہونا سب اپنے کرم انوسار ہے" باطل ہوگیا۔ جس سے تناسخ کی جڑ کٹ گئی۔

پھر سوامی جی فرماتے ہیں۔

"جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہے اس خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبالمندی قیام کرتی ہے جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور مفلسی راج کرتی ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۲۳)

سوامی جی مفلسی کو لڑائی بکھیڑے کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو کہ ایک حد تک درست ہے۔ اگر سوامی جی کے اس قول کو تسلیم کرلیا جائے تو تناسخ بالکل غلط ہوجاتا ہے اور مفلسی اور دولت مندی وغیرہ کو پچھلے جنم کا بدلہ قرار دینا فضول مسئلہ ہوجاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آواگون باطل ہے۔

پھر سوامی جی لکھتے ہیں۔

"جب مہینہ بھر میں حیض نہ آئے حمل کے ٹھیرنے کا یقین ہوجائے۔ تب سے ایک برس (یعنی کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہم بستر ہرگز نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے" (ستیارتھ صفحہ ۱۱۹)

اگر سوامی جی کے اس فرمان کو صحیح مان لیں تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا کہ لڑکی لڑکے کا تندرست اور بیمار وغیرہ پیدا ہونا ماں باپ کی غلطی یا احتیاط سے ہوتا ہے جو کہ بالکل تناسخ کے خلاف ہے۔ اگر تناسخ کو صحیح مان لیں کہ سب اپنے گذشتہ کرموں کے مطابق اندھے کانے یا لنگڑے لولے پیدا ہوتے ہیں۔ تو سوامی جی کا یہ حکم دینا کہ عورت و مرد ایسا کریں جس سے اولاد عمدہ اور تندرست پیدا ہو محض لایعنی اور غلط ہے بہر حال تناسخ کو صحیح مانتے ہوئے سوامی جی کی مندرجہ بالا نصیحتیں یا در ہوا ثابت ہوتی ہیں۔ اور اگر سوامی جی کی ہدایتیں صحیح مان لی جائیں۔ جو کہ واقعی صحیح ہیں تو تناسخ کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

بہر حال ہمارے آریہ سماجی دوستوں کے نزدیک یہ ایک ناقابل حل مسئلہ ہے جسے نہ تو سوامی جی حل کرگئے اور نہ آریہ سماجی حل کرسکتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تناسخ باطل ہے۔ اور اُسکے ماننے والے ایک موہوم شئے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

(عبدالرحیم عامد الہ آبادی)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

چوتھی قسم کی تحریروں کی مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکتبوالی من تلفظ بالاسلام من الناس[۵۱] یعنی جو جو شخص اسلام کا اقرار کرتا ہو مجھے ان سب کے نام لکھکر بتاؤ" پس ہم نے (کوئی) ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھے۔

اسی طرح احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ بعض جنگوں میں غازیان اسلام کے نام بھی لکھے گئے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا کہ یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانیوالی ہے۔ آپ نے اُسے فرمایا جا! تو اپنی بیوی کے ساتھ ہوکر حج کر۔[۵۲]

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو جحیفہ (صحابیؓ) سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آیا آپ کے پاس کچھ ایسے مسائل بھی ہیں جو ہوں تو وحی خدا سے۔ لیکن قرآن مجید میں (بالتصریح) موجود نہ ہوں؟ تو آپ نے (جواب میں) فرمایا۔ خدا کی قسم! جو گٹھلی کو پھاڑ (کر اُگا) نے والا ہے۔ اور سب مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے کہ ہمارے پاس (مکتوبی صورت میں تو) صرف قرآن (شریف) ہے۔ ہاں قرآن کا فہم (استنباط) بھی ہے جو خدائے تعالےٰ (اپنے) کسی مسلم (بندے) کو عطا کردے۔ اور۔ نیز یہ جو اس صحیفہ میں ہے۔ پھر میں نے (ابو جحیفہ نے) عرض کیا کہ اس صحیفہ میں کیا (لکھا) ہے؟ آپ نے فرمایا (قتل نفس اور قطع اعضا وغیرہ جرائم میں مظلوم کو) معاوضہ دلانے۔ اور (مسلمان) قیدی کو (دشمن سے) چھڑانے کے احکام (لکھے ہیں) نیز یہ (لکھا ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔[۵۳]

---

[۵۱] صحیح بخاری کتاب الجہاد باب کتابۃ الامام الناس ۱۲ منہ

[۵۳] حضرت علیؓ نے جو یہ تین امور بیان کئے ان سے صرف اتنے ہی الفاظ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ان تینوں امروں کے متعلقہ مسائل مندرج ہیں۔ ھکذا قال الحبر العلامۃ الامام الشوکانی رحمہ اللہ (نیل الاوطار) اور ظاہر ہے کہ ان ہر سہ ابواب میں کثرت سے مسائل آسکتے ہیں۔ چنانچہ کتب حدیث میں ان کے متعلق بہت سی احادیث ہیں۔

حضرت علیؓ نے قرآن مجید کے بعد ان امور ثلاثہ کے سوا کسی دیگر تحریر کا جو انکار کیا اسکی بنا اس بات پر ہے کہ خود اُنہوں نے ان امور کے سوا اور کچھ نہ لکھا تھا۔ اور بالخصوص ان تین ابواب کے متعلق نوشت رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت علیؓ صحابہؓ میں سے بڑے پایہ کے قاضی تھے اور خدائے تعالےٰ نے آپ کو فصل مقدمات کی خاص قابلیت لیاقت عطا فرمائی تھی حضرت عمر فاروقؓ ایسے صاحب فہم و تدبر صحابی آپ کی اس خداداد قابلیت کے خصوصیت سے معترف تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں آپ کی شان میں آپ کے یہ الفاظ ہیں۔ "اقضانا علیؓ" یعنی حضرت علیؓ ہماری جماعت (صحابہ) میں سے بڑے قاضی ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ماننسخ من آیۃ)

اصول آریہ - مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا رد - قیمت ۲/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

اس روایت میں اس امر کی تصریح نہیں ہے کہ یہ مسائل حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے یا آپ نے خود اپنی یادداشت کیلئے لکھ رکھے تھے۔ لیکن حضرت جابرؓ کی مندرجہ ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسائل آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائے تھے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی کل بطن عقولہ ثم کتب انہ لا یحل لمسلم ان یتوالی مولی رجل مسلم بغیر اذنہ ثم اخبرت انہ لعن فی صحیفتہ من فعل ذالک۔[۱]

"یعنی حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم لکھوایا کہ ہر بطن کی دیت اُسکے اپنے ذمہ ہے۔ پھر یہ بھی لکھوایا کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کے آزاد کردہ غلام کا خود بخود مالک بن بیٹھے۔ پھر مجھے (حضرت جابرؓ کہتے ہیں) یہ بھی خبر دی گئی کہ آپ نے اپنے (اُس) صحیفے میں ایسا کرنے والے پر لعنت بھی (ذکر) کی ہے۔"

پانچویں قسم کی ایک مثال تو صلح حدیبیہ کا عہدنامہ ہے جس سے حدیث کے قائل ومنکرین بلکہ اسلام کے منکرین کو بھی انکار نہیں۔ اور جو خاص فرمان نبوی سے حضرت علیؓ کے قلم سے لکھا گیا تھا۔ اسکا ذکر صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں مفصل موجود ہے۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عدّاء صحابی سے مروی ہے دیکھی عن العدّاء بن خالد قال کتب لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اشتری محمد رسول اللہ من العدّاء بن خالد بیع المسلم المسلم لا داء ولا خبثۃ ولا غائلۃ۔[۲]

"یعنی حضرت عدّاء بن خالد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھے یہ (دستاویز) لکھدی تھی کہ یہ وہ سودا (فروخت) ہے جو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عدّاء بن خالد بن ہوذہ کے ہاتھ بیچا (اسطرح) جسطرح کہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہونی چاہئے۔ اسمیں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ بری خصلت اور نہ بدکرداری۔"[۳]

یہ تحریر حضرت عدّاء کے پاس بہت زمانہ تک محفوظ رہی۔ چنانچہ جامع ترمذی میں ہے۔

عن عبد المجید بن وھب قال قال لی العدّاء بن خالد الا اقرئک کتابا کتبہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت بلی۔ فاخرج الی کتابا ھذا ما اشتری الخ (تیسیر الوصول کتاب البیوع بروایت ترمذی)

"یعنی عبد المجید بن وہب (تابعی) کہتے ہیں کہ مجھ سے عدّاء بن خالدؓ (صحابی) نے کہا کہ کیا میں تجھکو رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تحریر نہ دکھاؤں جو آپ نے میرے لئے لکھوادی تھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ (ضرور دکھائیے) پس وہ ایک نوشت نکال لائے۔ جسمیں یہ لکھا تھا کہ" الخ[۴]

تقریب میں حافظ صاحب نے حضرت عدّاء بن خالد کی نسبت لکھا ہے "تاخرت وفاتہ الی بعد المائۃ" یعنی ان کی وفات پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئی۔ اور عبد المجید تابعی مذکور کو طبقہ رابعہ میں شمار کیا ہے جو امام زہری وغیرہ تابعین کا طبقہ ہے اور اس طبقہ کی بابت تصریح کی ہے کہ اس طبقہ کے لوگوں کی وفاتیں پہلی صدی کے اختتام کے بعد ہوئیں۔

اس تفصیل سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک نوشتہ پہلی صدی کے بعد تک برابر محفوظ چلا آیا۔

حافظ ابن عبد البر قرطبیؒ[۵] نے "استیعاب" میں حضرت عدّاء صحابی کے ترجمہ میں اس نوشت کا ذکر کرکے کہا ہے وھی عند اھل الحدیث محفوظۃ "یعنی یہ تحریر اہل حدیث کے نزدیک محفوظ ہے۔"

حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود ابو رجاء عطاردی تابعی سے روایت کیا کہ مجھے عدّاء بن خالد نے کہا کیا میں تجھ کو وہ تحریر نہ دکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے لکھوادی تھی۔ (جب دکھائی) تو اسمیں لکھا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا ما اشتری الخ[۶]

اس روایت کو ہم نے ایک تو اس خیال سے لکھا کہ اس تحریر میں بسم اللہ بھی لکھی تھی۔ دوم اسلئے کہ حضرت عدّاء نے وہ تحریر عبد المجید کی طرح ابو رجاء کو بھی دکھائی پس یہ دوسری شہادت ہوگئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴ } اسکی تائید ایک مرفوع حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ جب آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا قاضی مقرر کرکے بھیجا اور آپ نے اپنی کم عمری اور اس امر میں ناتجربہ کاری کا عذر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا" ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک (مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء بروایت ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) یعنی ضرور ہے کہ اللہ تعالےٰ تیرے قلب کو (حق کی) ہدایت کریگا اور تیری زبان کو (حق بولنے پر) ثابت رکھیگا۔" اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ قاضیوں کو ان ابواب ثلاثہ یعنی قصاص دیات اور احکام اسارٰی اور اُن کے متعلقہ مسائل کی سخت ضرورت رہتی ہے۔ پس ان امور کی نسبت جو جو احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کو ملیں وہ سب اُس صحیفہ متبرکہ میں مکتوب تھیں ۱۲ منہ

[۲] صحیح بخاری کتاب البیوع باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا ۱۲ منہ

[۳] حضرت عدّاء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی تھی جس پر آپ نے انکو یہ دستاویز لکھدی تھی۔ "بیع المسلم المسلم"۔ سبحان اللہ! کیا پاک تعلیم اور کیا پیارے الفاظ ہیں گویا سمجھا دیا کہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ اسکا سودا معاملہ ایسا صاف صاف ہونا چاہئے کہ اسمیں کسی قسم کا دھوکا یا فریب یا مال کی عیب پوشی نہ ہو۔ اللھم صل علی محمد الخ ۱۲ منہ

[۴] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ آنحضرت صلعم کی تحریرات ودستاویزات کو نہایت محبت سے محفوظ رکھتے تھے اور نہایت شوق سے دوسرے لوگوں کو یہ تبرکات دکھاتے تھے۔ اللھم صل علی محمد ۱۲ منہ

[۵] حافظ ابن عبد البر ربیع الآخر ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور جمعہ کی رات کو اخیر تاریخ ربیع الآخر ۴۶۳ھ میں فوت ہوئے پس آپ نے پورے پچانوے سال عمر پائی آپ کا نام یوسف بن عبد اللہ تھا اور کنیت ابو عمر تھی۔ لیکن حافظ ابن عبد البر کے نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ انکے وقت میں اندلس (ملک سپین) میں ان کے پایہ کا کوئی حافظ حدیث نہ تھا ۱۲ منہ

[۶] استیعاب فی معرفۃ الاصحاب مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد دوم صفحہ ۵۲۴ نمبر صحابی ۲۱۶۳ - ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

حضرت عداء نے اُس پاک نوشتہ کو نہایت حفاظت سے سنبھالکر رکھا تھا۔ اور نہایت شوق اور محبت سے لوگوں کو اسکی زیارت کراتے تھے۔

ابورجاء کی نسبت حافظ صاحب نے تقریب میں لکھا ہے کہ اُن کا نام عمران بن ملحان تھا۔ اور یہ مخضرم ہیں۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں موجود تھے لیکن ایمان بعد میں لائے۔ اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔ چنانچہ ۱۰۵ھ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ان دونوں روایتوں سے یقیناً ثابت ہو گیا کہ وہ تحریر دوسری صدی میں ضرور محفوظ تھی۔

(باقی باقی)

مولانا حسین احمد صاحب دیوبندی کا تعصب

اور

فرقہ دیوبندیہ کے عقائد

حضرات ناظرین! ایک رسالہ موسومہ بہ "الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب" نظر سے گذرا۔ جسکے مؤلف مولانا حسین صاحب مدنی[1] دیوبندی ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ فرقہ رضائیہ حنفیہ بریلویہ کے جواب میں لکھا ہے۔ اور فرقہ دیوبندیہ سے یہ الزام اُٹھانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی وہابی نہیں[2]۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

"عقائد وہابیہ اور ان اکابر کے (یعنی علماء دیوبند کے) معتقدات اور اعمال میں زمین و آسمان بلکہ اس سے زائد کا فرق ہے" (دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۴۷)

اور آپ کی مراد فرقہ وہابیہ سے موحدین نجد اور اہل حدیث ہند ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں[3]۔ اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ اور اسکی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہلسنت والجماعت کے مخالف ہو گئے۔ چنانچہ غیر مقلدین ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعوے حنبلی ہونے اقرار کرتے ہیں۔ لیکن عملدر آمد اُن کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اُسکی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں[4]۔ اُن کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔" (دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۶۲)

اس کلام سے مولانا کا تعصب مذہبی اور دروغ گوئی ظاہر ہے۔ اولاً تو اہل حدیث کو فرقہ وہابیہ کا پیرو بتانا محض افترا و بہتان ہے۔ دوسرے اہل حدیث کا اکابر کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ کے استعمال کرنے کا الزام لگانا لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے مصداق بننا ہے۔ لیکن اہلحدیث ایسے اشخاص کو اس طرح کہہ سناتے ہیں ؎

ماشاخ درختیم پر از میوۂ توحید
ہر راہ گذرے سنگ زند عار ندار یم

پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس گروہ دیوبندیہ کے سرگروہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کا فیصلہ بابت عقائد نجدیہ ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ اُن کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب اُنکا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور اُن کے مقتدی اچھے ہیں۔"

فتاوٰی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۸

اب خود ناظرین فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مولانا مرحوم سچے ہیں یا مولانا کے مرید حسین احمد صاحب صادق البیان ہیں۔ سچ ہے ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

پس اب بعد اس تمہید ضروری کے خیال کیا گیا کہ اس فرقہ دیوبندیہ حنفیہ کے عقائد پر بھی کچھ روشنی ڈالی جائے تاکہ وہ لوگ جو غلطی سے اس فرقہ سے حسن ظن رکھتے ہیں اور اس فرقہ کو توحید پرست اور دور از بدعت سمجھے ہوئے ہیں وہ اس دیوبندی گروہ کی دوطرفہ حرکت کو سمجھکر اپنی غلط فہمی دور کر سکیں اور اُن کا سنت رسول اللہ صلعم کا اندرونی دشمن ہونا اُن پر آشکارا ہو جاوے۔ جو ضرر و نقصان دین محمدی کو اس گروہ کی تقلید پرستی و تعصب مذہبی سے پہنچ رہا ہے وہ جماعت بریلویہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے[5]۔ جن لوگوں کو ان کی تالیفات پر نظر ہے وہ اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ اب مختصراً چند عقائد دیوبندیہ عرض کرتا ہوں۔

عقیدہ نمبر ۱ ارواح مشائخ سے وقت حاجت استمداد طلب کرنا درست ہے۔ کیونکہ روح شیخ کامل کی اپنے مرید کی حاجت کو قلب مرید پر باذن اللہ اسکی حاجت کو القا کرتی ہے۔ بشرطیکہ مرید کو شیخ سے ربط تام ہو۔ چنانچہ مولانا رشید احمد صاحب

[1] آپ عرب نہیں ہیں۔ بلکہ چند مدت مدینہ طیبہ میں درس حدیث دیتے رہے ہیں ۱۲ (میر سیالکوٹی)

[2] دیوبندی علماء بہت کوشش کرتے ہیں کہ وہابیت کا داغ دھوئیں لیکن کامیاب نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہابی صفائی میں عموماً یہی پیش کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں غیر مقلد نہیں ہیں حالانکہ وہابیت کی بنیاد ترک تقلید نہیں ہے۔ بلکہ رد شرک و بدعت ہے۔ پس جبتک دیوبندی حضرات شرک و بدعت کی رد کرتے ہیں تب تک بریلوی حضرات انکو وہابی ہی کہینگے۔ ۱۲ میر سیالکوٹی

[3] معلوم نہیں یہ لوگ حضرت شاہ صاحب کو کیا کہینگے جو حدیث صحیح غیر منسوخ کے واضح ہو جانے پر بھی اسکے خلاف قیاس مذہب کی پیروی کو نفاق خفی یا حمق جلی کہتے ہیں۔ (حجۃ اللہ مصری جلد اول صفحہ ۱۵۴ فصل تقلید) میر سیالکوٹی

[4] بس بڑا قصور تو یہی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کے مقابلہ میں غیر رسول کے قول کو ترک کر دیتے ہیں۔ جل جلالہ۔ خدا ان مقلدین کو اپنے رسول کی قدر سمجھائے اور آیت وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء ع ۹) کو منشاء رسالت سمجھائے ۱۲ میر سیالکوٹی

[5] جہتیں مختلف ہیں ۱۲ میر سیالکوٹی

ahmadimuslim.de

گنگوہی مرحوم اپنے رسالہ امداد السلوک کے صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں۔

"وہم مرید بیقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شخص شیخ دور است اما روحانیت او دور نیست چوں ایں امر محکم داند و ہر وقت شیخ را بیاد دارد و ربط قلب پیدا آید و ہر دم مستفید بود و چوں مرید داخل واقعہ محتاج بشیخ بود شیخ را بقلب حاضر آوردہ بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ تعالےٰ او را القا خواہد کرد مگر ربط تام شرط است۔" الخ

یہ عبارت صریح ہے کہ ان کے نزدیک بزرگوں سے فیضان روحی ہوتا ہے۔"

پس بریلویوں اور دیوبندیوں اموات سے فیض حاصل کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نمبر ۲ "ہمارے اکابر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل اصولیہ و فروعیہ میں مقلد ہیں۔ ائمہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں۔ بلکہ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ کا ایک رسالہ فقط وجوب تقلید شخصی میں چھپا ہوا ہے۔" (دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۱)

ناظرین! اس تقلید شخصی کا وجوب تو رہا درکنار آج تک کسی مقلد نے استحباب بھی ثابت نہیں کیا۔ یہ تقلید پرستی کا اعتقاد محض حسن ظن پر موقوف ہے۔ اور جتنے انبیاء دنیا میں آئے سب ہی نے اس تقلید کی تردید کی ہے۔ بلکہ میرا تو دعوےٰ ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی کسی ایک شخص کا مقلد نہیں ہے۔ اس لئے صاحبین نے بھی جملہ مسائل میں امام صاحب کی تقلید نہیں کی۔ چنانچہ صاحبین نے بقول مولانا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی دو تہائی مذہب کا خلاف کیا۔ کیا کوئی حنفی شخص ہدایہ عالمگیری کی تمام جزئیات پر عمل کر کے تقلید کا ثبوت دے سکتا ہے؟ دیدہ باید۔ ورنہ اپنے آپ کو غیر مقلد کہلانا زیبا ہے۔

نمبر ۳ "استویٰ علی العرش وغیرہ صفات باری تعالےٰ میں مثل معتزلہ جہمیہ کے تاویلات کو جائز بتاتے ہیں۔ اور ندائے یا رسول اللہ کو بعض صورتوں میں جائز کہتے ہیں۔ جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں ایسے ہی اگر کوئی لفظ یا رسول اللہ پکارے تو بلاشک جائز ہے۔ یا اگر غلبہ محبت اور اس عقیدہ سے کہے کہ اللہ تعالےٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اپنے فضل و کرم سے ہماری ندا کو پہنچا دیگا۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔" (دیکھو رسالہ مذکور صفحہ ۲۳ و ۲۴)

یہ عقیدہ سلف امت میں ہرگز نہ تھا۔ بلکہ امام ابوحنیفہؒ بھی خدا کو عرش پر تسلیم کرتے تھے۔ اور جو خدا کو زمین پر بتلاتا تھا اسکو کافر کہتے تھے۔ اور صفات الٰہیہ کو بلا تاویل و تعطیل تسلیم کرتے تھے۔ اور وظیفہ یا رسول اللہ کو کسی صورت میں تو شرک ہے اور کسی میں بدعت ہے۔ متبع سنت کو ایسے الفاظ سے بھی بچنا ضروری ہے جن میں شائبہ شرک و بدعت ہو۔

دیگر یہ کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھکر ندا کرتے ہیں اور آپ کو حاجت روا و مشکلکشا سمجھتے ہیں ان کے ساتھ تشابہ لازم آتا ہے۔ اسلئے حق تعالےٰ نے لفظ راعنا بولنے سے منع فرمایا۔ اور انظرنا کا لفظ عرض کرنا ارشاد فرمایا۔

(کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ حمیدیہ عربیہ دہلی صدر بازار)

اہلحدیث کا مذہب

اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل مختصر تنقیدی نظر قیمت ۸/

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

شکوۂ دوست

ناظرین "اہل حدیث" سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ عاجز نے کبھی اپنے ناچیز قلم سے گرے ہوئے الفاظ کسی کی نسبت نہیں لکھے۔ آج اپنے ایک دوست کا شکوہ لیکر حاضر ہوتا ہوں۔ لیکن معمول کے خلاف یہ کیوں؟ آخر انسان ہوں، دل رکھتا ہوں پھر کیونکر ممکن ہے کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو۔

آج میرے سامنے جنوری و فروری کا "صوفی" موجود ہے۔ اسکے مطالعہ سے گو حظ اٹھاتا ہوں جہاں قابل مضمون نگاروں کے علمی مضامین کی چاشنیاں موجود ہیں وہاں اسکے صفحہ ۲۷ پر ایک بزرگ دوست کی گلکاریاں بھی مرقوم ہیں۔ دوست کے اوصاف حمیدہ کو یہ صفحہ زائل کئے دیتا ہے پس یہی قلق ہے اور تو کچھ نہیں۔ جسطرح طاؤس کی تمام خوبصورتی پیروں پر پہنچکر زائل ہو جاتی ہے یہی حالت میرے بزرگ دوست کی نظر آتی ہے۔ اللہ پوشیدہ فرمائے۔ "صوفی" کے صفحہ ۲۷ پر یہ سرخی مرقوم ہے۔

"گستاخ وہابی کو عذاب"

"غیبی طمانچہ"

"دہلی کا نیا واقعہ"

یہ سرخی قائم کردہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"آٹھ دسمبر کو دن کے چار بجے فتحپوری کی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ تھا جس میں اخبار "سیاست" کے اڈیٹر صاحب بھی تقریر کر رہے تھے جلسہ میں ہر عقیدہ کے مسلمان بکثرت موجود تھے۔ میرے رفیق بھی شریک جلسہ تھے اُن کا چشم دید بیان ہے کہ ایک وہابی نوجوان نے جلسہ عام میں کہا کہ وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کو پلید سمجھتا ہے۔ اور جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔ اُسکو بھی پلید اور ناپاک سمجھتا ہے اور مسجد ابوقبیس کو بھی ناپاک سمجھتا ہے۔" الخ

فقہ اور فقیہ - جس میں فقہ اصول فقہ اور فقیہ پر مفصل بحث کی گئی ہے - قیمت ۸/ منیجر

ہمارا پختہ خیال ہے کہ یہ شخص یقیناً آپ کا مرید ہوگا اسلئے کہ شاگرد اُستاد کا نمونہ ہوا کرتا ہے آپ نے اپنے سفرنامہ میں یہ لکھا تھا کہ "معاویہ کی قبر پر کتے پیشاب کرتے تھے اور واقعی وہ اسی قابل ہے۔" اب ذرہ موازنہ فرمائیے کہ دونوں ہم پلہ ہیں یا نہیں؟ کیا آپ اپنی تحریر سے گریز فرما سکتے ہیں؟ آسمان زمین ٹل جائیں لیکن ایک وہابی کی زبان سے ہم قسمیہ تحریر کرتے ہیں کہ یہ کلمات ہرگز سرزد نہ ہونگے۔ درخت اپنے پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ عامل حدیث کبھی اس کا مرتکب نہیں ہو سکتا یہ تو حضرات تفضیلیہ وشیعہ غالیہ وغیرہ کے نمونے ہیں۔ جناب اڈیٹر صاحب سیاست کا تو کیا خیال کہ اُڑاؤں "این خانہ تمام آفتاب است" کا مضمون ہی آپ کے علمی مشاغل ہے اور معلومات سے بخوبی واقف ہیں۔ آگے چلئے۔

"نوجوان وہابی کے یہ فقرہ سُنکر تقریر کرنیوالے اڈیٹر صاحب اور تمام حاضرین لاحول اور استغفراللہ پڑھنے لگے۔"

ڈنڈوں سے خبر تو نہ لی ہوگی۔ لیجئے گر خواجہ صاحب کا خون دامنگیر ہوا ہوگا۔ کوئی پختہ مرید ہوگا۔ اور پھر ممکن ہے جذبہ کی حالت میں کہا ہو تو مواخذہ بھی نہیں ہو سکتا۔ پس سیدھی بات یہی ہے۔ ورنہ صاحب آپ کے مریدین اور ایسے کلمات سرزد ہونے پر لٹھ سے سر پھٹول نہ کرلیں۔ تعجب ہے۔ گھر کا معاملہ ٹھیرا مجبوری تھی۔ آگے چلئے۔ پھر آپ لکھتے ہیں

"اُسوقت ایک اللہ کے بندے کی زبان سے نکلا۔ ایسے گستاخ پر آسمان کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا۔ یہ کہنا تھا کہ گستاخ وہابی بیتاب ہوکر خود بخود تڑپنے لگا۔ اسکی بیقراری کی یہ حالت تھی جیسے مرغ کو ذبح کرکے ڈالدیتا ہے۔ اور اسکی لاش پھڑ پھڑا کرتی ہے۔ یہانتک کہ تڑپتے تڑپتے وہ شخص بیہوش ہوگیا۔" الخ

کرمفرمائے من! بیہوش نہیں ہوگیا بلکہ حال آگیا اور اُس وجد میں دیر تک بیہوش پڑا رہا ہوگا۔ اب تو یقین آیا کہ آپ کے مریدوں سے کوئی ہوگا جو وہابی

شاید آپ نے سیکڑوں بتلائے ہیں۔ ایک کو تو پیش فرمائیے۔ ضرور ہونگے۔ مگر کس بات کے اسکے کہ جناب خواجہ صاحب کے مرید نے یہ بے ادبی کی۔ اور بہر حال کے طفیل سے پٹنے سے بچے۔ آگے چلکر خواجہ صاحب نصیحت کرتے ہیں کہ "خدا سب کو گستاخی کے کلمات سے محفوظ رکھے۔ پھر خواجہ صاحب سب سے نیچے یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"میرا خیال ہے کہ سب وہابی ایسے گستاخ نہیں ہوتے۔"

اجی حضور والا! سب کیا معنی ایک بھی انشاءاللہ گستاخ نہیں ہوتا۔ یہ تو آپ ہی حضرات کا حصہ ہے۔ مبارک رہے۔ ۲ جنوری کو تھانہ میں ایک شخص کے سوالات پر آپ نے کتنی تہمتیں اہلحدیث پر رکھی تھیں یہانتک کہ خدا کے جھوٹ بولنے کو بھی اہل حدیث کے جائز کہنے کا فتوے صادر فرما رہے تھے۔ جس پر مجبوراً مجھے آپ سے مکالمہ کرنا پڑا۔

پس خواجہ صاحب! خدا شاہد ہے آپ سے جو قلبی محبت مجھ کو ہے۔ لیکن بسا اوقات آپ کی زیادتیاں رُکنے نہیں دیتیں ؎

کہنے دیتی نہیں کچھ منہ سے محبت تیری
لب پہ رہجاتی ہے آآکے شکایت تیری

(آپ کا ناچیز دوست ظہیر احمد پھلاننگ اپر برما)

بیداری بہار

اخبار "اہلحدیث" ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء میں تنظیم تربیت کے متعلق مولوی ابوحسان محمد حبیب الرحمٰن صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے مجھ کو دیکھکر خوشی ہوئی کہ اہل حدیثان تربیت نے اس کی اہمیت کو سمجھا اور ۶، ۷ شعبان کے جلسہ میں بغرض فلاح وبہبودی قوم اور تبلیغ واشاعت اسلام صوبہ بہار کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ اور مولانا سید احمد حبیب صاحب خلف الصدق حضرت شاہ عین الحق صاحب کو اپنا سردار بناکر کل صوبہ کی تنظیم کا انتظام کرلیا۔ سید احمد حبیب صاحب

نوجوان صالح ندوہ کے تعلیم یافتہ اہل حدیث ہیں۔ اس عمر میں ایک سمجھدار دماغ اور صلح کل طبیعت کے ساتھ ہمت اور استقلال جیسی صفات سے آراستہ ہیں۔ ہم اہل حدیثان صوبہ بہار کو اس انتخاب پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ان کے سردار کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اس اہم ذمہ داری کا اہل بنائے اور توفیق دے کہ قوم کی صحیح رہبری کرسکیں۔

میں اس موقع پر خود مظفرپور میں تھا جہاں معلوم ہوا کہ اہل حدیث کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔ لہذا اس تنظیم کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ راست لائے۔

اس جلسہ میں ایک اور کارآمد تحریک پیش ہوئی اور باتفاق رائے پاس ہوئی جس کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے حقوق کی نگرانی اور حفاظت کے لئے ایک بین الفرق اسلامی کمیٹی قائم کی جائے۔ یہ تجویز رزولیوشن کی صورت میں پیش ہوئی جس کی تائید سید محمد مجتبےٰ صاحب وکیل مظفرپور نے کی۔ آپ حنفی المذہب ہیں۔ اور جلسہ میں کثرت سے حضرات احناف شریک تھے۔ سب نے اس کو منظور کیا۔ اور ہم کو امید ہے کہ انتخاب ممبران وکارکنان ہوکر کام شروع ہوگیا ہوگا کاش دیگر مقامات کے اہل حدیث بھی اس اہم اور ضروری کام کی طرف عملی قدم بڑھائیں۔ اور کام کرنے کیلئے کمر ہمت باندھیں تو آج حالت بدلتی ہے۔ والسلام۔

(محمد عبد الغفار الخیری از دہلی)

حیات طیبہ

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۳ۃ

(منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں)

ؔ یہ آپ کی اُردو دانی کا بین ثبوت ہے ۱۲ منہ

نوٹ الحدیث - کس بیدردی سے سنت کی تائید شرک وبدعت

ahmadimuslim.de

مذاکرۂ علمیہ

بابت

"نزول القرآن علی سبعۃ احرف"

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم - میرے ایک علم دوست بزرگ ایک مسئلہ کے متعلق اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں - لہذا براہ عنایت ذیل کا استفتا اپنے اخبار گرامی میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں -

"نزول القرآن علی سبعۃ احرف" کی روایت اتنے صحابہ اور تابعین سے مروی ہے کہ قریبا تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے - اور ہر ایک حرف پر پڑھنا کافی بتایا گیا ہے -

لیکن اسمیں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالی نے قرآن شریف کو سات حرفوں پر نازل کیا ہے اور ساتوں میں سے ہر ایک کافی ہے - تو جو قت کاتبان وحی قرآن شریف نازل ہوتے وقت یا بعد میں لکھتے تھے - اُن سے یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ سات طرح پر لکھو -

اس کے بعد جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریک سے قرآن شریف جمع کیا گیا ہے اور زیر نظارت زید ابن ثابت جمع کیا گیا تھا اس وقت رقاع - لخاف - اکتاف - عسب - صدور الرجال سے جمع کیا گیا تھا نہ کسی تحریر میں کوئی نشان سبعہ احرف کا پایا اور نہ ان لوگوں میں اختلاف کا سراغ ملا جن کے صدور سے قرآن شریف لیا گیا تھا -

اس کے بعد حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کے قرآن پڑھنے میں اختلاف پایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ قبل اسکے کہ لوگ اہل کتاب کی طرح اپنی کتاب میں اختلاف کرنے لگیں اُن کا واجبی انتظام کر دینا چاہئیے اس درخواست پر حضرت عثمان خلیفہ ثالث نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ مصاحف منگوائے جو خلیفہ اول نے جمع کر کے اُن کے پاس بھجوا دئے تھے - اور زید ابن ثابت اور دوسرے قراء کو حکم دیا کہ نقلیں کر کے دیں - اور اگر کسی لفظ پر اختلاف ہو تو قریش کی زبان کا لفظ لکھیں کیونکہ قرآن شریف قریش کی زبان میں اُترا ہے -

قرآن شریف کے پہلی دفعہ جمع کرنے - اور دوسری دفعہ نقول کرنے میں بہت بڑی جماعت چیدہ اصحاب کی جو قرآن کے معاملہ میں مستند تھے شامل تھی - اور ان میں سے کسی ایک نے بھی قرآن کے سات حرفوں پر اُترنے کا اشارہ تک نہ کیا - اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ اختلاف کے وقت قریش کی زبان کو مقدم رکھیں - کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں اُترا ہے -

ان واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن شریف کا سات حرفوں پر 'اُترنا' اور ہر ایک حرف پر پڑھنا 'کافی ہونا' اور ہر ایک اللہ کی طرف سے 'نازل ہونا' یہ ایسی باتیں تھیں کہ ان سے حضرت ابوبکر اور وہ تمام قراء جو قرآن کے جمع کرنے میں شامل تھے ناواقف تھے - ورنہ ممکن نہیں کہ ایسی ضروری اور بیّن امر کو قرآن جمع کرنے کے موقعہ پر دانستہ مخفی رکھتے - اور چونکہ سات حرفوں والی روایتوں میں حضرت عمر وغیرہ کے نام ہیں اور اُس وقت ان میں کسی نے اس ضروری امر کی رعایت نکی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں والی روایت صحیح نہیں ہے -

مولوی وحید الزمان نے اپنی حدیث کی لغات میں حرف کے لفظ میں یہ بحث لکھی ہے - اور پھر ایک روایت نقل کی ہے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سات حرفوں والی روایت کا انکار کیا ہے - بلکہ "کذب اعداء اللہ لکن القرآن نزل علی حرف واحد" کہکر سخت وعید فرمایا -

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "اتقان فی علوم القرآن" میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے اور اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ حدیث ان مشکل احادیث میں سے ہے جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے - اور لکھا ہے کہ لوگوں نے اسکے کوئی چالیس معنے لکھے ہیں - ان میں سے بعض علامہ ممدوح نے اتقان میں نقل کئے ہیں - مگر اقرار کیا کہ ان میں سے کوئی معنے اطمینان بخش نہیں ہیں -

اور اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصہ لکھا ہے جس میں انہیں قرآن کے سات حرفوں پر نازل ہونے کی پوری شہادت ملگئی اور خود ان شہادتوں کی تصدیق کی - اور قرآن شریف کی نقول کرانے میں صرف ایک حرف پر یعنی قریش کی زبان پر نقل کرنے کا حکم دیا - اور پھر مختلف نسخوں کے جلا دینے کا حکم دیا -

یہ تمام امور ایک سخت مشکل ظاہر کرتے ہیں کہ جو حدیث اکیس صحابہ سے روایت ہوتی ہے اس کے معنے آجتک کوئی نہ سمجھا - اور چونکہ اس حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سات حرفوں پر قرآن کا نازل ہونا امت کی سہولت کیلئے خدا کی طرف سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست پر ہوا ہے - اور سات حروف کے اختلاف ایسے تھے کہ ایک حرف پر پڑھنے والا دوسرے حرف پر پڑھنے والے کا انکار کرتا اور سمجھتا تھا کہ یہ عبارت غلط ہے - صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر فریقین کا اطمینان ہوتا تھا - لیکن اسطرح کی عبارتوں کا اختلاف جو رسول کریم کی بار بار التجا سے اللہ تعالے نے منظور فرمایا تھا اور امت کی سہولت اس سے مقصود تھی - معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کو ہر سہ خلفاء اور تمام قراء نے جو قرآن کے جمع اور نقل کرنے میں شامل تھے بالکل بھلا دیا تھا - یا دانستہ چھپایا - اور سات طرح کے نزول میں سے صرف ایک طرح کا نزول ترجیح بلا مرجح کے عمل سے حکماً اور قطعاً شائع کر دیا -

یہ ایک معما ہے - دو میں سے ایک بات تسلیم کرنا لازمی ہے - یا تو سات حرف والی روایت غلط ہے - یا تمام خلفاء راشدین نے اس دینی اور ضروری مسئلہ کی خلاف ورزی کی (معاذ اللہ) بہر کیف علماء دین متین سے درخواست ہے کہ اسکا شافی جواب شائع فرما کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں -

(سید عبد المجید از کپورتھلہ)

میر سیالکوٹی: حضرات علماء اپنی اپنی تحقیق ارسال فرمائیں - خصوصاً مولوی عبد اللہ صاحب مقیم روپڑ اس معمہ کو حل کریں -

ahmadimuslim.de

"علم"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ نے نہ کوئی مکتب جاری کیا نہ مدرسہ کھولا نہ کالج کا افتتاح فرمایا نہ کسی جامع یا یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی تمام زمانہ تکالیف و مصائب۔ ہجرت اور جنگ میں بسر ہوا۔ تاہم جسوقت آپ فتح مکہ پر شہر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہمراہ دس ہزار پاک نفوس تھے۔ جو اسلام سے پہلے عموماً بے پڑھے تھے۔ زمانہ بعثت سے فتح مکہ معظمہ تک کے قلیل عرصہ میں یہ جماعت کسطرح تیار ہوگئی کہ جس کے ہر فرد کے آگے آج بڑے سے بڑے عالم کا سر تسلیم خم ہوتا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو قابل غور و تامل ہے۔

حضرت علیؓ نے عالم کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے کہ "العالم من علم و عمل بما علم..." عالم وہی ہے کہ جس بات کو جان لے اسپر عمل کرنے لگے۔

امام بخاریؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کو اس قدر احادیث کسطرح یاد ہوگئیں؟ جواب دیا کہ جو حدیث مجھ کو ملی اس پر عمل کیا یاد ہوگئی۔

معلوم ہوا کہ علم عمل کی چیز ہے۔ یہ عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف کتابیں پڑھ لینے سے۔ صحابہؓ کرام کی علمیت و فضیلت کا یہی راز ہے۔

آج ہر شہر میں بیشمار مدارس موجود ہیں جنمیں تمام کتب احادیث۔ اصول و فقہ و تفاسیر۔ معقول وغیرہ کا درس دیا جاتا ہے۔ فرداً فرداً صحابہ کبار کو اتنی احادیث کا علم نہ تھا جتنا آجکل ایک ایک مولوی کو ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اندھیرا چھا رہا ہے۔ قوم گرداب ہلاکت کے دن بدن قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر سال ہزاروں طلباء مولوی بنکر نکلتے ہیں مگر تبلیغ کہیں نظر نہیں آتی۔ انجمنوں اور کانفرنسوں وغیرہ کو مبلغ اور کارکن نہیں ملتے۔ ہر شہر کے عام مسلمانوں کی حالت دیکھو تو نہ صورت سے مسلمان معلوم ہوں نہ سیرت سے۔ جہالت روز افزوں ہے۔ تو کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان مدارس سے اور اس تعلیم سے کیا فائدہ ہے؟ اور ہر سال طلباء مولوی بنکر کیا کرتے ہیں؟ کہاں جاتے ہیں؟ اور علم کی روشنی جلوہ گر کیوں نہیں ہوتی؟

جہانتک کتب کے ذریعہ سے مجھ کو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ زمانہ سلف میں عمل پر زور تھا۔ جو بتایا جاتا تھا سو عمل کیلئے تھا۔ اساتذہ خود اسکی نگرانی کرتے تھے۔ لیکن آج واقعات یہ ہیں کہ عالم بنانے کیلئے صرف کتب کا پڑھا دینا کافی ہے۔ تمام مدارس کا یہی حال ہے کیا اسکو علم کہتے ہیں۔ یہی اسلام ہے۔

پہلے زمانہ میں طلباء اساتذہ سے احادیث سنتے تھے ان کو لکھ لیتے تھے۔ ان پر عمل کرتے تھے۔ اُستاد خود عمل کرکے بتاتے تھے۔ آج کتب چھپی چھپائی موجود ہیں، طلباء پڑھتے ہیں، اُستاد ان کی قرأت کو سنتے جاتے ہیں، صرف لفظ کے تلفظ پر نظر ہے، اگر معنے پوچھے تو بتا دئے، ورنہ چلو آگے۔ عمل سے نہ واسطہ ہے نہ تعلق۔ لہٰذا اگر میں کہوں کہ قرآن و احادیث کے الفاظ کے عالم بنتے نہ کہ خود قرآن و احادیث کے تو بیجا نہ ہوگا۔

میں نے ایک مرتبہ کہیں دیکھا تھا کہ اہلحدیث کانفرنس نے یا کانفرنس کے کسی رکن نے کتب احادیث نامزدہ کے حفظ کرنے والے کے لئے انعامات مقرر کئے تھے۔ نگاہ ڈھونڈتی تھی کہ کہیں احادیث پر عمل کرنے والے کیلئے بھی کوئی انعام ہے تو کہیں نہ ملا۔ غالباً اللہ پر چھوڑ دیا ہوگا۔ مادیت ہمیشہ مادیت ہی تک محدود رہیگی آگے نہیں بڑھ سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو آج علم سمجھا جا رہا ہے وہ علم نہیں بلکہ ایک فن ہے۔ کسی زبان کا سیکھ لینا کہ اسکو بول سکیں یا پڑھ سکیں یا لکھ سکیں کوئی علم نہیں ہے۔ علم وہ ہے جو انسان کو مشاہدات۔ تدبر۔ غور و تامل اور عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ قلب میں ایک روشنی پیدا کرتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں عمل کی قوت پیدا کرتا ہے۔ بھلائی برائی میں نہ صرف تمیز سکھلاتا ہے بلکہ بھلائی کے اختیار کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت پیدا کر دیتا ہے۔ اسی علم کیلئے حکم ہوا کہ "قُل رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا"۔ اسی کو "عَلٰی هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ" فرمایا گیا یہی ہے جو قلب کو روشن۔ دماغ کو کارآمد اور ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، ناک وغیرہ کو قابل کام بنا دیتا ہے بصیرت اور بصارت دونوں عطا فرماتا ہے۔ لوگوں میں محبوب، اقوام میں باعزت کرتا ہے اور بندہ کو اپنے مالک سے ملا دیتا ہے۔ یہی روح ہے، یہی زندگی ہے، یہی حیات ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کی شفقت اور مہربانی ہے کہ اسکے حصول کیلئے اپنی کتاب قرآن کریم ہمارے لئے نازل فرمائی۔ اور اپنا رسول صلعم ہم میں مبعوث فرمایا۔ جس نے قرآن اور احادیث پر پوری طرح عمل کیا اسکو یہ نعمت دستیاب ہوگئی۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ۔

یہی روحانی اور جسمانی شفا اور تندرستی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اگر آپ کی سمجھ میں یہ بات آتی ہے تو اپنے مدارس کو اس سانچے میں ڈھالئے۔ خدارا کبھی تو تھوڑی سی توجہ ذرہ سا تدبر کیا کیجئے کہ مدتیں گذر گئیں بحالت مجموعی ان مدارس سے مسلمانوں کو، ہند کو اور دنیا کو کیا فائدہ پہنچا۔ اگر آپ کے نزدیک فائدہ پہنچا تو فہو المراد۔ ورنہ ان کی اصلاح کیجئے ان کو کارآمد بنائیے تاکہ کم سے کم ان کے طالبعلم فارغ ہوکر مسلمانوں کی حالت سنوارنے کے تو قابل ہوجائیں۔ زینت محراب و منبر سے کچھ تو آگے چل سکیں۔ خالی خولی رونے اور قوم کی شکایات سرد مہری سے تو آجتک نہ کچھ نتیجہ نکلا اور نہ آگے نکلے۔

حضرات! قرآن و احادیث عمل کیلئے ہیں نہ صرف پڑھنے کیلئے۔ اگر علم کا شوق ہے تو ان پر عمل کیجئے اور کرائیے۔ آسان طریقہ ہے کہ مولوی صاحبان سے احکام خدا و رسول صلعم سنئے اور ان پر عمل کرتے جائیے۔ انشاء اللہ آپ علم کی روشنی بہت جلد اپنے اندر پائینگے۔ خواہ عربی زبان میں ایک حدیث کے الفاظ بھی آپ کو یاد نہ ہوں۔ اور اسلئے کہ عام خواہشمند مسلمان مستفید ہوسکیں ہفتہ وار یا مہینہ میں تین یا دو بار اپنے اپنے محلہ میں اس درس کو قائم فرمائیے۔ وعظ کی صورت نہ ہو صرف درس قرآن و حدیث ہو۔ یعنی احکام کے معنے ہوں اور انپر عمل کرنے کا طریق۔ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں دو یا تین بار صرف پاؤ گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ اس کام کیلئے آپ نہیں دے سکتے احکام سنتے جائیے، نوٹ کرتے جائیے اور عامل ہوتے جائیے۔

کام کرنے سے کام ہوا کرتا ہے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ✦ اب آگے جاہے تم مانو نہ مانو

(محمد عبد الغفار الخیری عفی عنہ۔ دہلی)

رحمۃ للعالمین - سرور کائنات کی سوانح عمری - از قاضی محمد سلیمان منصورپوری - قیمت جلد اول [illegible] دوم [illegible] (منیجر)

(قادیانی مشن)

تردید حکیم نورالدین صاحب قادیانی

جناب مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی

مولوی نورالدین صاحب کا اعتقاد (۱)

اخبار "الفضل" جلد ۱۱ نمبر ۶۱ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۳ میں جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں۔

"حضرت خلیفہ اول کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور خود حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ قتل کئے گئے۔ گو یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ الزامی طور پر لکھا ہے۔ مگر یہاں الزام کی کوئی بات نہیں۔"

(۲) تفسیر القرآن پارہ اول (مطبوعہ ۱۳۱۸ء انوار احمدیہ پریس قادیان) میں لکھا ہے۔

(الف) "ویقتلون النبیین بغیر الحق ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ اور نبیوں کے ناحق قتل کرنے کے منصوبے کرتے ہیں۔ ایسی جرأتیں ان میں پیدا ہو گئی تھیں کہ انہوں نے نافرمانی اختیار کی اور خدا کی حدود سے نکل گئے۔

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اسلئے اسکو مضارع کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے۔ ورنہ یہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔" (صفحہ ۹۶)

(ب) "کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا۔ اسلئے فرمایا تھا لِمَ تقتلون میں تقتلون مضارع کا صیغہ ہے۔ یعنی تکذیب تو ماضی میں ہو چکی اور اب قتل کا ارادہ کرتے ہو۔ یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ۔" (صفحہ ۱۱۶)

اقول: ۱۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۳ و ۴ و ۵ پر قتل انبیاء علیہم السلام کو قرآن کریم۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قول صحابیؓ۔ اسلامی تفسیروں اور تاریخوں سے ثابت کیا گیا تھا۔ اب اس جگہ صرف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی چودہ تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے۔

تحریر نمبر ۱ کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۲۲۵۔ اور تفسیر خزینۃ العرفان جلد سوم کے صفحہ ۳۹۶ پر ہے۔

"ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ اور خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ یہ اسلئے کہ وہ معصیت اور نافرمانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے۔"

تحریر نمبر ۲ کتاب ازالہ اوہام حصہ اول (مطبوعہ ۱۳۰۸ء ریاض ہند پریس امرتسر) کے صفحہ ۱۶ پر ہے۔

"حضرت یحییٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہکر اُن کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔"

تحریر نمبر ۳ کتاب ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے۔

"اور رسول مقبول نبی آخر الزمانؐ نے اپنی معراج کی رات میں یحییٰ نبی شہید کے ساتھ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ کو دیکھا۔ یعنی گذشتہ اور وفات یافتہ لوگوں کی جماعت میں اُس کو پایا۔"

تحریر نمبر ۴ کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴ تفسیر خزینۃ العرفان جلد اول کے صفحہ ۱۴۳ پر ہے۔

"خدائے تعالےٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم الخ یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہو گئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی اُن میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔"

تحریر نمبر ۵ کتاب حمامۃ البشرےٰ (مطبوعہ ۱۳۱۱ء مطبع منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی) کے صفحہ ۳۱ پر ہے۔

"ثم یظنون انہ (ای عیسیٰ ابن مریم) حی جالس فی السماء الثانیۃ مع ابن خالتہ یحییٰ النبی الشہید علی نبینا وعلیہم السلام ولا یتفکرون ولا ینظرون الی ان یحییٰ قد قتل ولحق بالموتےٰ فکیف جمع اللہ الحی بالمیت۔"

تحریر نمبر ۶ کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۳۶ پر ہے۔

"وکم من نبی قتلوا فی سبیل اللہ وما جاء ذکر قتلہم فی القرآن۔"

تحریر نمبر ۷ کتاب حمامۃ البشرےٰ کے صفحہ ۵۶ کے حاشیہ پر ہے۔

"وما کان موت القتل نقصاً لانبیائہ کیلا لشانہم وعزتہم وکاین من النبیین قتلوا فی سبیل اللہ کیحییٰ علیہ السلام وابیہ۔"

تحریر نمبر ۸ کتاب مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۳ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۱۵ پر ہے۔

"اب ان آیات (متی باب ۲۳ - درس ۳۵ و ۳۶) پر اگر نظر غور کرو تو واضح ہوگا کہ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام نے صاف طور پر کہدیا ہے۔ کہ یہودیوں نے جس قدر نبیوں کے خون کئے اُن کا سلسلہ زکریا نبی تک ختم ہو گیا۔ اور بعد اس کے یہودی لوگ کسی نبی کے قتل کرنے کیلئے قدرت نہیں پائینگے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھی زکریا کی طرح یہودیوں کے ہاتھ سے قتل ہونے والے تھے تو ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام ضرور اپنے قتل کئے جانے کی طرف بھی اشارہ کرتے۔"

تحریر نمبر ۹ تحفہ غزنویہ کے صفحہ ۴ پر ہے۔

"اللہ جل شانہ نے آیت قد خلت من قبلہ الرسل کی تفسیر میں آپ ہی فرما دیا ہو افان مات او قتل۔ پس اس ساری آیت کے یہ معنے ہوئے کہ پہلے تمام نبی اس دنیا سے موت یا قتل سے گذر چکے ہیں۔"

تحریر نمبر ۱۰ کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴۴ پر ہے۔

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات مسیح ابن مریم کو

اُن نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گذر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں اُن کو دیکھا ہے ۔"

تحریر نمبر ۱۱ تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) کے صفحہ ۱۷ پر ہے ۔

"ظاہر ہے کہ محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں یہ بات داخل ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں ۔ تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک نہیں ۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے لئے یہ دعا نہ کرتے ۔ . . . . . اگر مسیح قتل نہیں ہوا تو کیا یحییٰ نبی بھی قتل نہیں ہوا ؟"

تحریر نمبر ۱۲ کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص۱۰۱ پر ہے ۔

"یاد رہے کہ اسلام کا بارھواں خلیفہ جو تیرھویں صدی کے سر پر ہونا چاہئے وہ یحییٰ نبی کے مقابل پر ہے جس کا ایک پلید قوم کیلئے سر کاٹا گیا ۔ (سمجھنے والا سمجھ لے) ۔"

تحریر نمبر ۱۳ اخبار بدر جلد ۲ ۔ نمبر ۳۳ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۷ و ۲۵۸ پر ہے ۔

"قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے افان مات او قتل ۔ جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہے ۔" (ص۲۵۷ کالم نمبر ۳)

"یحییٰ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی ۔ اگر یحییٰ قتل ہوئے تو پھر عیسےٰ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے ۔" (ص۲۵۸)

تحریر نمبر ۱۴ اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۴۵ مورخہ ۷ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ کالم نمبر ۱ میں ہے ۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالےٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے ۔"

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی چودہ تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی قتل ہو سکتا ہے اور حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی قتل ہو گئے ۔ پس حکیم نورالدین صاحب احمدی کا عقیدہ جناب مرزا صاحب کے مذہب کے سراسر خلاف ✻ ہے ۔

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

مرزائی دعوت کا پول

جہلمی مرزائیوں کو جب معلوم ہو گیا کہ فاتح قادیان جناب مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ امرتسری پشاور سے فارغ ہو کر انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کے جلسہ سے ہو کر دربھنگہ چھپرہ وغیرہ کی طرف آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے جلسہ پر تشریف لے جا رہے ہیں انہیں جہلم آنے کی فرصت نہیں تو ۲۷ ۔ فروری کو اپنے جلسہ کا اعلان کر دیا ۔ دل میں سمجھ لیا کہ دیکھتا کون ہے ۔ لوگوں میں مرزا کی نبوت کا ڈنکا خوب بجائینگے

انجمن انصار الاسلام جہلم نے وقت شناسی سے کام لیکر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالوی مولانا مولوی نور حسین صاحب گھرجاکھی اور مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ کو مرزائی حملوں کی مدافعت کے لئے بلا لیا ۔

یکم مارچ کو وقت و جگہ کے لئے لکھا گیا ۔ لیکن مرزائیوں نے اپنے جلسہ میں وقت دینے سے صاف انکار کر دیا ۔ اور شیخ محمد شفیع صاحب بی اے ایل ایل بی کے مکان پر بلایا ۔ انجمن انصار الاسلام کے نمائندے وقت مقررہ پر شیخ ممدوح الصدر کے مکان پر پہنچ گئے ۔ تصفیہ شرائط کیلئے ہر چند مطالبہ کیا گیا لیکن امیر احمدیہ جماعت نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کرینگے ۔

اس پر ہم نے بعد نماز مغرب ختم نبوت پر وعظ ہونے کا عام اعلان کر دیا ۔ غازیان اسلام جناب ابوالخیر مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل اہلحدیث گوجرانوالہ نے نہایت ہی شستہ ۔ عام فہم ۔ عالمانہ اور محققانہ تقریر فرمائی ۔ اپنے مخصوص انداز سے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ علمی نکات بیان کئے اور ثابت کر دیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کسی جدید نبی کا آنا تسلیم کر لیا جائے تو آنحضرت کے کمالات نبوت اور خداوند تعالےٰ کے علم میں نقص ماننا پڑتا ہے ۔

اسی طرح جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فاضل کولوتارڑ و مولانا محمد مسعود ۔ و مولانا مولوی محمد صدیق ۔ و مولانا مولوی نور حسین گھرجاکھی صاحبان نے مرزاجی کی اوہام باطلہ کی ایسی قلعی کھولی کہ ہر ایک مسلمان پر اُن کا کذب واضح ہو گیا

خدا گواہ ہے کہ مرزائی مبلغین کی ناکامی و نامرادی جہلم کی تاریخ میں عدیم المثال ہے ۔ اگر کسی مرزائی کو ہمارے بیان میں کلام ہو تو انجمن انصار الاسلام کو آزما دیکھے ۔ انشاءاللہ تعالےٰ حق کا بول بالا رہیگا ۔ والسلام

(خاکسار سکرٹری انجمن انصار الاسلام جہلم)

✻ مولوی نورالدین صاحب اور مرزا صاحب کی خلافیات کئی ایک ہیں ۔ ظاہر میں تو ان دونوں صاحبوں کا تعلق امتی اور نبی کا تعلق ہے لیکن علمی تحقیقات میں مولوی نورالدین صاحب جناب مرزا صاحب آنجہانی کے قائل نہ تھے ۔ یہ بات قادیانی لٹریچر پر نظر رکھنے والوں پر روشن ہے ۱۲ میر سیالکوٹی ۔

تفسیر ثنائی

جلد اوّل :۔ جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر ہے ۔ از سر نو چھپکر تیار ہے ۔ قیمت ۱۲؍

جلد ہفتم :۔ بھی نہایت آب و تاب سے چھپکر تیار ہے جسمیں سورہ صٰفّٰت سے سورہ نجم تک کی تفسیر ہے ۔ قیمت ۱۲؍

جلد دوم و ششم ۔ کے بھی تھوڑے تھوڑے نسخے باقی ہیں ۔ قیمت فی جلد ۱۰؍

شائقین ذیل کے پتہ سے جلد طلب فرمائیں دیگر کتابوں کیلئے مطبوعہ فہرست طلب کریں ۔

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

امیر افغانستان اور ترویج شریعت

جب سے غازی امیر امان اللہ خان خلد اللہ ملکہ تخت افغانستان پر متمکن ہوئے ہیں۔ وہ دن رات اس فکر میں ہیں کہ افغانستان دنیا کی متمدن اور مہذب سلطنتوں کی صف میں کھڑا ہونے کے قابل ہوجائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ معاملات دنیوی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان مذہبی بدعات کو بھی دور کر رہے ہیں جو علماء کی غفلت سے مسلمانان افغانستان میں عام طور پر رائج ہوگئی تھیں۔ اور جہاں کے مسلمان علم کی کمی کے باعث اجزائے ایمان سمجھے بیٹھے تھے۔

تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ جب آپ نے جلال آباد کا دورہ کیا تو وہاں سے روانہ ہونے سے پیشتر ۲۶ - اپریل کو سرکاری دفاتر کا ملاحظہ کیا اور بنفس نفیس پانچ گھنٹہ تک کاغذات کی دیکھ بھال کرتے رہے۔ پھر آپ نے اس علاقہ کے وکلاء۔ علماء شیوخ اور معززین سے ملاقات کی۔ اور دوران ملاقات میں ملاقاتیوں کے ساتھ آپ بھی کھڑے رہے۔ آپ نے اُن سے مصافحہ کرکے ایک تقریر فرمائی اور اپنے دورے کا مقصد حسب ذیل بیان کیا۔

"میں آپ کی اور رعایا کی بہتری اور بہبودی کے متعلق حالات دریافت کرنے اور اگر کوئی شکایت یا تکلیف ہو تو اُس کو رفع کرنے آیا ہوں۔ میں اپنی رعایا کو ہر طرح کا آرام پہنچانا چاہتا ہوں۔ گرمی کی شدت اور دھوپ مجھے اس علاقہ کے دورہ سے روک نہیں سکی۔"

آپ نے اپنی رعایا کی وفاداری اور خلوص کی تعریف کی۔ آپ نے قوم کے معززین سے فرمایا کہ وہ آپ کے خیالات لوگوں تک پہنچائیں کہ بادشاہ اور حکام کے ہاتھوں کو چومنا۔ پاؤں کو چھونا اور اُن کے آگے سر جھکانا شرعاً ممنوع ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں نے یہ رسم مقامی ہندوؤں سے سیکھی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تمام مسلمان مساوی طور پر خدا کے غلام ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر برتری نہیں۔"

خدا کا شکر ہے کہ آزاد فرمانروایان ممالک اسلامی اب اصلی اسلام پر عمل کرنے اور بدعات وخلاف اسلام رسوم کے ترک کرنے میں کوشاں ہیں اور یہی وہ مقاصد عالیہ ہیں جن کی طرف اہل حدیث عالم اسلام اور مسلمانوں کو مدت سے توجہ دلا رہے ہیں بارگاہ خداوندی سے امید ہے کہ اب اسلام کا آفتاب بدعات ورسوم مشرکانہ کے اُن بادلوں سے نکلکر پھر اُسی طرح ضیا باری کریگا جیسے کہ اُس نے کبھی پہلے کی تھی اور یہی امر مسلمانان عالم کی دینی اور دنیوی ترقی کا باعث ہوگا۔ انشاءاللہ۔

سلطان ابن سعود

سلطان ابن سعود ہی بقول بڑے بڑے رہنمایانِ عرب وہ وجود مسعود ہیں جس سے عرب کی آزادی کی بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔ اور تمام عرب کی امیدوں کا انحصار اُن کی ذات گرامی پر ہے۔ آپ عربی خصائل حمیدہ کے ایک زندہ نمونہ ہیں۔ آزادی اور شریعت کی پابندی آپ کی زندگی کے مقاصد ہیں۔ شریعت اور شعائر اسلامی کی حفاظت کیلئے تو آپ کے دل میں یہاں تک تڑپ ہے کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا تھا کہ حفاظت اسلام کیلئے تو ضرورت کے وقت ابن سعود کی بیویاں تک شمشیر بکف نظر آئینگی۔

اگر تمام باتوں سے قطع نظر بھی کرلیجائے تو بھی حجاز میں جو امن ابن سعود نے قائم کیا ہے وہی اسکے لئے اس بات کا استحقاق پیدا کر دیتا ہے کہ دنیا کے مسلمان اُس پر اعتبار کریں اور اسلام ومسلمانان عالم کی بہتری کے متعلق جو جو ارادے اُن کے دل میں ہیں اگر اُن کے پورا کرنے میں مدد نہیں دیسکتے تو روڑے بھی تو نہ اٹکائیں

آپ کی ذات گرامی کے متعلق معاندین اسلام اور بعض خود غرض وخود ساختہ لیڈروں نے جو معاندانہ پروپگنڈا مدت سے جاری کر رکھا ہے اس پر رائے زنی" اور مولانا محمد علی نے نمائندہ بمبئی کرانیکل کے سامنے ابن سعود کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس پر تنقید کرتے ہوئے لاہور کا انگریزی مسلم اخبار "مسلم اوٹ لک" لکھتا ہے کہ

"ہم نے اپنی رائے کبھی نہیں چھپائی کہ سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا وجود ہے جس کے قامت پر حجاز کی قبا راست آسکتی ہے۔ ذریت شریف کی بدنظمیوں سے اسی نے حجاز کو پاک کیا۔ سعادت تطہیر حجاز۔ اپنی بلند پایہ شخصیت اور رفعت اخلاق کے اعتبار سے سلطان ابن سعود ہی ایک ایسا شخص ہے جو خادم ومحافظ حرمین شریفین ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔

سلطان ابن سعود اسوقت سب سے بڑا عرب ہے۔ ہم کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ مؤتمر مکہ کے وفد خلافت' اور وفد جمعیۃ العلماء ہند نے اب فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ سلطان ابن سعود پر یہ زور نہیں ڈالینگے کہ وہ حجاز سے دست بردار ہوجائے۔ بلکہ سلطان کو یہ ترغیب دینگے کہ وہ مؤتمر کے فیصلہ سے اپنے آپ کو جمہوریت حجاز کا صدر منتخب کرائے۔"

کیا ابن سعود انگریزوں کا غلام ہے؟

دشمنان اسلام اور چند خود غرض وخود ساختہ لیڈر جن کی لیڈری اور روزی کا دار ومدار ہی ہندوستان کے کم علم اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر ہے اُنہوں نے غازی سلطان ابن سعود پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ انگریزوں کا غلام ہے۔

لیکن ہم ان مفسدہ پردازوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کا یہ گمراہ کن پروپگنڈا صحیح ہے تو "سول" ایسا دشمن اسلام اخبار آپ کی حمایت میں کالم کے کالم کیوں سیاہ کر رہا ہے۔ انگریزوں کے مستند ومسلمہ غلام امیر فیصل کی حکومت عراق کیلئے عراقیوں اور ہندوستان کے بعض حجاج کو جو عراق کے راستہ حرمین شریفین کو جانا چاہتے تھے کیوں پروانہ ہائے راہداری نہیں دیئے؟ شرق اردن کی نام نہاد حکومت نے جو برطانیہ کے ماتحت ہے کیوں اپنے نمائندے

ahmadmuslim.de

مؤتمر اسلامی کیلئے نہیں بھیجے؟

کیا مسلمانوں کو حج سے روکنا اسلام کی صریح مخالفت نہیں؟ اور کیا آپ نے اور آپ کے ہمدرد غیر مسلم دوستوں نے احکام خداوندی کی ادائیگی میں ہر طرح سے روڑے نہیں اٹکائے؟ اور اسپر بھی آپ نہ صرف مسلمان بلکہ مسلمانوں کے لیڈر۔

"اہلحدیث" چونکہ مذہبی پرچہ ہے۔ اسلئے مولانا ثناء اللہ صاحب نے اُس زمانہ میں بھی جبکہ بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر ہندوستان کے عام لیڈر مسلمانان ہندوستان کے فریضۂ حج کی ادائیگی میں مانع تھے تمام مسلم لیڈروں کے خلاف آواز بلند کی تھی اور خدائی احکام کے مقابلہ میں انسانوں کے طعن وتشنیع کی کوئی پرواہ نہ کی تھی۔ لیکن ایک آپ ہیں کہ غیر مسلموں کے اشاروں پر اس زمانہ میں جبکہ تمام حجاز میں امن وامان کا دور دورہ ہے مسلمانوں کو حج سے روکنے میں مشغول ہیں۔

پنڈت مالویہ اور کانگرس

جو لوگ ہندوستان کی سیاسی حالت کا بغور مطالعہ کررہے ہیں وہ ہمارے اس خیال سے متفق ہونگے۔ کہ جن لوگوں نے ہندوستان کے دشمنوں سے بڑھکر دوستی کے پردے میں ہندوستان کو نقصان پہنچایا ہے اُن کے سردار پنڈت مالویہ ہیں۔ آپ نے بردولی میں مہاتما گاندھی کو غلط رائے دیکر ہندوستان کی تحریک آزادی کو جسطرح ملیامیٹ کردیا اس پر ہندوستان مدتوں ماتم کرتا رہیگا۔ آپ نے ہندو مہا سبھا بناکر ہندو مسلم اتحاد پر جو کاری ضرب لگائی۔ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں اُسکے بڑے ہمیشہ نمایاں رہینگے۔

آپ کی دو رخی چالیں ہمیشہ ہندوستان کے طوق آزادی میں ایک نہ ایک زنجیر کا اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ آپ کانگریس میں بھی جا گھستے ہیں اور اُسکے مخالف بھی ہیں۔ کانگریس کے اثر کو کم کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ آجکل جبکہ اسمبلی اور کونسل کے انتخاب قریب ہیں آپ کانگریس کے خلاف زبردست پروپگنڈا کررہے ہیں۔

کانگرس نے اعلان کیا تھا کہ اسمبلی اور کونسلوں کے لئے کانگرس ممبر منتخب کرکے بھیجے گی۔ لیکن آپ ملک میں اسلئے دورہ کررہے ہیں کہ ہندو ایسے ممبر منتخب کریں جو کانگرس اور تمام ملک کے مفاد کو نہیں بلکہ صرف ہندوؤں کے مفاد کو مدنظر اسمبلی اور کونسلوں میں کام کریں۔

پچھلے دنوں جب چند مشہور لیڈروں نے آپ کے کانگرس میں جا گھسنے پر صدائے احتجاج بلند کی تھی تو آریہ اخباروں نے لکھا تھا کہ کانگرس تمام ہندوستانیوں کی نمائندہ ہے۔ اس میں جو چاہے جا سکتا ہے کوئی کسی کو روک نہیں سکتا۔ لیکن ہم اُن سے دریافت کرینگے کہ کیا کانگرس کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کرکے بھی کسی کو کانگرس داخل ہونے کا حق حاصل ہے؟ اور اگر مسلمان اس زہر کی تریاق کے طور پر ایسے ہی مسلمان ممبر کونسلوں اور اسمبلی میں بھیجیں تو انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟

بدقسمت ہندوستانی

پچھلے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ اہل جوہر کی ملک میں قدر نہیں ہوتی بلکہ وطن سے باہر ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

اہل جوہر کی وطن میں قدر گر ہوتا فلک
لعل کیوں اس تنگ سو آتے بدخشاں چھوڑکر

لیکن آجکل یہ حالت ہے کہ جس کسی کی گھر میں قدر نہیں اُسکی بیرون وطن بھی کوئی قدر نہیں۔ اگر کسی نے بیرون وطن اپنے عزووقار کو قائم رکھنا ہو تو پہلے اپنے گھر میں عزت حاصل کرے۔

انگلستان کی جسقدر بھی نوآبادیاں ہیں ان کی سرسبزی اور خوشحالی میں ہی نہیں بلکہ اُن کے فتح کرنے میں بھی ہندوستانیوں نے اپنا خون بہایا ہے۔ لیکن جب اُن نوآبادیوں نے ترقی کرکے زر اگلنا شروع کیا تو جھٹ گورے نوآبادکاروں نے آکر اُن پر قبضہ کرلیا اور ہندوستانیوں کو وہاں سے دھکے دیکر نکالدیا گیا۔ اگر رہنے کی اجازت بھی دی تو غلاموں کی طرح۔

ان نوآبادیوں میں جنوبی افریقہ کی نوآبادی کا ذکر خیر آجکل ہر ایک ہندوستانی کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ نوآبادی جس میں کیپ کالونی اور ٹرنسوال وغیرہ علاقے شامل ہیں ہندوستانیوں نے اپنا خون بہاکر فتح کئے اور ہندوستانی تاجروں نے اپنا سرمایہ لگاکر اسکو ترقی دی اور اب جبکہ اسکی سرسبزی۔ زرخیزی اور خوشحالی کی دنیا میں شہرت ہے۔ ہندوستانیوں کو وہاں سے نکالدینے کیلئے طرح طرح کی کوششیں کیجارہی ہیں۔ اُن کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ اُن کے مذہبی رسوم پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ اُن کی تجارت کی بربادی کے منصوبے سوچے جارہے ہیں۔ طرح طرح کی تکالیف اور ذلتیں برداشت کرکے بہت سے ہندوستانی وہاں سے نکل آئے ہیں۔ تاہم آجکل ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہندوستانی وہاں موجود ہیں۔ ملک پر مٹھی بھر گورے حکمران ہیں جنکی نظروں میں ہندوستانی کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔

ان ہندوستانیوں کا اس کے سوا کوئی قصور نہیں کہ وہ کفایت شعار ہیں محنتی ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ اُن کی موجودگی سے ملک کے پچاس لاکھ اصلی باشندے بیدار ہورہے ہیں۔ اور اُن کی بیداری گوری قوم کی برتری بیغام موت کی مترادف ہے۔

آجکل جنوبی افریقہ کی گوری حکومت نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کا نام ہے "کلر بار بل" یعنی قانون امتیاز رنگت۔ اس کے ذریعہ سے وہ جس لائن تجارت سے چاہیں رنگین اقوام کو نکالکر گوروں کا اُسپر قبضہ کرادیں۔ اور رنگدار اقوام کو ہمیشہ غلام بنائے رکھیں۔

آریہ اخباروں کا اشتعال انگیز رویّہ

آریہ اخباروں نے آجکل ایسا شرانگیز رویہ اختیار کررکھا ہے کہ "اکالی" جیسے اتحاد پسند اخبار کو بھی آخر انہیں ڈانٹ بتانی پڑی۔ اور اُس نے اپنے ۱۹ مئی کے پرچہ میں ایک نوٹ کے ذریعہ اُنہیں تنبیہ کی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ایسے شرانگیز رویہ کو ترک کردیا جائے۔

خط وکتابت

کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

آنہ فنڈ میں مرسلہ حاجی عبد القادر صاحب چکر دھرپور ۲ء مرسلہ شفیع احمد صاحب مدنپورہ گیا۔ ۱۲ء عبد الحلیم خان راجبنڈری سے

تصحیح اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۳ اپریل سنہ رواں کے صفحہ ۱۰ پر مندرجہ الفاظ غلط طبع ہوئے ہیں۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔

	غلط	صحیح
صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر (۱)	جمل	حمل
" " (۳)	راہ دانشمس	راہ درویش
" " (۱۰)	شیعہ رقاص	شیعہ مجاب

(غلام احمد خان از ہنگو)

اپیل شہر الہ آباد میں صرف ایک مسجد اہلحدیث کی ہے اس پر ہمارے حنفی بھائی بزور قبضہ کر بیٹھے ہیں جس کا مقدمہ دائر ہے۔ آئندہ پیشی ۲۸ مئی کو مقرر ہے۔ سابقًا بھی اہلحدیث برادران کو خرچ مقدمہ کیلئے توجہ دلائی گئی ہے اب پھر گذارش کی جاتی ہے کہ عالی ہمت اصحاب توجہ فرمائیں ضرورت بہت ہے۔ (امداد بھیجنے کا پتہ ڈاکٹر احمد حسین خان (صاحب) متولی مسجد اہلحدیث انڈین اسٹیشن ہاسپٹل الہ آباد (یو۔پی)

سید احمد صاحب میسور سے اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اہلحدیث کی کوئی خاص مسجد نہ تھی۔ بعض عالی ہمت اہلحدیث اصحاب جناب مہتر عبد الکریم صاحب وغیرہ کو خدائے تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ انہوں نے ایک مکان خرید دیا جس میں اہلحدیث میسور نماز پنجگانہ با امن ادا کرتے ہیں۔ (جزاہم اللہ)

انجمن تبلیغ الاسلام اہلحدیث درگ ہم آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے منتخب نمائندہ مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو اپنا صحیح نمائندہ قرار دیتے ہیں جو آئندہ موتمر حجاز میں اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں شرکت کرینگے۔

(۲) ہم مولوی اسمٰعیل غزنوی کی حرکت ناجائز کو جس کا اظہار جلسہ مسجد چینیاں والی میں ہوا۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (ناظم انجمن مذکور)

انجمن اہلحدیث دربھنگہ ہم لوگ مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث کی نمائندگی کو جو آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ چھپرہ میں پاس ہوا نہایت صحیح تسلیم کرتے ہیں اور مسرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم لوگ مسجد چینیاں والی لاہور کے اراکین کے رزولیوشن کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(محمد عثمان نائب ناظم انجمن مذکور)

اہم دینی خدمت اس زمانہ میں مسلمانوں کو سلف صالحین کی سوانح حیات کا مطالعہ کرانے کیلئے خاکسار نے دہلی میں بیادگار حضرت شمس العلماء مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی ایک مسلم کتبخانہ قائم کیا ہے جس کیلئے اہل شہر و عمائد و علماء اپنی پوری آمادگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ خاکسار نے اکثر علمی کتابوں کا ذخیرہ حضرت مولانا ممدوح اور دیگر محدثین کی ارواح کی خوشنودی اور مسرت کی خاطر نذر کر دیا ہے۔ اس کتبخانہ میں ہر قسم کی مذہبی و اخلاقی اور اقتصادی کتابیں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کتب خانہ کا ہر مسلم عاقل بالغ بلا تفریق عقائد و خیالات ممبر ہو کر اوقات معینہ پر مطالعہ کر سکتا ہے۔ فیس ممبری صرف ۸ / ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی صاحب کتابیں وقف فرمائیں تو نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کیجائینگی۔ زر اعانت ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ (سید عبد الرؤف دہلوی ناظم مسلم کتبخانہ نذیریہ پھاٹک حبش خان دہلی)

انجمن اسلامیہ بدایوں کا کامیاب بارہواں سالانہ جلسہ ۷-۸-۹-۱۰ مئی کو بصدارت جناب خان بہادر حاجی شیخ محی الدین حیدر صاحب اسپیشل مجسٹریٹ درجہ اول آنریری منصف و رئیس اعظم شیخوپور منعقد ہوا۔ مقامی آریہ اور کچھ ہنود بھی شریک ہوئے۔ علاوہ مقامی علماء کے باہر سے بھی مولانا حکیم حافظ عبد الشکور خان صاحب مرزاپوری۔ مولانا ابو مسعود قمر صاحب بنارسی۔ مولانا ابو الکلام محمد عثمان خان صاحب دہلوی۔ مولانا محسن الدین صاحب انصاری مدعو ہوئے۔ رد آریہ اور فضیلت اسلام پر بہترین تقریریں فرمائیں۔

اشتہار میں اعلان کیا جاچکا تھا کہ ۹ مئی تک اطلاع دینے پر ۹ مئی کو ڈیڑھ گھنٹہ برائے رفع شکوک آریوں کو دیا جائیگا۔ مگر جلسہ کے شروع ہونے تک آریہ سماج کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں دیگئی اس لئے پہلے جلسہ میں پھر اعلان کیا گیا۔ اس پر بھی صدائے برنخاست غرض بفضلہ تعالےٰ جلسہ بہر حیثیت کامیاب ہوا۔

سالانہ گوشوارہ جمع خرچ (آمدنی) جنوری لغایت دسمبر ۱۹۲۵ء — بقایا سال گذشتہ ۱۲۸/۸ — وصول بد چندہ ماہوار ۳۰۸/۲ – وصول بد چندہ یکمشت ۱۲/۷ – وصول بد چرم قربانی ۸۸/۹ – واپسی منجملہ اخراجات ۱۱/۱ کل میزان ۵۴۸/۹

(خرچ) جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ ۸۵/۳ – سفر خرچ وغیرہ بد تبلیغ ۶۱/۱ – تنخواہ ملازم انجمن ۱۴/– خرید کتب مع جلد بندی ۷۱/۵ کرایہ مکان دفتر انجمن ۱۸/۴ ، امداد نو مسلمین ۲۶/۴ قیمت اخبارات ۱۱/۴ – طباعت اشتہارات ۳۰/۴ تجہیز و تکفین لاوارثان ۲۰/۱ مراسلات ۱۶/۸ متفرق اخراجات ۱۵/۸ کل میزان ۴۷۰/۸

باقی زیر تحویل یکم جنوری ۱۹۲۶ء کو سیونگ بینک میں ۷۷/۹

(خاکسار محمد ادریس خان لودی آنریری سکرٹری انجمن)

یاد رفتگان مولوی محمد عبد الحسیب ابن مولوی حکیم حافظ محمد ضیاء الدین صاحب شکرالوی بتاریخ ۴ ذیقعدہ راہی ملک بقا ہوئے۔ اناللہ۔ مرحوم عربی زبان کے بڑے ماہر تھے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ۔ (محمد عبد الغفور از رمضان پور)

ضرورت سفیر مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار کیلئے کئی نیکدل دیانتدار سفیروں کی ضرورت ہے جو علاوہ فراہمی چندہ کے جماعت اہلحدیث کی اصل غرض کی اشاعت کرنے میں کافی حصہ لیں۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

(مہتمم مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

ضرورت ملازمت میرے ایک دوست کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ صحاح ستہ و قافیہ و دیوان حماسہ۔ منطق قطبی علم معانی مختصر المعانی ، مطول درسی۔ نور الانوار تک پڑھا سکتا ہے۔ تقریر و مناظرہ بھی اچھا کر سکتا ہے۔ جس شخص کو ان کی خدمت کی ضرورت ہو وہ بندہ سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

(محمد سلیمان ساکن کمبہ ڈاکخانہ فتگڑھ بھتور ضلع فیروزپور)

جلسہ انجمن تبلیغ الاسلام خانپور بکیریاں ضلع ... بتاریخ ۱۱-۱۲-۱۳ جون [illegible]

انتخاب الاخبار

مجاہدین ریف کا جہاد حریت } پیرس کا ایک پیام مظہر ہے کہ ہسپانیہ اور فرانس کی مشترکہ افواج نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ اسی پیام میں غازی عبدالکریم کی پامردی کو اسطرح بیان کیا ہے۔ کہ عبدالکریم شیر نیستاں کی طرح اپنے ملک کے سلسلہ ہائے جبال کی ایک ایک چٹان کی حفاظت کر رہا ہے گذشتہ سال جو حملہ کیا گیا تھا اسکا رخ جنوب سے شمال کی طرف تھا۔ لیکن موجودہ حملہ چاروں گوشوں پر مختوی ہے اور متوازالاضلاع مستطیل کی شکل میں کیا گیا ہے

ہسپانیہ اور فرانس کی افواج کا پہلا مقصد اس مستطیل کے مشرقی مخارج کا راستہ بند کر دینا تھا یہ لشکر اب دونوں قبائل کے حصاروں کو منقطع کرنے کیلئے پیشقدمی کر رہا ہے۔ جنود ہسپانیہ نے محاذ اجدیر میں غازی عبدالکریم کی سرمائی اقامت گاہ طماسرط اور اُس کے موجودہ صدر مقام طرغنت پر قبضہ کر لیا۔

جوابی حملے } ۱۶ مئی کو ریفیوں نے ہسپانیوں سے انتقام لینے کیلئے زبردست حملے کئے۔ اُنہوں نے رقبہ طنجہ کے متصل رغایہ کے نزدیک حامیاں ہسپانیہ کے چار دیہات کے علاوہ قائد علی کے گاؤں کو بھی جلاکر خاکستر کر دیا۔ اور اسوقت وہ سرحد طنجہ تک تمام علاقہ پر قابض و متصرف ہو گئے ہیں۔ گذشتہ رات (۱۶ مئی) ہسپانیہ والوں نے بڑی سخت گولہ باری کی۔ ریفیوں نے بدلہ لینے کیلئے سرحد طنجہ کو عبور کر کے ۵۰ گائیں چرالیں۔ الحسیمہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ہسپانیہ نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی۔ اگرچہ ریفیوں طرف سے مزاحمت تو بہت کم ہوئی لیکن ہسپانیہ کو بڑے ہی نقصانات اُٹھانے پڑے۔ غیر ملکی لشکر کا ایک دستہ جو ۵۰۰ نفوس پر مشتمل تھا لاپتہ ہو گیا ہے۔ یہ دستہ یا تو قتل کر دیا گیا یا گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ الحسیمہ کے تاجر غازی عبدالکریم کے حملوں سے مرعوب ہو کر اپنا سامان بلیلہ میں بھیج رہے ہیں۔

جارحانہ حملوں کا فوری خاتمہ } فرانس اور ہسپانیہ نے یہ جارحانہ حملہ خلاف توقع بڑے وسیع پیمانہ پر کیا ہے اور غازی عبدالکریم چاروں طرف سے محصور ہو گیا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ موسم کے لحاظ سے فرانس اور ہسپانیہ کی یہ جارحانہ کارروائی فقط محدود وقت تک جاری رہ سکتی ہے اور غازی عبدالکریم کو جس کے پاس سامان حرب بہ افراط موجود ہے۔ ان پہاڑوں سے جن سے چپہ چپہ سے وہ واقف ہے باہر نکال دینا آسان نہیں۔

مسئلہ موصل } معلوم ہوا ہے کہ سر رانلڈ لنڈسے انگورا واپس آگیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسئلہ موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ کی گفت و شنید عمدہ طریق سے ترقی پذیر ہے لیکن یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ آیا ان مذاکرات سے کسی قطعی نتیجہ کی بھی امید ہے یا نہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے چند تجاویز پیش کر دی ہیں اور حکومت انگورا ان پر غور کر رہی ہے۔

مؤتمر خلافت قاہرہ } معلوم ہوا ہے کہ مجلس مرکزیہ خلافت ہند نے مؤتمر خلافت قاہرہ میں اپنے مندوبین بھیجنے سے انکار کر دیا ہے جو حال ہی میں بمقام قاہرہ منعقد ہوئی ہے۔ حالانکہ اسے اپنے نمائندے بھیجنے کیلئے دعوت دی تھی

حکومت مصر نے ابن سعود کی شرائط قبول کر لیں } حکومت مصر نے حج کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور روضہ اقدس پر انفرادی حیثیت سے حاضری کیلئے ابن سعود نے جو تین شرائط پیش کی تھیں انہیں منظور کر لیا۔ محمل شریف کی رسم ۱۵ مئی کو ادا کیجائیگی اور اس موقعہ پر شاہ فواد موجود ہونگے

سلطان وحید الدین محمد سادس کا انتقال

سابق سلطان ٹرکی وحید الدین محمد سادس ۱۵ مئی کی شب کو مرض سرع کے باعث دنیا کو خیرباد کہہ گئے۔ انا للہ۔

ہڑتال ابھی ختم نہیں ہوئی } رگبی سے اطلاع آئی ہے۔ کہ کان کنوں کی مجلس منتظمہ کے کل ارکان نے دو جلسوں میں حکومت کی پیش کردہ تجاویز پر بحث و تمحیص کی۔ پہلے جلسے کے اختتام پر انہوں نے وزیر اعظم اور دیگر وزرا کو ساتھ ملاقات بھی کی۔ دوسرے جلسے کے بعد کان کنوں کے سکرٹری مسٹر کگ نے بیان کیا کہ مجلس منتظمہ نے تنخواہوں میں تخفیف اور اوقات کار میں اضافہ کی تجاویز کو تسلیم کر لینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ لہذا سمجھ لینا چاہئے کہ ہڑتال ختم نہیں ہوئی۔

مالکوں نے بھی شرائط کو ٹھکرا دیا } کان کنوں کی طرح مالکوں نے بھی حکومت کی تجاویز مصالحت کو مسترد کر دیا ہے۔ مالکوں نے اپنے مکتوب بنام وزیر اعظم میں تحریر کیا ہے کہ حکومت کی پیش کردہ شرائط کا کچھ حصہ تو قابل قبول ہے لیکن بعض میں معادن پر قومی تصرف کی بو پائی جاتی ہے اسلئے وہ ہمکو منظور نہیں۔

سرکاری اطلاع } محکمہ صنعت و حرفت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ میو سکول آف آرٹس لاہور میں جلد سازی تجارتی تصویر نگاری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ ایک نصاب تیار کیا گیا ہے جسکے مطابق میٹری کولیشن تک پڑھے ہوئے لڑکوں کو اعلےٰ قسم کی جلد بندی کا کام سکھایا جائیگا۔ فی زمانہ ایسے کاریگروں کی اشد ضرورت ہے جو تجارتی مصوری۔ زیبائشی کام اور سائن بورڈ لکھنے میں ماہر ہوں ایسے لڑکوں کو جو انگریزی جانتے ہوں مذکورہ بالا فن سکھانے کیلئے ایک جماعت اسوقت کھل چکی ہے۔ دو سال کا نصاب ختم کرنے پر جو طلبا امتحان میں کامیاب ہونگے ان کو سارٹیفکٹ دیا جائیگا۔ یہ جماعتیں ماہ مئی میں شروع ہونگی اور اُن میں طلباء کی ایک محدود تعداد کے لئے گنجائش ہے۔ داخلہ اور دیگر حالات معلوم کرنے کے متعلق صاحب پرنسپل میو سکول آف آرٹس کی خدمت میں درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں۔

بڑھیا کپڑا منگاؤ ہمارے کارخانہ میں اعلیٰ درجہ کا کپڑا تیار ہوتا ہے جلدی منگوائیں آپ کپڑا دیکھ کر نہایت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن [illegible] ریشمی آزار بند بڑیا مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن [illegible] چادر نماز [illegible] درجہ اول [illegible] ریشمی [illegible] سات گز لمبا درجہ اول فی تھان سات روپیہ ریشمی [illegible] رنگ [illegible] نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع [illegible] کی درجہ اول [illegible] لمبی فی لونگی چار روپے [illegible] آنہ ریشمی [illegible] رنگین [illegible] کا امیرانہ وضع کا درجہ اول فی [illegible] روپے [illegible] درجہ اول فی [illegible]
مینیجر [illegible] کمپنی لودیانہ (پنجاب)

رعایتی کتب کا اعلان ½

صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) سفری حمائل ۔ جس پر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ۔ ۸ر (۲) جیبی حمائل ۔ نہایت صاف عمدہ ۔ ۶ر (۳) فتح الباری انصاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے۔ للعہ (۴) مقدمہ فتح الباری ۔ سے (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ۔ ۵ (۶) بخاری شریف مترجم اول سے چھ پارہ تک مجلد عہ (۷) عون المعبود ۔ صرف تین نسخے ہیں۔ للعہ (۸) ابن ماجہ نظامی ۔ حاشیہ میں موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے۔ کاغذ چھپائی نہایت عمدہ للعہ (۹) نسائی مجتبائی عہ (۱۰) ترمذی مجتبائی سے (۱۱) احسن التفاسیر ۔ مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے ۔ للعہ (۱۲) مسلم شریف ۔ احسن المطابع مجلد ۵ (۱۳) مسلم شریف ۔ نولکشوری عہ (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد ہے (۱۵) دار قطنی ۔ سے (۱۶) منتقی دارمی رسالہ رفع الیدین ۔ تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ ۔ معہ (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو ۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہئے ۶ر (۱۸) فتاویٰ نذیریہ کامل للعہ (۱۹) سوانحعمری میاں صاحب مرحوم ۱۲ر (۲۰) قیام اللیل عہ (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو ۱۲ر (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد ہے ۔ (۲۳) معیار الحق ۔ تقلید کی جانی دشمن ۔ ۱۲ر (۲۴) تاریخ صغیر للامام بخاری ہے (۲۵) بلاغ المبین ۱۲ر (۲۶) الطبرانی صغیر ۶ر (۲۷) تاریخ الخلفا ۱۲ر (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد ۱۳ر (۲۹) اعلام الموقعین ۔ تقلید کی دشمن ۔ للعہ (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی ۱۲ر (۳۱) نسائی شریف ۔ شاہدرہ مجلد سے (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام ۔ عہ (۳۳) خطبات التوحید ۱۲ر ۔ اسکے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں ۔ زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دیا جائیگی ۔

(منگانے کا پتہ)

ابو عبداللہ کٹرہ نیل نمبر ۲۱۷ چاندنی چوک دہلے

مومیائی ۵ؔ

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث ۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان بالکل اور درجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکسان مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے ۔ قیمت ایک چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ سے ۔ پاؤ بھر ہے ممالک غیر سے محصول علاوہ ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں ۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں ۲/۱۵

صیانتہ المقتصدین ۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل ومکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کر کے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مؤلف ہیں ۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں ۔ حجم ۲۳۶ صفحات ۔ قیمت عہ

علماء سلف ۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق وآداب ۔ حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی ۔ اتفاق واختلاف ۔ سلوک و برتاؤ محبت ومودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولے کے علماء کیسے تھے ۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے ۔ قیمت عہ ۔ **نصائح امام غزالیؒ** قیمت ۶ر ۔ تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ پتہ

خالد برادرس امرتسر

اکابر علمائے زمانہ کی مشہور علمی تصانیف ۳/۱۲

تنقید الادیان ۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب ۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے ۔ قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفا ۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے ۔ جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں ۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے ۔ صفحات ۵۱۶ قیمت ۸ر

تاریخ تبلیغ اسلام ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔ اس کتاب نے تبلیغ واشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے ۔ قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی فی الاسلام ۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تاریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات ۲۵ لکھائی چھپائی بہت اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۸ر

سیرۃ النعمان ۔ امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ۔ ہر طرح قابل دید ۔ از علامہ شبلی ۔ قیمت ۱۲ر

مصالحہ العقلیہ لاحکام النقلیہ ۔ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں ۔ قیمت ۱۲ر

لغاۃ القرآن ۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ۔ ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح ۔ قیمت ۱۲ر

مفتاح القرآن ۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہو گیا ۔ لغاۃ القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے ۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان ۔ ایمان اور اُس کی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب وسنت سے ۔ قیمت ۶ر

الفاروق حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں ۔ از علامہ شبلی ۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر القرآن اُردو ۔ پارہ عم ۶ر پارہ آلم ۵ر مراد اسلام ۸ر

تعلیم الدین ۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا ۔ قیمت ۱۲ر

حرز جان ۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ قیمت ۸ر

جمال القرآن ۔ چند دنوں میں بلا اُستاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۴ر سفرنامہ روم وشام ۱۲ر الغزالی ۱۲ر گفتگوئے عربی ۔ عربی سکھانیوالی کتاب ۔ قیمت ۸ر پتہ

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ازواج النبی ۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارک ۔ قیمت ۱۲ر الفیا الکامل ۸ر (بقیہ)

ahmadiyyamuslim.de

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع محصول ہرجہ واپس منگا لو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے درد زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ۵ مع محصول ۶

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا، تشنگی و پیاس کی زیادتی، پیشاب شکر یا چربی کا خارج ہونا، گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا، یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵ محصول ۱۰

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ، ریزش، ضعف دماغ، کمزوری سینہ، بلغم، بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے۔ مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی اساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے۔ جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہو جاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ نصف پاؤ ۲ پاؤ بھر للعہ نصف سیر ۱۵ ایک سیر پختہ ۲۵ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

روح سلاجیت ۱ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲۷/۱۲/۲۴)

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپ کی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے (اور دواخانہ ہمیشہ جاری رہے۔)

(۲۷/۳/۲۵)

(رشان خان موٹر ڈرائیور پنشن لین ضلع سمبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانسس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانسس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ جنکی نوبت نا امیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ۲

(پتہ)

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

مغز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں۔

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولات سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو طبیب اکمل کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ارا کنٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچ روپے کی چوڑیاں ہو اگر ان کے مقابلہ میں رکھدو پھر کچھ کوئی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سنار کو بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاؤ کوئی دس روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا۔ کاٹ کر دیکھو کسوٹی پر لگاؤ سونا ہی کس آویگا گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے دو چار الگ ہو جائیں تو بھولی بھالی معلوم ہوتی ہیں۔ سب مل گئیں تو عمدہ لہرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو دوسری عورتیں جو را تدن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہمکو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا ۲ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

معجزۂ العلاج۔ حضورؐ کے غلاموں کے حالات پاکیزہ۔ قیمت ۱۲/ (منشی)

بھول نہ کرو! گئے دن آتے نہیں ہیں!

امراض مخصوصہ مرداں و زناں کے معالج خصوصی

جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید

سے

علاج کرانے کے واسطے اس سے بہتر موقعہ نہیں ہے۔ کیونکہ امرت دھارا کی سلور جوبلی کی خوشی میں ۳۱- مئی تک جو ادویات نصف قیمت پر ملنے کا اعلان ہے۔

اس میں یہ ایک خاص نئی بات کی گئی ہے

کہ ۳۱- مئی ۱۹۲۶ء تک جتنا روپیہ آپ جمع کرا دیویں وہ روپیہ جب تک ختم نہ ہو سب ادویات اس قیمت پر ملتی رہینگی۔ پس آپ کو چاہئے کہ آپ کو یا آپ کے کسی دوست کو مردمی کے متعلق کوئی شکایت ہے تو

رسالہ امراض مخصوصہ مرداں طلب کریں

اگر کوئی امراض مردانہ یا زنانہ ہے تو فارم تشخیص طلب کریں۔ اور اس کے ساتھ ہی قواعد علاج بھی منگوالیں۔ اور اس کے مطابق مفصل حالات لکھ کر علاج شروع کرا دیں اور حالات لکھتے وقت آپ کافی روپیہ جمع کرادیں۔ یا اس وقت یہ پوچھ لیں کہ اندازاً کتنا روپیہ جمع کرادیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حالت کے مطابق باری باری جو دوائی ۳۱- مئی کے بعد بھی جاتی رہیگی۔ اس میں آپ کو وہی رعایت ملے گی۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا - لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایک بہترین نئی ایجاد۔ بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس ۱۲/

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اُٹھا رہے ہیں ضرور منگائیے نہایت کارآمد عجیب و غریب چیز ہے قیمت فی بکس ۱۲/ محصول ڈاک خرچ ۱۲/ کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی۔ ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

گھڑی

دو ماہ تک نصف قیمت

۲۲ گریٹ گولڈن پلیٹ کلائی پر باندھنے کی گھڑی سنہری ڈائل خوش وضع پائدار سچا وقت دینے والی گرمی سردی سے محفوظ تین گھڑیاں منگانے پر ایک فونٹن قلم اور چھ گھڑیاں منگانے پر ایک گھڑی مفت روانہ ہوگی۔ زیادہ آرڈر کے ہمراہ کچھ پیشگی بھی آنا چاہئے

(ملنے کا پتہ)

کریم اینڈ کو۔ بکلوہ - پنجاب۔

جریان و احتلام کا شرطیہ علاج

"شافی"

جسکی پہلی ہی خوراک اپنا برقی اثر دکھلاتی ہے

تین دن کے استعمال سے جریان و احتلام کے علاوہ سستی نامردی سرعت وغیرہ بھی ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ بارہ آنے (علاوہ محصول)

منیجر فردوس گنج۔ بیڈن روڈ۔ لاہور

البطال مسیح قادیانی

۸۸ صفحات کی ایک لاجواب کتاب ہے کہ جس سے سب فریب سازیاں اور دھوکہ بازیاں لاہوری اور قادیانی جماعت کی ظاہر ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول ہر خاص و عام کرے اور اس سے برادران دینی کو فائدہ پہنچائے۔ تین آنے کے ٹکٹ ڈاک آنے پر ارسال ہوگی۔ چار روپے کی پچیس عدد۔

(منگانے کا پتہ)

مولوی حکیم محمد ظہیر الدین عبد القدوس ابن المفتی مرحوم
حافظ محمد سلطان محلہ کشمیریاں شہر سیالکوٹ

اخبار "امام" فیض آباد (ماہوار)

مخالفین اسلام کی پُرزور تردید کے ساتھ ہی ساتھ اسلامی گمراہ فرقوں مرزائیوں چکڑالویوں کا دھواں دھار رد۔ رافضیوں اور ان کے چیلے لباہیوں، رضاخانیوں کی پوری خبرگیری اور مزاج شناسی کی بہار دیکھنا ہو تو فوراً اس اخبار کی خریداری شروع کر دیجئے چندہ سالانہ اصلی ۱۲/ رعایتی ۱۲/ بذریعہ منی آرڈر۔ اور بذریعہ وی۔ پی طلب کرنیوالوں سے ۱۲/ ہر دو ہفتہ کے اندر اندر خریدار ہو جاؤ نہیں تو رعایت سے فائدہ نہ ملیگا۔

عبد الکریم خان منیجر "امام" (شمس المطابع پریس) فیض آباد

نسیاً منسیاً ۱/۱۰

یعنی

درد سر کی بہنظا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ۱/ محصولڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶/ چار بکس ۸/

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

جگجیت بڑوڈا انجنئرنگ کالج
کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا ریگیلائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برہمانے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو ہر اسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں

رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی۔ مصدقہ بیلنس شیٹ۔ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت۔

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

مفت!

ہم ۱۹۱۳ء سے ہر ایک صاحب کی خدمت میں بلاقید مذہب و ملت اپنی مشہور دواخانہ اور لاثانی مجربات کا خزینہ یعنی خوبصورت

گلدستہ بہار عیش

ٹکٹ ڈاک بھی گرہ سے خرچ کر کے بالکل مفت تقسیم کر رہے ہیں جو صاحب ابتک اسکی زیارت سے محروم ہیں صرف ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(پتہ)
منیجر شفاخانہ مشتاق سنیاسی بٹالہ ضلع گورداسپور

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ عگ

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین
ریاست مالیر کوٹلہ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مولوی محمد ابراہیم صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر ادنہ ضلع ہوشیار پور

نانک چند ولد امین چند ذات کھتری سکنہ ادنہ بنام

گنگو ولد گنیشا ذات سائی سکنہ کوٹلہ کلاں تھانہ ادنہ حال چک نمبر ۵ ی۔ اے۔ آر (R. A. 5) ڈاکخانہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

دعوےٰ [illegible] اصل مع سود بروئے نوشت

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعاعلیہ کے نام کئی بار سمن جاری کئے گئے ہیں مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ درخواست و بیان حلفی مدعی سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے عمداً گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر ۳۱ [illegible] کو مدعاعلیہ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو کارروائی یکطرفہ اسکے خلاف عمل میں لائی جائیگی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۹ [illegible] جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے

نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	۶۸ روپے
جہلم	۶۱ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے
لاہور	۵۱ روپے
امرتسر	۴۸ روپے
فیروزپور چھاؤنی	۴۷ روپے
جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
لودھیانہ	۴۰ روپے
پٹیالہ	۳۷ روپے
انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
سہارنپور	۳۸ روپے
میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے انکو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر زائد پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر لئے جاتے ہیں ریل موٹر [illegible] بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی [illegible] واپس (ریفنڈ) نہیں ہوسکتا۔

دفتر [illegible] دستخط [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار اہلحدیث

جلد ۲۳ ۔ اڈیٹر ۔ عطاء اللہ ۔ نمبر ۳۱

67418

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات

فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۴ ۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر .. صہ ۱ تا ۳
(۲) عجیب و غریب شادیاں .. صہ ۳-۴
(۳) مرزائیوں کی شکست .. صہ ۴
(۴) مرزائی ۔ بہائی اور کسر صلیب صہ ۵-۶
(۵) قصبہ تجوڑ ریاست پٹیالہ میں ... —
مرزائیوں کی شکست فاش .. صہ ۶
(۶) مسافر حجاز کا مکتوب .. صہ ۷-۸
(۷) برطانیہ میں درآمد مال .. صہ ۸
(۸) مولانا اشرف علی دیوبندی صہ ۹-۱۰
(۹) اتحاد اسلامی .. .. صہ ۱۰ تا ۱۲
(۱۰) ہماری تہذیب .. .. صہ ۱۲
(۱۱) ملکی مطلع .. .. صہ ۱۳-۱۴
(۱۲) متفرقات .. .. صہ ۱۵
(۱۳) انتخاب الاخبار .. صہ ۱۶
(۱۴) اشتہارات .. .. صہ ۱۷ تا ۲۰

ڈاکٹر مونجے صاحب کی تقریر

اور اُس کی تنقید

نمبر ۴

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! ڈاکٹر مونجے صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں ہندو دھرم کی مرمت کرتے ہوئے جس طرح ہندو قوم کی اصلاح و تقویت چاہی ہے اس کا کچھ بیان آپ اہلحدیث کی گذشتہ اشاعتوں میں مطالعہ کر چکے۔ آج ہم ان کی اُن نصائح کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے ہندوؤں کی حفاظت خود اختیاری کے لئے ذکر کی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"حفاظت خود اختیاری کیلئے میں ہندوؤں کو حسب ذیل مشورہ دیتا ہوں۔

(۱) والنٹیروں کا سنگٹھن کرو۔

(۲) جسمانی تربیت کو ۱۲ سے لیکر ۲۵ برس تک کی عمر کے تمام ذاتوں کے بچوں کیلئے جن میں ودیشوں کو بھی شامل کیا جائے۔ لازمی قرار دیا جائے۔

(۳) اکھاڑے کھولے جائیں۔ جہاں ان والنٹیروں کو لاٹھی اور تلوار کے کھیل سکھائے جائیں۔

(۴) بال بواہ کی رسم کو بند کرنا اور بڑی عمر میں شادی کرنے کے رواج کو فروغ دیا جائے۔ اور عموماً ان والنٹیروں میں سے کسی کو ۲۵ برس کی عمر سے پیشتر شادی نہ کرنے دیجائے۔ قدرتی طور پر اسوقت ہندو لڑکیوں کی شادی بھی ۱۶۔ ۱۷۔ اور ۱۸ سال کی عمر میں ہونے لگی ہے۔

(۵) اس خیال کو پیدا کرنا کہ مانس کھانا۔ سناتنیوں کے دھرم شاستر کے انوسار کوئی پاپ نہیں۔"

(اخبار ملاپ لاہور۔ ۲ مئی)

اہلحدیث:۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ پانچ مشورے ہندوؤں کو ان کی حفاظت خود اختیاری کیلئے دئے ہیں۔

یہ مشورے بذات خود قومی زندگی کیلئے مفید ہوں یا کیسے ہی ہیں اس سے بحث نہیں۔ ہم تو یہی دریافت کرتے ہیں کہ جب ڈاکٹر صاحب ہندو جاتی کی بنیاد ویدوں کو قرار دیتے ہیں تو ان نصائح و مشوروں کے لئے وید منتر کا حوالہ کیوں نہیں دیتے۔ تاکہ ثابت ہو جائے کہ ویدوں نے ہندوؤں کو ایک ایسی مکمل اور روشن شریعت دی ہے جو ان کی نجات اخروی (تناسخ چکر) اور سعادت دنیوی کیلئے کافی ہے۔ اور اس کے ہوتے ان کو دنیوی فوائد کیلئے مذہب کو مرمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اگر وید ان امور میں رہنمائی نہ کرسکیں تو ڈاکٹر صاحب کا کیا حق ہے کہ خود امتی ہو کر دیگر امتیوں کی لئے ایک ایسا لازمی قانون بنائیں جو مذہب کی رو سے ان پر لازم نہیں ہے۔

دیکھئے گوشت خوری کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے گو شاستروں کی عبارت نقل نہیں کی۔ لیکن نام تو لے دیا کہ گوشت خوری شاستروں کے انوسار کوئی پاپ نہیں ہے۔ اسی طرح دیگر مشوروں میں بھی اگر وید یا شاستروں کا نام لیکر مشورہ۔ نصیحت فرماتے تو وہ نصیحت ایک مذہبی حکم تصور کیا جاتا۔ لیکن اب تو ڈاکٹر صاحب کی شخصی رائے سمجھی جاتی ہے جو مسلمانوں کو دیکھکر سوجھی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں خود اعتراف کیا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے دھرم شاستروں میں گوشت خوری کی اجازت ہے اور ان کے بزرگان برابر بھیڑ بکری گائے وغیرہ کا گوشت استعمال کرتے رہے ہیں۔ لیکن معزز معاصر "ملاپ" کو ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ اگر ایک نظر سے بنا بر ضرورتِ وقتی خوش لگا ہے۔ تو دوسری نظر سے وہ خلاف دھرم بھی نظر آیا ہے۔ حالانکہ گوشت خوری کا مسئلہ بدھوا بواہ سے بہت خفیف ہے۔ کیونکہ شاستروں میں بدھوا بواہ کی اجازت تو مطلقاً نہیں۔ چنانچہ سوامی دیانند جی نے بھی ہندو دھرم کی اصلاح چاہی لیکن انہوں نے بھی صرف بال بدھوا کی اجازت دی اور شوہر دیدہ عورت کیلئے ممانعت بحال رکھی۔ اب زمانہ کے واقعات نے ڈاکٹر صاحب اور آریوں کی آنکھیں کھولیں تو ان کو ہر قسم کی بیوہ کی شادی کرنے کی تجویز پاس کرنی پڑی۔

پس اسی طرح ضرورت زمانہ کو سمجھکر گوشت خوری بھی تسلیم کر لینی چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ شاستر بھی تائید کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب بدھوا دواہ کی بابت اپنی تفصیلی تقریر میں فرماتے ہیں۔

"کٹر سناتن دھرمی بدھوا بواہ کے پرشاد سے نفرت کرتے ہیں۔ اگر کٹر پن کے یہی معنے ہیں کہ ایک ہزار سال کے پہلے دھرم شاستروں میں جو نیم لکھے گئے تھے۔ اُن کی اب بھی لفظ بلفظ پیروی کیجائے تو شاید اس وقت ہندوستان میں ایک بھی سناتنی موجود نہیں ہے۔ اس لئے دانائی یہ ہے کہ ہم ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ کی مخالفت نہ کریں"

(ملاپ۔ ۲ مئی صٓ)

اس میں ڈاکٹر صاحب نے صاف الفاظ میں تصریح کر دی ہے کہ ضرورتِ وقت کو دیکھتے ہوئے بدھوا بواہ (شادی بیوگان) کی مخالفت نہ کیجائے

ہمعصر "ملاپ" اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے بڑے مزے سے لکھتا ہے۔

"ہندوؤں کی اندرونی حالت سدھارنے کیلئے وہ بال دواہ کا دور کرنا ضروری سمجھتے ہیں"

اور ودھوا دواہ کے متعلق بڑی خوبی سے لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جس ضرورت وقت کی طرف اشارہ کیا ہے اُسے وہ خود کھولکر بتاتے ہیں۔

"عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشرا لیتی ہیں۔ وہاں ان کے بچے پیدا ہوتے ہیں جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے تو ممکن ہے کہ اسکی ماتا کے سمبند ہی ہوں۔ چونکہ یہ عورتیں زیادہ تر ہندوؤں کے اچھے گھرانوں برہمن، کھشتری ویشوں ہی سے سمبند رکھتی ہیں۔ اسلئے وہ مسلمانوں میں بھی عمدہ فہم و فراست کے لوگ پیدا کرتی ہیں۔ جس سے ہر طریق زندگی میں ہندوؤں کے دشمن یا مخالف مضبوط ہوتے جاتے ہیں"

(ملاپ ۲ مئی صٓ)

ہمعصر ملاپ اس عبارت بالا کو نقل کرنے سے پہلے اس کی تعریف میں لکھتا ہے

"آپ (ڈاکٹر صاحب) نے قدرتی اصول کو سمجھاتے ہوئے بدھوا بواہ کے روکے جانے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق ایک بالکل اچھوتا اور انوکھا خیال پیش کیا ہے"

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو قوم کو شادی بیوگان کو بند کرنے کی وجہ سے بہت سے بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کے اس قول کا مطلب ٹھیک طور پر نہیں سمجھے جو وہ کہتے ہیں کہ "ہندو نوجوان بدھوائیں اپنی شرم بچانے کیلئے مسلمانوں کے یہاں آشرا لیتی ہیں"

شرم بچانے سے اگر مسلمان ہو کر نکاح کرنا مراد ہے تو وہ دیویاں بالکل درست کرتی ہیں۔ اور جو مسلمان ان سے نکاح کرتے ہیں وہ بھی درست کرتے ہیں۔ اور اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ہندو عورتیں مسلمانوں سے تعلق ناجائز پیدا کر لیتی ہیں۔ تو یہ شرم بچانا نہیں۔ بلکہ بے شرمی۔ بیحیائی اور بدکرداری ہے جو عورت مرد ہر دو کیلئے موجب روسیاہی ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایسے ہی حالات کے متعلق ہر دو مذکورہ بالا صورتوں کی نسبت ارشاد ہے۔

ولاجناح علیکم ان تنکحوھن اذا اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ (ممتحنہ پ ۲۸)

"یعنی (جب مشرک عورتیں مومن ہو کر مسلمانوں کی جماعت میں آشامل ہوں تو اے مسلمانو!) اُن سے نکاح کر لیتے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب

ahmadimuslim.de

تم ان کے مہر ادا کردو - اور کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو۔"

پس ایسی صورت میں ڈاکٹر صاحب موصوف بجائے اس کے کہ ہندوؤں کو اس بات کا اشتعال دلائیں کہ "وہاں (مسلمانوں کے ہاں) اُن (ہندو دیویوں) کے بچے پیدا ہوتے ہیں - جو کہ جوان ہو کر ہندوؤں ہی کے سر توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔" یہ کہنا چاہئے تھا کہ وہ بدکار عورتیں ہماری ہمسایہ قوم کے اخلاق و کردار کو بھی خراب کرتی ہیں۔ جس سے ملک کا کیرکٹر خراب ہو کر اسکی بربادی کا موجب ہو رہا ہے۔

اول تو ہمیں ڈاکٹر صاحب کی تھیوری کی تصدیق ہی میں کلام ہے - کیونکہ ہمیں ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے وہ کون سے بچے ہیں جو ہندو عورتوں سے پیدا ہوئے اور پھر انہوں نے ہندوؤں کا سر توڑا ہو - شاید ڈاکٹر صاحب کو ملتان - کوہاٹ - امرتسر - سہارنپور - دہلی - جبلپور اور کلکتہ کے واقعات میں اسکی مثالیں معلوم ہوں - لیکن بخدا ہمیں اس کا کوئی علم نہیں - کیا ڈاکٹر صاحب موصوف اُن نوجوانوں کی فہرست مرتب کر کے اپنے قول کی تصدیق کرائینگے - جنہوں نے ان فسادات میں حصہ لیا ہو - اور وہ مسلمانوں کے تخم اور ہندو دیویوں کے بطن سے پیدا ہوئے ہوں -

اور اگر وہ اسے ثابت نہ کر سکیں اور یقیناً نہ کر سکینگے تو ڈاکٹر صاحب کا قول محض ہندوؤں کو اشتعال دلانے کیلئے ہے - جس سے وہ دونوں قومیں (ہندو مسلم) اکی بدنامی سے ملک کی روسیاہی کا اعلان کر رہے ہیں - خدائے تعالیٰ ایسے کوتاہ اندیش لیڈروں کی حمایت سے ملک کو جلد مستغنی کرے -

اور اکھاڑے اور لٹھی بازی اور تلوار بازی کا جو سبق ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے وہ بھی ملک کی بربادی کا سبق ہے - کیونکہ زور اور جرأت جبتک اخلاق و پرہیزگاری کے زبردست ہاتھوں میں نہ ہوں کسی مفید نتیجہ تک نہیں پہنچاتے - یہ آزادی اور جرأت کسی دن ضرور رنگ لائیگی - نہ صرف مسلمانوں کیلئے بلکہ ہندوؤں کے لئے بھی - اور پھر گورنمنٹ کیلئے ہی نہیں بلکہ سارے ملک کیلئے - ہمیں قوم کو اعلےٰ اخلاق اور اعلےٰ کیرکٹر پر پہنچا کر ان سے نیک امیدیں رکھنی چاہئیں - نہ کہ چھوٹتے ہی مادر پدر آزادی اور جنگ و جدال اور اشتعال و قتال کے سبق دے دیکر آپس میں لڑوا لڑوا کر ہلاک کرا دینا چاہئے -

دیکھتے نہیں؟ کہ سرکاری سکولوں سے قطع تعلق کر لینے پر جو مادر پدر آزادی کا سبق دیا گیا تھا اس کا کیا نتیجہ نکلا کہ نوجوان ماں باپ کے قبضہ سے نکل گئے ہیں - اور ان میں ادب و عزت کا لحاظ ہرگز نہیں رہا اچھا خدا حافظ -

(خاکسار میر سیالکوٹی)

عجیب و غریب شادیاں

اور

پاپوں کی بربادیاں

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار - کوئی ہمیں ستائے کیوں

"براہم - دیو - ارش - پراجاپتیہ - آسُر - گاندھرب - راکشس - پشاچ - اسمیں آٹھواں وواہ ادہم ہے۔" (منو شاستر ۳/۲۱)

خاکسار :- آپ صاحبان کو معلوم ہوگیا کہ آٹھ قسم کے بیاہ شاستر میں تحریر ہیں جن کے نام اوپر گنائے گئے ہیں - اب ذرہ ہر ایک کی تفصیل بھی سن لیجئے -

"اب آٹھواں وواہ کا لکشن کہتے ہیں - بر اور کنیا کو کپڑا دیکر اور زیور دیکر بر کو بلا کر کنیا کو دیوے وہ براہم وواہ ہے۔" (منو شاستر ادھیائے ۳/۲۷)

"یگیہ میں رتوج کو النکار سہت کنیا کو دیوے وہ دیو وواہ کہلاتا ہے۔" (منو شاستر ۳/۲۸)

"ایک یا دو گئو اور بیل بر سے لیکر کنیا کو دیوے وہ آرش وواہ کہلاتا ہے۔" (منو شاستر ۳/۲۹)

"بر اور کنیا دونوں ملکر دھرم کو کریں، یہ بات کہکر بر اور کنیا کی پوجا کر کے کنیا کو دیوے یہ پراجاپتیہ وواہ کہلاتا ہے۔" (منو شاستر ۳/۳۰)

"مار پیٹ کر کے روتی پکارتی ہوئی کنیا کو گھر سے اُٹھا لانا راکشس وواہ کہلاتا ہے۔" (منو شاستر ۳/۳۳)

"کنیا اور کنیا کی ذات والوں کو دولت دیکر کنیا لینا آسر وواہ کہلاتا ہے۔" (منو شاستر ۳/۳۱)

"بر اور کنیا آپس میں اچھا کر کے جو سنجوگ کریں وہ گاندھرب وواہ کہلاتا ہے - یہ وواہ یعنی شادی صحبت داری کے واسطے ہے۔" (منو شاستر ۳/۳۲)

"جو عورت سوتی ہو یا دولت یا شہوت سے مست ہو یا کسی بیماری میں مبتلا یا بےخبر ہو اُس سے تنہائی میں صحبت کرنا پشاچ وواہ ہے یہ سب سے ادہم ہے۔" (منو شاستر ۳/۳۴)

خاکسار :- بیاہوں کی یہ تفصیل ہے - کپڑا اور زیور دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی وواہ ہے - اگر بیل یا گئو دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اگر عورت مرد خود آپس میں رضامند ہوجائیں وہ بھی وواہ ہے - عورت یا اُسکی ذات والوں کو روپیہ دیکر عورت حاصل کیجائے وہ بھی بیاہ ہے - اور جو صحبت داری کے لئے عورت کیجائے وہ بھی وواہ ہے - اور جو عورت سوتی ہو یا وہ شہوت سے یا دولت سے مست ہو یا وہ بیمار ہو اور اُس سے تنہائی میں صحبت کیجاوے وہ بھی ایک قسم کا وواہ ہے - اور روتی پیٹتی عورت کو زبردستی لے آئے وہ بھی وواہ ہے - جبکہ عورت کو ہر صورت حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا شاستر میں موجود ہے تو ان بیاہوں کی اشکال سے علیحدہ زنا کی تعریف احقر کو بتا دیجائے کہ زنا کی اور کیا شکل ہوتی ہے - جبکہ ہر صورت عورت کے حاصل کرنے پر لفظ بیاہ کا موجود ہے - کیا اچھی تعلیم[1] ہے - آپ صاحبان بغور اسکو ملاحظہ کریں - زیادہ تفصیل کرنا تہذیب کے سراسر خلاف ہے - اب سنئے بیاہوں کے ذریعہ پاپوں کی معافی -

مذکورہ بالا وواہ پاپوں سے چھڑاتے ہیں

"اگر براہم وواہ سے لڑکا پیدا ہو اور اچھے کرموں کو کرے تو دس بزرگوں کو اوپر کے اور دس پشت نیچے کے اور اکیسواں اپنے آپ کو پاپ سے

[1] سوامی دیانند جی نے بھی ستیارتھ میں آٹھ قسم کے بیاہ لکھے ہیں۔ اور انہیں نیوگ کو بھی اضافہ کیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی۔

چھڑاتا ہے۔" (منو شاستر ۳ ہہ)

(۲) "دیو وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر اچھے کرم کرنے والا ہو تو سات پشت اوپر کی اور سات پشت نیچے کی اور پندرہواں اپنے آپ کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔

(۳) "اور آرش وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر تین پشت اوپر اور تین پشت نیچے کی۔

(۴) اور پراجاپتیہ وواہ سے لڑکا پیدا ہو کر چھ پشت نیچے اور اوپر کی ان سب کو پاپ سے چھڑاتا ہے۔ بشرطیکہ اچھے کاموں کا کرنیوالا ہو۔" (منو شاستر ۳ ہہ)

"براہم وواہ وغیرہ چاروں وواہوں سے جو لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ بڑا تیجسوی اور اچھے لوگوں کے برابر ہوتا ہے۔" (منو شاستر ۳ ہہ)

خاکسار :- آپ صاحبان کو ظاہر ہو گیا کہ جو وواہ مندرجہ بالا طریق پر ہوتے ہیں وہ کس درجہ عمدگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اُن بیاہوں کے ذریعہ سے مورثان سابق اور آئندہ نسلیں بھی پاپوں سے چھوٹ جاتی ہیں۔ حالانکہ بقول سوامی دیانندجی پرمیشور بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا ہے۔[1] لیکن یہاں پر ایک بیاہ کا کرنیوالا ہی خود اپنے آپ کو اور اپنے مورثان اور آئندہ نسلوں کو پاپوں سے چھڑا سکتا ہے۔ کیا طاقت ہے ان مہذب شادیوں میں جو خدا سے بھی زیادہ طاقت والی ہیں۔

چند بیاہ اس قسم کے شاستر میں تحریر ہیں کہ اگر اُن کو کیا جائے تو اُس کرنے والے کو سرکاری مہمان بھی عرصہ تک رہنا پڑے۔ اور بے عزتی علیحدہ ہو۔ اور وہ عورت بھی ہاتھ نہ آئے۔ یہ مذہب ہے اور یہ اصول ہے جو آپ صاحبان کے پیش نظر ہے۔ جس مذہب کو عالمگیر بنانے کی کوشش کیجارہی ہے۔ پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

دن کٹا فریاد سے اور رات زاری سے کٹی
عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری سے کٹی

(منشی محمد داؤد خان نادسٹ از سنبھل ضلع مرادآباد)

[1] دیکھو ستیارتھ پرکاش ۲ (دہیر سیالکوٹی)

اصول آریہ - آریوں اصل اصول مسئلہ مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا وہ - قیمت ۳ / (منیجر)

(قادیانی مشن)

مرزائیوں کی شکست

موضع گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں مسمی فضل دین گمہار ساکن گموئے اور خدا بخش ساکن گموئے جو لاہوری جماعت کے احمدی ہیں۔ اُنہوں نے جماعت اہلحدیث سے تحریری اقرار کیا کہ ہم ۲۵ جنوری سنہ ۲۶ء کو اپنے مولوی منگوا کر صداقت مرزا صاحب پر بحث کرائینگے۔ اگر نہ کرائیں یا ہمارے علما نہ آئیں یا ہم صداقت ثابت نہ کرسکیں تو ہم اہل حدیث ہو جائینگے۔

جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی شاہ محمد صاحب ساکن قلعہ مہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تاریخ مقررہ سے پہلے موضع مذکور میں آگئے۔ اور ۲۵- کی صبح کو مرزائیوں کو بلا بھیجا۔ تو جماعت لاہوری میں سے مرہم عیسے ایک دو دفعہ کے عذر کے بعد آ تو گئے۔ لیکن خلاف اقرار شرائط پیش کرنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے ان سب باتوں میں ان کو ایسا لاجواب کیا کہ مرہم صاحب گرمی سے بالکل پگھل گئے۔

مولوی مرہم عیسے صاحب نے جوش میں کہدیا کہ "اگر آپ صحیح یا ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت کردیں تو ہم (مرزائی) ایک ہزار روپیہ (انعام) دینگے۔"

مولانا شاہ محمد صاحب نے کہا کہ انعام جمع کرا دو اور مطالبہ پورا کرلو۔ پھر تو ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اسوقت مولوی مرہم عیسے صاحب کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی کہ کوئی مرزائی اُن کیلئے ہاں نہ کرتا تھا خیر یہ دن تو جوں توں کرکے کاٹا۔ اور رقم جمع نہ کرسکے۔ دوسرے دن خط وکتابت میں طے ہوا کہ مرزائی جماعت مبلغ ۵ روپے دیگی خواہ غالب ہو خواہ مغلوب۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے فرمایا کہ کسی امین کے پاس جمع کردو۔ اسپر بھی بہت سٹ پٹائے۔ آخر ناچار ہو کر معافی مانگنے لگے۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے فرمایا کہ جب تک تمہارا مولوی مرہم عیسے معافی کا خواستگار نہ ہوگا روپیہ نہیں چھوڑا جائیگا۔ آخر کار تمام لاہوری جماعت نے مع ان کے مولوی صاحب کے معافی مانگی۔ اور بحث شروع ہوئی۔ مولوی شاہ محمد صاحب اہلحدیث نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور کتاب الاسماء والصفات کی احادیث صحیحہ سے نزول حضرت عیسے علیہ السلام ثابت کر دکھایا۔ جس کے جواب میں مرزائی مولوی صاحب سے سوائے بے سند روایت "لوکان موسٰی وعیسٰی حیین" کے کچھ نہ بن پڑا۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے اس کی سند طلب کی تو مولوی مرہم عیسے کہنے لگے کہ یہ حدیث فقہ اکبر میں ہے۔ مولوی شاہ محمد صاحب نے کہا کہ فقہ اکبر تو حدیث کی کتاب ہی نہیں۔ اس میں سے کیا دکھاؤ گے۔ اس پر مولوی مرہم عیسے بہت پریشان ہوئے اور قطعاً کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد جب صداقت مرزا کی بحث کا وقت آیا تو بیچارے مرزائیوں پر بہت مصیبت پڑی۔ اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے ٹالنے لگے۔ لیکن یہاں شیر کے پنجے میں پھنسے تھے۔ کہاں بھاگ سکتے تھے۔ آخر حافظ حبیب اللہ صاحب اہلحدیث نے قرآن شریف پڑھکر لوگوں کو چپ کرایا اور خدائے تعالے کے ایفائے وعدہ کی آیت پڑھکر محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ یاد کرایا۔ جس سے مرزائی کیمپ میں ہلچل مچ گئی۔ مرزائیوں کی بہت بُری درگت بنی۔ اور اہل حدیث کو نمایاں فتح ہوئی۔

ذیل میں بعض معززین کی تصدیق لکھی جاتی ہے کہ مولوی مرہم عیسے جواب دینے سے قاصر رہے۔ اور اہل حدیث غالب رہے۔

لعل دین مدرس گلہ مہاراں۔
صدر دین۔ ساکن گلہ مہاران۔
اللہ دسنگھ۔ ساکن کھوکھروالی۔

نکات مرزا

اس رسالہ میں معارف ونکات مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف ونکات دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۵ / محصول علاوہ۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مرزائی۔ بہائی اور کسر صلیب

ایران کے بہائی مذہب نے قادیان میں ظاہر ہو کر قادیانی مباحث میں ایک جدت پیدا کر دی ہے اور اہلِ قادیان کو اُن کے مقابلہ پر کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ حالانکہ یہی دعوےٰ بحق جناب بہاء اللہ مرزا صاحب آنجہانی کے دستخطوں سے رجسٹری ہو چکا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے مدعی الوہیت ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض آنجہانی قادیانی پر بھی ہو چکا ہے۔ پھر جب کچھ بن نہیں پڑتا تو کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی نے کسر صلیب کی ہے۔ بہائیوں کے مہدی نے کیا کیا ہے۔ یعنی انہوں نے نہ تو کسر صلیب کیا اور نہ اسلام کی کوئی خدمت کی۔ اور یہ سب کام ہم (اہل قادیان) نے کئے ہیں۔

اہل قادیان کا ایسا کہنا واقعات کے خلاف ہے۔ خود یہ حضرات کسر صلیب کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ دلائل سے صلیبی مذہب کی تردید کر دینا۔ اگر یہ صحیح ہے تو قادیان سے زیادہ احسن طریق پر ایرانیوں نے صلیبی مذہب کی تردید کر دی ہے۔ جو اُن کی مطبوعہ کتب میں موجود ہے۔ اگر اہل قادیان اس حقیقت کو چھپا کر اپنے رقیبوں کو ناحق بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آئندہ واقعات کی روشنی میں آنے کے بعد منصف مزاج لوگ قادیان پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہونگے۔

ذیل میں چند عبارتیں قادیانی اور بہائی اصل کتب سے مقابلتاً پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین کرام بنظر انصاف ملاحظہ فرمائینگے اور دیکھینگے کہ غیر مسلم عقائد کی تردید کرنے میں ان دونوں فرقوں کے پیشواؤں نے جو طرز اختیار کیا ہے اُس میں سے کس کا طریقہ تبلیغ بہتر اور قرآن مجید کے حکم کے موافق ہے۔

(تثلیث)

قادیانی تحریر "یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ تینوں ملکر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلا دے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں۔ بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود اُنکے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹکر بھی بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہرگز ایک نہیں ہو سکتے پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدۂ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں۔ یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ عیسائیوں کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں۔ اور بزعم ان کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے۔ اور گویا انکے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں تمام مدار کونسل پر ہے۔" (انجام آتھم صفحہ ۳۶)

بہائی تحریر "لیکن انسان کامل بطور صاف آئینہ کے ہے۔ حقیقت کا آفتاب اُس میں تمام صفتوں اور کمالات کے ساتھ ظاہر اور آشکارا ہوتا ہے۔ لہٰذا مسیح کی حقیقت ایک صاف اور شفاف آئینہ کیطرح ہو کر نہایت لطیف اور پاکیزہ تھی۔ اسلئے ذات خداوندی کی حقیقت کے آفتاب نے اُس آئینہ میں تجلی فرمائی۔ اُس کی نورانیت اور حرارت اُسمیں پیدا ہو گئی۔ لیکن آفتاب اپنی اعلےٰ بزرگی اور آسمان سے نیچے اُتر کر اُس آئینہ میں داخل نہیں ہو گیا۔ بلکہ اپنی بلندی پر برقرار ہے۔ لیکن آئینہ میں اپنی صورت اور کمال کے ساتھ جلوہ گر اور آشکارا ہوا ہے۔ اب اگر کہا جائے کہ آفتاب دو آئینوں مسیح اور روح القدس میں نظر آتے ہیں۔ یعنی تین آفتاب دکھائی دیتے ہیں۔ ایک آسمان میں اور دو زمین پر تو یہ ٹھیک ہے۔ اور اگر کہیں کہ آفتاب تو صرف ایک ہے جس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں جب بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسیح کی حقیقت صاف آئینہ ہے اور حقیقت کا آفتاب یعنی ذات احدیت کمالات اور صفات نامتناہیہ کے ساتھ اُس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہوا۔ نہ یہ کہ آفتاب ذات ربانیہ اجزا اور تعدد رکھتی ہے۔ بلکہ آفتاب تو ایک ہی ہے جو آئینہ میں ظاہر ہے۔ جیسا کہ مسیح فرماتے الاب فی الابن باپ بیٹے میں رہے۔ یعنی وہ آفتاب اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہے۔ روح القدس فیض الٰہی کا نام ہے کہ جو حقیقت میں مسیح سے ظاہر اور آشکارا ہوا۔ نبوت مسیح کے دل کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی روح کا مقام۔ بس پوری طرح ثابت ہو گیا کہ ذات الوہیت محض ایک ہے اور اپنا شبیہ و مثیل اور نظیر نہیں رکھتی۔ اور یہی تثلیث کا مطلب ہے۔ ورنہ دین خدا کی بنیاد غیر معقول مسائل پر ہوگی کہ جن کو کبھی عقل قبول نہیں کر سکتی۔ اُس پر اعتقاد کے لئے کیونکر مجبور ہو سکتے ہیں۔"

(ترجمہ مفاوضات عبد البہا فارسی صفحہ ۸۳)

(کفارہ)

قادیانی تحریر "اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر یہ ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اُس سے بکر کی دردسر جاتی رہے۔ پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے۔ اور وہ کونسا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اسکے برخلاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ ...

مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہیں کیا تھا اب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا۔ مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹکر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوش کا حال ہوا۔"
(چشمہ ص۱۱)

بہائی تحریر "عام مسیحی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم نے ممنوعہ درخت کھا کر جرم و گناہ کیا۔ اس گناہ کی شامت اور بدبختی مسلسل آدم کی نسل میں باقی رہ گئی۔ پس حضرت آدم مخلوق کی موت کا باعث ہوئے۔ یہ بیان صاف طور پر باطل ہے۔ اسلئے کہ مطلب اس بیان کا یہ ہوا کہ ساری مخلوق حتے کہ انبیا و رسول بغیر قصور اور گناہ کے محض اسلئے کہ آدم کی نسل تھے بے قصور و بے گناہ مسیح کی قربانی کے دن تک دوزخ کے اندر سخت عذاب میں گرفتار رہے۔ اور یہ خداوند تعالٰے کے انصاف سے بہت دور ہے۔ اگر آدم گنا ہگار تھا تو حضرت ابراہیم کا کیا گناہ۔ اسحٰق اور یوسف کا کیا قصور۔ موسےٰ کی کیا خطا۔" (ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی ص۸۵)

عصمت انبیاء

قادیانی تحریر "اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہو کر پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ اور اُس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ "میں نیک نہیں" اور جس نے شرابخواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اُسکو یہ موقع دیکر کہ وہ اسکے بدن سے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ سو ایسے شخص کو تو انہوں نے خدا بنا لیا۔ مگر خدا کے مقدس نبیوں کو جن کی زندگی محض خدا کیلئے تھی اور جو تقوےٰ کی باریک راہوں کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیاں دینا شروع کر دیا۔"
(انجام آتھم ص۳۸)

بہائی تحریر "انجیل میں فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اُستاد نیکوکار۔ حضرت نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں نیک کہتا ہے۔ نیکوکار تو ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت معاذ اللہ گنا ہگار تھے۔ بلکہ اس سے مراد اُس شخص مخاطب کو خضوع و خشوع۔ خجلت و شرمساری کی تعلیم دینا تھی۔ یہ مبارک نفوس روشنی ہیں۔ روشنی اندھیرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ زندگی ہیں۔ زندگی موت کے ساتھ اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ ہدایت ہیں۔ اور ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ فرمانبرداری کی اصل ہیں۔ فرمانبرداری گنہ کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوتی۔" (ترجمہ مفاوضات عبدالبہا فارسی ص۱۱۹)

قادیانی صاحبان بیجا فخر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کسر صلیب میں یگانہ روزگار تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آنجناب نے جو طرز کلام غیر مسلموں سے اختیار کیا۔ وہ قرآن مجید کے مبارک حکم ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن۔ (یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ دعوت کرو اور اُن کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو) کے بالکل خلاف ہے۔ غیر مسلم پر مرزا صاحب کی تحریر پڑھکر اچھا اثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ انتقامی جوش میں آکر اسلام کے برخلاف جو کچھ کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی برکت سے "تکذیب براہین احمدیہ" عیسی کئی کتب اسلام کے خلاف ہندوستان میں موجود ہو گئیں۔

برخلاف اسکے بہائی تحریر میں یہ عیب نہیں۔ ایک عیسائی اُسکو پڑھکر رنجیدہ نہیں ہوگا اور نہ انتقامی جوش اُس میں پیدا ہوگا۔ بلکہ منصف مزاج اُسے قبول کرنے پر مجبور ہو جائیگا۔ والسلام۔

خاکسار محمد حسین صابری۔
عقب کوتوالی۔ بریلی

قصبہ بنوڑ ریاست پٹیالہ
میں
مرزائیوں کی شکست مختوم

حسب خواہش محمد حسین مرزائی بنوڑی مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت و فرقہ مرزائیہ ۲۴ شوال ۱۳۴۴ھ بروز جمعہ مقرر ہوا۔ جناب مولوی حافظ نور محمد خان صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ قصبہ بنوڑ میں تشریف فرما ہوئے اور بمشکل تمام مرزائیوں سے شرائط مناظرہ و مسئلہ مبحوث عنہا (صداقت مرزا) طے کیا۔ احمدی مناظر حافظ جمال احمد صاحب تھے اور ہم لوگوں کی طرف سے مولانا نور محمد خان صاحب مناظر منتخب ہوئے۔ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مناظرہ جاری رہا۔ لیکن احمدی مناظر نے اصل مسئلہ سے گریز کرتے ہوئے حیات مسیح و امکان نبوت کی بحث شروع کر کے اپنی شکست کا بین ثبوت پیش کیا۔ اور مرزا صاحب کے فیصلہ حیات مسیح سے (جو براہین احمدیہ ص۴۹۸/۴۹۹ میں درج ہے) لاجواب رہا۔

بالآخر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دوبارہ گفتگو شروع ہوئی۔ اس میں بھی الہامات مرزا و توہین انبیاء کی بیہودہ تاویل کر کے سخت عاجز ہوا۔ الحمدللہ۔

اسی وقت ایک بیوہ عورت جو ایک عرصہ سے قادیانی جال میں محبوس تھی مع اپنے پانچ (بالغ و نابالغ) لڑکوں کے مرزائیت سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہوئی۔ اس کا مجمع میں خاص اثر ہوا۔ (مفصل روئداد انشاءاللہ علیحدہ شائع ہوگی) والسلام۔

(شریک جلسہ۔ علی احمد سکرٹری انجمن اصلاح مرزائیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ)

خط و کتابت
کے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (منیجر)

الہامات مرزا - مرزا قادیانی کے الہاموں پر محققانہ بحث اور ان کی تردید قابل دید - قیمت ۱۲ (منیجر)

ahmadimuslim.de

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۲

ثناء اللہ بود ورد زبانم

پہلے خط میں کراچی سے روانگی تک لکھ چکا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوئے تو جان بدن میں آئی۔ احباب منتظرین بغل گیر ہوئے۔ جہاز جب بمبئی سے چلتا ہے تو عام طور پر اُس میں کراچی کیلئے حصہ الگ رکھا جاتا ہے لیکن جس جہاز (ارنستان) پر ہم سوار ہوئے۔ اس میں اس قاعدہ کے خلاف بمبئی کے مسافرین پہلے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ صاحب کلکٹر کراچی حسب معمول جب جہاز پر آئے اور اُن سے شکایت کی گئی (ہمارے سوار ہونے سے پہلے) تو کلکٹر صاحب نے اسمیں دخل دینے سے انکار کردیا۔ جب ہم سوار ہو چکے تو حسب معمول سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب ممبر کونسل آف بمبئی جہاز پر آئے تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بمبئی والے منتظمین جہاز نے جو یہ غلطی کی ہے جس سے مسافران کراچی کو تکلیف ہوئی ہے۔ میں ابھی گورنر بمبئی کو تار بھیجتا ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ گو اس تار کا اثر اس جہاز والوں کیلئے کچھ نہ ہوگا تاہم پچھلے جہازوں کے مسافروں کے حق میں ضرور مفید ہوگا۔

یہ جہاز بہت بڑا ہے اور بہت آرام سے چلتا ہے۔ فی گھنٹہ ساڑھے دس میل کی رفتار ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایسی سیدھی راہ پر چلتا ہے کہ شروع روانگی سے عدن تک ایک ہی سمت نماز پڑھی ہے۔ جن اصحاب نے دفتر اہلحدیث دیکھا ہے وہ سمجھیں کہ جیسے دفتر مذکور کی گلی کا راستہ ہے وہی راستہ جہاز مذکور کا عدن تک رہا ہے۔ جسطرح دفتر مذکور میں تھوڑے ٹیڑھے ہو کر بائیں ہاتھ کو نماز پڑھتے ہیں اسی طرح جہاز میں۔ مولانا سیالکوٹی سلمہ اللہ دعا نامہ میرے لئے رنگون سے جو قبلہ نما لائے تھے اُسنے بہت کام دیا۔ جزاھم اللہ خیرا

بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کے اور ہر ملک کے مسلمان اور اہل حدیث میرے ساتھ ہیں۔ جہاز میں اہلحدیثوں کی جماعتیں متعدد جگہ ہوتی ہیں۔ جو ڈیرہ مولوی محمد صاحب دہلوی کا ہے اُس میں خاص خصوصیت ہے کہ اُس کا محل وقوع دلفریب ہے اُس میں جماعت بھی خوب ہوتی ہے اور وعظ و نصیحت کی مجلس بھی وہاں ہی ہوتی ہے۔ تقسیم کار یوں ہے کہ صبح کو مولوی صاحب موصوف وعظ کرتے ہیں۔ بعد نماز ظہر میں چند آیتوں کا ترجمہ سناتا ہوں۔

میرے دوست مولوی عبد الرحمٰن صاحب (جرنیل پنشنر) بہاولپوری نے مجھے لکھا تھا کہ میں اپنا عیال آپ کے ساتھ بھیجنا چاہتا ہوں۔ کراچی سے سوار ہوتے وقت تو علم نہ تھا۔ لیکن مولوی صاحب موصوف کی حسن نیت کا اثر یہ ہوا کہ میرا قیام اُن کے کمرے سے متصل ہی ہوا۔ اُن کی بیگم صاحبہ بھی میرے مکرم مولوی محمد امیر صاحب کی دختر نیک اختر ہیں۔ اُنہوں نے خواہش کی کہ میں اُن کو ترجمہ قرآن سنایا کروں۔ میں نے کہا ترجمہ کی مجلس عام تو دور ہے نیز اُس میں بھیڑ بہت ہوتی ہے۔ اسلئے میں صبح کو بعد نماز آپ کو مع دیگر ساتھیوں کے یہاں ہی سنا دیا کرونگا۔ اُن کے ساتھ بھائی بیٹا اور دیگر چند کس بھی ہیں۔ اسی حصہ میں چند مدراسی سیٹھ بھی ہیں جو گو حنفی المذہب ہیں مگر شریف لوگ ہیں۔

لطیفہ ۳۔ مئی کو قریب ۳ بجے دوپہر کے جب میں درس قرآن سے فارغ ہوا تو ایک شخص غریب مزاج بغریب صورت پورب کے کسی مقام کا کھڑا ہو کر بولا کہ "بھائیو! کھیل تماشہ ہوتا ہے تو لوگ بہت روپیہ خرچ کردیتے ہیں۔ یہاں یہ مولوی لوگ کئی دنوں سے وعظ فرماتے ہیں ان کے خرچ کیلئے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی"۔

ہمارے دوستوں کے بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی اس گفتگو کا اثر اُن پر بُرا ہوا۔ قریب تھا کہ اس کو بند کردیتے۔ مگر میں نے اشارے سے سب کو خاموش رکھا جب وہ کہہ چکا تو میں نے بھی اسکی تائید کرتے ہوئے یوں کہا کہ

"لاؤ بھائیو۔ ہماری خاطر کرو۔ ہم تمہارا یہ روپیہ مکہ شریف میں لیجا کر غریبوں پر تقسیم کردینگے۔ جس کا ثواب تم کو بہت زیادہ ہوگا۔ اور ہمیں بھی ہوگا۔ چنانچہ اس تحریک پر لوگوں نے جو کچھ دیا اُس کی مقدار ایک سو تیس روپئے (۱۳۰/-) ہوئی۔ جزاھم اللہ۔

جہازی کیفیت اس میں شک نہیں کہ جہاز میں ملازمان جہاز کی طرف سے جو سلوک ہو رہا ہے وہ عام طور پر قابل تعریف نہیں۔ گو میں اور میرے ساتھی بہت اچھی جگہ پر ہیں مگر عام طور پر لوگ نچلی منزلوں میں بہت بُری حالت میں ہیں۔ جن کو نہ کافی روشنی ہے نہ ہوا۔ اس کے علاوہ اعلےٰ افسر شکایت بھی کم سنتے ہیں۔ اور رفع کرنے پر بھی کم توجہ کرتے ہیں۔

آسٹریلیا کی لیڈی مسلمان ہو کر ضلع گورداسپور (پنجاب) کے ایک مسلمان سے شادی شدہ بھی مع خاوند اور بچوں کے حج کو جا رہی ہے۔ اُس نے کپتان کو بہت شکایات سنائیں۔ لیڈی مذکورہ کو مسافران جہاز پر بہت رحم آتا ہے۔ وہ اُن کی حالت دیکھکر بہت رنجیدہ رہتی ہے۔ کیونکہ اُس کے خیال میں یورپ کے جہاز اور یورپ کے مسافروں کی حالت ہم ہندوستانی غلاموں کی حالت سے بہت مختلف ہے۔

حالت عامہ انتظامی حالت گو اچھی نہیں لیکن قدرتی حالت بہت اچھی ہے۔ بارہ سو سے زیادہ مسافر ہیں۔ لیکن قے اور چکر شائد بارہ آدمیوں کو بھی نہ آئے ہوں۔ میرے ساتھیوں میں سے صرف ایک میانخان (موذن) کو تھوڑی دیر اثر رہا۔ دہلی کے مسافروں میں سے میاں فضل الدین سوداگر بہت مبتلا رہے۔ اسی طرح اور کوئی شاذ و نادر سننے میں آئے۔ عام طور پر سب

ahmadmuslim.de

اچھے نظر آتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ والحمد للہ۔ جدھر دیکھو کھانا پکتا ہے۔ لوگ کھاتے پیتے ہیں اور خوش و خرم ہیں۔

خاص مجھ پر احسان خداوند تعالےٰ کی مہربانی کا مجھ پر خاص اثر یہ ہے کہ حاجی عبدالغنی صاحب سوداگر کراچی کی کوشش اور شیخ عبداللہ بن فضل صاحب ایجنٹ کمپنی کی توجہ سے مجھے سب سے بلند بالاخانہ ملا ہے۔ جسکی مثال دیس میں یہ ہو سکتی ہے کہ ساون کا مہینہ ہو۔ بارش اور بادل ہوں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلتی ہو۔ ایسی حالت میں کوئی شخص تیسری یا چوتھی منزل پر رہتا ہو جہاں ہوا چلتی ہو۔ فالحمد للہ۔

چار مئی کو ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ایک کشتی دور سے آتی نظر پڑی۔ کشتی سے پیچھے ایک چھوٹی کشتی جہاز کی طرف آئی۔ جس میں تین کس سیاہ فام بیٹھے پانی پانی چلا رہے تھے۔ اور ہاتھ منہ کی طرف کرکے کھانا مانگ رہے تھے۔ کپتان جہاز انگریز ہے مگر طبیعت کا اچھا ہے اُس نے جہاز کو ٹھیرالیا اور اپنے گودام سے بہت سے بسکٹ دئے اور پانی کے کئی کنستر دئے۔ لوگوں نے بھی بہت کچھ دیا۔ اُن سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم حاجی ہیں۔ دو مہینوں سے بھولے ہوئے سمندر میں پھر رہے ہیں۔ مگر کپتان نے کہا یہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ان کی کشتی پر اطالین جھنڈا ہے یہ لوگ عرب سے تجارتی چیزیں افریقہ کو لیجایا کرتی ہیں اور اسی طرح جہاز والوں سے کھانا پانی مانگا کرتے ہیں۔ میں نے کہا ان کی مثال ہمارے ہاں وہ پٹھان لوگ ہیں جو تجارتی اشیاء لے کر پنجاب میں آتے ہیں۔ اور مسجدوں میں مسافر بن کر کھانا مانگتے ہیں۔

نماز پر تنازع جن مدراسیوں کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اُن کو کسی نے بہکایا کہ تم اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ چنانچہ ۴ مئی کی شام کو انہوں نے کہا ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھینگے۔ مغرب کی نماز کے وقت میرے ڈیرے پر دہلی کے چند احباب بھی آیا کرتے تھے۔ میں نے مدراسیوں کو کہا۔ آپ نہیں پڑھتے ہم تو آپ کے ساتھ پڑھ لینگے۔ چنانچہ ہم نے اُن کے امام کے ساتھ پڑھی۔ بعد نماز پوچھا سبب کیا ہوا؟ اُنہوں نے کہا آپ نے ایک رکعت میں بسم اللہ بلند پڑھی تھی۔ میں نے کہا تم نے شریفانہ برتاؤ نہیں کیا۔ اس طرح نہیں کہنا چاہئے تھا بلکہ تم کو نماز میں شک تھا تو اپنی الگ پڑھ لیتے۔ اس پر اُنہوں نے بڑی منت سے معافی مانگی کہ للہ فی اللہ ہم کو خفگی معاف کرو۔ اور بڑے زور سے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا۔

۵ مئی کو بعد دوپہر جہاز عدن کے پاس سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر گذرا عدن میں ٹھیرا نہیں۔ اسلئے عدن سے ڈاک روانہ نہ کرسکے کامران قسطنطنیہ سے کرتے ہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ
۶ مئی

برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشان لگانیکا قانون

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

برطانیہ میں درآمدہ مال پر تجارتی نشانات لگانے کے متعلق جو مسودہ قانون برطانوی پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے وہ اب اطلاع عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مسودہ قانون مرچنڈائز مارکس (امپورٹڈ گڈس) بل کے نام سے موسوم ہے اس بل کے بموجب اگر ایسا مال حکومت متحدہ میں درآمد کیا جائے جس پر برطانوی کارخانہ دار کا نام یا ٹریڈ مارک (تجارتی نشان) ثبت ہو لیکن اس کے ساتھ ہی کوئی نشان ایسا نہ ہو جو یہ ظاہر کرتا ہو کہ وہ مال دراصل کس جگہ تیار ہوا ہے تو کوئی شخص اس مال کو فروخت نہیں کرسکتا۔ نہ ہی فروخت یا تقسیم کے لئے اشتہاری اغراض کو مدنظر رکھکر اسکی نمائش کرسکتا ہے اصل مقام صنعت کے ظاہر کرنے کا مسئلہ ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا۔ جو اس غرض کے لئے مرتب ہوگی۔ اس کے ممبر غور کرنے کے بعد محکمہ متعلقہ کے پاس اپنی سفارشات بھیجینگے۔ اور اگر محکمہ متعلقہ کو اس امر کا اطمینان نہ ہو کہ درآمدہ مال تا وقتیکہ اس پر مقام صنعت کا نشان نہ ہو فروخت نہیں ہونا چاہئے۔ اور وہ اس امر کی ہز مجسٹی باجلاس کونسل کی خدمت میں عرضداشت پیش کردے۔ تو شاہی فرمان کے ذریعہ اس قسم یا نوعیت کا درآمدہ مال تا وقتیکہ اس پر اصل مقام صنعت کا نشان نہو جس سے ظاہر ہو کہ مال کہاں تیار کیا گیا ہے حکومت متحدہ میں فروخت نہیں ہوسکیگا۔ یا بغرض فروخت اسکی نمائش نہیں ہوسکیگی۔ اس قانون کے مقاصد کو مدنظر رکھکر دو سٹینڈنگ کمیٹیاں مقرر کی جائینگی۔ جن میں سے ایک کمیٹی تو زراعتی اور نباتاتی اور صنعت ماہی گیری کی پیداوار کے متعلق تحقیقات کریگی۔ اور دوسری کمیٹی کا تعلق دیگر قسم کے مال کے ساتھ ہوگا۔

درآمدہ مال پر "اصل مقام صنعت کے نشان" سے یہ مراد ہے کہ آیا یہ مال غیر ملکی ساخت کا ہے یا غیر ملکی پیداوار ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی ساخت کا ہے۔ یا سلطنت برطانیہ کی پیداوار ہے۔ یا ایسے ملک کو صریح طور پر ظاہر کیا جائے جہاں یہ مال تیار ہوا۔ یا جہاں کی پیداوار ہے۔ اس قانون کے ضوابط و قواعد و دفعات کی خلاف ورزی تجارتی نشان کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۷ء کے خلاف جرم تصور کیا جائیگا۔ اور اس کے مطابق مستوجب سزا ہوگی۔

"اہلحدیث" کی توسیع اشاعت ناظرین کی کوشش پر منحصر ہے۔ (منیجر)

نبراس حقیقت - شرک و بدعت کی تردید اور کتاب و سنت کی تائید - قیمت ۵ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

مولانا اشرف علی صاحب دیوبندی اور تعریف غیر مقلدیت

معزز ناظرین! آپ مولانا مولوی اشرف علی صاحب دیوبندی کی ذات والاصفات سے واقف ہو گئے۔ آپ دیوبندی جماعت میں ایک مسلّم بزرگ ہیں۔ آپ کے یہاں پیری مریدی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ آپ کے مریدین آپ کو حکیم الامۃ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا وعظ بھی خاص طور سے قلمبند ہو کر طبع کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کا ایک وعظ ملقب بہ "النور" آج ہماری بھی نظر سے گذرا۔ آپ نے جہاں مختلف مضامین بیان فرمائے ہیں وہاں اپنے مریدین کو اپنے خاص مسلک تقلید کی بھی ترغیب دی ہے۔ اور غیر مقلدیت کی روک تھام کیلئے قیاس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرات! قیاس کرنا آپ کا کام نہیں ہے اگر قیاس اپنا سستا ہے تو غیر مقلدوں کو ہرگز بُرا نہ کہو۔ غیر مقلد اُسکو نہیں کہتے جو اپنے کو غیر مقلد کہے بلکہ آج بلا ضرورت شرعیہ جو لوگ قرآن و حدیث سے استخراج کی کوشش کرتے ہیں یہ سب غیر مقلد ہی ہیں الی قولہ۔ غرض جو شخص اعمال ظاہرہ کے اثبات کذا فی الہدایہ کذا فی الدر المختار نہ کہے بلکہ خود دعوئے استنباط کا کرے پس وہ غیر مقلد ہے صاحبو علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھلیں یا درمختار میں"۔ انتہٰی۔

(دیکھو رسالہ النور صفحہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ)

پس ناظرین نتیجہ بالکل صاف ہے کہ مولانا کے نزدیک غیر مقلد وہ ہے جو اعمال ظاہرہ میں کذا فی الہدایہ کذا فی الدر المختار نہ کہے اور خود قرآن و حدیث سے استنباط مسائل کرے۔ لہذا اب کوئی دیوبندی حنفی عالم قرآن و حدیث سے استنباط مسائل کریگا اور تالیف و تصنیف و فتوے نویسی میں کذا فی الہدایہ وکذا فی الدر المختار پر کاربند نہ ہوگا تو وہ بقول مولانا پکا غیر مقلد ہے۔ اب کہاں ہیں وہ بزرگ دیوبندی احناف جو اثبات مسائل مختلف فیہا میں قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہیں بلکہ خود ہمارے حکیم الامت موصوف ہی نے اپنے رسالہ "الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد" میں اپنے اس قول کا خلاف کیا ہے شاید تقلید تو آپ کو پسند نہیں ہے مگر مریدوں کا خوش کرنا بھی ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہو جہاں بریلوی بھائیوں نے آپ کو وہابی مشہور کر دیا ہے وہاں دیوبندی بھائی بھی آپ کو غیر مقلد نہ کہدیں۔

ناظرین آپ نے اپنے رسالہ الاقتصاد میں اثبات تقلید کیلئے وہ وہ اجتہادات کئے ہیں کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کو بھی خواب میں نہ سوجھے ہونگے اس پر طرہ یہ ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے۔ سچ ہے "کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا"۔ مگر اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جنہوں نے حال میں آپکے اجتہادات کی جو محض قیاسات عامیانہ ہیں اپنے رسالہ "تعریف اہلحدیث" میں خوب دھجیاں اڑائی ہیں۔ یہ رسالہ عنقریب انشاء اللہ طبع ہونیوالا ہے۔ آہ! قرآنی تعلیم تو یہ تھی کہ جس مسئلہ میں نزاع ہو وہ قرآن و حدیث میں دیکھو اور قرآن و حدیث سے اُس کا فیصلہ چاہو۔ مگر آج ہمارے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ "ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ یا درمختار میں دیکھیں" اسی لئے مولانا علی قاری حنفی فرماتے ہیں۔

لا عبرۃ بنقل صاحب النہایۃ ولا بقیۃ شراح الہدایۃ فانھم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المخرجین انتہٰی (موضوعات کبیر صفحہ مطبوعہ مجتبائی دہلی)

"یعنی نہایہ و ہدایہ کی شرحوں کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ محدث نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے احادیث کی سند کا حوالہ دیا ہے"۔

آگے ہی مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں۔

لا یعتمد علی الاحادیث المنقولۃ فیہا اعتمادا کلیا ولا یجترم بورودہا وثبوتہا قطعا بمجرد وقوعہا فیہا فکم من احادیث ذکرت فی الکتب المعتبرۃ وھی موضوعۃ (عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۱۳)

"یعنی کتب فقہ (ہدایہ شرح وقایہ) وغیرہ معتبرہ کی حدیثوں پر اس خیال سے اعتماد نہ کر لینا چاہیئے کہ ان کے مؤلفین بڑے بڑے علماء ہیں۔ بلکہ بہت حدیثیں جو کتب معتبرہ فقہیہ میں منقول ہیں وہ موضوع جھوٹی حدیثیں ہیں"۔

پس اب ناظرین انصاف فرما سکتے ہیں کہ مولانا کا فقط کذا فی الہدایہ وکذا فی الدر المختار پر اکتفا کرنا اور اسکو علامت مقلدیت و اہل سنت کی بتلانا کہانتک صحیح ہے۔ آہ! آج عمل و فتوے کیلئے تو درمختار اور ہدایہ عالمگیری فقہ کی کتابیں اور تبرک اور فاتحہ خوانی کیلئے قرآن و حدیث۔ سچ ہے "نبذوا کتاب اللہ وراء ظھورھم" کا یہی زمانہ ہے۔ کیا اسلام نے یہی سکھایا تھا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول کو ہم وزن ایک امتی شخص کے قول کے مانیں؟ بلکہ نبی کی بات کو تو ہم جواب دیدیں اور امتی کی بات کو نہ چھوڑیں۔ کیا یہی محبت و عشق رسول ہے ؎

تعصی الرسول انت وتظھر حبہ
ذالک لعمری فی القیاس بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

رہا مولانا کا یہ فرمانا کہ "صاحبو! علماء نے تصریح فرمادی ہے کہ چوتھی صدی سے اجتہاد منقطع ہے" سو اسکا جواب ہم اپنی طرف سے دینا مناسب نہیں سمجھتے بلکہ ایک مسلم بزرگ حنفی کا کلام نقل کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ سنئے! مولانا عبدالحی صاحب محشی ہدایہ مرحوم فرماتے ہیں۔

ان من ادعی بانہ قد انقطعت مرتبۃ الاجتہاد المطلق المستقل بالائمۃ الاربعۃ انقطاعا لا یمکن عودہ فقد غلط وخبط فان الاجتہاد رحمۃ من اللہ سبحانہ ورحمۃ اللہ لا تقتصر علی

ahmadimuslim.de

زمان دون زمان ولا علی بشر دون بشر الی قوله - فقد وجد بعد ایضا ارباب الاجتهاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد الظاهری ومحمد بن اسمٰعیل البخاری وغیرهم علی مالا یخفی علی من طالع کتب الطبقات - (النافع الکبیر ص۳)

"یعنی جس نے یہ دعوے کیا کہ اجتہاد مطلق ائمہ اربعہ پر منقطع ہوگیا اب کوئی مجتہد ہو ہی نہیں سکتا - اُس نے غلط اور بکواس بکی وہ خبط الحواس ہے کیونکہ اجتہاد ایک رحمت الٰہی ہے اور رحمت الٰہی کسی زمانہ اور کسی بشر کے ساتھ مخصوص نہیں - بلکہ بہت سے ائمہ اصحاب اجتہاد مطلق پائے گئے جیسے امام ثور بغدادیؒ و امام داؤدؒ ظاہری و امام بخاری وغیرہم -

نیز علامہ بحر العلوم لکھنوی نے تو اس خیال انقطاع اجتہاد کو غلط و رجم بالغیب و تعصب قرار دیا ہے دیکھو صفحہ ۳ رسالہ النافع الکبیر مؤلفہ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم

لیکن افسوس اور تعجب ہے کہ ہمارے دیوبندی حضرات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہونے کے تو قائل ہیں کہ یہ امر تحت قدرت الٰہی ممکن ہے مگر ائمہ اربعہ خصوصاً امام ابو حنیفہ جیسے مجتہد پیدا کر دینے کی خدائے تعالےٰ میں قدرت کے منکر - گویا کہ خدا تعالےٰ سے یہ قدرت ہمیشہ کیلئے سلب ہوگئی ہے - آہ - انا للہ وانا الیہ راجعون - سچ ہے حبك الشئی یعمی ویصم - یعنی انسان کو بیجا محبت حق بات سے اندھا بہرا کر دیتی ہے -

نیز ہمارے حکیم الامت جہاں کتب فقہیہ کی پابندی کو مقلدیت اور قرآن و حدیث سے استدلال کرنے کو غیر مقلدیت فرماتے ہیں - وہاں اپنے بہشتی زیور کے حصہ اول کے ابتدائی صفحہ میں اسطرح لکھتے ہیں -

"عقیدہ - اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں - بدعت بہت بڑا گناہ ہے"

تو اب ہم مولانا سے دریافت کرتے ہیں کہ جب اللہ رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بتلا دی ہیں تو اب آپ کا فرمانا کہ

"ہمارے لئے اسلم یہی ہے کہ جو بات ہم کو پیش آئے اُسکو ہدایہ میں دیکھیں یا درمختار میں"

کہاں تک صحیح ہے - اور قرآن و حدیث چھوڑ کر ہدایہ اور درمختار کی فرضی و قیاسی صورتوں پر عمل کرنا کیا بدعت و بڑا گناہ نہیں ہے - انصاف سے جواب دیں

ناظرینو منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

اب ہم ایک مسلم بزرگ حضرت میرزا مظہر جانجاناں کا کلام بابت کتب فقہ و کتب حدیث نقل کرکے آپ سے رخصت چاہتے ہیں - مرزا صاحب مرحوم فرماتے ہیں -

"علم حدیث جامع تفسیر و فقہ و دقائق سلوک است از برکات ایں علم نور ایمان مے افزاید و توفیق عمل نیک و اخلاق حسن پیدا میشود عجب است کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کہ محدثین بیان آں نمودہ اند و احوال رواۃ آں معلوم است و بچند واسطہ بہ نبی معصوم صلعم میرسد کہ خطا را براں رہ نیست و بزیادت از دہ واسطہ میرسد بمجتہد کہ خطا و صواب از شان اوست معمول گردیدہ است - ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا - انتہیٰ (دیکھو کلمات طیبات بضمن ملفوظات ص۷۸ مطبوعہ مطبع العلوم مراد آباد)

"یعنی خلاصہ مضمون یہ ہے کہ علم حدیث جامع تفسیر و فقہ سنت و دقائق علم سلوک ہے - اس علم کی برکات سے نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور توفیق عمل نیک و اخلاق حسنہ کی نصیب ہوتی ہے - لیکن تعجب ہے کہ حدیث صحیح غیر منسوخ کو جس کو محدثین ثقات عادلین والاصفات نے چند واسطے سے مرفوع طور سے روایت کی ہے جسمیں خطا کو مطلقاً دخل نہیں عمل نہیں کرتے اور کتب فقہیہ جن کے ناقلین قضاۃ سلاطین و مفتیان بے دین ہیں جن کا عادل و ثقات ہونا معلوم نہیں اور کئی واسطے سے وہ مسئلہ فقہی مجتہد تک پہنچتا ہے جنکی شان سے خطا و صواب ہے معمول بہا بناتے ہیں"

پس صاحب موصوف کے کلام سے ظاہر ہے کہ آپ اُن لوگوں سے سخت ناراض ہیں جو کتب حدیثیہ کو چھوڑ کر کتب فقہیہ ہدایہ و درمختار و عالمگیریہ وغیرہ کو معمول بہا بناتے ہیں - کیا اس قول کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے حنفی برادران اہل حدیث کو فقہ مصطلحہ مروجہ کے مسائل فرضیہ قیاسیہ کے منوانے کی کوشش کرینگے - اور منکرین فقہ کہکر اپنے دل کی بھڑاس نکالینگے - مگر دیکھنا ! ہمیں جو چاہو سو کہو لیکن مرزا مظہر جانجاناں کی شان میں گستاخی نہ کرنا - یہ بزرگ ایک محقق شخص تھے بہت سے لوگ آجتک اُن کے عقیدتمند ہیں - بلکہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے تو اپنی تفسیر قرآنی ہی کا نام آپ کے نام مبارک کا لحاظ فرما کر تفسیر مظہری سے موسوم کیا ہے - آپ ۱۱۱۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۹۵ھ میں ایک شیعی ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپ کی تاریخ وفات عاش حمیداً مات شہیداً ہے - آہ - انا للہ وانا الیہ راجعون -

آپ اپنا مقصود حقیقی غیر از حق تعالےٰ و متبوع واجب الاتباع غیر از رسول خدا صلعم نہیں جانتے تھے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے آپ کا مفصل تذکرہ ابجد العلوم تذکار جیود الاحرار میں لکھا ہے -

(کتبہ ابو محمد عبد الجبار مدرس مدرسہ اہلحدیث کھنڈیلہ)

اتحاد اسلامی

یورپ نے مذہب کو خیرباد کہا اور اس کی جگہ قوم پرستی کو دی - اہل یورپ کے یہاں اللہ اور رسول کی کتنی ہی اہانت اور تحقیر کیجائے کوئی بازپرس نہیں نہ کوئی جرم ہے - لیکن قومی جھنڈے کی توہین سزا سے نہیں بچا سکتی -

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان میں جو کچھ سخت کلامی اور دریدہ دہنی کی وہ ان کی تصانیف کے ناظرین سے مخفی نہیں - لیکن اگر مرزا صاحب "یونین جیک" یا کسی گورے کی اس سے آدھی بھی تحقیر کرتے تو ان کا دعوے مجددیت و مسیحیت اور نبوت وہیں ختم ہو جاتا -

یورپ کی یہ ذہنیت ہے اور اسی ذہنیت پر ہندو مسلمانوں کو لانے کی کوشش ہو رہی ہے -

تحفۂ اہلحدیث - جس میں تقلید شخصی کے متعلق عجیب و غریب تحقیق درج ہے - قیمت ۱۰/ (مینجر)

چنانچہ بدقسمتی سے ہمارا انگریزی داں گروہ اسکے بہت قریب آ لگا ہے اور اس گروہ کے بعض کی یہ تمنا اور کوشش ہے کہ مسلمان اسلام کو ایک درجہ نیچے گرا کر اپنے آپ کو پہلے ہندی اور اسکے بعد مسلمان سمجھنے لگیں۔ اگرچہ ابھی تک مسلمانوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ مسلمان جس بات کو حق سمجھتے ہیں اس کے اظہار میں تکلف کرنے لگے ہیں۔ اور جس بات کو ناحق مانتے ہیں اس کے روکنے کی اسی وجہ سے بعض اوقات کوشش نہیں کرتے کہ اتحاد میں فرق نہ واقع ہو۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان کا قدم مذہب اور حق پرستی سے ہٹکر قوم پرستی کی جانب پڑ رہا ہے۔ اور کچھ عرصہ بعد ان کی یہی کیفیت ہوجائیگی کہ مذہب کی توہین' توہین نہ رہیگی۔ اور زمانہ جاہلیت کی عصبیت قومی بآب و تاب نمایاں ہوجائیگی تو کیا یہ اتحاد اسلامی کہا جا سکیگا؟

دنیا کا آئین ہے کہ طاقتور کمزور پر اور قوی ضعیف پر غالب رہتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کمزور اور ضعیف کون ہے جو اپنے جیسے انسانوں سے مرعوب ہوکر نہ حق کو ظاہر کرسکے نہ حق پر عمل کرسکے۔ ایسا شخص بہت جلد یا تو مٹ جائیگا یا قوی میں جذب ہو جائیگا۔

مذاہب اور فرقہ بندیوں کی بنیاد ہے اختلاف عقائد۔ عقائد میں اضطراب کا پیدا ہونا دوسرے مذہب یا فرقہ میں جذب ہونے کی فال ہے۔ اور عقائد کی پختگی تصادم کا باعث ہوتی ہے۔ عقائد ہی کی بنا پر سنی و شیعہ۔ حنفی و مالکی۔ شافعی و حنبلی۔ بریلوی و دیوبندی۔ لاہوری و قادیانی وغیرہ کی ہستی کا دار و مدار ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو سب آدمی ہی ہیں۔ نہ کوئی کافر ہے نہ مسلمان سب ایک ہی ہیں۔ مگر عقائد فطرت انسانی میں داخل ہیں کوئی نہ کوئی عقیدہ تو رکھنا ہی پڑیگا۔ اگر عقائد مذہبی سے دست کشی کیجائے تو قومی عقائد گھڑنے پڑینگے۔ اور اس صورت میں دنیا کبھی امن حاصل نہ کر سکیگی۔ کیونکہ قومیت بحیثیت مذہب تو رہی نہیں بلحاظ ملک قائم کیجائیگی۔ اور اس طرح ایک قوم دوسری قوم سے ہمیشہ ٹکراتی رہیگی اور ہندوستان ہندوستانیوں کیلئے۔ کابل کابلیوں کے لئے۔ فرانس فرانسیسیوں کے لئے وغیرہ کی آواز برابر بلند ہوتی رہیگی اور ہر قوم پنجۂ حرص و آز میں گرفتار ایک دوسرے پر دست درازی کرتی رہیگی۔ کہیں تہذیب کا حیلہ ہوگا' کہیں تجارت کا بہانہ۔ اور کہیں نو آبادیات کا ترانہ۔ بغیر اصول مذہبی کے تزکیۂ نفس محال۔ اور بغیر تزکیۂ نفس ہمدردی بنی نوع انسانی معدوم۔ نتیجہ وہی شقاوت قلبی و بیرحمی جو جنگوں میں ہوا کرتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالے علیم و خبیر نے انہی وجوہ سے ہماری قومیت کو حدود ارضی و ملکی سے پاک و صاف فرما کر ایک نئی قومیت عطا فرمائی جو عالمگیر ہوسکے۔ اس قومیت کے اصول۔ عقائد۔ قواعد و ضوابط بھی خود مرتب فرما کر اپنے رسول نبی امی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ذریعہ ہم کو عطا فرمائے۔ آپ (صلعم) نے تشریف لاکر سب سے پہلے اختلاف عقائد کو مٹا کر ایک عقیدہ پر سب کو لا جمایا۔ جب سب کے عقائد ایک ہوگئے تو قومیت کی تشکیل فرمائی اور تمام اصول۔ قواعد و ضوابط و عقائد پر خود عمل فرما کر عمل کرایا اور اسطرح اتحاد اسلامی قائم فرمایا۔ اور اس میں رواداری کی قطعی ممانعت فرمادی۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اب جو کوئی اس کے علاوہ کچھ اور اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ اسلام (قومیت) اب بالکل مکمل ہوگیا۔ اور مکمل وہی ہے جس میں کمی بیشی نہ ہو سکے۔ اب حکم ہوا کہ اس اپنی قومیت کو بڑھاؤ اور دنیا میں اسلام قائم کردو تاکہ اختلافی عقائد جو فتنہ و فساد کا باعث ہیں باقی نہ رہیں۔ اور سب ایک قوم ہوجائیں سب کا ایک ہی اصول ہو ایک ہی عقائد۔ ایک ہی نظام۔ قواعد و ضوابط سب ایک ہوں۔ تو دنیا میں امن قائم ہوجائیگا۔ اور وما ارسلناك الا رحمة للعالمين میں یہی راز مضمر ہے۔ ساتھ ہی بادشاہت یا سلطنت خود باعث نزاع ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ حکم تو ہمارا ہی رہیگا البتہ اسکا نفاذ اور اجراء تمہارے ذریعہ سے ہوگا۔ پڑھ لو ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون (الظالمون۔ الکافرون) نیز فرمایا فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم۔ (نور ۹ع)

کیونکہ جب تمام نظام تم کو مکمل و اکمل مل چکا تو اب تم کو اپنی ناقص عقل سے قوانین مرتب کرنے کی کیا ضرورت باقی رہ گئی۔ ہر شخص کی عقل اور سمجھ جداگانہ ہے اگر یہ ہوا بھی تو نظام اسلامی درہم برہم ہوجائیگا۔

عزیزو! یہ ہے اتحاد اسلامی۔ جب تک اس پر عمل رہا ترقی روکے نہ رکتی تھی۔ نہ اختلاف تھے نہ فرقے تھے سب ایک تھے۔ سب مسلمان تھے۔ مگر جب سے اس مسلک کو چھوڑا خدا اور رسول کے احکام کے اجرا کو ترک کرکے اپنے احکام جاری کئے۔ خلافت سے منہہ موڑ کر بادشاہت قائم کی۔ تاویلات کرکے مذہب میں تفرقے ڈالے تو ترقی مسدود ہوکر تنزل شروع ہوگیا۔ یہانتک کہ اب جو کچھ ہے آنکھوں کے سامنے ہے۔

ہمارے احباب جو اتحاد اسلامی کی آواز بلند کرتے ہیں وہ ٹھنڈے دل سے اس تحریر کو پڑھیں اور جذبات کو دبا کر عقل سلیم سے اسپر تامل فرمائیں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ اتحاد اسلامی کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اسلامی عقائد کی پابندی اس صورت میں جس میں اسلام نے انکو پیش کیا ہے اتحاد اسلامی کو قائم کرسکتی ہے۔ اگر عقل سلیم سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ عقائد جو عالم بجاہل۔ فاضل و عامی رخاص اور عوام کے سامنے پیش کئے جائیں ہرگز اپنے اندر گنجائش تاویل نہیں رکھتے۔ کیونکہ جو چیز عام ہوگی وہ پیچیدگیوں سے پاک و صاف ہوگی ورنہ وہ عام فہم نہیں ہوسکتی۔ اور جو عام فہم نہ ہو وہ عوام کے لئے نہیں ہوسکتی۔ اور اگر ہو تو یہ نقص کلام ہے۔ اسی واسطے قرآن مجید کو "غیر ذی عوج" بلا اینچ پینچ والا کہا گیا ہے۔ اب جو اینچ پینچ نکالے وہ متکلم کی منشاء کے خلاف کرتا ہے اور راستی سے دور ہے۔

لہذا اگر واقعی اتحاد اسلامی مطلوب اور مقصود ہے تو پھر بہت آسان ہے۔ تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم "آؤ! اپنے اختلافات کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت کے موافق اور مطابق کرلیں بغیر تاویل کے آج ہی سب ایک اور مسلمان ہوجاتے ہیں اور اتحاد اسلامی قائم اور مستحکم ہوجاتا ہے۔ اور اگر تاویلات پر مدار کار ہے تو

"انتم رجال و نحن رجال"

سمجھ اپنی اپنی ہے۔ پس اختلاف مٹ نہیں سکتا اور اتحاد کافور ہے والسلام۔

(محمد عبدالغفار الخیری عفا اللہ عنہ دہلی)

ہماری تہذیب

مدت سے ہمارا خیال تھا کہ موجودہ زمانہ کے انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کو اپنے بھلے بُرے کی تمیز حاصل ہوگئی ہے۔ جب تک اُنہیں کسی بات کی دلیل یا ثبوت نہ ملے کوئی لاکھ کہے وہ کسی کی نہیں سنتے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں تو ایسے لوگوں کو جو قوت عاقلہ سے کام نہ لیں چوپایوں اور مویشیوں سے بھی بدتر قرار دیا گیا ہے۔

مگر ہمارے موجودہ زمانہ کے انگریزی خواں خصوصاً مغربی تہذیب کے شیدائیوں پر صد ہزار افسوس کہ وہ کچھ ایسے متوالے ہورہے ہیں کہ اُنہیں نہ اپنے اسلام کی پرواہ ہے نہ ایمان کی۔ ہم نہایت درد بھرے دل سے لکھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ یا تو انہیں اپنی ایمانی اور آسمانی کتاب قرآن کریم کی بھی مطلق پرواہ نہیں۔ یا اسلامی احکام سے ناواقف ہیں۔ بصورت دیگر ہمیں یقین کامل ہے کہ انہیں احکام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے میں ذرہ بھی تامل نہ ہوگا

پس ہم اپنی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی جوبلی کے متعلق چند آیات پیش کرکے اراکین یونیورسٹی سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت کو حاضر ناظر سمجھکر فرمائیں کہ عورتوں کا گیلری پر پبلک کے سامنے برہنہ رو ہونا کہاں تک جائز ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو للہ صاف الفاظ میں اپنی اُس غلطی کا اعتراف کریں۔ اور آیندہ اس نازیبا روش سے احتراز کرنے کا وعدہ فرمائیں۔ سردست چند آیات قرآنی پیش کرتا ہوں بغور پڑھیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم۔ الخ (سورہ احزاب ع)

"یعنی جب تم کچھ مانگنا چاہو تو اُن سے (امہات المومنین سے) پردہ کے پیچھے سے مانگ لیا کرو۔"

آیت ہذا سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سید المرسلین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی بابت ارشاد باری ہے۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے لئے ہدایت ہے کہ جب اُن سے مانگنا چاہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔

خدارا انصاف! اُس وقت کے مسلمانوں کی قوت ایمانی پر غور کریں۔ ازواج مطہرات کی پاک باطنی پر خیال فرمائیں جن کی شان میں آیہ تطہیر نازل ہوئی۔ باوجود ان سب خوبیوں کی پردہ کا حکم نازل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اسکا فائدہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ اس پردہ سے پاکیزگی حاصل ہوگی۔

برادران اسلام! جب اُن جیسے پاکیزہ نفوس کو پردہ کا حکم ہوتا ہے تو ہم جیسے کمزور ایمان لوگوں کے لئے بدرجہ اولےٰ ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ بالکل آزاد بے مہار۔ برہنہ رو سیر و تفریح کا سرٹیفکٹ عنایت کیا جائے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حکم مذکورہ بالا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے نازل ہوا تھا جس میں دوسری مسلمان عورتیں بھی تبعاً شامل ہیں۔ تاہم مزید تاکید کو مدنظر رکھتے ہوئے عام مسلمان عورتوں کے واسطے بالصراحت حکم ہوتا ہے

یا ایھا النبی قل لازواجک وبنتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین۔ (احزاب ع)

"یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو اور عام مسلمانوں کی عورتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ وہ اپنی بڑی چادریں نیچی کرلیں جس میں کم سے کم یہ فائدہ تو ضرور ہے کہ (وہ باحیا) پہچانی جائینگی اور نہ ستائی جائینگی۔"

یہاں بھی پردہ کرنے کا فائدہ مذکور ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے بھائیوں کو اس کا علم نہیں۔ یا خدانخواستہ اس زمانہ کے لوگوں کو زمانہ نبوت کے روشنی یافتہ مسلمانوں سے بہتر اور پاک طینت تصور کرتے ہیں۔ یا للعجب۔

یہانتک تو محض بدن ڈھانپنے کا ذکر ہے۔ مگر اسی سورۃ کے چوتھے رکوع میں یہ الفاظ پڑھئے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ الخ (یعنی تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو۔ اور مت بناؤ سنگار جیسا جاہلیت پہلی کا) صاف صاف ارشاد ربی ہے کہ گھر میں (پردہ کے اندر) بیٹھو۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایام جاہلیت میں یعنی کفر کے وقت میں عورتیں بے پردہ پھرتی تھیں ہمیں نہایت رنج اور دلی صدمہ ہے کہ مشرکوں نے تو اس کے نقصان کو محسوس کرکے اب پردہ کی طرف توجہ کی۔ مگر ہمارے مسلمان بھائیوں نے قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈالکر ذلت اور رسوائی کی طرف قدم بڑھایا۔ انا للہ۔

پس ہم اپنے معزز اراکین یونیورسٹی سے بزور درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے وہ فوراً اپنی توجہ اس طرف مبذول کریں۔ اور لفظ مسلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی احکام سے دیدہ و دانستہ اعراض نہ کریں۔ اسی پیارے لفظ مسلم نے ہم کو اسقدر لکھنے پر مجبور کیا ورنہ چنداں ضرورت نہ تھی وما علینا الا البلاغ۔

(خادم عبدالکریم (میرٹھی) لنڈ ھیتا پور)

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ہدی الرسول، اختصار زاد المعاد، مصنفہ علامہ ابن قیمؒ ۔ قیمت ۸/ ۔ مجلد ۱۲/ (منیجر)

ملکی مطلع

امرتسر میں پلیگ

دو تین ماہ سے امرتسر میں وبائی امراض پھیلے ہوئے ہیں۔ پلیگ کا خوب زور شور ہے۔ سیکڑوں آدمی اس کا شکار ہو چکے ہیں۔

سرکاری طور پر جو پنجاب کے میونسپل قصبات کی ہر ہفتہ فہرست شائع ہوتی ہے اُس سے نہ صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وبائی امراض کے سبب ہی امرتسر پنجاب بھر میں اول نمبر ہے بلکہ یہ بھی کہ سال گذشتہ کی نسبت امرتسر کی تعداد اموات میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے۔

مثلاً ہفتہ مختتمہ ۸ مئی کے دوران میں امرتسر میں اوسطاً ۱۰۱ موتیں ہوئیں۔ لیکن گذشتہ سال کے اسی ہفتہ میں صرف ۴۵ اموات اوسطاً ہوئی تھیں۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ امرتسر میں صفائی کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور محکمہ حفظان صحت اپنے فرائض میں سخت لاپرواہ ہے۔ اہلحدیث کے کالموں میں بارہا میونسپل کمیٹی کو توجہ دلائی گئی ہے کہ امرتسر کے گلی کوچوں میں صفائی کا انتظام درست نہیں لیکن افسوس کہ اس پر کچھ توجہ نہ کی گئی۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب امرتسر وبائی امراض کا گھر بن گیا ہے۔

کیا سوراجیہ کے یہی معنے تھے؟

اخبار "اہلحدیث" ہمیشہ سے ہندو مسلم اتحاد اور سوراجیہ کا حامی رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کی بہتری اسی میں سمجھتا ہے۔ لیکن آریہ سماجیوں اور اُن کے ہمنوا ہندو اخبارات اور انجمنوں نے دو تین سال سے جو پروپگنڈا شروع کر رکھا تھا وہ آخر رنگ لائے بغیر نہ رہا۔

ہم مدت سے دیکھ رہے ہیں کہ آریہ سماجی اخبارات ایک طرف تو سوراجیہ سوراجیہ کی رٹ لگا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف جس قسم کے سوراجیہ کے خاکے وہ ملک میں پیش کر رہے ہیں اُس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ ایسا ہندو راج قائم کرنے کی فکر میں ہیں جس میں مسلمان اُن کے محکوم یا شودروں کی مانند رہ سکیں۔ اگر ہندوستان کا کوئی حقیقی لیڈر، ہندو مسلم اتحاد کیلئے کوئی ایک راہ عمل ایسی تجویز کرتا ہے جس سے مسلمانوں کی بہتری کی کوئی سبیل نکلتی ہو تو سب سے پہلے پنجاب اور پھر آہستہ آہستہ تمام ہندوستان کے ہندو اسکے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور زہر اُگلنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسٹر داس آنجہانی بانی سوراجیہ پارٹی نے بنگال سوراجیہ پارٹی میں مسلمانوں کو شامل کرنے اور ہندو مسلم اتحاد کی پائداری کیلئے مسلمانان بنگال سے ایک معاہدہ کیا تھا جسے "میثاق بنگال" کہتے ہیں۔ اُس میں یہ وعدہ تھا کہ سوراجیہ قائم ہونے پر مسلمانان بنگال کو اُن کی تعداد کے لحاظ سے ہر محکمہ میں اور ہر جگہ نمائندگی دیجائیگی۔ اس معاہدہ کا شائع ہونا تھا کہ پنجاب سے اس کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہندو مہاسبھا اور اُسکی شاخوں نے دیش بندھو داس پر لے دے کرنی شروع کر دی۔ لیکن دیش بندھو داس نے ان لوگوں کا منہہ یہ کہکر بند کر دیا کہ "میثاق بنگال" بنگالیوں کے لئے ہے۔ اس میں پنجاب والوں کو دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اگرچہ یہ معاہدہ اُسوقت قابل عمل ہوتا جب کہ سوراج مل جاتا۔ لیکن ہندو جن کے دل و دماغ مسموم ہو چکے ہیں اُن کو یہ بھی منظور نہ تھا کہ مسلمانوں سے کوئی وعدہ بھی کیا جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے خفیہ ریشہ دوانیاں اس کے خلاف جاری رکھیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب کی زہریلی ہوا بنگال میں بھی پہنچ گئی۔ کلکتہ کے فساد نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ ہندو مہاسبھا کے پروپگنڈے اور اس کے زہریلے اثر سے بنگال کے ہندو بھی دوسرے صوبوں کے ہندوؤں کی طرح کچھ کم متاثر نہیں ہوئے۔

گذشتہ ہفتہ کرشنا نگر بنگال میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں "میثاق بنگال" کو رد کر دیا گیا۔ اور بنگالی کانگرسی ہندوؤں کے جذبات بھی صاف صاف ظاہر ہو گئے۔ ہم مانتے ہیں کہ حقیقی لیڈر اور سنجیدہ اشخاص اس کانفرنس کی کارروائی سے متفق نہیں۔ لیکن جب کوئی اُن کی سنیگا ہی نہیں تو وہ اکیلے کیا کر سکینگے۔ بہرحال اس کانفرنس کے متعلق دیش بندھو داس کے اخبار "فارورڈ" کی رائے ہے کہ "شر وقوع میں آگیا۔ معاہدہ بنگال جس پر ڈیش بندھو داس آنجہانی نے سوراجیہ کا قصر تعمیر کرنا چاہا تھا۔ متزلزل کر دیا گیا ہے۔ جو اس شرانگیزی کے ذمہ دار ہیں اُنہیں فرقہ وارانہ خبط اور کانگرس کو ٹھکرانے کے جذبات نے مغلوب کر لیا ہے۔ ابد تک اُن کے متعلق یہ کہا جائیگا کہ اُنہوں نے نوکر شاہی کے آگے سوراجیہ پارٹی کے خلاف غداری کی ہے۔"

ہمارے خیال میں اگر ہندو خاموش رہتے اور اس معاہدہ کی تنسیخ نہ کرتے تو شاید معاہدہ لکھنؤ کی طرح یہ بھی طاق نسیان پر رکھدیا جاتا۔ مگر جب اُن کے دل ہی صاف نہیں تو عہد کا نباہ کیسا؟ ؎

وصل ہی جب اُنہیں نہ ہو منظور
وعدۂ وصل وہ کریں تو کیوں؟

سچ تو یہ ہے کہ اگر ہندو یہ چاہتے ہیں کہ سوراجیہ کے بعد بھی مسلمان ان کے محکوم رہیں تو ایسے سوراجیہ سے ہنبہ دستور کہیں:۔

بنگال پولیس پر سخت الزام

فسادات کلکتہ کے دوران میں کلکتہ کی پولیس پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اُس نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہے۔ سب سے پہلے اس کا تذکرہ مسٹر ہیوسٹیفن سینیر ممبر ایگزیکٹو کونسل بنگال کے ساتھ مشاورت کے سلسلہ میں آیا تھا۔ جب کہ مسلمانوں نے اس سے شکایت کی تھی کہ کلکتہ کی پولیس چونکہ ہندوؤں پر مشتمل ہے اسلئے اُس نے ہندوؤں کے جرموں سے چشم پوشی کر کے اُن کی مدد کی ہے۔

خلافت محمدیہ شیعوں کی تردید میں لاجواب رسالہ - قیمت ۱؍

ahmadimuslim.de

جب لارڈ لٹن نے بنگال غنڈا ایکٹ کی منظوری کے لئے بنگال کونسل میں تقریر کی تو پھر اسکا ذکر آیا۔ اور اُنہوں نے بیان کیا کہ چار ہندو کنسٹبلوں کو اسلئے معطل کیا گیا ہے کہ اُن کے قبضہ سے مسلمانوں کی اشیاء برآمد ہوئیں۔

اب ایسوشی ایٹڈ پریس کا ۲۵ مئی کا کلکتہ کا تار مظہر ہے کہ کلکتہ کی چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک عورت مسماۃ جمنی کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا ہے جو شیخ محمد و تار چپڑاسی کی بیوہ ہے۔ شیخ محمد و فسادات کلکتہ کے دنوں میں زخمی ہو کر مر گیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے پولیس پر نہایت سخت الزامات لگائے گئے ہیں۔ مسماۃ مذکور نے اپنے بیان میں کہا کہ ۲۷۔ اپریل کو محمد و کو جو ایک بستی سے آیا تھا اپنے کمرہ کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ انسپکٹر گھوسلہ اور چند کنسٹبل آئے اور لاٹھیوں سے اسپر حملہ کر دیا۔ اُسے ہسپتال پہنچایا گیا جہاں وہ زخموں کے باعث مر گیا۔ مجسٹریٹ نے تحقیقات کے بعد یہ شکایت محکمہ پولیس میں بھیجدی ہے۔"

اگر یہ بیان صحیح نکلے تو ہندوستان کی بدقسمتی پر جسقدر بھی ماتم کریں کم ہے۔ جہاں کہ محافظان امن بھی مذہبی تعصب کی طغیانی میں غرق ہو جاتے ہیں۔

تحفظ گائے کا جنون

ہمعصر "ہمدم" لکھنؤ کو اطلاع ملی ہے کہ محمد آباد ضلع اعظم گڈھ کے علاقہ میں کسمریٹ کے محکمہ کی کچھ گائیں ہندوؤں نے چھین لیں دوران تحقیقات میں پولیس نے اُن میں سے کئی ایک گائیں تھانہ گھمیر کے قریب گرفتار کیں۔ لیکن جب اُن کو تھانہ میں لیجایا جا رہا تو ہزارہا ہندوؤں کا ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا اور اُس نے اُن گایوں کو چھین لیا۔ سب انسپکٹر نے فوراً ضلع میں اطلاع دی جہاں سے سپرنٹنڈنٹ پولیس مع ایک مجسٹریٹ اور مسلح پولیس کے موقعہ پر پہنچے۔ اُن کے جانے سے شورش میں کمی ہو گئی۔ پولیس نے چھ آدمیوں کو گرفتار کر لیا جن پر مقدمہ چلایا جائیگا۔"

افسوس کہ ہندوؤں میں رواداری کے بجائے ایسی گمراہ کن تحریک پھیلتی جا رہی ہے جس سے بجائے کسی فائدے کے صریحاً نقصان کا اندیشہ ہے۔ جو کام جبر اور تشدد سے کیا جاتا ہے اُس کے نتائج کسی صورت میں اچھے نہیں نکلتے اور ایسی خوفناک تحریکیں ہمیشہ ملک و قوم کے لئے باعث تباہی ہوا کرتی ہیں۔ کاش کوئی ہندو لیڈر ایسا پیدا ہو جو ہندوؤں کی صحیح رہنمائی کر کے اُن کے ہلاکت آفریں جوش کو ٹھنڈا کرے۔

ترکی اطالوی جنگ کا امکان

برطانی اطالوی معاہدہ نے برطانی غرض کو تو پورا کر دیا ہے یعنی اُن کو موصل مل گیا۔ لیکن اس معاہدہ کی رو سے اطالیہ کو جو ترکی پر حملہ کرنے کی شہ مل گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اٹلی رات دن جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اُس نے ترکی پر حملہ کرنے کیلئے یونانیوں کو اپنے ساتھ گانٹھا ہے۔

ڈیلی نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ کئی سال کی مسلسل جنگوں نے ترکوں کی آبادی کو بہت ہی کم کر دیا ہے۔ اُن کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ اور ملک میں وبا پھیل رہی ہے لیکن پھر بھی ترک اپنے ملک کی حفاظت کیلئے میدان جنگ میں کٹ مرنے کو تیار ہیں۔ ۳۰ ہزار فوج سمرنا میں جمع ہو چکی ہے۔ اگر اٹلی ترکی پر حملہ کرنے سے باز نہ آیا تو کیا عجب ہے کہ اٹلی کو پھر ایسی ہی ذلت آمیز اور تباہ کن شکست ہو جیسی کہ ابی سینیا میں اُسے اُٹھانی پڑی تھی۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ ترکوں کو اسوقت امن و چین کی بہت سخت ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے گذشتہ نقصانات کی تلافی کر کے اپنی حالت کو سنواریں لیکن دشمن اُنہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

مصر میں جدید انتخاب

مصریوں کو جس جس طرح دبانے کی کوشش کیگئی گذشتہ دو تین سال کے واقعات اُسپر شاہد ہیں۔ لیکن آفرین ہے مصریوں کی ہمت پر کہ وہ اپنی جگہ سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے۔ تازہ انتخابات کی اطلاعات مظہر ہیں کہ انتخاب میں جسقدر ممبر منتخب ہوئے ہیں اُن میں ۱۵۴ وفد پارٹی یا بالفاظ دیگر سعد زغلول پارٹی کے ممبر ہیں اور ۳۶ لبرل پارٹی کے۔ گویا مصری پارلیمنٹ ہی پر کلیۃً اس پارٹی کا قبضہ ہوگا جو زغلول پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ناسازی مزاج کے سبب سعد زغلول وزارت عظمیٰ کو قبول نہ کرینگے بلکہ لبرل پارٹی کے لیڈر عدلی پاشا کو وزیر اعظم بنائینگے

زغلول پارٹی کی کامیابی نے برطانی سیاسی حلقوں میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور انگلستان کی اخبارات سعد زغلول پاشا کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ خبردار کوئی ایسی کاروائی نہ کرنا جو انگریزوں کی مرضی کی خلاف ہو۔

قضیۂ موصل

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں لکھ چکے ہیں کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس نے اٹلی کو ایشیائے کوچک پر حملہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اس حملہ کے خوف سے ترک انگریزوں سے جلد معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ترکی اور برطانیہ کے درمیان جو موصل کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے حملہ کے خوف سے ترک جلد سے جلد برطانیہ سے صلح کر لینگے۔

معاہدہ مذکور کی موٹی موٹی شرائط حسب ذیل ہونگی۔

(۱) جمعیۃ الاقوام کی طے کردہ سرحد موصل میں ترکوں کے موافق کسی قدر ترمیم کر دیجائیگی جس سے ترکوں کو بعض اہم فوجی مقامات مل جائینگے۔ اگرچہ شہر موصل اُن کو نہ دیا جائیگا۔

(۲) ترکی۔ اور برطانیہ اور عراق ایک ایسا معاہدہ کرینگے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر حملہ نہ کرے۔ اس معاہدہ میں ایران بھی شامل ہوگا۔

(۳) ایک اقتصادی معاہدہ کیا جائیگا جس کی رو سے ترکی ولایت موصل کی قدرتی دولت سے مستفید ہو سکیگا۔

کتاب الصلوٰۃ یعنی نماز کی کتاب - جس میں تمام نمازوں اور اُس کے ارکان کو مفصل لکھا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ ر

ahmadimuslim.de

متفرقات

مؤتمر اسلامی اور سردار اہلحدیث مدظلہ

ہم لوگ سردار اہلحدیث حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آنجناب مدظلہ کو جماعت اہل حدیث کا صحیح نمائندہ اور حقیقی ترجمان سمجھتے ہیں۔ نیز لاہور کی نام نہاد جماعت المسلمین کے پاس کردہ رزولیوشن کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اُن کی اس تحریک کو تفریق بین المسلمین قرار دیتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان لوگوں کو عقل اور تمیز عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عبدالکریم (میرٹھی) از سیتاپور)

جماعت اہل حدیث

قصبہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان نے اعلان کیا ہے کہ

"ہم مسجد چینیاں والی لاہور کی کارروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اپنا صحیح نمائندہ کانفرنس اہلحدیث کے منتخب شدہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں۔ اور قوم کا درد رکھنے والا ایسا کسی فرد جماعت کو خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ ایسے پاک وجود کو تا دیر زندہ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

اور جسقدر ہم لوگوں کو خاندان غزنویہ سے عقیدت تھی اُسیقدر ہم ان سے بیزار ہوتے ہیں اور جماعت کے حق میں افراد غزنویہ کو مضر سمجھتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ اس تفرقہ کو دور کرے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل امام مسجد جامع اہلحدیث قصبہ جلالپور پیروالہ)

انجمن اہلحدیث جگادھری ضلع انبالہ کی تجاویز

(۱) انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی تجویز انتخاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث برائے نمائندگی حجاز سے کلی اتفاق رکھتی ہے اور اپنا سچا نمائندہ خیال کرتی ہے اور بجز مولانا ثناء اللہ صاحب کسی دوسرے اہل حدیث کو اپنا نمائندہ نہیں سمجھتی۔

(۲) مولوی اسمٰعیل پسر مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کا ایک مسجدی جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو غیر معتمد اور اپنے باپ یا کسی اور بزرگ کو معتبر نمائندہ حجاز تجویز کرنا بالکل حاسدانہ اور نفاق وشقاق بین المسلمین اور فساد انگیزی فی الدین ہے۔ انجمن اسکو یا اسی قسم کی دوسری تحریکوں کو نہ صرف مسلمانوں اور اہلحدیثوں کیلئے مضر اور زہریلی سمجھتی ہے بلکہ خاندان غزنویہ کی عزت واحترام کو برباد کرنے کا اچھا خاصہ ذریعہ خیال کرتی ہے۔"

(ناظم انجمن مذکورہ)

انجمن اہلحدیث گھوگا ضلع سیالکوٹ کی تجویز

انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکی رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث مؤتمر حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور جلسہ جماعت المسلمین لاہور کے پاس کردہ رزولیوشن مورخہ ۲۔ اپریل کو بنظر حقارت دیکھتی ہے۔

(کریم بخش ناظم انجمن مذکور)

مولانا صاحب سردار اہلحدیث کا مکتوب گرامی

جو آنجناب نے کامران سے ارسال فرمایا تھا ۳۰ مئی کو دفتر اہلحدیث میں اصل وقت سے دیر میں وصول ہوا جو اخبار ہذا کے صفحہ ۔۔ پر مندرج ہے۔ مولانا صاحب (مدظلہ) ۱۰ مئی کو جدہ پہنچ چکے ہیں۔ انشاء اللہ اب جو خط آئیگا اُسمیں مکہ معظمہ کے حالات ہونگے ناظرین دعا سے یاد فرماتے رہیں۔

(منیجر)

حساب دوستاں دردل

جن اصحاب کی قیمت ماہ جون میں ختم ہے اُن کے نمبر درج ذیل ہیں از راہ مہربانی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرمائیں فیس منی آرڈر وضع کرکے بلیم بھیجدیں۔

۵۹ - ۴۴۵ - ۵۱۶ - ۵۶۷

۷۱۰ - ۸۱۲ - ۸۳۰ - ۱۲۰۱

۱۶۷۵ - ۲۰۶۱ - ۲۳۴۰ - ۲۳۶۱

۲۴۱۴ - ۲۴۹۸ - ۲۸۹۰ - ۳۵۴۷

۴۳۲۷ - ۴۸۰۷ - ۴۸۳۹ - ۵۱۰۹

۵۱۱۰ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ - ۵۵۴۱

۶۰۹۳ - ۶۴۸۷ - ۶۴۹۳ - ۶۴۹۵

۷۰۰۵ - ۷۰۳۸ - ۷۲۲۴ - ۷۴۷۸

۷۴۸۷ - ۷۴۹۰ - ۷۷۴۱ - ۷۹۴۰

۷۹۴۶ - ۷۹۴۸ - ۷۹۵۲ - ۷۹۵۵

۷۹۵۶ - ۷۹۶۳ - ۷۹۶۶ - ۷۹۶۹

۷۹۷۰ - ۷۹۷۴ - ۷۹۷۹ - ۷۹۹۲

۸۰۷۱ - ۸۰۸۰ - ۸۲۲۶ - ۸۲۳۱

۸۲۳۴ - ۸۲۴۳ - ۸۴۷۰ - ۸۴۷۴

۸۴۷۵ - ۸۴۸۴ - ۸۴۸۶ - ۸۴۸۷

۸۴۸۸ - ۸۴۹۱ - ۸۴۹۲ - ۸۴۹۳

۸۴۹۴ - ۸۴۹۶ - ۸۴۹۷ - ۸۴۹۸

۸۵۰۲ - ۸۵۰۳ - ۸۵۰۴ - ۸۵۰۵

۸۵۲۳ - ۸۶۰۶ - ۸۷۳۱ - ۸۷۳۳

۸۷۳۹ - ۸۷۴۶ - ۸۷۴۷ - ۸۷۴۸

۸۷۷۱ - ۸۷۷۴ - ۸۷۷۵ - ۸۸۰۲

۸۸۱۱ - ۸۸۱۸ - ۸۸۲۳ - ۸۸۲۴

۸۸۲۷ -

یاد رفتگان

میرے بھائی شیخ اکرام الحق صاحب بنارس والوں کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ۔

(عبدالحمید ولد حاجی ممتاز احمد صاحب از دہلی)

ایضاً:- میرے دوست مؤذن مسجد اہلحدیث عبدالسبحان خان فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

(حافظ عبدالرحمان ساکن منٹگمری (الہور)) ۴

ناظرین مرحوموں کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہم۔

درخواست امداد

ناظرین اہلحدیث واہل خیر سے عرض ہے کہ میری عدم موجودگی میں میرا فس پوش مکان جل گیا۔ میں بستی ہی میں مدرسہ میں تھا بوجہ تیز ہوا کے گھر کے اندر نہ جاسکا اور نہ کچھ سامان کپڑا چارپائی وغیرہ بچاسکا چھوٹے چھوٹے بچے وضعیفہ والدہ واہلیہ بوجہ شدت گرمی کے سخت پریشان ہیں۔ اہل خیر سے عرض ہے کہ للہ فی اللہ میری اور میرے بچوں کی امداد کریں۔ (ابو محمد عبداللہ محمدی موضع لالپور کلاں لب دریائے کوسی مدرسہ مسجد اہلحدیث ڈاکخانہ ریاست رامپور)

[illegible] ضلع سیالکوٹ عین عالم شباب میں ۲۵ مئی کو فوت ہوگئے۔ انا للہ۔ (حبیب اللہ از ڈھونٹ ضلع سیالکوٹ)

انتخاب الاخبار

کوائف ریف } فرانسیسیوں کا دعوے ہے کہ انہوں نے امیر محمد بن عبد الکریم کے اہل و عیال کو اسیر کر لیا ہے۔

قبائل ریف کی وطن فروشی } فاس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ آج (۲۳- مئی) صبح فرانسیسیوں کے دوستدار قبائل نے مقام تارغوت اور اس کے ارد گرد کے مورچوں کو فتح کر لیا ہے۔

قائدین ریف کو دعوت سرفروشی } اگرچہ ابھی تک اس افواہ کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ امیر غازی محمد بن عبد الکریم اسیر ہو گئے ہیں لیکن طنجہ کی ایک پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ امیر موصوف نے ایک اعلان اُن شیوخ و قائدین کے نام جاری کیا ہے جو بہنوز وفادار ہیں۔ اعلان میں یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ مجاہدین کے وسائل تقریباً ختم ہو چکے ہیں۔ اسلئے جن صاحب کا جو جی چاہے کریں۔ ہر شخص آزاد ہے۔ اگر شوق جہاد ہے تو اپنے امیر کے دوش بدوش داد مردانگی دو ورنہ خواہ ہسپانویوں کے آگے ہاتھ جوڑو خواہ فرانسیسیوں کا طوق گردن میں ڈالو۔

مدافعت کا آخری مورچہ } عجدہ میں جو صلح کی گفت و شنید ہو رہی تھی اسکی ناکامی کے بعد ۸ مئی کو فرانسیسی اور ہسپانی فوجوں نے جو مشترکہ حملہ کیا تھا وہ غازی عبد الکریم کے سابق صدر مقام تارغوت (مرکز ٹیلیفون) پر قبضہ کر لینے کے بعد ختم ہو گیا۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے قبائل نے ہتھیار ڈال دئے اور ریفی محاذ میں تین جگہ رخنے پڑ گئے۔ اتحادیوں کا مقدمۃ الجیش فرانسیسی مراقشی سرحد سے گزر کر بحر روم کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اگرچہ فرانسیسی ہسپانی افواج کے محاذ نے ریف کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے مگر اس کا امکان موجود ہے کہ ابھی غازی عبد الکریم کچھ عرصہ اور جبل حمام میں مدافعت کر سکیں۔ یہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے توپخانے۔ اسلحہ اور سامان جنگ جمع کر لیا ہے جس سے آسانی کے ساتھ مدافعت کی جاسکیگی۔

فرانس کا بیان } فرانس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ (غازی) عبد الکریم نے ہتھیار ڈالدئے ہیں (غازی) عبد الکریم کو طزہ پہنچایا جائیگا۔ اس نے خود کو اور اپنے کنبہ کو فرانس کی حفاظت میں دیدیا ہے۔ فرانسیسیوں کے پاس پہنچنے سے پیشتر ہسپانیہ۔ فرانس اور دیسی قبائل کے تمام اسیران جنگ کو واپس بھیجدیا۔

مؤتمر اسلامی } مؤتمر اسلامی (حجاز) کا اجلاس ۱۸ جون سے شروع ہوگا۔ اور حج ۲۰ جون کو ہوگا۔

محمل اقدس کی روانگی } ۲۷ مئی کو غلاف اقدس کی روانگی کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب منائی گئی۔ شاہ فواد بھی اس تقریب سعادت نصیب میں شریک ہوئے۔

موصل کا تیل } مسئلہ سرحد موصل کے متعلق ترکی اور برطانیہ عنقریب ہی انگورا میں ایک عہد نامہ پر دستخط کرنے والے ہیں۔ خط بروسلز کو ایک دائمی حد فاصل تسلیم کر لیا جائیگا۔ اور ترکی موصل پر عراق کا قبضہ تسلیم کریگی۔ ترک اس پر مصر ہیں کہ ان کو موصل کے تیل میں سے ضرور حصہ دیا جائے۔ اس تیل کے عوض میں انہوں نے ایک ہزار مربع کیلومیٹر علاقہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ برطانوی نائندہ مسٹر رانلڈ لنڈسے نے کہا۔ چونکہ موصل کے تیل کے حصے بخرے ہو چکے ہیں اور اسکو مختلف اقوام میں تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اسلئے ترک اسکے عوض میں روپیہ لے لیں اور اس مطالبہ سے دست بردار ہو جائیں اس معاملہ پر بحث و تمحیص جاری ہے۔ چند دنوں میں اس کا فیصلہ ہو جائیگا۔ اور ترکی اور عراق میں بھی ترکی اور ایران جیسا معاہدہ ہو جائیگا۔

جاپان میں محشر خیز حادثہ } توکیچی کا آتش فشاں پہاڑ یکایک پھوٹ پڑا شور کی آواز میلوں تک سنائی دی۔ قصبہ مائی کے رہنے والے ڈر کے مارے بھاگ گئے قصبہ سخت خطرہ میں ہے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ ۶۰۰ مکانات مادہ گرم کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ دو ہزار کسان اور ۱۲۰ کان کن لاپتہ ہیں۔ زمین میں شگاف پڑجانے کی وجہ سے ۲ سو آدمی غرق ہو گئے۔

پلیگ سے اموات کی ہفتہ واری رپورٹ } ہفتہ مختتمہ یکم مئی ۱۹۲۶ء میں پلیگ سے اموات کے اعداد و شمار مظہر ہیں کہ عام طور پر پلیگ کی شدت کم ہو رہی ہے۔ ہفتہ مذکور میں ۴۶۲۰ موتیں ہوئیں۔ اسکے بالمقابل ہفتہ ماسبق میں اموات کی تعداد ۵۹۲۴ تھی۔

طاعون زدہ اضلاع میں سے کرنال میں جہاں ہفتہ ماسبق میں ۱۰۱۵ موتیں ہوئیں وہاں ہفتہ مختتمہ یکم مئی میں انکی تعداد ۹۵۴ تک رہ گئی۔ دیگر اضلاع کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

رہتک	۶۵۵	اور ہفتہ ماقبل میں	۶۶۸
حصار	۶۱۱	″ ″ ″ ″	۷۲۰
سیالکوٹ	۲۵۰	″ ″ ″ ″	۳۷۸

انبالہ اور امرتسر میں اموات میں کسی قدر اضافہ ہوا ہفتہ مذکور میں ۴۶۸۹۱ اشخاص کو پلیگ کے ٹیکے لگائے گئے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

کوائف شام } بیروت سے جو نیم سرکاری طور پر تار آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ملک شام میں عام طور امن ہوتا جاتا ہے۔ جبل دروز کے شمال مغربی علاقہ میں باغیوں کی سرکوبی ہو چکی ہے۔ جنوب و مشرقی علاقہ کی بھی بہت جلد ہو جائیگی یہ بھی لکھا ہے کہ اب جبل لبنان میں کاروبار حسب معمول ہے۔

ایک دوسرا پیام مظہر ہے کہ موسیو دی ژوونیل نے جبل لبنان میں ایک جدید جمہوریت کے وجود کا اعلان کیا جسکے لئے معمولی مراسم کے بعد دعائیں مانگیں

حاجیوں کا آخری جہاز } ۲۷ مئی کو حاجیوں کا آخری جہاز "ارمنستان" سات سو حاجیوں کو لیکر جدہ روانہ ہو گیا ہے۔ تقریباً دو سو نادار عازمین حج روانہ نہ ہو سکے۔

حب مصطفائی

۲/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث بربادی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بظاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہریہ اصلیہ کو فنا کردیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) جریان و کثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کرکے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ سرعت نزول و کثرت جریان و احتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دو بھر ہو گئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خدا داد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچروپئے (صہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبد الرحمٰن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ شاہ آباد

مومیائی

۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابو القاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصا پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت ایک چھٹانک عہ آدھ پاؤ پے پاؤ بھر سے، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(پتہ)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں

۳/۲۵

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابو القاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مولف ہیں چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۲ صفحات قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی، راستگوئی، اور راستبازی، اختلاف و اتفاق۔ سلوک و برتاؤ، محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولٰے کے علماء کیسے تھے کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے قیمت عہ نصائح امام غزالی قیمت ہر (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

پتہ

خالد برادرس امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

۱۶/۲۵

مترجم محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچروپئے کے چار روپئے

کردئیے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسی مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت کا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھ کر معلوم کرلینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ر بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں۔ سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عیر) دو روپئے (عاہ) تین روپئے (سے) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔ المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر (پنجاب)

ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات بہت ... قیمت ۱۲ر ایضاً اعلان عمر (منیجر)

رعایتی کتب کا اعلان

صرف ذی الحجہ تک ہے

(۱) سفری حمائل جس پر خاص اہلحدیثوں کا حاشیہ ہے چہ (۲) جیبی حمائل نہایت صاف عمدہ عہ (۳) فتح الباری الفاری کامل صرف چار نسخہ باقی ہے للعہ (۴) مقدمہ فتح الباری سے (۵) بخاری شریف مترجم مولانا وحید الزمان صاحب مجلد صرف ایک نسخہ ہے (۶) بخاری شریف مترجم اول سے ۹ پارہ تک مجلد عہ (۷) عون المعبود - صرف تین نسخے ہیں للعہ (۸) ابن ماجہ نظامی - حاشیہ موطا امام مالک اور شرح نخبہ ہے کاغذ چھپائی نہایت عمدہ للعہ (۹) نسائی مجتبائی عہ (۱۰) ترمذی مجتبائی ہے (۱۱) احسن التفاسیر - مجلد تین جلدوں میں جو بالکل نایاب ہے للعہ (۱۲) مسلم شریف - احسن المطابع مجلد عہ (۱۳) مسلم شریف نولکشوری عہ (۱۴) تفسیر موضح القرآن مجلد ہے (۱۵) دارقطنی سے (۱۶) منتقے دارمی رسالہ رفع الیدین تینوں ایک ساتھ کاغذ نہایت عمدہ عہ (۱۷) تفسیر کبیر جلد اول اردو - یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک کو ایک نسخہ گھر میں رکھنا چاہئے عہ (۱۸) فتاویٰ نذیریہ کامل للعہ (۱۹) سوانحعمری میاں صاحب مرحوم عہ (۲۰) قیام اللیل عہ (۲۱) شرح نخبۃ الفکر مترجم اردو عہ (۲۲) شرح وقایہ اولین مجتبائی مجلد ہے (۲۳) معیار الحق، تقلید کی جانی دشمن عہ (۲۴) تاریخ صغیر امام بخاری ہے (۲۵) بلاغ المبین عہ (۲۶) الطبرانی صغیر عہ (۲۷) تاریخ الخلفا عہ (۲۸) مجموعہ تمام وظائف کا ذخیرہ اور تعویذات مجلد ۱۳ر (۲۹) اعلام الموقعین۔ تقلید کی دشمن للعہ (۳۰) دیوان متنبی مجتبائی عہ (۳۱) نسائی شریف، شاہدرے مجلد سے (۳۲) سبل السلام شرح بلوغ المرام عہ (۳۳) خطبات التوحید ۱۲ر - اس کے علاوہ اور بھی کتابیں موجود ہیں - زیادہ کتابیں لینے والوں کو کمیشن دی جائیگی -

(منگانے کا پتہ)

ابو عبداللہ کٹرہ نیل نمبر ۲۱ چاندنی چوک دہلی

تذکرۃ المعاد - حضرت کے غلاموں کے حالات پاکیزہ - قیمت ۱۲/ (منیجر)

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ر نصف پاؤ صہ، پاؤ بھر لعہ، نصف سیر عہ ایک سیر پختہ سنہ، مع محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر سے محصول علاوہ -

تمغہ سلاجیت: - فی اونس دو روپے بارہ آنے -

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ وی پی خط ہذا ہمارے مہربانی فرما کر ممنون فرمایئے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں کی خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانوں کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے - (۳ نومبر ۲۳ء)

محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کردیں بندہ کو بہت فائدہ ہوا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے - (۲۸ فروری ۲۴ء)

شان خان سوٹرہ رائیور پنشن لین ضلع سمبلپور

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان - ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب - ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفا - امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جسمیں نو سو برس تک کے اسلامی حالات ہیں خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت عہ

تاریخ تبلیغ اسلام - مضمون نام سے ظاہر ہے - اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کردیا ہے - عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی والاسلام - یہ کتاب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ و تاریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ کتاب بہت طویل ہے صفحات ۵۰۰ لکھائی چھپائی بہت اعلیٰ اس کتاب میں صرف آنحضور کے معجزات ہیں قیمت عہ

سیرۃ النعمان - امام ابو حنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ - ہر طرح قابل دید - از علامہ شبلی قیمت عہ

مصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ - تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں - قیمت ۱۲ر

لغات القرآن - قرآن کریم کا مکمل لغت - ایک ایک لفظ کی عام فہم تشریح - قیمت عہ

مفتاح القرآن - اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہوگیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے قیمت ۸ر

فروع الایمان - ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے قیمت ۶ر

الفاروق - حضرت عمر کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں - از علامہ شبلی - قیمت عہ

تفسیر القرآن اردو - پارہ عم ۶ر پارہ آلم ۵ر مراد اسلام ۶ر

تعلیم الدین - اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا - قیمت ۱۲ر

حرز جان - علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اردو خوان یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں - قیمت ۸ر

جمال القرآن - چند روز میں بلا استاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۸ر سفرنامہ روم و شام ۱۲ر الغزالی عہ گفتگو مت عربی - عربی سکھانیوالی کتاب قیمت ۸ر (پتہ)

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ahmadimuslim.de

جگتجیت برڈووڈ انجینئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے۔ ریاست کا ملکیتی ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اساتذہ کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی حضور ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند نے کالج کی نمایاں کامیابی پر مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اسکو افتخار بخشا ہے کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہو سکتا ہے۔ جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

نسیاً منسیاً

یعنی

دردِ سر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے
فی ٹکیہ ار محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ر چار بکس ۸ر
حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

بڑھیا کپڑا منگاؤ

[illegible] بیچے کارخانہ میں اول درجہ کا کپڑا تیار ہوتا ہے جلدی منگوائیں آپ پسند کر کے بے حد خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے ریشمی ازار بند بہار مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے ریشمی چادریں صاف زربہار ساٹن گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپے ریشمی سنہری لونگی رنگ سیاہ و کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع [illegible] کی درجہ اول چھ گز لمبی فی لونگی چار روپے تولیا بیچے ہینگ کا [illegible] درجہ اول فی تولیا تین روپے ریشمی [illegible] [illegible] منیجر سودیشی کھدر پرچار کمپنی لودیانہ (پنجاب)

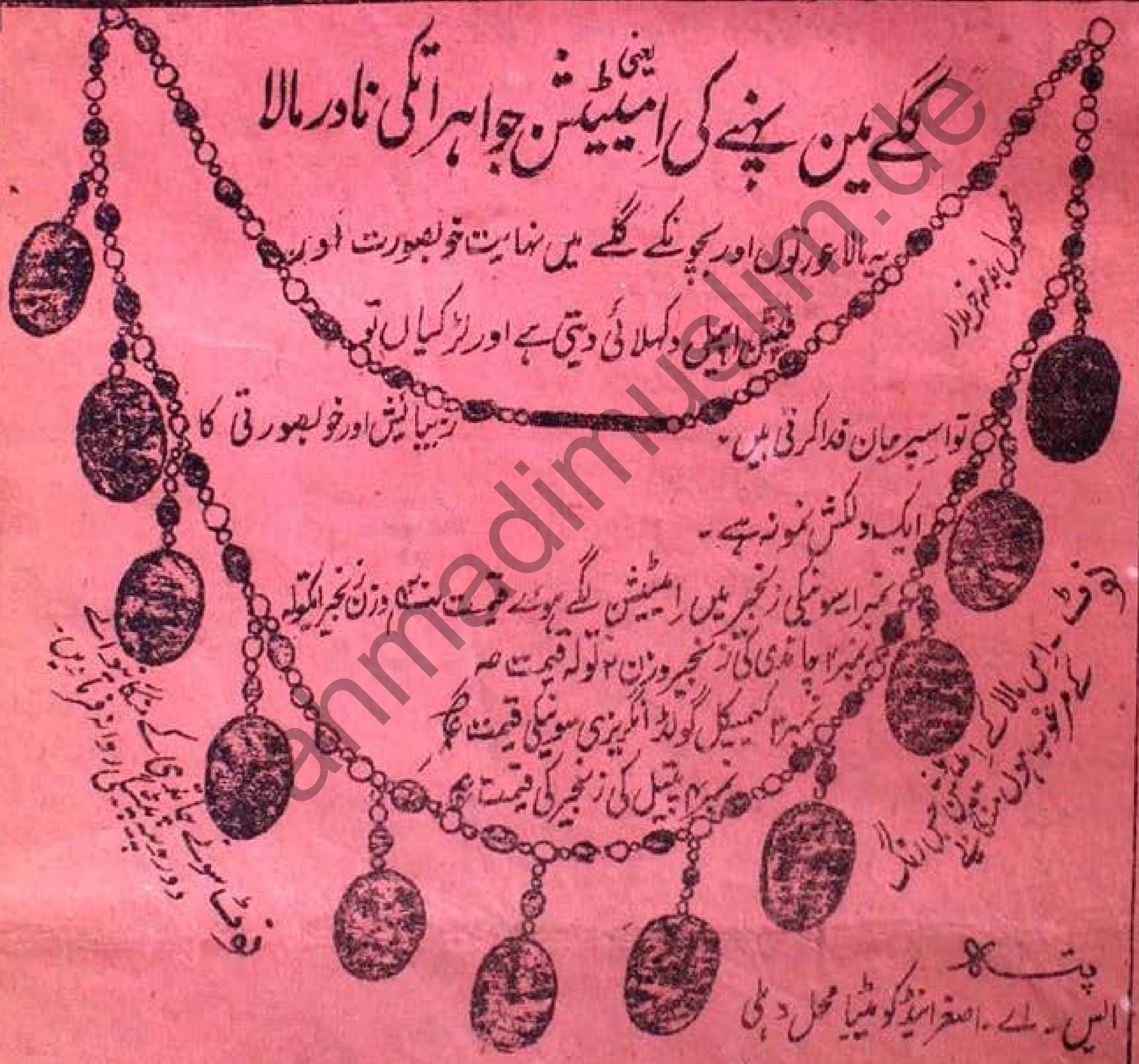

نور العین سرمہ

[illegible] مقوی و مجلی دافع حرارت و تحفیر مصدقہ و مجربہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب حافظ [illegible] پنجاب۔ فی تولہ ۶ ر
سفوف دافع جریان
ہر قسم ۲۱ خوراک ۶ ر
برائے سوزاک
سفید پرانا مزمن قرحہ دافع تحلیف [illegible]
۲۱ خوراک عہ دردسر۔ آنا فانا آفت [illegible]
شیشی ۶ ماشہ عہ دردجاڑ
سفوف ہاضم دافع [illegible]
نور فی شیشی ۶ ماشہ عہ
دیدہ اور نفع معدہ ۵ تولہ ۱۲ ر محصول ڈاک علاوہ ہے۔
فہرست ادویہ مفت طلب کریں
حکیم محمد داؤد ریاست مالیر کوٹلہ

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں۔ بچہ یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئیگا جسکے ایام دو مرتبہ کا استعمال ہو گا وہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں ہوں۔ کل قیمت مع عـ۵ ہر جہ واپس منگاؤ بطور حفظ ما تقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔ نوٹ:۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ہے محصول ور

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا تشنگی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا [illegible] دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت ہے محصول ور

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعائتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤ الدین (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک اینڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۲۱۔ مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی	۶۸ روپے
جہلم	۶۱ روپے
سیالکوٹ	۵۹ روپے
لاہور	۵۱ روپے
امرتسر	۴۸ روپے
فیروز پور چھاؤنی	۴۷ روپے
جالندھر چھاؤنی	۴۳ روپے
لودھیانہ	۴۰ روپے
پٹیالہ	۳۷ روپے
انبالہ چھاؤنی	۳۴ روپے
سہارنپور	۳۸ روپے
میرٹھ چھاؤنی	۴۵ روپے
دہلی	۴۵ روپے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔ جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید کرایہ دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دینے [illegible] سفر کر سکیں بشرطیکہ جگہ [illegible]

روپیہ واپس [illegible]

دفتر [illegible]

ہیڈ کوارٹرز [illegible]

لاہور ۱۷۔ مئی ۱۹۳۶ء — برائے ایجنٹ صاحب

ایک بہترین نئی ایجاد

بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں۔ طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ ضرور منگائیے نہایت کار آمد اور عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی بکس سے ہے۔ ڈاک خرچ ۱۲ ر کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

پتہ

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی

ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

بقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

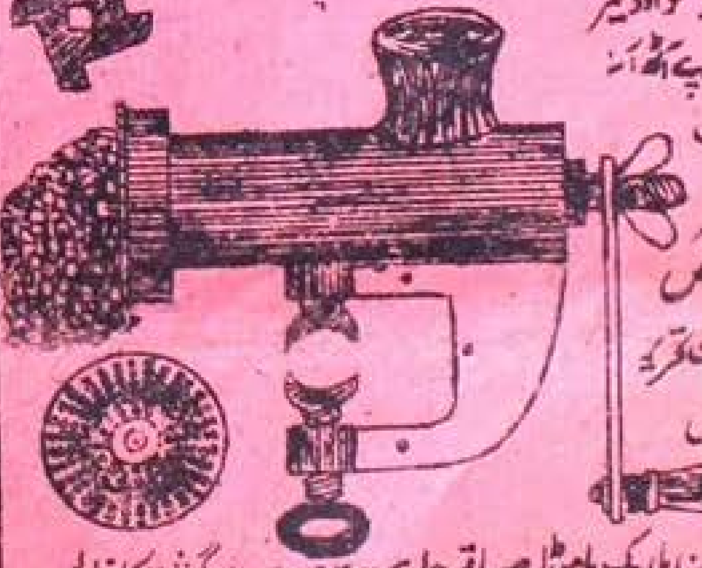

وزن تقریباً سوا سیر

قیمت چھ روپے آٹھ آنہ

محصول ڈاک

پیکنگ ۱۲

ناجروں کیلئے خاص رعایت نقصان [illegible]

ہو تو دام واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیروں گوشت کا بنوا لیجے۔ بالکل اعتباری بات ہے۔ یہ مشین دیسی نہیں ہے۔ اسکی لوہا پتے اور گوشت کاٹنے کی قینچی بیحد تیز اور مضبوط ہے۔ ولائتی مشین کی مانند ایسی نہیں۔ کہ ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائے۔ بلکہ پہاڑ پر سے گرائیں۔ تو اس کا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک مشین پشتہا پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر بھیجیے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ ہو

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

اخبار اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصلاح دین، احیاء کلام اللہ، حفاظت حدیث مصطفی، ایجاب اسلم

امرتسر (پنجاب)

جلد ۲۳ ۔ اڈیٹر ۔ عطاء اللہ ۔ نمبر ۳۲

امرتسر ۔ ۲۹ ۔ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۱ ۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک ۔

6619

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مراسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے ورنہ ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
روسا و جاگیرداران سے "	ہے
عام خریداران سے "	ہ
" ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ	

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

فہرست مضامین

(۱)	قادیان میں علم کلام کی تجدید	صفحہ ۱ تا ۳
(۲)	میانی صاحب کی خلاف بیانی	صفحہ ۳-۴
(۳)	مسافر حجاز کا مکتوب	صفحہ ۵-۶
(۴)	گورداسپور میں صنعت ریشم کی نمائش	صفحہ ۶
(۵)	احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت	صفحہ ۶
(۶)	طلاق	صفحہ ۷
(۷)	تاریخ اہلحدیث	صفحہ ۷-۸
(۸)	کتاب سیر الصحابہ اور کتب احادیث	صفحہ ۹
(۹)	کھلی چٹھی بخدمت مولانا ابوالجلال صاحب ندوی	صفحہ ۱۰-۱۱
(۱۰)	مافی الضمیر	صفحہ ۱۱
(۱۱)	مخنث کی جورو	صفحہ ۱۱-۱۲
(۱۲)	علمی مطلع	صفحہ ۱۳-۱۴
(۱۳)	متفرقات	صفحہ ۱۵
(۱۴)	انتخاب الاخبار	صفحہ ۱۶
(۱۵)	اشتہارات	صفحہ ۱۶-۲۰

(قادیانی مشن)

قادیان میں علم کلام کی تجدید

مرزا صاحب قادیانی جس طرح عقائد اسلامیہ کے مجدد تھے[1] اسی طرح علوم مروجہ کے بھی مجدد تھے۔ خواہ کوئی فن جانیں خواہ نہ جانیں اُس میں نہایت جرأت سے خم ٹھونک کر دخل دیدیتے تھے۔ یہ اُن میں ایک خاص کمال تھا۔

جسطرح اُن کی تجدیدات و الہامات کے لئے قرآن شریف اور حدیث صحیح کی موافقت شرط نہ تھی اسی طرح اُن کی انشاپردازی، قواعد صرف و نحو اور محاورات زبان اور ان کی شعربازی قواعد عروض و قوافی کی پابند نہ تھی۔ غرض ہر امر میں جدت طرازی ملحوظ خاطر تھی۔ علماء کے اعتراض پر مرزا صاحب کی طرف سے ایک دو درجن گالیوں کے ساتھ ایک ہی جواب تھا کہ جو کچھ کہتا ہوں الہام الٰہی سے کہتا ہوں۔ اور ناقص العلم انسانوں کے بنائے ہوئے قواعد کی رعایت خدائے قدوس پر واجب نہیں۔ وہ قادر مطلق ہے جو چاہے کرے۔ اور جو چاہے کہے۔ اسپر کون اعتراض کر سکتا ہے۔

صحیح احادیث کو ضعیف ۔ اور ضعیف بلکہ موضوعات کو صحیح قرار دیدینا بھی میری شان ہے۔ کیونکہ میں حکم ہو کر آیا ہوں۔

غرض مرزا صاحب کی عجیب شان تھی۔ وہ مختار کل تھے۔ جو چاہیں لکھیں۔ اُن کا کیا دھرا سب درست ہوتا تھا۔ کسی کو اس میں حق اعتراض نہ تھا۔ آپ کو عیسائیوں اور آریوں کے جوابات لکھنے کا بھی شوق تھا۔ اُس میں بھی اپنے منفی اصول جدت طرازی کو

[1] یعنی نئے نئے عقیدے نکالتے تھے اور ان کا نام تجدید دین رکھتے تھے ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

کیسے بھول سکتے تھے۔ خواہ جواب میں فریق ثانی کو مذہب کو مدد ملے خواہ اسکی تردید ہو یا وہ جواب خود اسلام ہی کے خلاف کیوں نہ ہو۔ اس سے بحث نہ تھی۔ صرف جواب دیدینا شرط تھی۔

موجودہ مذہب عیسوی کے تین اصول ہیں۔ تثلیث۔ الوہیت حضرت مسیح علیہ السلام۔ اور کفارہ حضرت مسیح علیہ السلام۔ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے الوہیت مسیح کی تردید میں کہا کہ فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے ضمن میں مرزا صاحب نے اتنا تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام سولی دئے گئے۔

عیسائیوں کے تیسرے رکن کی بنا یہی مسئلہ صلیب ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام گنہگاروں کے عوض سولی پر چڑھے اور ان کا کفارہ ہوئے۔ چنانچہ پولوس (جو مرزا صاحب کی طرح دین عیسوی کا مجدد ہے) اپنے خط میں جو عبرانیوں کو لکھا لکھتا ہے۔

"مگر اب زمانوں کے آخر میں ایک بار ظاہر ہوا۔
تاکہ اپنے آپ کو قربان کرنے سے گناہ کو مٹادے"۔

(باب ۹ درس ۲۶)

اسی طرح مرزا صاحب نے مادہ و روح کے بیان میں روح و مادہ کو تو حادث مانا۔ لیکن سلسلہ پیدائش کو قدیم جانا۔ جو آریوں کے نزدیک قدامت روح و مادہ کا خاص ثبوت ہے۔ یا انکار قیامت کا ایک کھلا رستہ ہے۔

قادیانی امت مرزا صاحب کی تقلید میں رسن بگلو ہے

ان کی طاقت کہاں؟ کہ مرزا صاحب کے کلام کی تنقید کریں یا اُن سے دلیل و موافقت کتاب و سنت کا مطالبہ کریں۔ اور بات بھی یہی ہے کہ ہر پیرو کا مبلغ علم یہی ہوتا ہے کہ اپنے پیشوا کے کلام کو اپنے علم و عمل کے لئے سمجھ لے۔ اسلئے مرزائی امت مرزا صاحب سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اور مرزا صاحب کا مبلغ علم کیا عربی لٹریچر میں۔ کیا قرآن فہمی میں۔ کیا حدیث دانی میں۔ اور کیا دیگر علوم عربیہ میں جو کچھ تھا وہ معلوم علماء کرام ہے۔

ہاں جس طرح ہم یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب بعض علوم عربیہ میں ناقص العلم اور بعض میں بالکل صفر تھے اسی طرح ہم یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ علماء زمانہ اگرچہ مرزا صاحب کے کلام میں سو سو علمی غلطیاں نکالیں لیکن الہام سازی میں تو اُن کا مقابلہ ہرگز نہ کر سکتے تھی اور نہ کر سکے۔ اور ان کے اس عذر کے جواب میں کچھ بھی نہ بول سکے۔ کہ میں جو کچھ کہتا ہوں خدا سے سنکر کہتا ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ انسانی قواعد کا مقید نہیں (جل جلالہ)

پس مرزائی امت کا مبلغ علم بھی صرف یہی ہونا چاہئے کہ وہ مرزا صاحب کے کلام غلط التیام کو سمجھ لیں۔ اور ان کی اغلاط کو حرف بحرف صحیح جانیں۔

ناظرین! تمہید بالا کو ملحوظ رکھکر بیان ذیل کو بغور مطالعہ فرمائیں۔

مرزا صاحب کے برادر نسبتی اور خلیفہ محمود صاحب کے حقیقی ماموں میر محمد اسحاق صاحب قادیانی نے حال میں ایک ضخیم کتاب[2] **حدوث روح و مادہ** کے متعلق لکھی ہے۔

میر صاحب ممدوح چونکہ مرزا صاحب کے خاص عزیز اور خلیفہ صاحب کے واجب الاحترام بزرگ ہیں۔ اسلئے ان کی شخصی عزت کی وجہ سے قادیانی دائرہ میں ان کی اس کتاب کو بھی خاص شرف قبولیت حاصل ہوا۔

میر صاحب ممدوح تکرار عبارت میں مرزا صاحب سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک ہی بات کو ایک ہی موقعہ پر اتنی دفعہ دہرایا ہے کہ پڑھنے والا اُکتا جاتا ہے کہ خداوندا اس بات کو کبھی چھوڑینگے بھی!

اس کتاب میں میر صاحب موصوف نے روح و مادہ کو تو حادث جانا لیکن سلسلہ پیدائش کو باتباع مرزا قدیم جانا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے مالک ہے۔ اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آئی رہی ہے"۔ (صفحہ ۲)

یہ الفاظ اپنا مطلب بیان کرنے میں صاف ہیں۔ "مخلوق ہونا" اور "ہر زمانہ میں خدا کے ساتھ چلا آنا" ان دونوں باتوں کا اجتماع دنیا جہان کے عقلمندوں کے دماغ میں تو نہ آیا۔ لیکن آیا تو ایک قادیانی دماغ میں شاید وہاں کی آب و ہوا کا کوئی خاص اثر ہو۔

بندۂ خدا! دنیا جہان کے علماء و عقلاء کو تو آپ "ناواقف مناظر"[3] قرار دیتے ہیں۔ لیکن خود اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ جب سلسلہ قدیم (بالزمان) ہوا تو جس چیز سے سلسلہ بنا وہ کم از کم اپنی نوعیت میں قدیم کیوں نہ ہوگی یہ کہ ہر سلسلہ کیلئے آغاز ضروری ہے کیونکہ سلسلہ کو آگے کی روانگی اور اتصال کی وجہ سے سلسلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ قاموس میں ہے۔

السلسلة اتصال الشیئ بالشیئ

(یعنی ایک شے کا دوسری شے کو ملنا سلسلہ کہلاتا ہے)

پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اسکی ابتدا ہوگی۔ اور جس چیز کی ابتدا ہوئی وہ اپنے وقتِ ابتدا سے پہلے نہ تھی۔ پس سلسلہ قدیم بالزمان بھی نہ ہوا۔ ورنہ تسلسل کو صحیح ماننا پڑیگا۔ جو باطل ہے اور اسلام

---

[1] علاقہ نجران کے بڑے بڑے پادری جب مدینہ طیبہ میں آنحضرت صلعم سے الوہیت مسیح میں مباحثہ کرنے آئے تو آنحضرت صلعم نے ان سے جو باتیں کہیں ایک ان میں سے یہ تھی الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت و ان عیسیٰ یاتی علیہ الفنا (معالم) یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا پروردگار زندہ ہے جو کبھی نہیں مریگا اور (یہ بھی) کہ بیشک عیسےٰ پر فنا آئیگی۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عیسیٰ کی موت کا زمانہ مستقبل میں واقعہ ہونا ذکر کرکے الوہیت مسیح کی تردید کی اور صلیب کے متعلق قرآن نے فیصلہ کر دیا وما صلبوہ (اور نہ صلیب پر چڑھایا اُنکو) پس انکے دونوں اصولوں کی تردید ہوگئی لیکن مرزا صاحب آنحضرت صلعم کے خلاف حضرت عیسیٰ کی موت کو

[2] کتاب کی ضخامت کثرت تکرار عبارت اور طوالت کلام کیوجہ سے ہے نہ کہ نفس مضمون کی وجہ سے۔ اگر تکرار اور طوالت کو حذف کر دیا جائے تو مضمون چند اوراق میں ختم ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

[3] میر محمد اسحاق صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲ پر ان سب مسلمان علما کو جو سلسلہ پیدائش کی قدامت کے قائل نہیں "ناواقف مناظر" قرار دیتے ہیں۔

بت کریں آرزو خدائی کی — شان ہے تیری کبریائی کی

منہ

نکات مرزا — معارف و نکات مرزائیہ اور علوم مرزا کا شاہکار — قیمت ۵ (منیجر)

ahmadimuslim.de

کے سخت خلاف ہے۔

خیر نفس مسئلہ اور اس کے دلائل کی بحث تو ہم انشاء اللہ آگے چلکر کرینگے۔ فی الحال ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حال ہیں ماہر جلیل، مناظر بے عدیل، شیر پنجاب فضیلت مآب جناب مولانا مولوی **ثناء اللہ** صاحب فاضل امرتسری مدظلہ العالی نے ایک رسالہ بنام "اصول آریہ" لکھا ہے۔ جس میں عالمانہ رنگ میں عقلی دلائل سے مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کا حدوث ثابت کیا ہے۔

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کی علمی قابلیت اور فن مناظرہ میں آپ کی مہارت خصوصاً آریوں اور مرزائیوں کے متعلق آپ کی واقفیت محتاج بیان نہیں ان باتوں میں آپ ماشاء اللہ ہندوستان بھر میں فرد خاص ہیں۔ بڑے بڑے جید علماء جو اسوقت علم وفضل میں مرجع قوم ہیں اس امر کے معترف ہیں اور آپ کی علمی خدمات کو نظر استحسان سے دیکھتے ہیں ہندوستان میں آریوں سے جسقدر بڑے بڑے مناظرے ہوئے۔ بیسیوں بڑے بڑے علماء ان میں موجود ہوتے تھے۔ سب بالاتفاق آپ کو مناظرہ کیلئے منتخب کرتے رہے۔ نگینہ، دیوریا اور جبلپور کے مباحثے واقعات کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔

دور کیوں جاؤ۔ قادیانی اپنے ہی مباحثہ پر نظر کرلیں۔ نواب صاحب بہادر ریاست رامپور نے اپنے حضور میں جو مناظرہ کرایا اُس میں قریباً سات درجن علماء اہل سنت تھے۔ اور ان کے علاوہ خود حضور نواب صاحب کے ہم مشرب شیعہ علماء بھی کئی ایک موجود تھے۔ اس وقت بھی سب نے بالاتفاق حضرت مولانا سلمہ اللہ ہی کو منتخب کیا۔ ہر دو قوم کے متعلق حضرت مولانا صاحب کی کثیر التعداد کتابیں عام طور پر قوم کے ہاتھ میں ہیں جو آریوں اور قادیانیوں کے مقابلہ میں بوقت ضرورت مضبوط اور کارگر ہتھیاروں کا کام دیتی ہیں۔

فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

اس رسالہ "اصول آریہ" میں سلسلہ کائنات کے حدوث کی بحث میں حضرت مولانا المکرم نے قادیانی کتاب "حدوث روح و مادہ" کا بھی ذکر کیا۔ اور اس کا حوالہ نقل کرکے دکھایا کہ قادیانی تحقیقات "آدھی تیتر آدھی بٹیر" ہے۔ نہ پورا اسلام نہ پورا آریہ دھرم کیونکہ وہ (قادیانی) ذات مادہ و روح کو تو مسلمانوں کی طرح حادث مانتے ہیں۔ لیکن سلسلہ پیدائش کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں برابر خدا کے ساتھ چلا آتا ہے۔ قدامت سلسلہ کی نسبت بعینہٖ یہی عقیدہ آریوں کا ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ہر دو فریق کی عبارتیں بالمقابل لکھکر ناظرین کے سامنے رکھدیتے ہیں۔ وہ خود انصاف کرلیں۔

قادیانی عقیدہ	آرین عقیدہ
(۱) "ہمارا ایمان ہے کہ جسطرح اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے مالک ہے اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اسکے ساتھ چلی آتی رہی ہے" (صفحہ ۳)	"دنیا کا آغاز نہیں جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے (فنا) اور پرلے کے پہلے پیدائش۔ نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش۔ ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آیا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں" (ستیارتھ باب نمبر ۸ ۲۲۳)
(۲) "نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ نہ کوئی پہلی مخلوق گذری ہے نہ کوئی آخری مخلوق پیدا ہوگی۔ بلکہ ہر مخلوق سے پہلے مخلوق اور ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور یہ سلسلہ پرواہ سے انادی ہے" (صفحہ ۲۴)	

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قدامت سلسلہ کے متعلق آریوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک ہی ہے۔ الفاظ "پرواہ سے انادی" ستیارتھ پرکاش کے ہیں۔ (ملاحظہ ہو خاتمہ ستیارتھ) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے کے وقت ستیارتھ پرکاش مصنف صاحب کے سامنے تھی:۔ (باقی باقی)

ف اور پس حساب وجزائے اعمال کیلئے قیامت کی بھی ضرورت نہ رہی۔ چلو چھٹی ہوئی۔ قرآن شریف میں تو ہے قل ان الاولین والآخرین لمجموعون (واقعہ پ ۲۷) (یعنی اے محمد صلعم ان منکرین قیامت سے) کہدو کہ سب پہلے اور پچھلے ضرور ضرور جمع کئے جائینگے جس سے دنیا کا اول وآخر سب کچھ ثابت ہوتا ہے۔ لیکن چودھویں صدی میں قادیان میں جو وحی ہوئی اسمیں یہ اترا کہ دنیا کا نہ آغاز ہے نہ انتہا۔ یہی سوامی دیانندجی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ عفہ المحدیث ۲۳۔ اپریل سنہ حال

میانی صاحب کی خلاف بیانی

ہدایت خصوصی ہمارے پرانے دوست خانصاحب غلام احمد خانصاحب ساکن ہنگو ضلع کوہاٹ (یکے از کوہاٹ) سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہونگے۔ جن کے مضامین قادیانیوں۔ شیعوں اور بدعتیوں کی تردید میں اکثر "اہلحدیث" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے ایک شکایتی مضمون ارسال کیا ہے جو مولوی نور محمد صاحب میانوی کے اُس مضمون کے جواب میں ہے جو "اہلحدیث" بابت ۱۶۔ اپریل سنہ حال میں بعنوان "چند تمثیلات شیعہ" چھپا ہے۔ خانصاحب ممدوح نے اپنے جواب میں غضبناک لہجہ میں اظہار شکایت کیا ہے جسے میں بجا سمجھتا ہوں۔ میں سابقاً بھی مضمون نگار اصحاب کو بعنوان "ضروری ہدایات" لکھ چکا ہوں کہ کسی شخص یا فریق پر ناجائز یا نازیبا حملہ نہ ہو۔ اب پھر دوبارہ لکھتا ہوں کہ وہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا کریں۔ ورنہ مجھے دلخراش تحریروں کے درج اخبار کرنے میں عذر ہوگا۔ دیگر یہ کہ حنفی اہلحدیث کے اختلاف کی حد وہی رہنی چاہئے جو واقعی ہے یعنی فروعی۔ دل آزار تحریروں سے اپنی جماعت بندی کو توڑنا اور اپنے اپنے جذبات سے اختلاف کو خلاف وشقاق کی حد تک پہنچانا دینی خدمت نہیں ہے، بلکہ دین کے خلاف ہے۔ حنفی اہلحدیث کی تفریق سے مجموعی قوت تقسیم ہوجائیگی اور پھر مخالفین کا مقابلہ کرنا مشکل ہوجائیگا۔

ہمارے دوست خانصاحب ممدوح بیشک ایسی قوم سے ہیں جن کا غصہ مشہور عالم ہے لیکن قومی نظام اور تقاضائے وقت ومصلحت

کو ملحوظ رکھکر اپنے جذبات پر قابو پانا بڑی جوانمردی اور دور اندیشی ہے۔ انتقام لیکر نظام کو بگاڑنا عقلمندی و بہادری نہیں۔ واللّٰہ الھادی۔

بہرحال خانصاحب ممدوح کا مضمون حسب ذیل ہے۔ بعض جگہ بہت ثقیل الفاظ کاٹ دئے گئے ہیں۔

(میر سیالکوٹی)

اخبار "اہلحدیث" ۱۶- اپریل ۱۹۲۶ء پر بزیر عنوان "چند تمثیلات شیعہ" مولوی نور محمد صاحب نے دس[10] مثالیں درج کرکے اپنے زعم میں شیعہ اور حنفیوں کو آپس میں خوب مشابہت دی ہے۔ میں بحیثیت ایک حنفی ہونے کے ان کے جوابات اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوا عارض ہوں کہ اس کی اشاعت میں دریغ اور سستی سے کام نہ لیں۔ تاکہ خدانخواستہ آپ مورد الزام نہ ٹھیریں۔ مضمون نگار کے آخری فقرے یہ ہیں۔

"یہ ہیں عشرہ کاملہ دلائل مشابہت و مطابقت کی جو شیعہ و احناف کے دستور العمل ہیں۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔"

میں بھی کہتا ہوں کہ ناظرین جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

مثال اول:۔ "شیعوں کا خیال ہے کہ استقرار سر نبوت و رسالت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بدولت ہوئی۔ اسی طرح سے احناف کا خیال ہے کہ اگر امام ابوحنیفہ نہ ہوتے تو دین اسلام ہرگز نہ پھیلتا۔ اور نہ اس قدر آسان ہوتا۔"

جواب:۔ احناف کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں۔

مثال دوم:۔ "شیعہ تین خلفاء راشدین کو نہیں مانتے اور اُن پر تبرا بھیجتے ہیں۔"

جواب:۔ یہ بھی میانوی کا بہتان ہے[1]۔

مثال سوم:۔ "شیعوں کا مذہب ہے کہ جو شخص شیعہ مذہب میں داخل ہو وہ قطعاً جنتی ہے۔"

جواب:۔ حنفی ایمان و عمل صالح کے باوجود بھی خدا کے فضل کو لازمی سمجھتے ہیں۔

مثال چہارم:۔ "شیعہ کہتے ہیں کہ بقول حضرت علی زنا بھی ایک قسم کا متعہ ہے۔"

جواب:۔ حنفی کہتے ہیں ہر دو حرام و بر ہر دو لعنت

مثال پنجم:۔ "شیعہ کہتے ہیں کہ ائمہ جس چیز کو چاہیں حلال بنائیں یا حرام ٹھیرائیں اُن کا اختیار ہے۔"

جواب:۔ حنفیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا و رسول کے سوا کسی کو یہ اختیار حاصل نہیں۔

مثال ششم:۔ "شیعہ کا مذہب ہے کہ بار یک کنیز البیت کر بیٹا ماں کے ساتھ اگر صحبت کرے تو گناہ نہیں ہے۔"

جواب:۔ حنفیہ اس ناگفتنی سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ (سبحانک ھذا بھتان عظیم)

مثال ہفتم:۔ "شیعہ کا مذہب ہے کہ لواطت سے روزہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔"

جواب:۔ اسکا جواب بھی بشرح صدر ہے۔

مثال ہشتم:۔ "شرائط نماز جمعہ کیلئے جسطرح شیعوں کا عقیدہ ہے اُسی طرح پر احناف کا وطیرہ ہے۔"

جواب:۔ شرائط میں اختلاف ہے۔ بلکہ ہمارا وطیرہ خود اس امر کا شاہد ہے کہ ہم کتابی شرائط مرقومہ کے پابند نہیں۔ جمعہ کو فرض یقین کرتے ہوئے ادا کر رہے ہیں۔ بخلاف شیعہ کے کہ وہ امامت کیلئے عصمت کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ پس ہمارا اور اُن کا اعتقاد ایک نہیں۔

مثال نہم:۔ "مذہب شیعہ میں۔ نیت[2] وضو ترتیب[3] وضو اطمینان فرض واجب نہیں۔ اسی طرح احناف نیت ترتیب و طمانیت کو ضروری و فرض نہیں جانتے۔"

جواب:۔ میں کہتا ہوں کہ وضو بذات خود کوئی عبادت نہیں بلکہ[4] واسطے حصول ثواب جس سے مراد نماز ہے۔ یہ بھی منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط ہے۔ جیسے مکان کی پاکی اور کپڑوں کی پاکی وغیرہ۔ حالانکہ اگر نماز مقصود نہ ہو تو یہ سب عبث جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہے ؎

کسے جامہ پاکست و سیرت پلید
در دوزخش را نباید کلید

رہا اطمینان یعنی طمانیت سو وہ نماز میں بمذہب حنفیہ واجب ہے۔ نامہ نگار کو نسیان ہوا ہے۔

مثال دہم:۔ "شیعہ نماز میں آمین بالجہر نہیں کہتے اسی طرح پر ہمارے احناف کا عمل ہے۔"

جواب:۔ آمین بالجہر یا خفیہ[5] دونوں مطابق احادیث نبوی ہیں کوئی خانہ ساز فیصلہ نہیں اور نہ کوئی اجتہادی اور قیاسی مسئلہ ہے۔ کیا ہوا کہ اس مسئلہ میں اہل حدیث و شافعی ہم آہنگ ہیں۔ یہ کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ فروعات پر لڑنے جھگڑنے سے سوائے نفاق و شقاق کے کیا حاصل مرد خدا! آپ نے دانستہ یا نادانستہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ ہمیں تشبیہ دی ہے جنکا دین و ایمان جدا۔ اسلام و قرآن جدا۔ بلکہ خدا بھی جدا[6] جو صاحب بدا[7] ہے۔ آپ اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور ہم قبول کرنے کیلئے بڑی خوشی سے تیار ہیں۔ شیعہ و آریہ جو اپنی متحدہ قوت سے قرآن پر حملہ آور ہیں ہمیں اُن کے مقابلہ کیلئے چھوڑ دو۔ خدا آپ پر رحم کرے۔

(غلام احمد خان از ہنگو ضلع کوہاٹ)

---

[1] خانصاحب کی مراد یہ ہے کہ اس امر میں شیعوں اور حنفیوں میں مشابہت قرار دینا بہتان ہے۔ (میر سیالکوٹی)

[2] وضو اگرچہ عام طور پر نماز کے تابع ہے لیکن نیت سے بذات خود بھی عبادت ہے کیونکہ قیامت کو اسکی بدولت اعضا میں نور ہوگا۔

[3] یا نیت عبادت کی نہ ہو۔ (میر سیالکوٹی)

[5] اگرچہ آمین خفیہ کہنے کی احادیث ضعیف ہیں۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ خود ائمہ اہل سنت میں جہر و اخفاء میں اختلاف ہے۔ پس شیعوں سے مشابہت کے کیا معنے؟ [6] شیعوں کے ہاں جسقدر دائیں انکے ائمہ معصومین سے مروی ہیں اُن سب کے رو سے قرآن شریف موجودالوقت معاذ اللہ محرف و مبدل ہے اور ان کے نزدیک اصل نسخہ قرآن جو خدا کے نازل کردہ کے مطابق ہے امام غائب کے پاس غار سرمن رای میں ہے جو دنیا کے خاتمہ کے قریب ظاہر ہونگے اور اُس قرآن کو ظاہر کرینگے اور پھر قیامت آجائیگی (کافی وغیرہ) اس بنا پر جناب خانصاحب ممدوح کہتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن جدا ہے اسکے متعلق خانصاحب کے مضامین سابقاً اہلحدیث میں شائع ہوچکے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ [7] بدا شیعوں کے ہاں ایک مسئلہ ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ائمہ معصومین سے بھی کوئی وعدہ کرتا ہے اور پورا اسلئے نہیں ہوتا کہ اس وعدہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو جاتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی رائے بدل جاتی ہے۔ [8] ناظرین حیران ہونگے کہ شیعہ قرآن پر کسطرح حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ سو حاشیہ نمبر ۵ کو پڑھکر اُن کی حیرانی رفع ہو سکتی ہے۔ نیز وہ مولوی احمد علی صاحب شیعی امرتسری کے مضامین پڑھکر تسلی کرسکتے ہیں کہ وہ کسطرح قرآن شریف

... ہدی الرسول اختصار زاد المعاد مصنفہ علامہ ابن القیم ... قیمت ... مجلد ... (منیجر)

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۳

ثناء اللہ بود ورد زبانم

قمران (کامران) میں قرنطینہ کی تکلیف

گورنمنٹ کے انتظام پر سیاہ داغ

قابل توجہ ممبران اسمبلی اور گورنمنٹ ہند

فغاں میں آہ میں فریاد میں شیون میں نالے میں
سناؤں حال دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

ہمارا جہاز ارمنستان ۸ مئی کو ۱۲ بجے کامران پہنچا۔ یہاں پر جو حالت بے چارے غریب گو زبان بلکہ بے زبان حاجیوں کی دیکھنے میں آئی زبان اُسکے بیان سے اور قلم اُسکے لکھنے سے قاصر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کے انگریز اعلےٰ افسر اسکو دیکھیں تو ایک منٹ کے لئے بھی اس سیاہ داغ کو اپنی حکومت کے چہرہ پر رکھنا پسند نہ کریں۔ جہاز گہرے پانی میں کھڑا کیا گیا۔ (قمران سے) دو کشتیاں آئیں تاکہ حجاج کو قرنطینہ میں پہنچائیں۔ چونکہ قمران (کامران) میں پورا دن رہنے کا اعلان تھا۔ اور وہاں پکا کھانا ملنے کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ اسلئے بیچارے حاجی نہ صرف آپ تن تنہا اُترے بلکہ اپنے کھانے پینے کا سامان مع بستروں اور برتنوں کے ان کو اُتارنا پڑا۔ پہلے سیڑھی کے ذریعہ کشتی پر اُترے۔ اس اُترنے کا نظارہ عجیب وحشیانہ حرکت دکھا رہا تھا۔ بیچارے بوڑھے مرد اور کمزور عورتیں مع اپنے خُردسال بچوں کے سامان سر پر اُٹھائے ہوئے مع سامان خورد نوش کے جا رہی ہیں۔ خدا خدا کر کے کشتی کنارہ پر پہنچی تو اُس میں سے اُترنے کی تکلیف الامان۔ وہاں چونکہ کوئی قلی نہیں اور جہاں پہنچنا ہے وہ جگہ بھی دور ہے۔ بے چارے بیکس حاجی مرد اور عورتیں اپنے ناکردہ گناہوں کا بوجھ اُٹھا کر دھوپ میں جلتے جا رہے ہیں۔ بہت دیر بعد غسلخانہ میں پہنچے۔ غسلخانہ کیا ہے پورا سزاخانہ ہے۔ سب لوگوں کو جنمیں شریف وضیع۔ عالم۔ مشائخ۔ صوفی۔ رئیس سب شامل ہیں۔ ایک جگہ ننگے کر دئے جاتے ہیں اور ایک معمولی سا تہبند اپنی طرف سے دیکر حکم دیا جاتا ہے کہ غسلخانہ میں چلو۔ واللہ یہ نظارہ ساری عمر نہ بھولیگا کہ کسطرح معزز سے معزز علماء اور شرفاء معمولی لوگوں کے ساتھ ایک جگہ ننگے ہوتے اور نہانے پر مجبور کئے جاتے تھے۔

غسلخانہ کیا ہے؟ یہ کہ چھت میں فوارے لگے ہیں جنہیں سے سمندر کا پانی نیچے گرتا ہے اور حاجی لوگ اُسی سمندری پانی سے نہاتے ہیں جس سے وہ بمبئی سے چلکر نہاتے آئے ہیں۔ اِدھر نہایا اُدھر دوسرے دروازے سے باہر نکالے گئے۔ وہ بھی کس شان سے؟ اس طرح کہ بدن اور تہبند گیلا ہے۔ سوکھا کپڑا نہ اپنے پاس ہے نہ سرکاری عمال دیتے ہیں۔ اسی حالت میں جناب حاجی صاحبان کھڑے ہیں۔ بستر تو بندھا بندھایا۔ اُسکے ساتھ بدن کے سب کپڑے بھی بھپارے کی بھٹی میں دئے جاتے ہیں۔ اس بسترے اور ان کپڑوں کی انتظاری میں بیچارے حاجی لوگ کھڑے ہیں۔ بدن اور تہبند سے پانی ٹپک رہا ہے۔ بیٹھنے کی جگہ نہیں پونچھنے کو کپڑا نہیں۔ عرصہ کے بعد بستر اور کپڑے ملے تو کس حال میں؟ جیسے دھوبی کی بھٹی سے نکلے ہوئے گرم گرم قدرے پانی سے تر۔ اب جو ان کپڑوں کو کھولتے ہیں تو ان کے ٹھنڈا کرنے کو کافی وقت چاہیئے۔

لطیفہ یا ظلم قرنطینہ میں غسل کرتے وقت مرقومہ تکلیفوں کے علاوہ سب سے بڑی تکلیف ایک یہ ہے کہ حکم ہوتا ہے کہ "نقدی اپنے ہاتھ میں رکھو"۔ میں نے افسر متعین سے کہا ہم چار آدمی ہیں۔ دو ضروری سامان اور نقدی کے پاس رہتے ہیں۔ دو نہائینگے۔ بولا ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ سامان کا فکر نہ کریں اور نقدی اپنے پاس رکھیں۔

ناظرین غور کریں کہ جس کے ہاتھ میں نقدی ہوگی وہ نہائیگا کیا اور نقدی از قسم نوٹ کو بچائیگا کیا۔ گورنمنٹ کی کتنی غفلت اور عمال کا کتنا ظلم ہے۔

غسل کا فائدہ میں نے غور کیا کہ اس غسل کا ہماری صحت پر کیا اثر ہے اسلئے میں نے ڈاکٹر سے سوال کیا کہ ہماری اس تکلیف کا خیال نہ کریں مگر یہ فرمائیں کہ بحیثیت ڈاکٹری اس قرنطینہ کا کچھ فائدہ بھی ہے؟ ڈاکٹر مذکور نے صاف صاف لفظوں میں جواب دیا کہ ایک رسم چلی آتی ہے۔ میں نے کہا خوب ؎

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھیری

ایک اور ستم ظریفی قمران (کامران) میں قرنطینہ کی بارکیں ترکی زمانہ سے کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ ہیں مگر باوجود مکانات کافی ہونے کے ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ کسی شخص کو خواہ کسی درجہ کا اور کسی حیثیت کا ہو چارپائی کرایہ پر بھی نہ دیجائیگی۔

ہم نے چارفروشوں سے دریافت کیا اُنہوں نے کہا چارپائیاں ہمارے پاس سیکڑوں ہیں مگر ڈاکٹر کیطرف سے سخت منع ہے کہ چارپائی کسی کو نہ دیجائے۔ ہم اگر دیں ہمارا تو کرایہ کا فائدہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے بندش ہے۔ کیا یہ بھی حفظان صحت کا کوئی قانون ہے؟ یا مریض بنانے کا دستور؟

ایک اور نظارہ غسلخانہ میں داخل ہوتے وقت کھڑا کیا گیا اور سب کی نبضیں دیکھی گئیں۔ دوسرے روز صبح کا کھانا پکانے کی فکر کرنے لگے تو آوازیں آنی شروع ہو گئیں "گنار گنار" (قطار قطار کرو) یہانتک کہ سپاہیوں نے ڈرا دھمکا کر سب کو قطار میں کھڑا کر دیا۔ یہ کہکر کہ ڈاکٹر آکر تمہارا شمار کریگا۔ اس گنار نے حاجیوں کو وہ تکلیف دی کہ غسل خانہ کی تکلیف بھی بھول گئے۔ صبح سویرے سے کھڑے ہیں سورج بلند ہو گیا حاجیوں پر دھوپ آگئی مگر ڈاکٹر صاحب نہ آئے۔ آخر آکر کام کیا کیا ایک۔ دو۔ تین۔ چار۔ وغیرہ۔ کیا یہ وحشیانہ سلوک ایسی گورنمنٹ کے زمانہ میں موزوں ہے جو دوسری تمام قوموں کو غیر مہذب جانتی ہے۔ اس مصیبت میں حاجیوں کو نہ کھانا پکانے دیا نہ ناشتہ تیار کرنے کی اجازت ہوئی۔

اسکے بعد خیریت سے جہاز کے صاحب بہادران آئے اُنہوں نے ٹکٹ لینے شروع کئے نہ سنگل بلکہ واپسی بھی لئے گئے جو جہاز میں واپس کرنے مشکل ہوتے اگر حاجی کلرک مدد نہ کرتے تو واپسی ٹکٹ واپس ہونے میں بڑی مشکل پڑتی۔

حالات مکہ مکرمہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی حجاز

ahmadiyyamuslim.de

اور نجد اور یمن میں بارش بڑی کثرت سے ہوئی تھی۔ یہاں کا اخبار "ام القریٰ" لکھتا ہے کہ اس بارش سے کھانے کی چیزیں بہت ارزاں ہوگئی ہیں۔ وادیاں پانی سے بھر گئی ہیں۔ گوشت بکری کا ایک اُقہ (انگریزی ایک سیر چھ چھٹانک) دس آنے سے۔ اور گھی ایک اُقہ (۱۱۰ قولہ) سوا روپیہ انگریزی سے۔ گیہوں ۹ ر کا اڑھائی سیر۔ غرض ہندوستان جیسے زراعتی ملک کی نسبت جو عرب جیسے غیر زراعتی ملک میں گرانی کا خطرہ تھا وہ نہیں۔ الحمد للہ۔

(ابوالوفاء ثناء اللہ)

گورداسپور میں صنعت ریشم کی نمائش

۲۹۔ اور ۳۰ مئی ۱۹۲۶ء کو گورداسپور میں ریشم کی ٹوٹیوں کی نمائش مسٹر آر۔ ایل جوبر اگورنمنٹ انسپکٹر ماؤنٹ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ یہ نمائش ہر سال منعقد ہوتی ہے اور صوبے کی صنعت ریشم کیلئے نہایت اہم ہے۔ ریشم کی ٹوٹیوں کی کل مقدار جو نمائش کیلئے موصول ہوئی ۱۵۰ من تھی۔ انبالہ۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ جہلم۔ گورداسپور شیخوپورہ۔ کیمل پور۔ گوجرانوالہ۔ کانگڑہ اور دیگر مختلف اضلاع سے جہاں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کیجاتی ہے بھیجی گئی تھی۔ اچھی ہونے کے لحاظ سے یہ ٹوٹیاں تین حصوں پر منقسم تھیں۔ پنجاب میں ان آدمیوں کی تعداد جو ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں ایکہزار ہے اور اُن میں سے اکثر نے نمائش میں حصہ لیا۔ باقیماندہ نے صرف اپنا مال بھیجدیا تھا اس نمائش کے سلسلہ میں ۳۰ مئی کو مبلغ پانچسو روپے کی مالیت کے انعامات ان لوگوں میں تقسیم کئے گئے جنکی ٹوٹیاں اعلےٰ قسم کی تھیں۔ دوسرے ان ٹوٹیوں کو گورنمنٹ کی طرف سے سوجان پور کی ریشم کا دھاگا بننے کی فیکٹری کیلئے تیس ہزار روپے میں خرید لیا گیا۔ یہ رقم اسی وقت ادا کردی گئی۔ سالہائے گذشتہ میں ٹوٹیوں کو عوام کی پاس فروخت کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر وہ تسلی بخش نہ ثابت ہوا کیونکہ اس طریق پر فروخت غیر مستقل اور غیر یقینی رہتی تھی۔ اس سال گورنمنٹ نے تیس ہزار روپے ٹوٹیوں کی خرید کے لئے مخصوص

ماہ فروری میں رکھکر اُن پرورش کنندگان میں تقسیم کرایا جاتا ہے جنہوں نے اپنے نام نمائش کے موقعہ پر درج رجسٹر کرائے ہوں۔ پرورش کنندے پھر ریشم کے کیڑوں کو پالتے ہیں۔ اور جب فصل تیار ہوجاتی ہے تو ٹوٹیوں کو

کردئے تھے تاکہ ٹوٹیوں کے پالنے والوں کو مایوسی کا سامنا نہ ہو اور اسکا برا اثر ریشم کی صنعت پر نہ پڑے ٹوٹیوں کی قسم اول کی قیمت ۱۹۰ روپیہ فی من۔ قسم دوم ۱۶۰ روپیہ فی من اور قسم سوم ۱۴۰ روپیہ فی من تھی۔

یہ صنعت بہت فائدہ بخش ہے اور اس پر بہت تھوڑی لاگت آتی ہے۔ ریشم کے کیڑوں کے انڈے محکمۂ زراعت کی طرف سے ماہ ستمبر میں فرانس اور اٹلی سے منگوائے جاتے ہیں اور پھر انہیں چھ مہینے تک پہاڑی علاقوں میں رکھکر نمائش میں بھیج دیتے ہیں۔ جہاں اُن کو پہلے بوروں سمیت تولا جاتا ہے۔ پھر اچھی بُری قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بوروں کے وزن کرکے اور بوریوں میں بند کرکے بیمہ کرا دیا جاتا ہے۔ اس تمام انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے کافی محنت اور احتیاط برتنی پڑتی ہے۔ اور اس کا تمام بار اینفرمولا جیکل ڈیپارٹمنٹ اور اُس کے عملہ پر پڑتا ہے۔

گورنمنٹ شہتوت کے بیج اور ریشم کے کیڑوں کے انڈے بہم پہنچاتی ہے۔ کم از کم تین لاکھ پچاس شہتوت کے درختوں کی کاشت اس غرض سے کیجاتی ہے۔ اور بہت سے ذخیرے اُن کے علاوہ بھی۔ اس سال جتنے انڈے مختلف اضلاع میں پرورش کے لئے تقسیم کئے گئے تھے۔ ان کی مقدار ستر سو اونس تھی۔ کچھ انڈے آٹھ مختلف اضلاع کے ۷۰ زراعتی سکولوں میں بغرض مشاہدہ اور تعلیم بھیجے گئے تھے ایک اونس انڈوں میں سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی پرورش کے لئے بیس یا پچیس پورے قد کے شہتوت کے درختوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور ایک اونس انڈوں سے اوسطاً چھ سیر ٹوٹیوں کی پیداوار ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس وقت تک ۲۵ سیر ٹوٹیاں ایک اونس انڈوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

(از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

احمد اللہ بسوئے کعبہ رفت

خوشا وقت! ۲ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ کو جناب مولانا شیخنا احمد اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی بزیارت خانۂ کعبہ تشریف لیگئے۔ اللہ تعالےٰ مولانا ممدوح کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور بصحت وعافیت واپس لائے۔ اور آپ کے دیدار مبارک سے ہمیں محظوظ ومسرور فرمائے۔ آمین[1]۔ روانگی کے وقت صدر اسٹیشن دہلی پر عام جلسہ ہوا جس میں مولانا موصوف کے جذبات وفیوضات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور عاجز نے مندرجہ ذیل اشعار کو اسی مجمع عام میں پیش کیا۔

حمدت اللہ حمد الشاکرینا   ونمدح من لیشارك زائرینا
خصوصا سیدی المولی المعلی   ادام اللہ ظلك فادئینا
مجدد عصرہ[2] قوم کبیر   سلیم الطبع فائق کاملینا
نَدیم الخلق محمود المحاسن   یفی الناس اعنی عالمینا
جلیل القدر ذو فہم جمیل   لذی یقرب من ناصرینا
وحید العصر مفقود المثیل   یزدی البیت بیت الآمنینا
قوی جید عالم ذکی   یبث العلم بین الطالبینا
ویترکنی الکریم بلا عماد   یتیما نادرا کالسائلینا
یتیما خامن کل شیئ   بشیرا جاھد اهن جاھدینا
دعوت لحفظه فی کل ان   رقاہ اللہ شر الحاسدینا
یکون مجدہ طولا طویلا   جزاہ اللہ اجر الصادقینا

(ابونذیر محمد بشیر مبارکپوری۔ وارد حال مدرسہ رحمانیہ دہلی)

[1] آمین [2] کسی کی مدح میں اطراء منع ہے ۱۲ امیر سیالکوٹی

خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں
(منیجر)

ahmadimuslim.de

شلاق

فی تفسیر آیۃ

یوم یکشف عن ساق

پادری ٹامسن ہاول صاحب بشیر اپنے رسالہ تقویت الایمان (مطبوعہ ۱۹۱۱ء نولکشور پریس لاہور) کے صفحہ ۸ و ۹ پر لکھتے ہیں۔

"سورہ القلم ۲ رکوع ۳۸ ۔ یوم یکشف عن ساق ید عون الی السجود فلا یستطیعون ۔ جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جائینگے طرف سجدہ کے ۔ پس نہ کر سکینگے ۔ اور جب خدا کی پنڈلی کھولی جائیگی تب مومن خدا کو سجدہ کرینگے لیکن کافر و منافق اُسے سجدہ نہ کرینگے یہ پنڈلی والا خدا ضرور مجسم ہی ہوگا۔"

اقول :- سورہ القلم پارہ ۲۹ کے رکوع ۴ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون ۔ (ترجمہ)

"جسدن کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدے کے پس نہ کر سکینگے۔"

تفسیر :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کسی شخص نے یوم یکشف عن ساق کے معنے دریافت کئے تو فرمایا جب قرآن مجید میں کسی لفظ کے معنے تم سے مخفی ہوں تو اس کو شعراء عرب کے کلام میں ٹٹولو ۔ کیونکہ وہ دیوان عرب ہے ۔ کیا تم نے شاعر کا قول نہیں سنا کہ ؎

سن لنا قومك ضرب الاعناق
وقامت الحرب بنا علی ساق

ای علی شدۃ ۔ پھر فرمایا کہ وہ سختی اور شدت کا دن ہوگا۔

عرب میں کشف ساق کا اُس وقت میں اطلاق کیا جاتا ہے جب کوئی دہشت ناک اور خوفناک امر پیش آتا ہے ۔ ابن قتیبہ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی کو ایسی شدید مہم اور خوف کا بھرا ہوا واقعہ پیش آتا ہے جس میں اسے کوشش وسعی کی سخت حاجت پڑتی ہے تو وہ اپنی ساق (پنڈلی) کھول دیتا ہے ۔ پس شدت کے مقام میں کشف عن الساق کا اطلاق کرنا استعارہ تمثیلیہ ہے۔

صاحب کشاف کہتے ہیں کہ کشف ساق ایک مثال ہے جو مقام شدت میں بیان کیجاتی ہے ۔ جیسا کہ بخیل کے حال کو عدم تعبیر انفاق میں اس شخص کے حال سے تشبیہہ دیکر جس کا ہاتھ گردن میں بندھا ہوا ہو ۔ "ید مغلولۃ" بولتے ہیں۔

زمخشری کہتے ہیں کہ "کشف عن الساق" اور "ابداء عن الخدام" ایک مثال ہے جو شدت امر اور صعوبت خطب میں بیان کیجاتی ہے ۔ پس اس تقدیر پر یوم یکشف عن ساق کے یہ معنے ہونگے کہ قیامت کے دن بلا کے خوفناک امور اور غضب کی شدتیں پیش آئینگی۔"

(اعظم التفاسیر صفحت ونہم صفحہ $\frac{40}{141}$)

پادری ٹامسن ہاول بشیر کے اعتراض کے جواب کے بعد معلوم ہو کہ بائیبل میں کثیر مقامات پر ذات برحق کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو ہم انسانوں کے اعضا کے لئے بولے جاتے ہیں ۔ چونکہ خدا سے تعالےٰ جسم اور جسمانیات سے پاک ہے اس لئے وہ سب مجازات اور استعارات کہے جاتے ہیں ۔ اسی طرح قرآن شریف کی آیات کو سمجھو!۔

(حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر)

بہشتی زیور مع بہشتی گوہر

(مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی)

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے خاص تحفہ ۔ مصنف موصوف نے گھریلو زبان میں ہر مسئلہ کو نہایت خوبی کے ساتھ واضح کردیا ہے ۔ ہر مسلمان عورت کیلئے واقعی بہشتی زیور ہے روزانہ ضروریات کی تمام باتیں قریب قریب اسمیں درج ہیں ۔ قیمت ۱۱ حصوں کی صرف ۱۲؎ محصول علاوہ ۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

عصر صحابہ میں کتابت احادیث

اوپر کے بیان میں یہ جو کہا گیا ہے کہ صحابہؓ کسی تحریری بیاض کے محتاج نہیں تھے ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کوئی کتابی نسخہ جس میں احادیث نبویہ جمع کی گئی ہوں اور وہ دوسروں کو بھی تعلیم کیا جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے وقت میں ضروری نہیں تھا ورنہ اپنے اپنے طور پر حفظ سینہ کے علاوہ مکتوبی صورت میں بھی احادیث کو نگاہ رکھنا کچھ نہ کچھ عصر صحابہ بلکہ عہد رسالت میں بھی تھا ۔ عہد رسالت کا حال آپ حضرت علی حضرت عبداللہ بن عمرو ۔ حضرت خالد بن عداء وغیرہم کی تحریروں اور صلحنامہ حدیبیہ اور دعوت وتبلیغ کے خطوط سے معلوم کر چکے اب عصر صحابہ کا حال ذیل کے بیان سے سمجھ لیجئے

صحابہؓ میں سب سے زیادہ روایت چھ شخصوں کی ہے ۔ جن کو محدثین مکثرین صحابہ کہتے ہیں ۔ اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں ۔ عائشہ صدیقہؓ ۔ عبداللہ بن عمرؓ ۔ عبداللہ بن عباسؓ ۔ انسؓ بن مالکؓ ۔ جابر بن عبداللہؓ ۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی زندگی پائی ۔ اور روایت کا زیادہ موقع پایا ۔

پھر ان سب میں سے زیادہ روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے ۔ کہ ان کو اس امر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصیت سے فیض حاصل ہوا ۔ جیسے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے لئے فقاہت کی دعا کی تھی[1] ۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

ان ابا ھریرۃ قال انکم تقولون ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقولون ما بال المھاجرین والانصار

[1] صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے (سینہ مبارک) سے لگا کر کہا اللھم علمہ الکتاب ۔ خداوندا! اسکو قرآن کا علم دے ۔ (صحیح بخاری کتاب العلم ۱۲ صفحہ)

ahmadimuslim.de

لا یحدثون عن رسول اللہ بمثل حدیث ابی ھریرۃ وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواق وکنت الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علے مِلءِ بطنی فاشھد اذا غابوا واحفظ اذا نسوا وکان یشغل اخوتی من الانصار عمل اموالھم وکنت امرءًا مسکینا من مساکین اھل الصفۃ اعی حین ینسون وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یحدثہ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمع الیہ ثوبہ الا وعی ما اقول فبسطت نمرۃً علیّ حتی اذا قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقالتہ جمعتھا الی صدری فما نسیت من مقالۃ رسول اللہ تلک من شیئٍ (صحیح بخاری شروع کتاب البیوع حدیث اول)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کرتا ہے۔ اور تم یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین و انصار کا کیا حال ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم سے ابوہریرہ کی طرح (کثرت سے) احادیث روایت نہیں کرتے (سواس کا جواب یہ ہے کہ) میرے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں سودے سُلف کا شغل تھا اور میں شکم سیری پر آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ پس میں اُس وقت بھی حاضر ہوتا تھا جب وہ غیر حاضر ہوتے تھے۔ اور (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور میرے انصاری بھائیوں کو اپنے مالوں کے کام کاج کا شغل تھا اور میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین شخص تھا۔ پس (سنا ہوا) یاد رکھتا تھا جب وہ بھول جاتے تھے۔ اور ایک دن رسول اللہ صلعم نے سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ میرے بات کرنے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر اس کو اکٹھا کرکے اپنے ساتھ لگا لیوے۔ مگر یاد رکھیگا جو کچھ میں کہونگا۔ پس میں نے وہ چادر جو مجھ پر تھی بچھا دی حتے کہ جب رسول اللہ صلعم نے اپنی بات ختم کر لی تو میں نے اُسے اکٹھا کرکے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ پس مجھے رسول اللہ صلعم کی وہ بات کچھ بھی نہ بھولی"۔

حضرت ابوہریرہؓ نے اپنے کثیر الحدیث اور احفظ ہونے کی یہ وجوہات بیان کی ہیں۔

اوّل یہ کہ دیگر اصحاب اہل و عیال اور کسب و تجارت والے تھے۔ وہ ہر وقت خدمتِ نبوی میں نہیں رہ سکتے تھے۔ اس کے برخلاف میں اصحاب صفہ کے مساکین میں سے تھا۔ (جو اہل و عیال۔ گھر گھاٹ نہ رکھنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے صحن مسجد ہی میں رہتے تھے۔ اور ان کو کسب و تجارت کی بھی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ لوگوں کی گھروں سے ان کو کھانا آجاتا تھا) پس میں اکثر اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہی میں رہتا تھا۔ اور مجھے آپ سے احادیث سننے کا زیادہ موقع ملتا تھا۔

دوم یہ کہ دیگر لوگ کام کاج اور اہل و عیال کے مشاغل میں ہونے کی وجہ سے کوئی بات بھول جائیں تو بھول جائیں۔ میرا کام تو صرف علم سیکھنا اور اُسے یاد کرنا تھا۔ اور بس۔

سوم یہ کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ احادیث میں ایسا فیض حاصل ہوا کہ جو سیکھا وہ سینہ پر نقش ہوگیا۔ اور پھر بھولا نہیں۔

صحیح بخاری سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو احادیث نبویہ کا جو شوق تھا اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم تھا۔ چنانچہ انہی سے روایت ہے کہ۔

عن ابی ھریرۃ انہ قال یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیٰمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ھریرۃ ان لا یسئلنی عن ھذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث (صحیح بخاری)

"یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کس کو حاصل ہوگی تو آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے ضرور خیال تھا کہ یہ بات مجھ سے تجھ سے پیشتر کوئی شخص نہیں پوچھیگا۔ اس وجہ سے کہ میں نے تیرا شوق حدیث کی نسبت (بہت ہی) پایا۔"

سابقاً حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ذکر میں گذر چکا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ احادیث نبویہ کو زبانی یاد رکھا کرتے تھے۔ اور لکھا نہ کرتے تھے یہ اُن کی ابتدائی حالت اور عہد رسالت کی کیفیت ہے۔ ورنہ عہد رسالت کے بعد اُنہوں نے بھی اپنی روایات لکھ رکھی تھیں۔ چنانچہ خاتمۃ الحفاظ نے فتح الباری میں حسن بن عمرو بن امیہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ان کو اپنے گھر لے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے نوشتے دکھانے اور کہنے لگے (دیکھو) یہ (سب کچھ) میرے پاس لکھا ہوا (موجود) ہے[1]

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض صحابہؓ نے اپنے زمانہ میں احادیث نبویہ کو لکھ لیا تھا اگرچہ کوئی تعلیمی نصاب تیار نہ ہو سکا تھا۔ لکل اجل کتاب۔　　　(باقی باقی)

---

[1] فتح الباری جزء اول مطبوعہ دہلی کتاب العلم باب کتابت العلم زیر حدیث حضرت ابی ہریرہ ص۱۰۵ ۱۲ منہ

حیات طیبہ
حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ قیمت ۱۲ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

[illegible] حقیقت - شرک و بدعت کی تردید کتاب و سنت کی تائید۔ قیمت ۵/ (منیجر)

ahmadimuslim.de

کتاب "سیر الصحابہ" اور کتب احادیث

نمبر ۲

۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء کے پرچہ اہلحدیث میں "سیر الصحابہ" اور اسکے مصنف سے ناظرین اہلحدیث کو تعارف کرا چکا ہوں۔ اب بعض احباب کا اصرار ہے کہ جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ تھوڑا تھوڑا اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا جائے تو اچھا ہے۔ لہذا پہلی قسط ارسال ہے۔

مصنف سیر کی پہلی جرح

اول مصنف نے از صفحہ ۶۶ تا ۶۹ دکھلایا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی جب کوئی حدیث خلاف قرآن سنتے تو اسکو رد کر دیتے اور اس پر جرح کرتے تھے۔ صحابہ کی جرحیں کیا اور کیسی ہوتی تھیں۔ اور مصنف نے اسے کہاں تک صحیح سمجھا ہے اس بحث کو چھوڑ کر پہلے میں آپ ہی کی جرحوں کو دکھانا چاہتا ہوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ مصنف نے کس بھیس میں آکر مذہب اہلحدیث پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

قولہ۔ "قرآن مجید میں ہے والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم (سورہ حشر)

(ترجمہ) اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد جو لوگ آئیں وہ کہیں کہ خداوندا ہم کو معاف کر اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذر گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کینہ نہ پیدا کر اے رب ہمارے بیشک تو مہربان اور رحیم ہے۔

اس آیت کے مقابلہ میں صحیح مسلم کی وہ حدیث پڑھو جسمیں امیر معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے حضرت علیؓ پر لعن نہ کہنے کا سبب دریافت کیا ہے۔ یہ روایت باب فضائل علی میں موجود ہے اور اسکے رواۃ گو ثقہ ہیں تاہم کمزور ہیں"۔ (صفحہ)

اقول وباللہ التوفیق:- فاضل مصنف کی یہ پہلی جرح ہے جس میں آیت کریمہ مع ترجمہ اور صحیح مسلم کا حوالہ لکھکر چھوڑ دیا ہے۔ معلوم نہیں آپ کو آیت موصوفہ و صحیح مسلم کی روایت میں کیا معارضت نظر آئی جسکو ظاہر نہیں کیا۔ اور آیت کریمہ کا ترجمہ لکھنے میں بھی چالاکی سے کام لیا ہے کہ خبر کو انشا بنا دیا ہے سورہ حشر میں آیت موصوفہ سے قبل مال فئے کا بیان مذکور ہوا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مال فئے مال غنیمت کی طرح مجاہدین پر تقسیم نہ ہوگا۔ بلکہ بیت المال میں رہیگا اور اس میں اللہ و رسول کا حق ہے اور مہاجرین و انصار و جملہ مسلمانوں کا بھی حق ہے۔ پھر انصار و مہاجرین اور اُن کے بعد کے مسلمانوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ مہاجرین و انصار کے بعد کے مسلمانوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ کہینگے "اے رب ہمارے تو ہم کو اور اُن بھائیوں کو جو ہم سے ایمان میں سبقت کر چکے ہیں بخشدے اور ہمارے دل میں اُن کی طرف سے کچھ کینہ مت کر"۔

شاید اسی لفظ کینہ سے مصنف نے آیت و روایت مذکورین میں تعارض سمجھا ہے۔ لیکن یہ مصنف کے عدم تدبر یا تعصب کا نتیجہ ہے ورنہ کچھ معارضت نہیں ہے۔ آیت موصوفہ میں صرف یہ مذکور ہے کہ مومنوں کی یہ آرزو ہوگی۔ اللہ تعالے کی طرف سے یہ وعدہ نہیں ہے کہ مومن کے دل میں کسی مومن کی طرف سے کسی قسم کا کینہ و بغض نہ ہوگا۔[1]

اب صحیح مسلم کی روایت کو دیکھئے۔ اول تو اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں کچھ کینہ و بغض تھا۔ بلکہ صرف یہ مذکور ہے کہ امیر معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے حضرت علی پر لعن نہ کرنے کا سبب دریافت کیا کیونکہ رافضیوں و خارجیوں کے فرقے بن چکے تھے اور ہر ایک مدح و ذم و سب و شتم میں غلو کر رہے تھے۔ اسکے جواب میں سعد بن وقاصؓ نے حضرت علی کے فضائل صحیحہ بیان کئے۔ اور یہی غرض امام مسلم کی اس روایت کے بیان کرنے سے ہے۔ صحابہ کرام آپس میں ایکدوسرے پر لعن طعن نہ کرتے تھے۔ اور نہ اس روایت سے ثابت ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ حضرت علیؓ و امیر معاویہؓ میں سیاسی لڑائیاں ہوئیں۔ اور ضرور ہوئیں جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ الا من سفہ نفسہ۔ اور ان لڑائیوں کے سبب سے آپس میں کدورت کچھ ضرور رہتی۔ اسی لئے تو اللہ تعالے نے سورہ اعراف کے پانچویں رکوع میں فرمایا ہے ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔ یعنی ہم مومنوں کو جنت میں داخل کرنے کے وقت آپس کے کینے و بغض سے دل صاف کر دینگے۔

اور اس سے بھی زیادہ واضح سورہ الحجر کے چوتھے رکوع میں ملاحظہ فرما دیں۔

ان المتقین فی جنٰت وعیون ادخلوھا بسلٰم اٰمنین ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

(یعنی) تحقیق پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں ہونگے کہا جاویگا اُن کو کہ داخل ہو اُس میں ساتھ سلامتی کے امن سے اور نکال ڈالینگے ہم جو کچھ اُن کے سینوں میں ہے کینہ سے۔ ہو جائینگے وہ بھائی بھائی بلند تختوں پر آمنے سامنے"۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ" میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) اس کے مصداق ہیں۔ پس اب تو صحیح مسلم کی روایت قرآن کے معارض نہ ٹھیری۔ فافہم وتدبر۔　　(باقی آئندہ)

(ابو النعیم عبد الرحیم عفی عنہ۔ کھرہانواں ڈاکخانہ مدنپور (ضلع گیا)

[1] مومنوں میں آپس میں مخالفت و عداوت کا ہونا مناسب تو نہیں لیکن واقعہ میں ان کا وجود ممکن بلکہ واقع ہے اور قرآن نے باوجود مخالفت کے دونوں فریق کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا "وان طائفتان من المومنین اقتتلوا۔ الآیۃ (حجرات پ ۲۶) (مدیر سیالکوٹی)

کھلی چٹھی

بخدمت مولانا ابوالجلال صاحب ندوی

ناظرین کرام! قبل ازیں کہ میں مولانا کی خدمت میں کچھ عرض کروں آپ حضرات سے ان کا تعارف کرا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ ضلع اعظم گڈھ کے ایک مشہور موضع چریاکوٹ کے باشندوں اور دارالمصنفین اعظم گڈھ کے خاص کارپردازوں اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سندیافتوں میں سے ایک ممتاز اور بہترین شخصیت ہیں۔ گذشتہ رمضان المبارک میں آپ سے صلوۃ تراویح کے متعلق کچھ گفتگو ہوئی تھی جس کا تذکرہ عنقریب میرے خطوط میں آنے والا ہے۔ بغور ملاحظہ کریں۔

پہلا مکتوب مولانا المکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ غالباً آپ کو ۸۔اپریل ۱۹۲۶ء والی وہ گفتگو جو صلوۃ تراویح کے متعلق شب کے وقت شیخ قربان علی صاحب رئیس اعظم گڈھ کے دولت خانہ پر ہوئی تھی یاد ہوگی۔ جس میں آپ نے بڑے زوردار الفاظ میں یہ دعوے کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"نماز تراویح آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم کے ابتدائی عہد تک ۸ رکعت ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عمر فاروق نے اخیر عمر میں بجائے آٹھ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی۔ اور میں اس کا ثبوت صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے دے سکتا ہوں"

میں نے جب اسکا ثبوت طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسوقت تو میں کہیں جا رہا ہوں اور ۴۔شوال تک واپس آؤنگا۔ پھر اس کے بعد آپ سے ملنے کا موقع نہ ملا۔ اور میں دہلی بغرض تحصیل علم چلا آیا۔ لہذا اب یہاں سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جناب والا اس طویل مدت میں کافی تیاری کے بعد اب مجھے تسلی بخش جواب عنایت فرمائینگے یعنی آپ اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے صاف طور پر صحیح روایت انہی الفاظ کے مصداق و مضمون کو اسطرح پر دکھلائیں کہ پھر کسی حق جو کو کسی قسم کی رد وکد کی گنجائش نہ رہے اور واضح طور پر الفاظ حدیث سے یہ معلوم ہوجائے کہ حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی۔

اگر اس خط کشیدہ عبارت کے ثبوت میں آپ نے کسی قسم کی تاویل یا اقوال رجال کو دخل دیا تو میں یہ سمجھنے پر مجبور ہونگا کہ آپ اپنے دعوے کے اثبات میں قاصر رہے۔ برائے مہربانی فوراً جواب سے مطلع فرمائیے۔ یا کم ازکم اس کی رسید سے تو ضرور آگاہ کیجیئگا۔ ورنہ پھر میں ایک رجسٹرڈ خط روانہ کرونگا۔ اور پھر ان خطوط کو بذریعہ اخبار کے علماء کے پیش نظر کرونگا۔ لہذا خوب محقق کرکے عالمانہ رنگ میں تحریر فرمائیے۔ میں اسکی تحقیق کیلئے بہت مستعد اور آپ کی تحریر و دلائل کے مطالعہ کا مشتاق ہوں۔ فقط والسلام۔

نذیر احمد مبارکپوری ۳۰۔اپریل۔

اس کے جواب کے انتظار ہی انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں۔ بالآخر مایوس ہوکر حسب وعدہ دوسرا خط رجسٹرڈ روانہ کیا۔ وہو ہذا۔

دوسرا مکتوب از نذیر احمد مبارکپوری۔

بخدمت مولانا المکرم ابوالجلال صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ قبل ازیں ۳۰۔اپریل کو میں نے ایک ملفوف خط آنجناب کی خدمت میں ارسال کیا ہے جس میں میں نے آپ کی ۸۔اپریل والی گفتگو متعلقہ صلوۃ تراویح کو یاد دلاتے ہوئے یہ گذارش کی ہے کہ مہربانی فرماکر اپنے دعوے کے الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی صحیح حدیث سے اس کا ثبوت دیں کہ "حضرت عمر نے اخیر عمر میں بجائے ۸ رکعت کے ۲۰ رکعت مقرر کردی" اسکے اثبات میں کسی قسم کی تاویل علماء اور اقوال فقہاء کو ہرگز دخل نہ دیں۔ کیونکہ ؎

ما الجحدیثیم دغا را نشناسیم
باب الحیل ایں فقہا را نشناسیم

بلکہ صراحۃً الفاظ حدیث سے عبارت خط کشیدہ کا مفہوم ظاہر ہوجائے۔ ورنہ آپ یاد رکھیں کہ اسکی خلاف ورزی آپ کے عجز کی بین دلیل ہوگی۔ کما لا یخفی علی من یعرف قواعد المناظرۃ۔

مگر مجھے افسوس بلکہ تعجب ہے کہ جناب نے اس کے ثبوت میں ایسا معنی خیز سکوت کیوں اختیار فرمایا؟ شاید آپ پہلے خط کے متعلق عدم وصولی کا حیلہ کریں اسلئے کافی تاخیر کے بعد آج اتمام حجت کے طور پر رجسٹرڈ مکتوب روانہ کر رہا ہوں تاکہ آپ کا یہ آخری حربہ بھی کند بلکہ پارہ پارہ ہوجائے ؎

نازک کلامیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

(مرسلہ نذیر احمد - ۱۴ - مئی ۱۹۲۶ء)

اس مکتوب کو بھی ارسال کئے ہوئے ایک ہفتہ ہوچکا ہے۔ مگر سبحان اللہ قابل داد ہے آپ کا جمود - اور لائق ستائش ہے آپ کا سکوت۔ اسپر بھی آپ کی حمیت مذہبی کو غیرت نہ آئی اور حمایت حنفیت کا جوش پیدا نہ ہوا۔ ہو کیونکر؟ جبکہ اسپرٹ ہی ختم ہوچکی ہے اور وہاں بجز عوام کالانعام کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے دلائل و تحقیق سے کوئی تعلق نہیں۔

لہذا بذریعہ تحریر ہذا میں آپ کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اگر آپ کے دعوے میں ذرہ برابر بھی صداقت ہے تو للہ اسکو دلائل و براہین سے مزین فرماکر عالم ظہور میں لائیے۔ لیکن جواب لکھتے وقت ان شرائط کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

(۱) چونکہ آپ کا دعوے ہے کہ میں صحیحین کے علاوہ تمام کتب احادیث سے اسکو ثابت کرسکتا ہوں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے آپ صحاح ستہ میں سے کسی ایک کتاب سے کوئی ایک ہی حدیث پیش کریں

(۲) صحاح ستہ کے علاوہ جو حدیثیں پیش کیجائیں ان کی اسناد بھی ساتھ ہی معہ حوالہ کتب ذکر کردیں۔

(۳) احادیث صحیحہ کے الفاظ سے بلا تاویل و تفسیر دعوے کی وضاحت ہو رہی کہ جسے ایک عام عربی دان بھی بغیر کسی تکلف کے سمجھ سکتا ہو۔

(۴) اگر کسی اخبار وغیرہ میں جواب شائع کریں تو اس کا ایک پرچہ میرے پاس بھی مرحمت فرمائیں۔ یا کم ازکم

بذریعہ کارڈ اسکی اطلاع ہی دیدیں۔ تاکہ میں اس پرچہ کو قیمتاً منگالوں۔ لیکن ہاں یاد دلائے دیتا ہوں کہ

سہ سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(نذیر احمد مبارکپوری متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

مافی الضمیر

(از حکیم مولوی عبد اللہ صاحب داتوی ساکن چھیلاں علاقہ چکار۔ گورنمنٹ کشمیر)

حافظ فضل الرحمن صاحب سکرٹری انجمن اہلحدیث لالہ موسےٰ۔ زاد اللہ من فضلہ فضلاً ومن رحمتہ رحمۃً۔

سہ دارم از زلف سیاہت گلہ چندانکہ مپرس
کہ چناں زو شدہ ام بے سر و ساماں کہ مپرس

السلام علیکم۔ آپ کی تحریر اخبار دیکھتے ہوئے نظر پڑی۔ ہر ایک صاحب اپنے مافی الضمیر کو ہی ترجیح دیا کرتا ہے جو کچھ بہ نسبت مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم اور خاندان غزنویہ کے زیب تحریر ہوا پایۂ اعتدال سے بہت ہی بعید اور ناموزوں ہونے میں ممتاز تھا۔ "لا تعثوا فی الارض مفسدین" اور "الفتنۃ اشد من القتل" کے مصداق ایسے حضرات ہوئے

سہ جب مسیحائے زمانہ دشمن جاں ہو تو پھر
کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

علمی اور عملی شرعی روشنی کا اثر ہندوستان اور پنجاب کیا بلکہ عرب تک پہنچا اسی خاندان کی بدولت[1] مولانا ابو المکارم و ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب زاد برکاتہ امرتسری بیشک و شبہہ اپنی فوقیت میں ممتاز ہیں اور میں بھی مداح ہوں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ غزنویہ مرضیہ کی کسر شان کو موجب ترقی پایۂ مولوی ثناء اللہ صاحب تصور کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مولانا مولوی فاضل صاحب امرتسری ہر چند ہی برخلاف خاندان مذکور کے کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب کسی موقعہ پر اُن کے روبرو اس خلاف کے پیرایہ میں ذکر شروع ہو جائے تو باتوں میں ہی دل لگیاں کرتے ہوئے رفع دفع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایام خلاف (مابین مولانا جناب قاضی عبد الاحد صاحب خانپوری کے اور مولوی فاضل صاحب کے) میں پیر مہر شاہ گولڑوی نے موقعہ پاکر مولوی فاضل صاحب امرتسر والوں کو امداد دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو جواباً مولانا مولوی فاضل صاحب نے فرمایا "ہم اہل حدیث اگرچہ آپس میں کیسے ہی مخالف کیوں نہ ہو جائیں۔ پھر بھی ہم کو تم باقی لوگ متحد تصور کیا کرو[2]۔" او کما قال۔

میں کہتا ہوں آفریں! واقعی نامندگان قوم ایسے ہی دور اندیش اور کریم الطبع ہوا کرتے ہیں۔ جیسے کہ مولانا امرتسری صاحب ہیں۔ زاد اللہ حیاتاً وحسناً۔ اور یہ شرف کسی کے ماننے نہ ماننے پر موقوف نہیں۔ بلکہ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ سہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مولوی حافظ صاحب سکرٹری لالہ موسوی (میں بھی شامل ہوں) جیسے صاحبان کی عملی طرز کے واسطے "وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما"۔ الآیۃ وغیرہ (پ ۲۶ رکوع ۱۳) وارد ہیں۔ کئی دفعہ نظر سے گذری ہوگی۔ تدبر فرمایئے۔ ہر دو طائفہ مومنین میں شامل ہیں[3]۔

باوجود تنازعہ کے جائے غور یہ ہے کہ جو صاحبان مورد خطاب فاصلحوا کے ہیں طیش پکھیتی کے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر جوں دوڑتے ہیں اصلحوا کے بندرگاہ سے گذرتے ہوئے قاتلوا التی تبغی پر جا لنگر کرتے ہیں۔ پھر کمال تعجیل کے باعث قاتلوا ہی قاتلوا نظر آتا ہے۔ تبغی کی جانب از روئے حقیقت توجہ کی فرصت ہی نہیں رہتی۔ سبحان اللہ اتحاد اور اتفاق کے متعلق وہ جانفشانیاں اور عمل کے وقت یہ دست افشانیاں سہ

دگر بصید حرم تیغ بر مکش زنہار
وز آنچہ با دل ما کردۂ پشیماں باش

والسلام

[1] حسن ظنی میں غلو سمجھا ہے۔ نیز یہ کہ اسلام میں گدی پرستی تو کوئی شئے نہیں۔ شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ آنحضرت صلعم کو قرب ہے۔ ان کی موجودگی میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب کیوں ہوا۔ شعر
ہنر بنما اگر داری نہ جوہر۔ الخ
اسلامی اصول کو ملحوظ رکھکر کہا گیا ہے ۱۲ میر سیالکوٹی

[2] کاش ایسے خیالات دوسری طرف سے بھی ہوں ۱۲

[3] اس آیت کے حکم فاصلحوا پر تو بہت دفعہ عمل ہو چکا۔ امرتسر میں بھی صلح ہوئی۔ مدراس میں بھی ہوئی۔ مگر ہو ہو کر ٹوٹ جاتی رہی۔ اس کے دوسرے حکم فقاتلوا کی عدم تعمیل کا حساب حکم والا خود لیگا۔ واللہ الہادی۔ ۱۲ میر سیالکوٹی۔

(آریہ مشن)

مخنث کی جورو

سہ خدا کے فضل سے بیوی میاں دونوں مہذب ہیں
حجاب اُنکو نہیں آتا۔ اُنہیں غصہ نہیں آتا

"مخنث وغیرہ کو شادی کرنے کی خواہش ہو تو شادی کرکے حسب لیاقت اُس عورت میں بیٹا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔"

(منوشاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳)

خاکسار:- دیکھی ناظرین آپنے شاستر کی پاک اور پوتر تعلیم۔ کہ مخنث جو بالکل نامرد ہوتا ہے اُسکو شادی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ جو شادی کرکے حقوق زن و شوئی قطعی ادا نہیں کر سکتا۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ وہ دوسرے کے نطفہ سے بیٹا پیدا کرا کے اُس بیٹے کو حصہ دیوے۔

کیوں صاحب! یہ کسی شریف کی غیرت خواہ وہ مخنث ہی ہو کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ وہ سامنے موجود ہو اور اُس کی عورت پر دوسرا شخص قبضہ کرکے کافی طور سے محنت کر رہا ہو۔ اور وہ بے غیرت اُسکو دیکھتا رہے شرم شرم۔ شرم۔

اور ملاحظہ کیجئے! اگر کوئی بیحیا مخنث ایسا کرے بھی کہ شادی کرے اور اپنی عورت کو بیٹا پیدا کرانے کی غرض سے دوسرے کے سپرد بھی کر دے اور اُس عورت کے لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں اور لڑکا نہ ہو تو

ahmadimuslim.de

اُس مخنث اور اُس کی عورت کو عجیب پریشانی کا مقابلہ ہوگا کہ راتدن محنت بھی کی اور کرائی اور نتیجہ بھی نہ ملا۔ اور اگر اُس عورت کے کوئی بچہ ہی پیدا نہ ہوا تو عجیب لطف رہیگا۔

اب ملاحظہ کیجئے دوسرا موقعہ۔ منوجی مہاراج کیا فرماتے ہیں۔

"جس طرح گئو۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ لونڈی۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ۔ ان میں بچہ پیدا کرانے والا بچہ کو نہیں پاتا۔ اسی طرح دوسرے کی عورت میں اولاد پیدا کرنیوالا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹ اشلوک ۴۸)

"جو دوسرے کے کھیت میں بیج بوتے ہیں وہ اُس کے پھل کے مالک نہیں ہو سکتے اسی طرح دوسرے کی عورت سے اولاد پیدا کرانے والا اولاد کا مالک نہیں ہوتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۴۹)

"دوسرے کی گئوؤں میں دوسرے کا بیل بچھڑا پیدا کرے تو گئو کا مالک اُن بچھڑوں کو پاتا ہے اور بیل کا نطفہ بے فائدہ جاتا ہے۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۵۰)

"اسی طرح دوسروں کے کھیت میں تخم ڈالنے والا مالک کھیت کا کام کرتا ہے اور اُس کے پھل کو نہیں حاصل کر سکتا۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۵۱)

خاکسار:۔ اگر کوئی شخص ادھیائے ۹ کے اشلوک من ابتدائے ۴۸ لغایت ۵۱ کو دیکھتا ہے تو وہ مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اقرار نہیں کرتا۔ اور وہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں بیج بو کر کیا کرونگا جبکہ اُس کا مجھ کو پھل ہی نہیں ملیگا۔ تو اندریں صورت مخنث صاحب اپنی عورت کو ہر ایک کے پاس واسطے تخم ریزی کے لئے پھرینگے۔ اور کوئی تخم ریزی پر رضامند نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی آنکھوں کا اندھا اور جسم کا موٹا تازہ پھنس بھی گیا۔ اور عورت نے مخنث کو تعلیم مندرجہ ذیل سنائی کہ میں تو اس غیر مرد کے ساتھ ملاپ نہیں کرتی۔ دیکھو منوجی کا فرمان

"دوسرے مرد کے ساتھ جماع کرنے سے عورت دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے۔ اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے۔" (منوشاستر ادھیائے ۹۔ اشلوک ۳۰)

خاکسار:۔ تو اب فرمائیے کہ وہ مخنث غریب کیا کرے۔ اگر وہ اپنی عورت کو دوسرے کے سپرد نہ کرے تو اپنے آپ کیا کرے؟ جبکہ وہ خود ہی عضو معطل ہے۔ اگر وہ دوسرے کے سپرد کرتا ہے تو اُس کی بے غیرتی اور بے عزتی کی کوئی حد باقی نہیں رہتی۔ اور اگر وہ اس بے عزتی کو بھی گوارا کرتا ہے تو بموجب ادھیائے ۹۔ اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے رو سے اُس کی عورت کے ساتھ ہم بستر ہونے کو کوئی شخص رضامند نہیں ہوتا۔ اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں دوسرے کے کھیت میں کیوں تخم ریزی کروں۔ جبکہ مجھ کو اُس کا پھل نہ ملے۔

اگر ایسا بھی ممکن ہو جائے کہ کوئی شخص جو عالم تجرد میں ہو اور وہ منوشاستر کی تعلیم کے خلاف تخم ریزی پر رضامند بھی ہو جائے۔ تو اب عورت تخم ریزی کرانے پر رضامند نہیں۔ وہ یہ عذر پیش کرتی ہے کہ میں تو دنیا میں ذلت نہیں گوارا کرتی۔ اور بعد مرنے کے بھی میں گیدڑی کا قالب نہیں حاصل کرتی غرض کہ معاملہ نہایت پیچیدہ ہے مخنث بیچارہ عجیب مصیبت میں مبتلا ہے۔

اب غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اگر کوئی شخص مخنث کی عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کا قصد کرے تو وہ ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر اپنا مطلب پورا کر سکتا ہے۔ اور جو عورت مذکورہ یعنی مخنث کی عورت کے ساتھ تعارف نکرنا چاہے وہ ادھیائے ۹ کے اشلوک ۴۸ لغایت ۵۱ کے بموجب انکار کر سکتا ہے اور اگر عورت بھی اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے سے ملاپ کرنا چاہے تو وہ بھی ادھیائے ۹۔ اشلوک ۲۰۳ کو پڑھکر غیر مرد کے پاس جا سکتی ہے۔ اور اگر وہ دوسرے مرد کے پاس جانے سے انکار کرے تو وہ ادھیائے ۹۔ اشلوک ۳۰ کو پڑھ کر انکار بھی کر سکتی ہے۔

کیسی عمدہ تعلیم ہے۔ اور کیسا اچھی دوکانداری ہے۔ زیادہ تشریح کرنا باعث شرم ہے۔ ایسے مذہب میں نجات کا راستہ لوگ بتاتے ہیں۔ ادھیائے ۹ اشلوک ۲۰۳ بھی نیوگ کا چھوٹا بھائی ہے۔ باقی پھر ملینگے اگر خدا لایا ؎

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کی زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے کس کے گھر ملے

(منشی محمد داؤد خان ناولسٹ از سنبھل ضلع مراد آباد)

حق پرکاش

اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ اعتراضات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک "حق پرکاش" کا جواب الجواب نہ ہو سکا۔ اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت اعلےٰ قیمت عہ

الہامی کتاب

مولانا صاحب مدظلہ اور ماسٹر آتما رام کا مباحثہ۔ جسمیں فریقین نے وید اور قرآن شریف کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت عہ

(منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگائیں)

... آریہ دھرم کے اصول متعلقہ نکاح کے نقائص اور اسلامی طریق نکاح کی فضیلت۔ قیمت ۵ / (منیجر)

ملکی مطلع

آزادیٔ ریف کا خاتمہ

دول یورپ کی بیماری جوع الارض کا یہ تقاضا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے تمام دنیا پر اُن کا قبضہ ہوجائے لیکن چونکہ ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کرۂ ارض کا زیادہ سے زیادہ حصہ اُس کے قبضہ میں آئے اسلئے رات دن وہ اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے جوڑ توڑ کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔

اس مقصد کو آسان سے آسان طریقہ سے حاصل کرنے کیلئے وہ ایسی ایسی چالیں چلتے ہیں کہ شیطان بھی انہیں دیکھ کر پانی پانی ہوجائے۔ دھوکا۔ فریب۔ طمع زر۔ اہالیان ملک میں نفاق انگیزی۔ ریا کاری۔ غرضیکہ کوئی ایسا حربہ نہیں جو وہ استعمال نہ کرتے ہوں۔

جب کسی ملک پر دول یورپ میں سے کسی کا دانت ہوتا ہے تو سب سے پہلے وہ اُس ملک کی تجارت پر قبضہ کرتی ہے۔ پھر اپنے حریفوں سے اس کے معاملہ میں اندر ہی اندر خفیہ معاہدہ کرکے اس ملک کو اپنے لئے مخصوص کرلیتی ہے۔ اور رشوت میں اُسی کسی دوسرے ملک پر قبضہ کرنے کی اجازت دیدیتی ہے۔

دول یورپ کے ان خفیہ معاہدات کی ایک مثال مصر و مراقش کا معاملہ ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں میں مصر کے قبضہ کے لئے مدت تک کشمکش رہی لیکن آخر فیصلہ یہ ٹھہرا کہ انگریز مصر پر قبضہ کرلیں اور فرانسیسی اسکے بدلے میں مراقش کو ہضم کرجائیں جس پر دونوں کا اتفاق ہوگیا۔

انگریزوں کی طاقت زبردست تھی ان سے کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ اُنہوں نے تو مصر پر قبضہ کرلیا لیکن مراقش پر قبضہ کے دوران میں فرانس کے مقابلہ پر ہسپانیہ آڈٹا۔ اُس نے دعویٰ کیا کہ مراقش چونکہ ہسپانیہ سے زیادہ نزدیک ہے اسلئے اس ملک پر اس کا زیادہ حق ہے۔ فرانس نے اس حریف کو مقابلہ پر دیکھکر یہی غنیمت سمجھا کہ "دہان سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"۔ ایک عہد نامہ کے ذریعہ مراقش کا ایک حصہ ہسپانیہ کیلئے وقف کردیا گیا۔

فرانس کے پاس زبردست افواج تھیں۔ سامان حرب کے گودام بھرے ہوئے تھے۔ کافی سے زیادہ جنگی جہاز تھے۔ زر و مال کی افراط تھی۔ عیاری اور مکاری میں یورپ کی کوئی قوم اُس سے بڑھکر نہ تھی۔ اُس نے چند ہی سال میں اپنے حصہ کے ملک پر ہر قسم کے حربہ سے کام لیکر قبضہ کرلیا۔ لیکن ہسپانیہ جو کہ ابھی خود نیم مہذب ہے۔ اور جس کے پاس فرانس کی طرح کافی زر و مال۔ زبردست جنگی بیڑہ اور بہت بڑی افواج نہ تھیں اپنے حصہ کے مراقش پر پوری طرح قابض نہ ہوسکا۔ اُس کے حصہ میں جو ملک آیا تھا اُس میں ایک علاقہ کا نام رَیف ہے۔ ریف ہندوستان کے سرحدی آزاد علاقہ کی طرح پہاڑی ہے۔ اور وہاں کے قبائل ہمارے سرحدی قبائل کی طرح جنگجو ہیں۔ وہ ہسپانیہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ہسپانیہ نے اپنی تمام جنگی طاقت۔ تمام زر و مال۔ اور تمام مکاریاں اور عیاریاں خرچ کردیں لیکن وہ ریف پر قابض نہ ہوسکا۔ غازی محمد بن عبد الکریم جو ہسپانیہ ہی کا تعلیم یافتہ تھا قبائل رَیف کی رہنمائی کیلئے آموجود ہوا۔

غازی محمد بن عبد الکریم کی رہنمائی میں قبائل ریف نے سالہا سال تک ہسپانیوں کو شکستیں دیں اور ایسی سخت شکستیں کہ اُس ریف سے واپسی کا اعلان کردیا۔ ہسپانیہ کی شکستوں نے مراقشیوں میں آزادی کی ایک روح پھونکدی۔ اور اس کا اثر فرانسیسی حلقہ اثر میں بھی نظر آنے لگا۔ نیز اُس حصۂ ملک کو ہضم کرنے کیلئے فرانس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ جس کو غازی محمد بن عبد الکریم نے ہسپانیہ کے گلے سے اُگلوا لیا تھا۔ غازی محمد بن عبد الکریم فرانس سے لڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن فرانس کی نیت خراب تھی۔ اُس نے علاقہ ریف میں پیشقدمی کرنے کے احکام فوجوں کے نام جاری کردئیے۔ آخر غازی موصوف نے "تنگ آمد بجنگ آمد" کے اصول پر فرانسیسی فوجوں کا مقابلہ کرکے اُنہیں بھی ایسی شکست فاش دی کہ فرانسیسی کمانڈر مارشل لیاٹی کو اس عہدہ سے سبکدوش ہونا پڑا۔

فرانس نے اپنے بہترین فوجی قائد جنرل پیٹین کو اس مہم کے سر کرنے پر مامور کیا۔ لیکن جنرل موصوف کی تمام جد و جہد کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اُس علاقہ کو بھی سر نہ کرسکا جو کہ فرانسیسی فوجوں نے کھو دیا تھا۔ اور اس نے اعلان کیا کہ میرا کام ختم ہوگیا ہے۔ اب محمد بن عبد الکریم سے سیاسی مدبر سمجھ لیں

ہم شروع میں لکھ چکے ہیں کہ دول یورپ کے بیشمار سیاسی حربوں میں سے ایک حربہ "نفاق ڈلواؤ اور فتح کرو" کا بھی ہے۔ فوجی طاقت کے ساتھ ساتھ عیاری۔ مکاری اور منافقانہ طاقت بھی کام کررہی تھی۔ ہر قوم اور ہر ملک میں غدار اور طامع شخص ہوا کرتے ہیں۔ اگر مراقش سے غریب ملک میں بھی ایسے لوگوں کا وجود ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

فرانسیسیوں نے غدار قبائل پر زرپاشی کی اور اُنکے ذریعہ برسرپیکار قبائل کو لالچ دیکر امیر محمد بن عبد الکریم کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ جاہل قبائل فرانسیسی پروپگنڈا سے مرعوب اور زر کے لالچ میں پھنسکر اپنے ملک اور قائد اعظم سے غداری پر آمادہ ہوگئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بہادر اور سرفروش مجاہد جس کو فرانس اور ہسپانیہ کی متفقہ فوجیں شکست نہ دے سکی تھیں انکی ریشہ دوانیوں کے سبب مغلوب ہوگیا اور اُس نے فرانس کے سامنے ہتھیار ڈالدئے۔

امیر محمد بن عبد الکریم کی اطاعت سے ایک چھوٹی سی آزاد اسلامی سلطنت کی آزادی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور گو بعض قبائل ابھی تک فرانس و ہسپانیہ سے برسرپیکار ہیں لیکن جو اتفاق و اتحاد کی برکت تھی وہ مفقود ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ قبائل بھی چند ہی روز میں دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا شکار ہوکر مطیع و منقاد ہوجائینگے۔ اور ریف کی سربلندی اور شجاعت۔ ذلت اور بزدلی میں مبدل ہوجائیگی جیسا کہ ہم یورپ کی زیر نگیں مفتوح قوموں میں دیکھتے ہیں۔ انا للہ۔

ahmadimuslim.de

سوراجیہ کی پہلی قسط

ہم کسی گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ ہم سوراجیہ کے حامی ہیں۔ لیکن جس سوراجیہ کا آجکل ہندو خواب دیکھ رہے ہیں وہ وہ سوراجیہ نہیں جس کا تصور مسلمانوں کے دماغ میں ہے۔ مسلمان مساوات چاہتے ہیں۔ آزادی چاہتے ہیں۔ وہ غلامی کے طوق کو اُتار پھینکنا چاہتے ہیں۔ اور یہی پہلے سوراجیہ کا مفہوم تھا۔ لیکن جب سے سماجیوں کی رہنمائی میں ہندو قوم نے سوراجیہ کا خاکہ بدلا ہے اُسی وقت سے یہ حالت ہوگئی ہے کہ ہندؤوں کے مفروضہ سوراجیہ سے مسلمان خوف کھانے لگے ہیں۔ اور اُنہیں واقعات سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہندو سوراجیہ میں مسلمانوں کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوگی جو کہ آریوں کے راجیہ میں شودروں کی رہی ہے۔

ہم گذشتہ اشاعتوں میں کئی ایسے واقعات لکھ چکے ہیں۔ اب ایک نیا واقعہ سنئے اور بدقسمت ہندوستان کی قسمت پر خون کے آنسو بہائیے۔

کلکتہ کارپوریشن کے میئر یا صدر ایک ہندو بزرگ ہیں جو صحیح طور پر سوراجی واقع ہوئے ہیں۔ اُن کی حب وطن اور غیر جانبداری مسلمہ ہے۔ اُن کے نائب مسٹر سہروردی ایک مسلمان ہیں۔

جب سے کلکتہ میں ہندو مسلم فساد کی وبا پھیلی ہے کارپوریشن کے ہندو ممبر ہاتھ دھو کر اُسکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اُنہیں اس عہدہ سے ہٹا دیا جائے۔

کلکتہ کی کارپوریشن (میونسپلٹی) میں ہندو ممبران کی اکثریت ہے اس سے فائدہ اُٹھا کر اُنہوں نے پہلے تو ایک چٹھی ۲۲ ممبروں کی دستخطی میئر کے پاس بھیجی کہ انہیں اس عہدہ سے برطرف کر دیا جائے۔ پھر ایک رزولیوشن پاس کیا کہ اُن کے جرموں کی تحقیقات ایک کمیٹی کے ذریعہ کی جائے۔

مسٹر سہروردی نے اس کمیٹی کی اس بنا پر مخالفت کی کہ اسکے ممبر وہی لوگ ہیں جو پہلے ہی سے مسٹر موصوف کے خلاف اپنے عناد کا اظہار کر چکے ہیں۔

آپ نے کہا کہ چونکہ جو شہادتیں اس کمیٹی میں پیش ہونگی اُن میں جھوٹ بولا جائیگا۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں اُن کی تحقیقات قانونی عدالت میں کیجائے تاکہ جھوٹے گواہوں پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا جا سکے۔ اور کہا کہ میرا اسکے سوا اور کچھ قصور نہیں کہ میں مسلمان ہوں۔"

طوطی کی صدا نقارخانہ میں کون سنتا ہے۔ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کر دیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسٹر سہروردی بیک بینی و دو گوش ہندؤوں کی رواداری کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

یہ ہے مسلمانوں کیلئے سوراج کی پہلی قسط۔

سیاسیاتِ مصر

ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ سعد زاغلول پاشا کی جماعت انتخاب میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اور اس اکثریت کے ساتھ کامیاب ہوئی ہے کہ دوسری پارٹیوں کے ممبر پارلیمنٹ میں خال خال نظر آئینگے۔

پہلے خیال تھا کہ سعد زاغلول پاشا بوجہ بیماری اور کبر سنی وزارت عظمٰے کے عہدہ کو قبول نہ کرینگے اور عدلی پاشا لبرل پارٹی کے لیڈر کو وزارت عظمٰے سنبھالنے کیلئے ترغیب دینگے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے خود قلمدان وزارت سنبھالنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

زاغلول پاشا کی اس کامیابی نے برطانیہ میں ہلچل ڈالدی ہے۔ اور برطانی اخبار برابر سعد زغلول کی گفت وشنید نے برطانیہ کو آتش زیر پا کر دیا ہے کیونکہ اس گفت وشنید میں سعد زغلول نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ہو بہو وہی ہیں جو پہلے زمانہ وزارت میں تھے۔ حکومت برطانیہ زاغلول پاشا سے یہ چار مطالبات منوانا چاہتی ہے۔

(۱) سوڈان پر برطانیہ کا حق تصرف تسلیم کر لیا جائے

(۲) نہر سویز برطانیہ کی زیر حفاظت رہے۔

(۳) مصر میں غیر ملکی اشخاص کی جان و مال کا تحفظ برطانیہ کے ذمہ ہو۔

(۴) مصر کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے کا استحقاق برطانیہ کو حاصل رہے۔

سعد زاغلول ان مطالبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ان سے تو مصر برطانیہ کا غلام ظاہر ہوتا ہے بلکہ سعد زغلول تو برطانیہ سے اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ وہ اپنی افواج کو مصر سے واپس بلا لے۔

ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر سعد زغلول اسی پر مُصر رہا کہ وہ وزارت خود مرتب کریگا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ برطانیہ مصر کی آزادی کا اعلان واپس لے لے"۔

ایک فرانسیسی مدبر نے بھی چند روز ہوئے یہی رائے ظاہر کی تھی کہ برطانیہ مصر کو آزادی دینے کی بجائے اس پر آہنی پنجہ سے حکومت کرنا پسند کریگی۔ اس کی تصدیق بعد کے تاروں سے ہوتی ہے ایک انگریزی جنگی جہاز کو مصر جانے کا حکم مل گیا ہے۔

دیکھیں مصری قوم پر انگریزوں کی ان دھمکیوں کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور اگر انگریزوں نے مصر کے اعلان آزادی کو واپس لے لیا تو انگریزوں کے وعدوں اور اعلانوں کی حقیقت دنیا کی نظروں میں کیا رہجاتی ہو۔

قبر پرستوں کا اخلاق

بھلا جن لوگوں کا اسلام ہی اُن رسوم شرکیہ اور قبر پرستی تک محدود ہو۔ جو از روئے اسلام دنیا میں سب سے بڑے گناہ ہیں۔ اُن کو اسلامی اخلاق سے کیسے مس ہو سکتا ہے۔

پہلے بھی ہم کئی بار ان قبر پرستوں کے اخلاق کا نمونہ دکھا چکے ہیں۔ آج ایک قبر پرست کی ایک چٹھی کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں جو ان کی شرافت اور صفائی قلب کی ایک روشن دلیل ہے۔ پاکپٹن کے ایک پیر سید صاحب ایڈیٹر "سیاست" کو لکھتے ہیں۔

"آپ کے بخیریت واپس آنے کی از حد خوشی ہوئی مولا پاک آپ کو حرام زادے کافر نجدیوں کے پنجہ سے بچا کر ساتھ خیریت کے لایا۔ × × × خدا تعالیٰ ایسے کافروں کو غرق کرے۔ آمین آمین"۔

بھلا جنکو رات دن قبروں پر سجدے کرنے اور مُردوں سے مرادیں مانگنے سے فرصت نہ ہو وہ قرآنی اخلاق سے اگر کورے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

متفرقات

خاص توجہ کے قابل

غریب فنڈ میں سائلین کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے سال اسی فنڈ سے ۷۰ سائلین کے نام اخبار جاری ہوا۔ جس کے مقابلہ میں امسال ۱۷۔ مئی سنہ رواں تک ۶۹ سائلوں کے نام اخبار جاری ہوچکا ہے۔ اور آجتک (۲۷) نام درج رجسٹر ہیں۔ فنڈ میں چندہ نہ ہونے کی وجہ سے ان سائلوں کے نام جنکا داخلہ جنوری کے مہینہ میں وصول ہوا ہے ابھی تک اخبار جاری نہیں ہوسکا۔ احباب کرم خاص توجہ فرمائیں تاکہ ان کی اس امداد سے نادار شائقین اہلحدیث جو پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے دو روپے داخلہ بھیجکر سال کیلئے اخبار سے دینی اور علمی فائدہ حاصل کرسکیں۔

بعض احباب ؏، داخلہ بھیجکر اس امر کے خواہاں ہوتے ہیں کہ داخلہ وصول ہوتے ہی اخبار اُن کے نام جاری کیا جائے۔ اُن کو واضح رہے کہ داخلہ وصول ہونے پر سائلین کے نام سلسلہ وار درج رجسٹر کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی چندہ کی رقم فنڈ مذکور میں آتی ہے۔ تو نمبروار درج شدہ سائلوں کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ اس لئے داخلہ بھیجکر اطمینان رکھا کریں۔ باری پر اخبار خود ہی انکے نام جاری ہوجائیگا۔

یادرفتگان خاکسار کی لڑکی ام سلمی بعمر پانچ سال بعارضہ ہیضہ ۹ مئی کو فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ پھر ۱۲ مئی کو میرا سالہ محمد کبیر الدین بعمر ۳ سال اسی عارضہ میں انتقال کرگیا۔ انا للہ۔ (خاکسار عبدالقیوم آنریری سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین ایثورہ ڈاکخانہ عابدہ ضلع پٹنہ)

الیضاً:۔ میرے فرزند ابوظفر عبدالواحد کی بیوی ۲۸ مئی کو بعارضہ بخار انتقال کرگئی۔ انا للہ۔

(حکیم محمد عبدالرحیم پٹنہ ضلع گسٹنا)

الیضاً:۔ میرا بھائی مسمی عبدالحکیم متعلم فورتھ ییر کلاس میڈیکل سکول امرتسر ۳۱ مئی کی شب کو فوت ہوگیا انا للہ (ذکاءاللہ شبیری میڈیکل سکول امرتسر)

الیضاً:۔ ہماری والدہ ماجدہ ۳۰ مئی کو اس دارفانی سے کوچ کرگئیں۔ انا للہ۔ (عبدالرحمن واخوانہ ابناء حاجی محمد حسین سوداگر مرحوم ومغفور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

درخواست دعا الہ آباد کے مظلوم ومفلس اہلحدیثوں کے مقدمہ کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ حق کو غلبہ دے۔ آمین۔ جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے مبلغ ؏ عنایت کئے جزاک اللہ۔ امید ہے کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بھی توجہ فرمائیگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

(عاجز ڈاکٹر احمد حسین خان)

اطلاع

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ مضامین جو اخبار میں درج کرانے چاہیں، کہاں بھیجیں۔ براہ راست سیالکوٹ ارسال کریں یا امرتسر میں۔ سو وہ مطلع رہیں کہ ہر وہ تحریر جو درج اخبار ہونیوالی ہو خواہ کوئی مضمون ہو۔ خواہ تعاقب ہو۔ خواہ مذاکرہ علمیہ ہو۔ وہ براہ راست سیالکوٹ میں میرے پاس ارسال کیجائے بشرطیکہ انہیں کوئی ایسا امر نہ ہو جس کا جواب دفتر کے متعلق ہو میرا پتہ اتنا کافی ہے "محمد ابراہیم میر۔ شہر سیالکوٹ" شہر کا لفظ ضرور ہو۔

اور ہر وہ خط جسمیں اخبار یا اشتہار یا اخبار کے جاری کرانے کے متعلق کچھ لکھا ہو وہ بدستور دفتر اہلحدیث امرتسر میں بھیجا جاوے۔

(میر سیالکوٹی)

قبول اسلام ۲۸ مئی ۱۹۳۶ء کو مسجد شیخ خیرالدین صاحب مرحوم میں مسمیان کہر سنگھ جتر سنگھ فوجی حولداران پنشنر اقوام مذہبی سکھ سکنہ سرالی کلاں ضلع امرتسر حکیم محمد یعقوب صاحب ہاشمی کی کوشش سے نور اسلام سے مشرف ہوئے ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔ آمین اول الذکر کا اسلامی نام غلام محمد اور دوسرے کا غلام رسول رکھا گیا ہے۔ (شیخ کریم بخش سوداگر امرتسر)

تنظیم یتیم خانہ امرتسر جمعیت تنظیم نے امرتسر میں ایک یتیم خانہ کھولا ہے جسمیں نہایت معزز اور اعلے اصولوں پر بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ یتیم خانہ میں بچوں کی روحانی اور جسمانی آسائش کا مکمل سامان جمع ہے رہائش۔ قیام اور طعام کا انتظام بہت اچھا ہے۔ بچے تین جگہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ صبح کو اسلامیہ اسکول امرتسر میں۔ اسکے بعد یتیم خانہ میں۔ جہاں ان کیلئے ایک خاص اُستاد مقرر ہے۔ اسکے بعد مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیجاتی ہے۔ جو لوگ یتیم بچوں کو آئندہ زندگی میں آوارگی تباہ حالی۔ گداگری اور ایمان فروشی سے بچانا چاہتے ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ ہونہار یتیم بچوں کو تنظیم یتیم خانہ میں داخل کرائیں۔ پانچ سال سے ۱۲ سال کی عمر تک کے بچے یتیم خانہ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ تمام عرضیاں بہت جلد مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

(قریشی۔ سپرنٹنڈنٹ تنظیم یتیم خانہ امرتسر)

اسلامیہ کالج لاہور کو ترقی دینے کی حال میں جو کوشش کی گئی ہے وہ مخفی نہیں ہوسکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسوقت یہ قومی کالج ہر لحاظ سے پنجاب کی بہترین تعلیم گاہوں میں سے ہے۔ اور اسے اور بھی بہتر بنانے کی کوشش برابر جاری ہے۔

قومی اغراض کو مدنظر رکھکر اس امر کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان اعلے تعلیم حاصل کریں اور انٹرنس خاصکر اول ودوم ڈویژن میں کامیاب ہونے والے طلباء کو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہئے۔ انشاء اللہ کسی مسلمان طالبعلم کو جو اسلامیہ کالج میں داخل ہونا چاہیگا انکار نہ کیا جائیگا۔ جہاں ہونہار مگر غریب مسلمان طلباء کو معافی فیس وعطائے وظائف کے ذریعہ خاص امداد بھی دیجاتی ہے

(آنریری سکرٹری)

تلاش کتب مجھے کتاب تلبیس ابلیس والارشاد کی ضرورت ہے کسی کے پاس اگر برائے فروخت موجود ہوں تو براہ کرم پتہ وقیمت سے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں ممنون ہونگا (محمد فرزند علی موضع سوٹھ گاؤں ڈاکخانہ ہرلاکھی ضلع دربھنگہ)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مکہ معظمہ میں ترکی وفد کا ورود } روزنامہ خلافت کو معتبر ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چند روز ہوئے ترکی وفد مکہ معظمہ پہنچ گیا۔ افغانی مندوبین میر عطا محمد خان ہراتی۔ اور عبد الصمد جان بھی حجاز جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک با اثر افغانی ملا اپنے متبعین کے ساتھ بغرض حج جانیوالا ہے۔

ہسپانیہ کے کمینے ارادے } غازی عبد الکریم تازہ پہنچ گئے ہیں ہسپانیوں نے غازی موصوف کو اپنے قبضہ میں لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کیونکہ اول تو ہسپانی عہدہ داروں کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں گئے اور دوسرے یہ کہ امیر عبد الکریم نے فرانسیسیوں سے جنگ کرنے سے قبل ہسپانیوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔

ہسپانی قیدی قابل رحم حالت میں تھے ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اسکے متعلق ان کے جذبات نہایت تلخ ہیں اور انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ فرانسیسی قیدی ان سے بہتر حالت میں رکھے گئے تھے۔

برطانیہ اور ترکی کی دوستانہ گفت و شنید

دار العوام میں استفسارات و سوالات کے جواب میں وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ مسئلہ موصل کے متعلق حکومت برطانیہ اور حکومت انگورا کے درمیان گفت و شنید ابھی تک جاری ہے۔ یہ باہمی مذاکرات دوستانہ پہلو لئے ہوئے ہیں۔ مزید برآں وزیر خارجہ (مسٹر چیمبرلین) نے کہا کہ جب تک ترکی اور برطانیہ کے عہدنامہ کی شرائط پر فریقین رضامند نہ ہو جائیں قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اسقدر امید ضرور ہے کہ گفت و شنید کا بہت جلد اطمینان بخش خاتمہ ہو جائیگا۔

ترکی اور شام کا عہدنامہ رفاقت } موسیو سراٹ اور توفیق پاشا وزیر خارجہ ترکی نے ترکی اور شام کے معاہدہ رفاقت پر دستخط کر دئے ہیں۔ یہی وہ معاہدہ ہے جسکے لئے چند ماہ کی بات ہے کہ موسیو ڑدینال (فرانسیسی ہائی کمشنر متعینہ شام) نے گفت و شنید شروع کی تھی۔

امیر شکیب ارسلان کا بہادرانہ اعلان

۳۰ مئی کو امیر شکیب ارسلان نے برٹش یونائیٹڈ پریس کے نمائندے سے فرمایا کہ غازی عبد الکریم کی شکست سے دروزیوں پر کسی قسم کا خوف و ہراس طاری نہیں ہوا ہے۔ دروزی فرانس کے خلاف جنگ جاری رکھنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم اسوقت تک صلح نہیں کرینگے جبتک کہ ہم اپنے پورے پروگرام کو عملی جامہ نہ پہنا لیں۔

برطانوی مزدوروں سے روسیوں کی ہمدردی } برطانیہ کے کان کنوں کی ہڑتال روسی ٹریڈ یونین کانگرس پر بڑا بھاری اثر پیدا کر رہی ہے۔ روسی سفیر متعینہ برطانیہ رقمطراز ہے کہ روسی ٹریڈ یونین کانگرس نے فوری اعانت کے علاوہ اپنے تمام ارکان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی تنخواہوں اور اُجرتوں کا چوتھائی حصہ برطانوی کان کنوں کی لئے بطور چندہ مرحمت کریں۔

۴۴ دن تک فاقہ کشی کرنیوالا جرمن }

ایک جرمن نے حال میں اپنی ۴۴ دن کی فاقہ کشی ختم کی ہے جسمیں اس نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اس دن ہزاروں جرمن اسے ہسپتال لیگئے تاکہ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی اسے کھانا کھلایا جائے۔ فاقہ کش صاحب کو لوگوں نے انعام کے طور پر ۸۰۰ پونڈ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

دہلی میں رضاکاروں کی بھرتی } آئندہ بقر عید کے موقعہ پر امن و سکون قائم رکھنے کی غرض سے مسٹر اورڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شہر کے مختلف حصوں کے معززین و با اثر اشخاص سے خط لکھکر درخواست کی تھی کہ وہ دس روز کے لئے خاص رضاکار کے طور پر کام کریں۔ ابتک ۷۰ ہندو اور مسلمان معززین اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ مسٹر اورڈ شہر کے حلقہ میں دو تین معززین کو ۱۵ جون تک پولیس افسر کے اختیارات تفویض کرینگے۔

کتاب رنگیلا رسول کا مقدمہ } اسکے مقدمہ میں صرف ۴ گواہان صفائی کی شہادت ہوئی۔ آئندہ پیشی ۱۵ جون کو ہوگی۔

امرتسر میں ہولناک آتشزدگی } امرتسر کی گورو رام داس کاٹن ملز میں جو آتش زدگی واقع ہوئی تھی اسکے نقصانات کا اندازہ یہ ہے کہ کل ۱۶ ہزار تیکلے جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ عمارت اور کلوں کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ سات ہزار سے زیادہ ہے۔ مگر عمارت اور مشینری چھ لاکھ چہتر ہزار کے عوض بیمہ شدہ ہے۔ یہ کارخانہ چھ سال سے قائم شدہ ہے اور اسمیں روئی بیلنے۔ کپڑا بننے اور سوت کاتنے کا کام ہوتا تھا۔ خالصہ کالج کے معلمین، متعلمین اور سیوا سمتی کے آدمیوں نے جان پر کھیل کر آتش فرو کرنے میں بیش بہا امداد بہم پہنچائی۔

بلقان میں جنگ کے آثار } ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ اطالیہ رومانیہ کو ۲ لاکھ پونڈ قرضہ دے رہا ہے۔ اس قرضے کے اکثر حصے سے رومانیہ اطالوی آبدوز کشتیوں کو خریدیگا۔ اسکے ساتھ ہی یہ افواہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ اطالیہ سے سامان حرب اور اسلحہ کی بہت بڑی تعداد یونان کی طرف بھیجی جا رہی ہے۔ انکی وجہ سے سیاسی حلقوں میں خوب چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔ اطالیہ اور یونان نے فرانس اور برطانیہ کے بحری اور عسکری مشن کو برطرف کر دیا ہے۔ اطالیہ کی ان کارروائیوں کی وجہ سے ترکی میں بڑے خطرے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ترکی میں آگے سے یہ احتمالات ترقی پذیر ہیں کہ اطالیہ ترکی پر غاصبانہ حملہ کرنے والا ہے۔

شاہ مصر کی مطلقہ بیوی } دیوانے شہزادے سیف الدین کی ہمشیرہ شویکارہ جو شاہ فواد کی مطلقہ بیوی بھی ہے اُسنے مصر کی ایک عدالت میں حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ وجہ مقدمہ یہ تھی کہ مصر کے سفیر متعینہ برلن نے شہزادی مذکور کی جائداد کو اپنی بدنظمی کی وجہ سے نقصان پہنچایا۔ عدالت نے شہزادی کو ۲۷۰۰۰ ہزار پونڈ بطور ہرجانہ دئے۔

ڈاکٹر ٹیگور کی مسولینی سے گفتگو } مسولینی شاعر بنگال ڈاکٹر رابندر ناتھ سے ملاقی ہوئے۔ اور آپ سے انگریزی زبان میں گفتگو کی۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ صاحب روما میں پندرہ روز تک قیام فرمائینگے۔

ahmadimuslim.de

سلاجیت خالص آفتابی

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور جوڑوں اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے قیمت فی چھٹانک ۱۲ر نصف پاؤ ۳ر، پاؤ بھر ۱۰ر، نصف سیر ۶ عہ، ایک سیر ۱۱ عہ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

درجہ دوم سلاجیت عہ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے۔ (۲۲/۳ / ۷ء)

(محمد اشرف موضع سند ہو تحصیل چونیاں ضلع لاہور)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت ملا اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر وقت رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنے والی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں قیمہ کو بہت فائدہ کیا ہے بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔ (۲۵/۸ / ۲۷ء)

(شان خان موضع ڈالیوڈ بخشن لین ضلع سبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی محلہ قلعہ امرتسر

مومیائی ۱/۸

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی و دیگر علماء اہلحدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان ، کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ہر عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲عہ آدھ پاؤ ہے پاؤ بھر سے، ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں ۱/۸

صیانۃ المقتصدین حنفیوں کی کتاب نصرۃ المجتہدین کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ان کا جواب دیا گیا ہے مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب پنجابی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوا لیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی اماماں دین کے اخلاق و آداب، حق پسندی و راستگوئی اور راستبازی۔ اتفاق و اختلاف، سلوک و برتاؤ۔ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولٰے کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اٹھائے۔ قیمت عہ، نصائح امام غزالیؒ قیمت ۳ر، تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خالد برادرس امرتسر

اکابر علماء زمانہ کی مشہور علمی تصانیف

تنقید الادیان۔ ادیان عالم کی تحقیقات پر ایک جدید اور مقبول کتاب۔ ہر مذہب کی صحیح تاریخ بھی دیگئی ہے قیمت ۱۲ر

تاریخ الخلفا۔ امام جلال الدین سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ جسمیں نو سو برس کے اسلامی حالات ہیں۔ خلفاء اربعہ اور بنی امیہ اور خاندان عباسیہ کی شاندار تاریخ ہے صفحات ۵۱۶ قیمت ۸/۱ؔ

تاریخ تبلیغ اسلام مضمون نام سے ظاہر ہے اس کتاب نے تبلیغ و اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے قیمت عہ

آئینہ اسلام نما المعروف النبی و الاسلام۔ یہ کتاب ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرحوم کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جو تمام علوم اسلامیہ اور تواریخ اسلامیہ کا بہترین مجموعہ ہے کتاب بہت طویل ہے صفحات ۴۵۰ لکھائی چھپائی اعلےٰ اس کتاب میں صرف پانچسو معجزات ہیں قیمت ۸/۱ؔ

سیرۃ النعمان۔ امام ابوحنیفہ کی شاندار سوانحعمری اور آپکی فقہ پر شاندار تبصرہ ہر طرح قابل دید۔ از علامہ شبلی قیمت ۸/۱

مصالح العقلیہ لاحکام النقلیہ تقریباً دو سو احکام شرعیہ (قوانین الٰہیہ) کی عقلی حکمتیں۔ قیمت ۱۲ر

لغات القرآن۔ قرآن کریم کا مکمل لغت ایک لفظ کی عام فہم تشریح قیمت ۸/۱

مفتاح القرآن۔ اس کتاب سے قرآن سمجھنا آسان ہو گیا لغات القرآن اور یہ کتاب قرآن کا عمدہ کورس ہے۔ قیمت ۸ر

فروع الایمان۔ ایمان اور اسکی تمام شاخوں کا مفصل بیان کتاب و سنت سے۔ قیمت ۶ر

الفاروق حضرت عمرؓ کی مفصل اور شاندار سوانحعمری جسکی نظیر کسی زبان میں موجود نہیں از علامہ شبلی قیمت ۸/۲

تفسیر القرآن اُردو۔ پارہ عم ۶ر پارہ الم ۵ر مراد اسلام ۸ر

تعلیم الدین۔ اس کتاب میں علم الشریعت کا خلاصہ ایسے طور پر پیش کیا گیا ہے کہ کوئی ضروری مسئلہ نہیں چھوڑا گیا قیمت ۱۲ر

حرز جان۔ علم الطب کی ایک عام فہم کتاب جس سے عالم اور معمولی اُردو خوان یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۸ر

جمال القرآن۔ چند روز میں بلا اُستاد کے فارسی بتانیوالی کتاب ضرور منگوا کر پڑھئے قیمت ۳ر سفرنامہ روم و شام ۸/۱ الغزالی ۸/۱ گفتگوئے عربی۔ عربی سکھانیوالی کتاب قیمت ۸ر

منیجر کتبخانہ نیمکا ڈاکخانہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ

ازواج النبیؐ۔ حضورؐ کی بیبیوں کے حالات مبارک قیمت ۱۲ر ایضاً اول ۵ر (منیجر)

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دواخوش کیف

۱۸/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپ کی اہلیہ بانجھ پن میں مبتلا ہو اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہو کر سلسلہ تولید ختم ہو گیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر دیجیئے جسکے اہ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۲ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع محصول خرچہ واپس منگا لو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردِ زہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے نوٹ ۱-۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت ۳ر محصول ۶ر

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہو کر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے قیمت ۳ر محصول ۶ر

(منگانے کا پتہ)

ناظم مطب حکیم طہیر الحسن کوشک متھرا

معزز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

۴۳/۵۱

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ انہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری اصولوں سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید براں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ اجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب کا امتحان پاس کرنیوالوں کو "حاذق الحکماء" اور عربی طب کے سند یافتگان کو "طبیب اکمل" کا ڈپلوما دیا جاتا ہے۔ پر چونکہ سلسلہ تعلیم معقول سے داخلہ قریب ہے اسلئے آج ہی ار کا ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگوا لیجئے

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

تذکرۃ العباد ۔ حضور کے غلاموں کے حالات ۔ قیمت ۱۲ر

تمام دنیا میں بےمثل

۱۷/۲۵

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کے لئے

بجائے پانچروپے کے چار روپے

کردئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ و سلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنے لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف اور ماہر ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں۔ ناظرین خود دیکھ کر معلوم کرینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصول ڈاک ۱۰ر بذمہ خریدار۔

اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (۱۴ر) ڈیڑھ روپیہ (۱ع۸ر) دو روپئے (۲ع) تین روپئے (۳ع) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان { آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی مالک مطبع انوار الاسلام

امرتسر (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نوایجاد (رجسٹرڈ)

۱۱/۱۲

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا اور کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں اس طلا نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں ایکدم ناقص رطوبت خارج کر دیتا ہے پھر کسی طلا کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی بلا قیمت روانہ ہوتی ہیں۔ بمکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلا اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ۲ر پتہ

ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۸/۲

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپئے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے مقابلہ میں رکھ دو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں تجربہ کار سا ہوکار بھی یکایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں کھاؤ کوئی دو سو روپئے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاشک ہو تو کسوٹی پر لگا لو سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں سب ملگئیں تو عمدہ ابھرا پڑا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر جو عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اسپر پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے قیمت ایک سٹ ۱۲ چوڑیوں کا ۸ر۔ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک انڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

۳/

مورخہ ۲۱ - مئی ۱۹۳۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچر وار) کو مل سکتے ہیں۔ - واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ	نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی . . .	۶۸ روپئے	لودھیانہ	۴۰ روپئے
جہلم	۶۱ روپئے	پٹیالہ	۳۷ روپئے
سیالکوٹ . . .	۵۹ روپئے	انبالہ چھاؤنی . . .	۳۴ روپئے
لاہور	۵۱ روپئے	سہارنپور	۳۸ روپئے
امرتسر	۴۸ روپئے	میرٹھ چھاؤنی . . .	۴۵ روپئے
فیروزپور چھاؤنی . .	۴۷ روپئے	دہلی	۴۵ روپئے
جالندھر چھاؤنی . .	۴۳ روپئے		

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اس کو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر دئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا۔

(The Cecil & Corstorphans) ایسوسی اینڈ ہوٹلز لمٹیڈ

"دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز" ان مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعائت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعائت نہ ہوگی۔

دفتر ہیڈ کوارٹر این ڈبلیو آر　　دستخط ڈی۔ ایچ۔ ولتھ

لاہور ۱۷- مئی ۱۹۳۶ء　　برائے ایجنٹ صاحب

دربھنگہ کے مشہور آم

اور

گلابی لیچیاں

ے

آم - سفیدہ - لنگڑا - بمبئی - اکبر پسند - کشن بھوگ وغیرہ بے حد شیریں پُر مغز چیدہ اور بڑے دانے فیصد آٹھ روپئے (عہ) فی پچاس پانچ روپئے (ص)

گلابی لیچیاں - بے تخم نہایت ہی لطیف اور شیریں - ایک ہزار کی قیمت چھ روپئے (ے) پانچسو - چار روپئے (للعہ) خرچ پیکنگ و ریلوے وغیرہ بذمہ خریدار - مال کے دس روز تک تر و تازہ رہنے کی گارنٹی -

نوٹ :- کل قیمت پیشگی آنی چاہئے ورنہ مال روانہ نہوگا۔

اطلاع :- آم اور لیچیوں کی اصلی اور مضبوط قلموں کیلئے فہرست کارخانہ مفت طلب کریں۔

(پتہ)

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۱۲ دربھنگہ (بہار)

بے بہا تحفہ

معجز نما حمائل شریف

مترجمہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

اس حمائل شریف کے حاشیہ پر تفسیر کبیر ابن جریر در منثور خازن ابن کثیر مدارک ابن مردویہ ابن ابی حاتم مسند بزار و امام احمد و اسباب و شان نزول۔ موضح القرآن میزان الاعتدال تفسیر ضحاک وصحاح ستہ مثل بخاری و مسلم و ترمذی وغیرہ وغیرہ کے خلاصے و مطالب عام فہم اُردو میں چڑھائے گئے ہیں۔ شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری اور فضائل قرآن و اعمال قرآن و فہرست مضامین قرآن شریف وغیرہ درج ہیں۔ تا تمثیل نہایت عمدہ شاندار جسکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ جلد چرمی مجلد پختہ ہدیہ ے

(اس پتہ سے طلب کریں)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

۱۳/ ۱۸

نسیا منسیا

دردِ سر کی بیخطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی دردِ سر غائب

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپئے فی ٹکیہ ار محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ر چار بکس ۷ر

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ اقلعہ امرتسر

بھیا پیر امنگا و لمبی [illegible] خوش [illegible] ریشمی [illegible] مختلف رنگوں کے [illegible] روپے [illegible] ریشمی [illegible] ریشمی [illegible] روپے

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہو چکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلد ہی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب [illegible] مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارگذاری طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ
پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

سرمہ نور العین

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر۔ مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ فی تولہ عہ۔ **سفوف دافع جریان** ہر قسم ۔ ۲۱ خوراک عہ۔ برائے **سوزاک** نیا پرانا۔ مندمل قرحہ دافع تکلیف اور مدد ۔ ۲۱ خوراک عہ۔

درد سر ۔ آناً فاناً کافور فی شیشی ۶ ماشہ عہ۔

درد جاڑہ ۔ فوراً دور ۔ فی شیشی ۶ ماشہ عہ۔

سفوف ہاضم ۔ دافع درد اور نفخ معدہ [illegible]

(نوٹ)

محصول ڈاک علاوہ ہے۔ فرمائش کنندہ مفصل حال لکھے۔

(پتہ)

حکیم محمد [illegible] ریاست مالیر کوٹلہ

جگتجیت بڑوڈا انجنیئرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا ریکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلیٰ نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند و برما نے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکٹ سے ہو سکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

پرنسپل

لقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

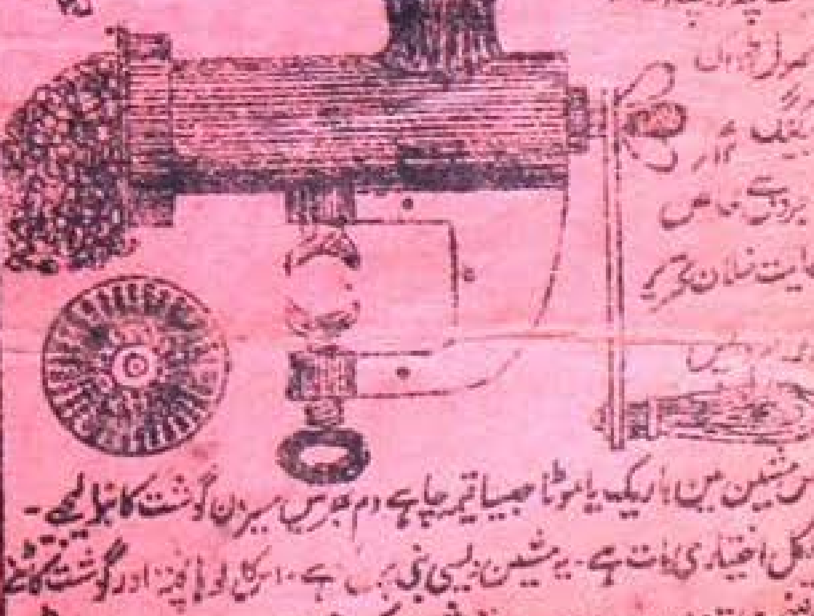

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیروں گوشت کا بنا لیجے۔ بالکل اختیاری بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہے۔ [illegible] اور گوشت کاٹنے کا نہایت عمدہ اور مضبوط ہے۔ ۔ ولایتی مشین کی [illegible] عیب [illegible] کر ذرا سی [illegible] لگنے سے ٹوٹ جاتے بلکہ پیاز بھی [illegible] ۔ نواس کا ایک [illegible] بھی خراب نہ ہوگا۔ یہ مشین پشت با پشت تک کام دیگی۔ جلد آرڈر بھیجیے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مطالبہ خفیفہ امرتسر

فرم جواہری مل سندر داس بذریعہ جواہری مل امرتسر چوک [illegible] بنام فرم گلاب الدین جلال الدین بذریعہ جلال الدین ساکن سیالکوٹ بازار خیاری۔

دعویٰ ۔ /۵/ ۴۴

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ کے نام سمن کئی بار جاری ہو چکے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۲ [illegible] کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا تو اسکے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔

آج بہ ثبت دستخط کے جاری کیا گیا۔ تحریر ۲ [illegible]

دستخط حاکم

ایک بہترین نئی ایجاد

بارہ انگریزی [illegible] کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس

سر سے قدم تک کل امراض کی تمام تیر بہدف دوائیں موجود ہیں۔ جو تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں طبیب و غیر طبیب دونوں یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرور منگائیے نہایت کارآمد اور عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی بکس [illegible] ڈاک خرچ ۱۲؍ کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی
ڈاکخانہ منیر ضلع پٹنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصول ڈاک آنے پر واپس۔

(۴) جس مراسلت نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نگرانی مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

اصول دین اسلام کلام اللہ معظم دانشن — پس حدیث مصطفی برجان مسلم روشن

67038

جلد ۲۳ — اڈیٹر :- عطاء اللہ — نمبر ۳۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ مہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ ے

عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ صہ

۔۔۔ ۔۔۔ ششماہی عہ

مالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

مالک اخبار

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر ۔ ۷ ۔ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۸ ۔ جون ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) قادیان میں تجدید علم کلام ۔ ص۱ تا ۳

(۲) العروۃ الوثقی ۔ ۔ ص۳ تا ۵

(۳) شیعوں کا علی (ع۳) ص۵

(۴) تاریخ اہل حدیث ۔ ص۵ تا ۶

(۵) مسافر حجاز کا مکتوب ۔ ص۶

(۶) سفر حجاز ۔ ۔ ص۷ تا ۸

(۷) حقیقت وحدت ۔ ص۹ تا ۱۱

(۸) گئو پرستی اور مسئلہ شدھی ۔ ص۱۲

(۹) ملکی مطلع ۔ ۔ ص۱۳ ۔ ۱۴

(۱۰) متفرقات ۔ ۔ ص۱۵

(۱۱) انتخاب الاخبار ۔ ص۱۶

(۱۲) اشتہارات ۔ ۔ ص۱۷ تا ۲۰

قادیان میں تجدید علم کلام

نمبر ۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مولانا المکرم شیر پنجاب سلمہ اللہ نے آریوں اور قادیانیوں کی اس موافقت[۱] کے متعلق اپنے نو تصنیف رسالہ "اصول آریہ" میں ایک نہایت لطیف ریمارک کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ گرامی یہ ہیں۔

"ناظرین! قادیانی مرکز عرصہ سے آریہ سماج کے ساتھ میدان مناظرہ میں مقابل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آخر کار اس نے آریہ سماج کے سامنے سر جھکا دیا۔ جس پر ان کے حق میں یہ شعر موزوں ہے ؎ حضرت واعظ نے بیکرہ کیسی چال کی محتسب ہی جا ملے۔ رندوں کے مخبر ہیں گئے" (ص۵)

حضرت مولانا المعظم سلمہ اللہ کے اس ریمارک سے قادیانی خرمن میں آگ لگ گئی۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب کے پرانے سعدی دوست تو حسب فطرت سخت بدحواس ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اخبار "فاروق" میں ایسی صلواتیں سنائیں کہ ہمیں اس اخبار کے پڑھنے سے افسوس ہوا۔ کہ کیوں پڑھا۔ اور اب اُنکے جواب سے بھی شرم آتی ہے لہٰذا ان حضرت کو تو ان کے حال پر رہنے دیجئے۔ ہاں مصنف کتاب میر محمد اسحق صاحب کی ایک تحریر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (نمبر ۵ جلد ۲۵ بابت ماہ مئی سنہ حال) میں مولانا المکرم مدظلہ کے جواب میں شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ علمی نظر سے وہ بھی قابل جواب نہیں۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کے لکھنے والے صاحب علم کلام سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور ان کو متکلمین اسلام اور حکماء کفار کے مذہب میں تمیز نہیں۔

[۱] یعنی موافقت قدامت سلسلہ پیدائش سلہ مباحثہ لودھیانہ میں بیس پونڈ یعنی تین سو روپیہ انعام دینے والے (میر سیالکوٹی)

لیکن چونکہ اس میں نفس مسئلہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے اور بد زبانی اور بد تہذیبی نہیں کی گئی، اسلئے اخلاقی طور پر ضرور قابل جواب ہے۔ اور میر صاحب ممدوح کے اسی طریق نے ہم کو ان کے جواب کی طرف متوجہ کیا ہے اور ہم ان کو اس طریق کے اختیار کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ بہرحال میر صاحب ممدوح کے الفاظ یہ ہیں۔

"جواب۔ مولوی صاحب! (مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ) میرا عقیدہ آپ دوبارہ پڑھیں۔ اس میں ضد پیدا نہیں ہوتی۔ میں مخلوق کو حادث مانتا ہوں نہ کہ قدیم۔ اور سلسلہ مخلوق کو قدیم مانتا ہوں۔ مگر سلسلہ کے معنے مخلوق کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ سلسلہ مخلوق کے معنے خدا کا پیدا کرتے رہنا ہے۔ پس مخلوق حادث اور خدا کا پیدا کرتے رہنا جو کہ خود خدا کی ایک صفت ہے قدیم ہے۔ پس دو الگ الگ چیزیں حادث و قدیم ہوئیں۔ مخلوق حادث۔ اور خدا کی صفت خلق قدیم نہ کہ ایک ہی چیز حادث و قدیم کہ اجتماع ضدین کا اعتراض ہو۔" (صفحہ ۱۰،۱۱ ریویو)

(۲) اس سے آگے فرماتے ہیں۔

"جواب۔ مولانا! (مولوی ثناء اللہ صاحب) چونکہ آپ میری اصطلاح سمجھے نہیں۔ اسلئے یہ اعتراض کیا۔ میں سلسلہ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں۔ پس وہ حادث نہیں۔" (صفحہ ۱۲ ریویو)

اس تحریر میں میر صاحب نے ایک نہیں دو نہیں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ ہم بہت چاہتے ہیں کہ میر صاحب کی نسبت یہ نہ کہیں کہ وہ علم کلام نہیں جانتے۔ لیکن جب وہ بات ہی ایسی کریں تو اگرچہ یہ خاکسار نہ بھی کہے لیکن دیگر اہل علم تو ضرور کہینگے کہ میر صاحب ممدوح علم کلام سے دو نقطہ دار قاف سے پورے ناواقف ہیں

جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا اشتباہ دور کرنے کیلئے اول ہم اجمالاً اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی صفات دو طرح کی ہیں۔ حقیقی اور اضافی۔

صفات اضافیہ کا ایک تعلق تو ذات برحق سے ہے اور ایک مخلوق سے۔ ذات برحق کے تعلق کے لحاظ سے تو سب قدیم ہیں لیکن صفات اضافیہ کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ مخلوق کے حادث ہونے کی وجہ سے حادث ہوتا ہے۔

مثلاً ربوبیت کہ یہ اپنے ظہور کیلئے شئے مربوب کو چاہتی ہے۔ خدا میں یہ صفت قدیم ہے۔ لیکن اس مربوب شئے سے اس کا تعلق تب ہوگا جب خدا تعالیٰ اس مربوب کو موجود کرکے اسکی تربیت کا ارادہ کریگا۔ پس ربوبیت کا تعلق حادث ہوا نہ کہ خود ربوبیت۔

بالمختصر یوں سمجھئے کہ صفات اضافیہ کا جو تعلق ذات خدا سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن ان کا جو تعلق مخلوق سے ہے وہ حادث ہے۔ چنانچہ **شرح مواقف** کے حاشیہ چلپی میں ہے۔

اعلم ان القدرة صفة تؤثر فی المقدور ولها تعلقان تعلق معنوی لا یترتب علیه وجود المقدور بل یمکن القادر من ایجاده وترکه واشار الی ان هذا التعلق عام لکل ممکن لازم للقدرة فیکون قدیماً مهما ونسبة الی الضدین[1] علی السواء وتعلق اخر یترتب علیه ذلک وهذا التعلق حادث

(شرح مواقف مطبوعہ قسطنطنیہ جلد سوم صفحہ … بحث قدرت)

پس اس طرح صفت تخلیق کا جو تعلق ذات برحق سے ہے وہ تو قدیم ہے۔ لیکن جب وہ کسی شئے کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس صورت کو جو اسکے علم میں ہے کہتا ہے کن۔ یعنی موجود ہو جا۔ فیکون پس وہ موجود ہو جاتی ہے۔ پس اس شئے مخلوق سے اسکی صفت خالقیت کا تعلق اسوقت ہوا جب اس نے اسے پیدا کرنا چاہا۔ اس چاہنے سے پہلے نہیں تھا۔ اور یہی حدوث کے معنے ہیں۔

باقی رہا میر محمد اسحٰق صاحب کا یہ شبہ کہ سلسلہ تخلیق قدیم ہونا چاہئے۔ ورنہ تعطل کبریائی لازم آئیگا۔ سو اس کا حل یوں ہے کہ اول تو سلسلہ کا لفظ ہی اس امر کا مقتضی ہے کہ اسکی ابتدا بھی ہو۔ کیونکہ سلسلہ کو سلسلہ اسکی آئندہ کی روانی و اتصال کے لحاظ سے کہتے ہیں۔ جیسا کہ سابقاً قاموس کے حوالہ سے گذر چکا کہ "السلسلة اتصال الشیئ بالشیئ" یعنی سلسلہ ایک شئے کے دوسری شئے سے ملنے کو کہتے ہیں۔ پس جہاں سے یہ ملاپ شروع ہوا وہ اس سلسلہ کی ابتدا ہوگی اور جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور یہ بدیہی بات ہے۔ نظر و فکر کی محتاج نہیں۔ اور کسی شئے کی ابتدا کے یہی معنے ہیں کہ وہ مسبوق بالعدم ہو۔ یعنی وہ اپنے وقت ابتدا سے پہلے نہ ہو۔

اس وقت زیر بحث سلسلہ کا اجرا یعنی آگے کو چلتے جانا نہیں ہے۔ بلکہ اسکا شروع زیر نزاع ہے اگر ہر سلسلہ کا ابتدا ضروری ہے۔ جو بالکل صحیح اور بدیہی ہے تو ان سب سلسلوں کے لئے جو میر محمد اسحٰق صاحب کے خیال میں ہیں ایک ایسا وقت بھی ضروری ہے جب ان کی ابتدا ہوئی۔ جس کے بعد ان کا اجرا مسلسل چلا آیا۔ جب ابتدا مان لی گئی تو یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ وہ ابتدائی سلسلہ اپنے وقت وجود سے پہلے نہ تھا بلکہ اس وقت شروع ہوا جب خدا نے اسے پیدا کیا۔ پس سلسلہ کائنات حادث ہوا نہ کہ قدیم۔ فافہم ولا تکن من القاصرین۔

اس امر کو ہم اس سوال سے بھی واضح کرتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحب بیان فرمائیں کہ جتنی بار ابتک خدا دنیا کو پیدا کر چکا ہے ان کی تعداد و شمار خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ذات باری میں جہالت لازم آئی اور ذات برحق اس سے پاک ہے۔

اور اگر معلوم ہے کہ میں ابتک اتنی بار دنیا کو پیدا کر چکا ہوں تو بس سلسلہ دنیا مخلوق حادث ٹھیرا کیونکہ گنتی جہاں سے پہلی بار شروع ہوگی وہ سلسلہ کا ابتدا ہوگا۔ فافہم و تدبر۔

ایک اور طرح پر بھی ہم میر محمد اسحٰق صاحب کے اپنے حوالہ سے سمجھاتے ہیں کہ میر صاحب ممدوح نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر خود حدیث "کان اللہ ولم یکن معه شیئ" نقل کی ہے۔

یعنی حاصل اسکا یہ ہے کہ ایک وقت تھا کہ خدا

[1] ای الفعل والترک ۱۲ منہ

نکات مرزا - معارف و نکات مرزائیہ و دیگر اولیہ کا مقابلہ - قیمت ۵/ (منیجر)

ہی تھا اور اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی -

ہمیں معلوم ہے - میر صاحب اسکے جواب میں یہ عذر کرتے ہیں کہ میں سلسلہ کائنات کو خدا کی صفت سمجھتا ہوں - اور خدا کی صفات خدا کے ساتھ ہیشہ سے ہیں - حدیث میں جو وارد ہے ولم یکن معہ شیئ - سو خدا اور اسکی صفات کے علاوہ کوئی دیگر شئے مراد ہے -

سو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب والا ! خدا کی صفت تو تخلیق ہے نہ کہ سلسلہ کائنات - پھر توجہ فرمائیں کہ سلسلہ خدا کی صفات میں کہاں سے گھس آیا - تخلیق الگ امر ہے اور سلسلہ الگ ہے - خدا کی صفت تخلیق ہے نہ کہ سلسلہ - سلسلۂ تخلیق میں ترکیب اضافی ہے اور مضافین میں اصل مغائرت ہے -

پس خدا کیلئے اس سلسلہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیجئے کیونکہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے -

اسے ہم ایک اور طرح پر بھی سمجھاتے ہیں - جناب میر صاحب بیان فرمائیں کہ آپ کا تجویز کردہ سلسلہ خدا کا پیدا کردہ ہے یا نہیں ؟ اگر پیدا کردہ ہے تو حادث کیوں نہ ہوا - اور اگر اس کا پیدا کردہ نہیں تو وجود میں کس طرح آگیا - کیا خود بخود موجود ہوگیا -

بس یہی بات ہے جس سے ڈرتا ہوں کہ اسکی آخری کڑی دہریت پر جا ختم ہوتی ہے - خدا کے لئے اس سے توبہ کریں -

اس کیلئے ایک حوالہ بھی دیکھ لیجئے - "تمہید ابو الشکور سالمی" میں ہے

فان قیل ان اللہ تعالے لو کان خالقا لم یزل یقتضی ان یکون المخلوق لم یزل لان صفة الخالقیة بالتخلیق - والتخلیق یقتضی المخلوق لا محالة - فلیزم القول بقدم الدھر والعالم وھذا محال -

"یعنی اگر کہا جائے کہ اللہ تعالے ازلی خالق ہو تو یہ اس امر کا مقتضی ہے کہ مخلوق بھی ازلی ہو کیونکہ صفت خالقیت تخلیق سے ہے - اور تخلیق لا محالہ مخلوق کو چاہتی ہے پس دہر اور دنیا کی قدامت لازم آئیگی - اور یہ محال باطل ہے !

اس کے بعد اس کا جواب یہ دیا ہے -

الجواب - قلنا لیس کما ذکرت فان اللہ تعالے موصوف بصفة الخالقیة الا ان تاثیر الصفة لم یظہر مالم یخلق - (تمہید ص)

"یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت امر کی اس طرح نہیں جسطرح تم نے (سوال میں) ذکر کی کیونکہ خدائے تعالے تو بیشک صفت خالقیت سے (ہمیشہ سے) موصوف ہے - **مگر اس صفت کی تاثیر ظاہر نہ ہوئی جب تک اُس نے پیدا نہ کیا "**

علم کلام و عقائد کی کتابوں کے حوالجات اور ہماری دیگر معقول تفہیمات سے صاف ظاہر ہوگیا کہ صفت کے قدیم ہونے کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی ذات سے اسکا تعلق قدیم ہے نہ کہ مخلوق کی ذات سے - مخلوق کی ذات سے تو اس کا تعلق اُسوقت ہوا جب اس نے اُسے پیدا کیا - پس وہ تعلق اور اس کا ظہور حادث ہوا - (باقی باقی)

العروة الوثقیٰ

دربیان

بشارت حضرت احمدِ مجتبیٰ

نمبر ۱

آیت قرآنی سورہ الصفت - پارہ ۲۸ کے رکوع ۹ میں ہے کہ حضرت عیسےٰ بن مریم نے فرمایا تھا

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - فلما جاء ھم بالبینٰت قالوا ھذا سحر مبین - (ترجمہ)

"اور میں بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ وہ میرے بعد تشریف لائیگا کہ اس کا اسم (صفاتی) احمد ہے - پس جب وہ احمد کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے ظاہر "

عقیدہ میاں محمود احمد قادیانی (۱) کتاب "القول الفصل" کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں -

"حضرت مسیح موعود[1] نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں - کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد اور محمد دونوں تھے - چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں

"اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی - اور احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں - اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں - یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا " (ازالۂ اوہام جلد دوم ص ۶۷۳)

(۲) کتاب "انوار خلافت" کے ص ۱۸ اور اخبار "الفضل" مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ کے کالم نمبر ۲ پر ہے

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں - لیکن اسکے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے - اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے - لیکن میں جہانتک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے

(۳) اخبار "الفضل" مورخہ ۲ و ۵ - دسمبر ۱۹۱۶ء کے ص ۵ کالم نمبر ۳ میں ہے -

"میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں - اور یہی ثابت کرنا میرے ذمہ ہے . . . . . جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات

[1] جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم

شہادات مرزا - احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزا [illegible]

ahmadimuslim.de

احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کردیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیشگوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں"

اقول جناب میاں صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام درحقیقت، احمد نہ تھا" (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی یہ کہ "ماں باپ نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا" (الفضل مورخہ ۱۸- اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۶) مگر جناب مرزا صاحب کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپ کا نام احمد تھا" (القول الفصل صفحہ ۲۹) یعنی "حضرت مسیح موعود ہی کا اسم ذات احمد ہے" (الفضل ۲ و ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵) یعنی یہ کہ "آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے" (انوار خلافت صفحہ ۳۳)

مگر حق بات یہی ہے کہ جناب مرزا صاحب کا نام اُن کے والدین نے غلام احمد رکھا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے

دلیل نمبر ۱:- کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور) کے صفحہ ۹۳ پر لکھا ہے۔

"میرزا غلام مرتضےٰ صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔"

دلیل نمبر ۲:- شیخ یعقوب علی صاحب تراب کی کتاب "حیاۃ النبی" کی جلد اول کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے

"حضرت مرزا صاحب جمعہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے تھے ...... مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔"

دلیل نمبر ۳:- رسالہ تحفہ شاہزادہ ویلز کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے۔

"اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھا۔"

دلیل نمبر ۴:- اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۹ شوال و ۳ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۹ کے کالم نمبر ۳ میں ہے

"۱۸۳۹ء یا ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود توام پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کے ساتھ ہی ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہ کر فوت ہوگئی۔ آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔"

دلیل نمبر ۵:- اخبار الفضل مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۶ پر ہے

"والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے۔"

دلیل نمبر ۶:- الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۸ پر ہے۔

"مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد۔ یہی نام انکا اُن کے والدین نے رکھا۔"

دلیل نمبر ۷:- الفضل مورخہ ۲۷ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۸ پر ہے۔

"حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد* رکھا ہے۔"

جواب واضح ہو کہ میاں محمود احمد صاحب کا یہ خیال کہ "اس آیت میں ایک رسول کا جس کا نام احمد ہو ذکر ہے" (الفضل مورخہ ۲ و ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵ کالم ۳) سراسر غلط ہے۔ کیونکہ حق بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک ایسے رسول کا ذکر خیر ہے جس کا اسم صفاتی احمد ہو۔ حضرت مسیح نے الفاظ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ کہکر اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ آنے والے رسول کا اسم صفاتی احمد ہے۔ الفاظ اسمہ احمد کا صحیح مطلب یہ ہے کہ "اس کا اسم صفاتی احمد ہے" کیونکہ قرآن مجید میں اسم کے معنے اسم صفاتی کے بھی آئے ہیں۔ (دیکھو الفضل مورخہ ۱۵ و ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸) چنانچہ سورہ الحشر پارہ ۲۸ کے رکوع ۶ میں ہے

له الاسماء الحسنیٰ

(واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے)

اس جگہ جو اسماء باری تعالیٰ مثلاً عالم الغیب والشہادۃ رحمٰن ۔ رحیم ۔ ملک ۔ قدوس ۔ سلام ۔ مومن مہیمن ۔ عزیز ۔ جبار ۔ متکبر ۔ خالق ۔ باری ومصور آئے ہیں ۔ یہ سب اسماء صفاتی ہیں ۔ اب میں ذیل میں ایک صحیح حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم صفاتی احمد ہے۔

حدیث نمبر ۱:- صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۰۱ - فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۱۲ و ۳۱۳ - عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۵۱۹ - ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۲۱ - فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۵۳ - کشف المغطا عن کتاب الموطا صفحہ ۹۳۰ - مصفیٰ شرح موطا جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ - صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ - المعلم جلد ۶ صفحہ ۲۳۵ - مشکوٰۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۹ - مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶ - اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶ - مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵ - مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۸۰ و ۸۴ - کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ - دلائل النبوۃ جلد اول صفحہ ۱۲ - ابن کثیر جلد ۱۰ صفحہ ۹۱ - ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵ - مواہب الرحمٰن جلد ۲۲ صفحہ ۴۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۷۲ - نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ - کتاب الشفا جلد اول صفحہ ۱۴۳ - شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۴۸۵ پر ہے۔

"حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں ۔ اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر کو دور کرتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہونگے اور میں عاقب ہوں" (یعنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی جسکے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہووے اور کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا جاوے)

نوٹ:- جناب عبد المطلب نے آپ کا اسم مبارک محمد رکھا تھا۔ (دیکھو تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ ۲۳۱ اور روض الانف جلد اول صفحہ ۱۰۵) پس حضور پرنور صلعم کا اسم صفاتی احمد تھا جیسے کہ اسماء ماحی، حاشر و عاقب

* غلام احمد اور احمد الگ الگ نام ہیں۔ قادیانی بھی عجب پیر پرست ہیں کہ ایسی کھلی ہوئی حقیقت کو بھی نہیں مان سکتے (۱۱ میر سیالکوٹی)

آپ کے صفاتی نام تھے۔

حدیث نمبر ۲ ۔ مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۳ ۔ تفسیر ابن جریر جلد اول صفحہ ۴۱۴ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۳۹ ۔ درمنثور جلد اول صفحہ ۱۳۹ ۔ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳/۲۱۴ ۔ ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۱۶۱/۱۶۸ ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۶ ۔ مشکوٰۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲/۲۳۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۹ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۸ کتاب الشفاء جلد اول صفحہ ۱۰۲ شرح الشفاء جلد اول صفحہ ۳۷۲/۳۷۳ نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۱/۱۰۴ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ ۲۰/۲۲ زرقانی شرح مواہب جلد ۶ صفحہ ۱۶۹ خصائص الکبریٰ جلد اول صفحات ۴ و ۵ و ۹ و ۲۵ و ۴۶ مواہب الرحمٰن جلد اول صفحہ ۳۱۳ ۔ جلد ۲۲ صفحہ ۴۳ ۔ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۳ پر ہے۔

"حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا اس حال میں کہ حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔ اور اب میں خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم کی ہے۔ (والبشارۃ عیسٰی) اور خوشخبری دینا حضرت عیسٰی کا۔ اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا اُنہوں نے جب جنا مجھ کو از تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے واسطے ایک نور کہ روشن ہوئے اُس کیلئے اس نور سے محل ملک شام کے۔"

(باقی آئندہ)

(حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

(۱) فرعون نے خود دعوے کیا تھا حضرت علیؓ نے خود نہیں کیا غالی لوگوں نے اُن کے سر تھوپا۔ جیسا کہ غالی عیسائیوں نے حضرت عیسٰی کے ذمہ لگایا۔ اور حال میں بریلوی صاحبان اور اُن کے ہم خیال حافظ جماعت علی شاہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اسی طرح کا غلو کر رہے ہیں کہ آپ کو بشر (انسان) کہنا کفر ہے۔ معاذ اللہ۔

(میر سیالکوٹی)

شیعوں کا علی

نمبر ۳

(سلسلہ کیلئے دیکھو "اہلحدیث" ۲۵ ستمبر و ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

سیدنا علی عمزاد نبی رضی اللہ عنہ وعن احبائہ ۔ کی نسبت جو کچھ راقم آثم کا عقیدہ ہے اُسکے لئے ملاحظہ ہو "اہلحدیث" ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ ۔ اُس کے بعد شیعوں کے مخصوص علی کے متعلق میں نے قلم اُٹھایا ۔ جسکی ابتدا ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے ہوئی ۔ اور اُسمیں بتایا گیا ہے کہ فرعون صرف ایک دعوے سے (فقال انا ربکم الاعلیٰ) کہکر ابدی مردود بارگاہ ایزدی ہوا۔ اور شیعوں کے علماء نے شیعوں کی روایت کے بموجب گیارہ دعوے خدائی کے بکے بعد دیگرے کئے ۔ جسکے رو سے وہ فرعون سے بھی گیارہ زینے اوپر چڑھ گئے[۱] ۔ اور آخر میں استدعا کی تھی کہ کوئی شیعہ صاحب بالخصوص اڈیٹر صاحب اخبار "درنجف" اگر اسپر کچھ روشنی ڈالینگے تو نہایت مشکوری کے ساتھ اُس پر روشنی ڈالی جائیگی ۔ اسکے بعد آجتک سات مہینے سے بھی زیادہ کا عرصہ گذرا ۔ مگر میرے کان اُنکے جواب فیض انتساب سے ہنوز آشنا نہ ہوئے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ؎

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

برادران اسلام وہ خدائی کے دعوے جو شیعوں کے علی نے کئے جنکو ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں نمبروار درج کر چکا ہوں رائگاں نہیں گئے بلکہ امت علی کے قلوب میں وہ اسقدر اثر کر گئے ہیں کہ شیعی دنیا کے شجر و ہر برگ و شجر میں وہ ہر جگہ رونما و جلوہ گر ہیں ۔ آؤ ذرہ اس خدائی فوجدار کی تعلیم کی پڑتال تو کریں کہ وہ کچھ پھل بھی لائی ہے یا نہیں ۔ میرے آئندہ کے مضامین جو انشاء اللہ مسلسل درج ہونگے معزز ناظرین گذشتہ ۲۳۔ اکتوبر و ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کے پرچوں کے ساتھ ملحق فرماکر زیر مطالعہ رکھیں ۔ تاکہ اُن کو معلوم ہو جائے کہ شیعہ نہ صرف قرآن کو ناقص اور متروک العمل سمجھتے ہیں ۔ بلکہ خدائے جبار و قہار کو بھی بیکار اور معطل ٹھیرا چکے ہیں ۔

شیعوں کے علی نے کون سے دعوے کئے تھے نمبروار ملاحظہ ہوں ۔

(۱) میں نے لیا ہے روحوں سے اقرار اول میں ۔

(۲) میں نے اُن کو آواز دی تھی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

(۳) میں نے پیدا کیا روحوں کو۔

(۴) میں ہوں مالک صور اسرافیل کا۔

(۵) میں ہو مردوں کو قبروں سے نکالنے والا۔

(۶) میں نے موسٰے کو دریا سے نکالا تھا۔

(۷) میں نے فرعون کو مع اُسکے لشکروں کے غرق کر دیا تھا۔

(۸) میں نے اونچے اونچے پہاڑ قائم کردئے ہیں۔

(۹) اور میں نے جاری کردئے ہیں آب رواں کے چشمے۔

(۱۰) میں وہ نور ہوں جس سے موسٰے نے ہدایت پائی تھی۔

(۱۱) میں وہ حی لاَیموت ذات ہوں جو مرنیوالا نہیں۔

شیعان علی نے اس نمائے شرک جلی پر جسطرح لبیک کہکر (قالو بلیٰ) کا ثبوت دیا ہے وہ آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔

(غلام احمد خان بنگش از ہنگو ضلع کوہاٹ)

تاریخ اہلحدیث

(گذشتہ سے پیوستہ)

منکرین حدیث صحیح مسلم

حدیث لاتکتبوا عنی غیر القرآن الخ اور ازالۂ شبہ

کی اس حدیث کو پیش کر کے کہا کرتے ہیں کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے لکھنے سے فرما دیا تھا عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولاحرج ومن کذب علی (قال ھمام احسبہ قال) متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار (صحیح مسلم باب التثبت فی الحدیث وحکم کتابۃ العلم جلد دوم صفحہ ۴۱۴)

"یعنی حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے (جو کچھ سنو اُسے) لکھا نہ کرو۔ اور جس نے مجھ سے سوائے قرآن کے کچھ لکھا ہو وہ اُسے مٹا دیوے اور مجھ سے زبانی روایت بیان کیا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو کوئی مجھ پر عمداً جھوٹ

[۱] فرعون نے خود دعوے کیا تھا۔

تحفۂ اہلحدیث ۔ [illegible] قیمت ۱/ [illegible]

باندھے تو اُسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔"

منکرین حدیث کے جواب میں اسکے متعلق سابقاً گذر چکا ہے کہ اس حدیث میں کتابت غیر از قرآن کی ممانعت ہے نہ اتباع حدیث کی۔ اور ہمارا تمہارا جھگڑا اتباع حدیث میں ہے نہ کتابت میں۔ پس تم کو یہ حدیث کسی طرح بھی مفید نہیں۔

عبرت مقام تعجب ہے کہ صحابہ کرام جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطاب کر رہے ہیں اور وہ آپ کے کلام ہدایت نظام کے محل اور موقع کو دوسروں کی نسبت زیادہ اچھا سمجھ سکتے تھے اور آپ کے احکام سعادت التیام کی تعمیل میں دوسروں کی نسبت زیادہ چست اور نہایت پختہ و فرمانبردار تھے (جیسا کہ آپ حدیبیہ کے واقعہ کے ذکر میں معلوم کر چکے) وہ تو حدیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جان و مال اور ہر شئی سے عزیز جانیں اور آپ کی سنت سے ایک قدم ہٹنا بھی گوارا نہ کریں۔ اور اس حدیث سے تعمیل حدیث کی ممانعت نہ سمجھیں۔ اور آج تیرہ سو برس سے زیادہ عرصہ کے بعد وہ لوگ کہ نہ تو عربی اُن کی زبان اور نہ اکتسابی طور پر اُن کو اس زبان میں اتنی مہارت کہ اس میں صحت سے تحریری یا تقریری طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں[۵۱]۔ اور صرف اُردو تراجم کو دیکھ دیکھ کر لوگوں کو شکوک و شبہات میں ڈالنا اُن کا دستور ہو۔ وہ **بے پڑھے مجتہد** اس حدیث سے یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث کی تعمیل سے منع فرماتے ہیں اور اُن کا یہ فہم صحابہؓ کے مقابلہ میں درست ہو۔

اللّٰھم انا نعوذ بک من وساوس الشیطان والیک نشکوا جہالۃ الزمان وفتنۃ اھل الطغیان

تنبیہ بھلا کوئی ان عقل کے پیچھے لٹھ لیکر پھرنے والوں بے پڑھے مجتہدوں سے پوچھے تو سہی: کہ بھائی! یہ تو بتاؤ کیا تمہاری عقل (گو کیسی ہی ناقص ہے) میں یہ سما سکتا ہے کہ خدا کا کوئی رسول (علیہ السلام) اپنی اتباع سے خود منع کرے۔ اور کہے کہ کلام خدا کی تشریح و توضیح جو میں تم کو بتاؤں اُس کا تو اعتبار نہ کرنا۔ اور جو کچھ تمہارے اپنے دماغ میں آئے اُسی کو خدا کا منشا اور مراد سمجھنا (استغفر اللہ) دیکھئے! حضرت ہارون پیغمبر خدا (علیہ السلام) گوسالہ پرست یہود کو یوں خطاب کرتے ہیں۔ وان ربکم الرحمٰن فاتبعونی واطیعوا امری (طہٰ پ ۱۶) یعنی تمہارا رب تو وہ ہے جو رحمٰن ہے۔ پس میری پیروی کرو اور میرے حکم پر چلو[۵۲]۔ غرض یہ بالکل بیعقلی کی بات ہے کہ کوئی رسول اپنی اتباع اور اطاعت سے منع کرے۔

حضرت ابو سعید کی شخصیت و سیرت

حضرت ابو سعید خدریؓ جو اس حدیث زیر بحث کے راوی ہیں فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ یہ بھی اصحاب صفہ میں سے تھے۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لمبی عمر پائی۔ ان سے بھی احادیث بکثرت مروی ہیں۔ حضرات عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر بن عبداللہ جیسے کثیر الحدیث صحابی نے بھی ان سے حدیث روایت کی ہے۔ چنانچہ "خلاصہ اسماء الرجال" میں ہے۔

کان من علماء الصحابۃ لہ الف ومائۃ حدیث وسبعون حدیثا۔

"یعنی آپ علماء صحابہ میں سے تھے آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ایک ہزار ایک سو اور ستر ہے۔"

(۲) حافظ ذہبی تذکرہ میں فرماتے ہیں۔

روی حدیثا کثیرا وافتی مدۃ والدہ من شہداء احد عاش ابوسعید ستا وثمانین سنۃ وحدث عنہ ابن عمر وجابر بن عبداللہ وغیرھما من الصحابۃ الخ۔ (پھر اس سے آگے فرماتے ہیں) یروی ان اباسعید کان من اھل الصفۃ وحدیثہ کثیر[۵۳]۔

"یعنی حضرت ابوسعید نے حدیث کثرت سے روایت کی اور بہت مدت تک فتوے دیتے رہے ان کا والد (مالک بن سنانؓ) شہداء احد میں سے ہے۔ حضرت ابوسعید نے چھیاسی سال کی عمر پائی اور آپ سے صحابہ میں سے عبداللہ بن عمرؓ اور جابر بن عبداللہ وغیرہماؓ نے بھی حدیث روایت کی (یہ بھی) مروی ہے کہ حضرت ابوسعید اصحاب صفہ میں سے تھے۔ آپ کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ہیں۔"

(۳) حافظ ابن عبدالبر اندلسی "استیعاب" میں فرماتے ہیں۔ کان ابوسعید من الحفاظ المکثرین العلماء الفضلاء العقلاء واخبارہ تشھد لہ بتصحیح ھذہ الجملۃ[۵۴]۔

"یعنی حضرت ابوسعید کثیر الروایت حفاظ حدیث اور علماء فضلاء اور عقلاء میں سے تھے۔ آپ کی روایات آپ کی ان سب اوصاف کی تصحیح کی شہادت دیتی ہیں۔"

یہ تو باب الکنیٰ میں کہا ہے۔ اور باب الاسماء میں ان کے ترجمہ میں فرماتے ہیں

ابوسعید الخدری ھو مشھور بکنیتہ اول مشاھدہ الخندق وغزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنتی عشرۃ غزوۃ کان ممن حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سننا کثیرۃ وروی عنہ علما جما وکان من نجباء الانصار وعلمائھم وفضلائھم۔ توفی سنۃ اربع

---

[۵۱] عرصہ ہوا ہم نے اپنے رسالہ "الہادی" (مرحوم) میں کتاب تائید القرآن میں جو پادری اکبر مسیح عیسائی باندوی کی کتاب تاویل القرآن کے جواب میں لکھی گئی تھی، لکھا تھا کہ اگر مولوی عبداللہ چکڑالوی ربانی فرقہ اہل قرآن مسٹر اکبر مسیح کے نزدیک علوم عربیہ میں کمال رکھتے ہیں تو مسٹر اکبر مسیح مولوی عبداللہ صاحب کو لکھیں کہ میں آپ کو اچھا خاصہ مولوی لکھ چکا ہوں۔ مہربانی کرکے آئندہ مہینے کا رسالہ "اشاعت القرآن" عربی زبان میں شائع کریں۔ مولوی عبداللہ صاحب سے کیا ہو سکتا تھا۔ جذام کے تعفن میں گل سڑ کر مر گئے اور جہان کو پاک کر گئے۔ لیکن ہمارا مطالبہ پورا نہ کر سکے اب بھی اُنکے معتقدوں میں سے کسی کو اپنے علم کا خیال ہے تو وہ خیالات کا اظہار تقریراً و تحریراً عربی زبان میں کریں۔ ورنہ خاموش رہیں ۱۲ منہ

* "الہادی" مرحوم اسلئے کہا کہ "الہادی" عرصہ ہوا میری مجبوریوں ۲

[۵۲] اتباع فعل میں پیروی کرنے کو کہتے ہیں اور اطاعت ماننے یعنی قول میں مطیع ہونے کو۔ اس آیت میں پیغمبر برحق کی فعلی اور قولی ہر دو طرح کی احادیث کے ماننے اور اُنکے مطابق عمل کرنے کا ثبوت ہے ۱۲ منہ

[۵۳] تذکرہ جلد اول ص ۳۷ ۱۲ منہ

[۵۴] استیعاب ص ۱۱ جلد دوم باب الکنیٰ ۱۲ منہ

ھ اور معذوریوں کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ اسلئے مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے سردار ... الہادی مرحوم کہا کرتے ...

ahmadimuslim.de

وسبعین روی عنہ جماعۃ من الصحابۃ وجماعۃ من التابعین۔[۱]

"یعنی حضرت ابو سعید خدری اپنی کنیت سے مشہور ہیں[۲]۔ ان کی سب سے پہلی جنگی حاضری غزوہ خندق میں ہوئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جنگوں میں شریک ہوئے آپ ان صحابہ میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث و سُنن یاد تھیں۔ آپ سے بہت بڑا علم روایت کیا گیا اور آپ انصار اصحاب میں سے بڑے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ ۷۴ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ کو بہت سے تابعین نے احادیث روایت کیں"

(باقی باقی)

مسافر حجاز کا مکتوب

نمبر ۴

ثناء اللہ بود وردِ زبانم

"حرم شریف کی حالات"

۱۲ مئی کو ہم حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہوئے۔ طواف اور سعی سے فارغ ہو کر غسل کیا کپڑے بدلے۔ خدا کا شکر ہے حکومت نے ازراہ مہربانی مکان رہائش قریب حرم کے دیا جس میں اذان بلکہ تکبیر کی آواز بھی آتی ہے۔ نماز کا انتظام یہ ہے کہ اول وقت اذان ہوتی ہے۔ مغرب کی نماز تو ساتھ ہی قائم ہو جاتی ہے۔ سوائے مغرب کے باقی اوقات میں بھی بمشکل سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اذان سُنکر کوئی شخص وضو کرکے سنتیں پڑھکر جماعت نہیں پا سکتا۔ کیونکہ جماعت جلدی کھڑی ہو جاتی ہے۔

دلفگار واقعہ اسلام میں جسقدر وحدت دینی پر زور دیا گیا ہے کسی چیز پر نہیں۔ تمام قومی امتیازات مٹا کر صرف اسلامی وحدت رکھی گئی ہے۔ مگر مکہ میں خاصکر کعبہ میں جو کیفیت دیکھنے میں آتی ہے وہ بہت ہی دلفگار ہے خدا کی عبادت کا بہت بڑا معظم بیت ہے دور دراز سے مسلمان اسکی عظمت دل میں لیکر آتے ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ ایک گروہ کی جماعت ہو رہی ہے تو دوسرے لوگ بیٹھے ہیں۔ اِدھر سلام پھرا اُدھر دوسرے مذہب کی اقامت ہوئی۔ قاعدہ آجکل یہ ہے کہ اول جماعت سب نمازوں میں حنبلی امام یعنی نجدی امام شیخ عبداللہ بن حسن از اولاد شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ پڑھاتے ہیں صبح کی دوسری جماعت حنفی امام پڑھاتا ہے۔ ظہر کی دوسری جماعت مالکی امام کراتا ہے عصر کی دوسری جماعت شافعی امام کراتا ہے۔ باقی مغرب اور عشا میں صرف ایک جماعت نجدی ہوتی ہے۔ واللہ اُس وقت کا نظارہ بہت ہی دلفگار ہوتا ہے جب ادھر سلام کی آواز نکلتی ہے اُدھر تکبیر ہوتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو جماعتیں دو دینوں کے پابند ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مقلدین ائمہ اربعہ کہا کرتے ہیں کہ ہم چاروں مذاہب حق پر ہیں بلکہ ہم سارے اہل سنت ہیں لیکن یہاں کی حالت دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار مذاہب نہیں گویا مختلف ادیان ہیں۔ انا للہ۔

سابقہ زمانہ میں دستور تھا کہ ہر نماز میں چار جماعتیں ہوتی تھیں مگر عظمۃ السلطان ابن سعود ایدہ اللہ نے اتنی اصلاح کی ہے جو اوپر مذکور ہے۔ میں نے یہاں کی حالت دیکھکر اس مصرع کی تصدیق پائی ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

دنیا میں جسقدر اختلاف ہیں اور جتنے مسلمانوں کے گروہ آپس میں ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اُنکی بنا یہی اختلاف ہے جو کعبہ میں نظر آتا ہے خدا کرے عظمۃ السلطان جلالۃ الملک کی سعی سے کعبہ کا یہ اختلاف وحدت سے بدل جائے۔

عظمۃ السلطان کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام کو اصلی شکل میں اور مسلمانوں کو سلف صالحین کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ حمیدیہ (جو شہر کی عدالت گاہ ہے اُس) میں شرفاء مکہ اور دیگر معززین کے سامنے تقریر فرماتے ہیں۔ اس تقریر کا مضمون مختصر بس یہی ہوتا ہے کہ اسلام کی بنیاد توحید خالص اور وحدت قومی پر ہے۔ تقریر میں ایسا معلوم ہوتا جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تو آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔

نجدیوں کی کیفیت ہمارے ملک میں نجدیوں کے جو قصے مشہور ہیں اُن سے تو شبہ ہوتا ہے کہ نجدی لوگ جنوں کی قوم ہوگی مگر دیکھنے سے اُن کی حالت کچھ اور ہی پائی گئی۔ حرم شریف میں بکثرت دیکھے جاتے ہیں یا تو سواک کرتے ہیں یا قرآن شریف پڑھتے ہیں نہ کسی شخص کو کچھ کہتے ہیں نہ کسی سے بولتے ہیں۔ ہاتھوں میں معمولی سی بید کی چھڑی ہوتی ہے جیسی ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ رکھا کرتے ہیں۔ نماز میں آمین رفعیدین بھی کرتے ہیں اور کوئی نہیں بھی کرتا۔ جماعت میں برابر شریک ہوتے ہیں۔

عظمۃ السلطان ایک خاص طبیعت کے آدمی نمونہ سلف ہیں ہر آدمی سے ملتے گرم فرش پر ننگے پاؤں طواف کرتے ہیں۔ توحید و سنت کا ذکر اکثر زبان پر جاری رہتا ہے۔ آپ کے صاحبزادے امیر فیصل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (اعلےٰ حاکم مکہ) ہیں۔ ماشاء اللہ نوجوان مگر توحید و سنت میں رنگے ہوئے۔ آنحضرت کا نام لیتے ہوئے ہماری طرح صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ السلام نہیں کہتے۔ بلکہ نام منہ پر آتے ہی فوراً اللھم صل علیہ وسلم کہتے ہیں۔ عربی زبان نحوی طریق سے نہیں بولتے بلکہ بدوی طریق سے بولتے ہیں جسکا سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ راستوں کے امن وامان کا یہ حال ہے کہ ایک دو اونٹ بھی مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ آتے جاتے ہیں اور کوئی خطرہ نہیں پاتے ہیں۔

(بقلم حکیم نور الدین صاحب لائلپوری)

سفر حجاز

ہم لوگ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کے ساتھ امرتسر سے چلکر ۱۰ مئی کو جدہ پہنچے جہاز کنارہ پر نہیں لگتا دور رہتا ہے کیونکہ جدہ کے ساحل پر سمندر کے اندر بکثرت پہاڑ ہیں جو جہاز کو ساحل تک پہنچنے میں مانع ہوتے ہیں کشتیوں پر مسافر بیٹھکر کنارے پہنچتے ہیں۔ ہم لوگ ابھی جہاز ہی میں تھے کہ جدہ کا حاکم شیخ عبداللہ رضا علی صاحب اور شیخ حسین سلامی رئیس بلدیہ جدہ جہاز پر تشریف لائے۔ اور مولانا موصوف سے ملکر جلالۃ الملک عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ کی طرف سے سلام کہا۔ اور خیریت مزاج دریافت کی۔

[۱] استیعاب جلد دوم صفحہ ۵۷۶ باب الاسماء ۱۲ منہ

[۲] ان کا نام سعد تھا باپ کا نام مالک تھا ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

اسکے بعد ہم کنارہ پر پہنچے تو رئیس بلدیہ مع اپنے اہلکاروں کے کنارہ پر موجود تھے۔ مولانا ممدوح کو انہوں نے کرسی پر بٹھا کر دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون ہیں مولانا صاحب نے مولوی اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی محمد صاحب دہلوی و مولوی ابوالقاسم بنارسی قاضی محمد خان منشی جان محمد وغیرہ کے نام بتائے۔ ان لوگوں کو جب جہاز سے کنارہ پر پہنچنے میں دیر ہوئی تو شیخ موصوف نے فرمایا کہ آپ آرام گاہ میں تشریف لے چلئے ان حضرات کو وہاں پہنچا دیا جائیگا چنانچہ وہ صاحب بھی وہاں پہنچ گئے۔ جس مکان میں ہم کو ٹھیرایا گیا تھا اسکے قریب ایک رئیس شہر شیخ محمد نصیف صاحب کا مکان ہے۔ جو مذہباً اہلحدیث ہیں۔ (اہلحدیث کو یہاں سلفی کہتے ہیں) وہ سنتے ہی مولانا صاحب سے ملنے کو تشریف لائے بعد نماز عصر مولانا مع دیگر ہمراہیوں کے شیخ موصوف سے ملنے گئے شیخ صاحب عجیب اخلاق مجسم ہیں بہت بڑے رئیس ہیں مگر طبیعت کے بڑے متواضع۔ شب کو مولانا صاحب اور ہم شیخ موصوف ہی کے مہمان رہے۔ مکان بہت آرام کا تھا۔ دوسرے روز شیخ ممدوح نے عربی پُرتکلف کی دعوت دی۔ ۱۰ مئی کو قریب مغرب مکہ معظمہ سے شیخ محمد نصیف صاحب کے ٹیلیفون سے دریافت کیا گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب پہنچ گئے ہیں؟ پہنچے ہیں تو انکو ٹیلیفون پر بلائیے۔ مولانا گئے تو سلطان المعظم کے سکرٹری نے خیر خیریت دریافت کی۔ رات کو گورنر جدہ اور رئیس بلدیہ آئے اور مولانا صاحب سے دریافت کیا کہ آپکو کتنی موٹریں چاہئیں؟ آپ نے دو موٹریں طلب کیں جو حکومت کی طرف سے تھیں اور تیسری قاضی محمد خان صاحب سوداگر مشلہ وغیرہ کیلئے کرایہ پر مقرر کرائی۔ غرض ۱۱ مئی کو بعد نماز عصر ہم دو موٹروں پر چلے۔ تیسری کا انتظار تھا۔ خدا کا حکم کہ راستہ میں ہماری موٹر خراب ہوگئی اسکی مشین ایسی خراب ہوئی کہ آخر وقت تک نہ بن سکی اتفاق یہ تھا کہ مولانا صاحب کیساتھ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹونکی مولوی حکیم محمد انصاری صاحب دیوریہ ضلع گورکھپور تھے اور ہم تین الگ موٹر پر تھے ہماری موٹر رکی رہی اور مولانا صاحب کی گذر گئی مگر مولانا صاحب بھی نصف راہ میں بمقام بحرہ رات کو ٹھیر گئے۔ ہماری فکر میں آپ ساری رات بے آرام رہے اپنی موٹر والے کو دس روپے دینے کئے کہ ہم کو لیجائے مگر آندھی و بارش کے باعث ڈرائیور کو حوصلہ نہ ہوا۔ ہم جنگل میں خدا کی حفاظت میں پڑے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہاں قریب ایک ٹیلیفون ہے ہم وہاں گئے۔ انچارج ٹیلیفون بہت شریف آدمی ہے جسکا نام حسین کشمیری ہے اسنے فوراً جدہ ٹیلیفون کیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے رفیقوں کی موٹر بگڑ گئی ہے۔ جواب آیا ہم اور موٹر بھیجتے ہیں چنانچہ صبح ایک موٹر آئی جسمیں دس آدمیوں کی گنجائش تھی۔ اور عجیب اتفاق ہوا کہ اس موٹر میں قاضی محمد خان مولوی محمد صاحب دہلوی بھی تھے۔ ہم اسپر سوار ہوکر ۱۲ مئی کو نماز ظہر کے قریب مکہ پہنچے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ ۱۳ مئی کو قبل دوپہر عظمۃ السلطان نے موٹر روانہ کرکے مولانا کو ملاقات کیلئے یاد فرمایا مولانا صاحب دیگر علماء اور احباب کو ساتھ لیکر ملاقات کو پہنچے عظمۃ السلطان ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات ہوئی۔ ممدوح نے مولانا صاحب کو اپنے پاس بٹھایا علماء اور احباب کی خیر خیریت دریافت کرنے کے بعد مسئلہ توحید پر سلطان ممدوح نے تقریر شروع کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام (سلطان) توحید کے سچے عاشق ہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے سوال کیا کہ اہل نجد ائمہ اربعہ میں سے کس کی طرف منسوب ہیں؟ ممدوح نے فرمایا ہم اصل میں قرآن و حدیث کے پیرو ہیں۔ مسائل فرعیہ میں ہم امام احمدؒ کے پیرو ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا یہ انتساب شرعی امر ہے یا مصلحتی؟ فرمایا شرعی نہیں۔ مولانا صاحب نے کہا کسی شخص کی نظر حدیث پر ہو۔ اور اس حدیث کی بنا پر اسکی تحقیق شیخ ابن تیمیہ اور شیخ ابن قیمؒ کی تحقیق کے خلاف ہو اور وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے کیا وہ مخطی ہے؟ فرمایا نہیں۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے کہا ہم جماعت اہلحدیث اگر کسی امام کیطرف منسوب ہو جاتے تو جو تکالیف ہمیں ہوتی ہیں وہ نہ ہوتیں مگر ہم اسکو پسند نہیں کرتے۔ عظمۃ السلطان نے فرمایا لوگوں کا تعصب محل افسوس ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا تصویر انسانی شروع شروع میں ممنوع نہ تھی مگر جب اسکا انجام یہ ہوا کہ لوگوں نے ان کی پرستش شروع کردی تو شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نے تصویر رکھنے سے منع کردیا۔ ٹھیک اسیطرح کسی مذہب کیطرف نسبت کرنا گو ابتدا میں معمولی بات تھی لیکن اسکا نتیجہ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حرم شریف میں ایک گروہ کی جماعت ہو رہی ہے تو دوسرا گروہ بیٹھا رہتا ہے۔ کیا یہ وہ تفریق نہیں جسکی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعًا ۔ فرمایا یہ تعصب قابل افسوس ہے ایسا نہ ہونا چاہئے۔ مولانا صاحب نے کہا ہم علماء نجد سے ایکجا ملنا چاہتے ہیں۔ فرمایا بہت اچھا اکابر علماء مدینہ شریف قبے گرانے گئے ہوئے ہیں انکے آنے پر ملاقات کراؤنگا۔ مولوی محمد صاحب نے کہا ہم نجدی جوش کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرمایا نجدی جوش کیا دیکھوگے بدوی گروہ ہے اچھا کسی وقت دکھائینگے۔ مولانا صاحب نے عرض کیا ہم کو اجازت ہو کہ ہم حرم شریف میں وعظ کیا کریں۔ بڑی خوشی سے اجازت بخشی۔ اسی روز مولانا صاحب نے نماز مغرب کے بعد تقریر شروع کردی۔ مگر طواف کرنیوالوں کی آوازوں کا شور تھا اسلئے اعلان کر دیا کہ بعد نماز عشا مولوی محمد صاحب دہلوی وعظ فرمائینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے شب کو تقریر فرمائی اسکے بعد روزانہ وعظ ہوتے رہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب علماء نجد کے اصرار پر اردو تقریر کے بعد مختصر سی تقریر عربی میں بھی کرتے رہے۔

عجیب اتفاق کی بات ہے کہ مصر کے مشہور عالم شیخ سید رشید رضا صاحب مدیر المنار بھی تشریف لائے ہوئے ہیں انہوں نے بھی اپنی تقریر کا سلسلہ بعد از مغرب عربی میں جاری کر دیا ہے ایک نوجوان عبدالحکم شامی بھی آئے ہوئے ہیں وہ بھی عربی زبان میں بہت اچھی تقریر کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ اہل نجد پر جو جو الزام ہندوستان اور دیگر ممالک میں لگائے جاتے ہیں اسوقت علماء نجد حرم شریف میں موجود ہیں ان سے ان الزاموں کی بابت دریافت کیا جائے۔ یہ بھی اعلان کر دیا کہ گو اجازت وعظ کی ہم نے لی ہے۔ لیکن ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہر مذہب کے علماء وعظ کریں کسی قسم کی روک نہیں میں اسکا ذمہ لیتا ہوں ایکدن مولوی نور حسین گھرجاکھی پنجابی نے بھی وعظ کہا۔

لطیفہ } کیا اچھا ہوتا مولوی نور حسین کی تقریر کے وقت مولوی نظام الدین معروف ملا ملتانی مقیم وزیر آباد بھی حرم شریف میں موجود ہوتے۔ جسوقت مولوی نور حسین چاروں مصلوں کا ذکر کر رہے تھے کہ ان کا ذکر نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کتب فقہ میں۔ لہذا یہ سب دین میں زیادتی ہے۔ اسیطرح بہت سی امور کا ذکر کیا یہاں تک کہ ملا ملتانی جیسے لوگ سرگوشیاں کرنے لگے لیکن بولا کوئی نہیں۔ ہم لوگ سب خیریت سے سرکاری مہمان ہیں۔ یہاں توحید و سنت کی اشاعت ہو رہی ہے۔ خدا عظمۃ السلطان کو تادیر زندہ رکھے اور ان سے اپنے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

(منشی محمد عالم۔ چراغ الدین سدھی پوسٹل کلرک امرتسری)

ahmadimuslim.de

حقیقتِ وحدت

معزز پادری عبدالحق صاحب! تسلیم

میں جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں کہ ایک معزز اور وسیع الخیال مسیحی دوست کی عنایت سے مجھے "نورافشان" کے بعض نمبروں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے ۲۰ نومبر اور ۲۴ دسمبر ۱۹۲۵ء اور ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء کے نمبر بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جن میں "مسیحیوں کے جلسے اور مناظرے بجواب اہلحدیث کے جلسے اور مناظرے" اور "مذاکرہ علمیہ" کے عنوان سے ایک مفصل بحث مبنی بر معقولات نظر سے گذری۔ جس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً جناب اڈیٹر صاحب "اہلحدیث" نے تثلیث پر اعتراض کیا ہوگا۔ جسکے جواب میں جناب نے توحید کی تعریف دریافت کی ہوگی۔ اسکے جواب میں مخالف نے سورہ اخلاص پیش کی ہوگی جس پر جناب نے اعتراض کیا ہوگا۔ پھر کیا تھا دلائل کی بوچھار ہونے لگی اور بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

میں جناب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ سورہ اخلاص توحید کے اثبات میں بجا پیش کی گئی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتِ وحدت ہی جناب کے روبرو پیش کیجائے کیونکہ جناب کی تمامتر توجہ اسی پر مبذول ہے۔

وحدت ذات پر اظہار خیال سے قبل میں یہ ضرور عرض کرونگا کہ معقولات سے سوائے خاص لوگوں کے عوام مستفید نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا میں اپنی گذارش کو حتی المقدور منقولات تک محدود رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جب ذات باری تقیدات اعراض وجواہر سے مبرا و منزہ ہے تو معقولات اس بارے میں مفید مطلب بھی نہیں۔

وحدت ذات کی تعریف قرآن مجید میں وحدت ذات الٰہی کا ذکر متعدد مقامات پر ہے۔ از انجملہ

واذا دعی اللہ وحدہ کفرتم (پ ۲۴ ع ۲)

"جب اکیلا خدا پکارا جاتا تھا تم کفر کرتے تھے"۔

واذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ (پ ۲۴ ع ۲)

"جب اکیلا خدا یاد کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل نفرت کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے"۔

اُن آیات میں غور فرمائیے اور وحدت الٰہی کو سمجھئے۔ مزید تشریح کی غرض سے کچھ اور بیان کیا جاتا ہے مگر مجملاً۔ قرآن کریم وحدت کی تعریف یوں بیان کرتا ہے

ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن

"وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے"۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وکان اللہ بکل شیئٍ محیطا

"اور اللہ تمام چیزوں کو محیط ہے"۔

اس وحدت پر انجیل بایں الفاظ روشنی ڈالتی ہے۔

"ابتدا میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا"۔ (یوحنا باب اول آیت اول)

اور دوسری جگہ یوحنا میں ہے۔

"کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے"۔ (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰)

"تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں"۔ (یوحنا باب ۱۵ آیت ۴)

یہ ہے کتب سماوی کی تعلیم مرتبۂ وحدت کی بابت۔ یعنی وہ ذات جو جملہ نعوت سے پاک ہے جب نعوت سے منعوت ہوتی ہے تو ایک ہوتے ہوئے تمام مراتب کثرت کی علماً و خارجاً جامع ہوتی ہے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ "وحدت" وجود باری کی وہ شان ہے جس میں تمام مراتب کثرت لامحدود و لامعدود اسطرح مندرج ہیں کہ باوجود متضاد و متناقض ہونے کے باہم متمیز نہیں۔

فاضل ہنری صاحب "ہنریز کومنٹری" نے پیدائش کے پہلے باب کی دوسری آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ آیت مذکورہ میں جو لفظ "خدا" آیا ہے وہ لفظ الوہیم کا مفہومی ترجمہ ہے جو عبرانی لفظ ہے۔ اور جس کے معنے فاضل موصوف نے کثیر لامحدود اور لامعدود بتائے ہیں۔ اس لفظ سے بھی وحدت کی تعریف پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی وجود باری وجوداً ایک ہے اور بلحاظ صفات کثیر۔ اور اسکی صفات وجود میں مرتبۂ وحدت میں غیریت و امتیاز نہیں۔

پس وحدت وجود باری عبادت ہے اُس مرتبہ سے جو سب سے پہلے قابل تعریف ٹھیرتا ہے اور وہ وجوداً ایک ہوتے ہوئے جامع ہے تمام مراتب کثرت کا اسی طرح جیسے اوصاف و لوازم کا جامع موصوف و ملزوم ہوتا ہے۔ اور یہ وہی مرتبہ ہے جس سے مرتبہ واحدیت کا قیام ہوتا ہے عالم علم و غیب میں۔ اور پھر بتدریج ہر شئے عالم ظہور میں آکر اپنے کمال کی طرف رخ کرتی ہے اور اس مرتبہ میں عینیت و غیریت میں فرق نہیں۔ اس سے سمجھ لیجئے اور ذہن نشین کر لیجئے کہ ذات الٰہی کی وحدت عددی ہی ہے۔ اگر عددی نہ ہوتی حامل کثرت نہ ہوتی۔ اور نسبت و اضافت وحدت و کثرت میں ایک حکم رکھتے ہیں۔ یعنی ایک نسبت سے وہ ذات واحد مطلق ہے۔ اور ایک نسبت سے الوہیم مطلق ہے

در ذات حق اندراج شان معروف ست
شان چوں صفت ست و ذات ازو موصوف ست
ایں قاعدہ یاد دار کانجا کہ خدا ست
نے جزو نہ کل نہ ظرف نے مظروف ست

اب پہلے ہمیں اس امر کا ایک مسلم فیصلہ کر لینا چاہئے کہ فریقین کی کتب مسلمہ کی تعلیم فریقین کے نقطۂ نظر سے کیا ہے اور یہ فیصلہ نہایت ہی مختصر و آسان ہے۔ اسلامیوں کے نقطۂ خیال سے قرآن معلم توحید ہے۔ اور مسیحیوں کے مسلمات کے موافق اناجیل معلم تثلیث ہیں۔ اس کے بعد یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی اس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں کہ تثلیث کتب سماوی کی تعلیم نہیں۔ بلکہ تعلیم تثلیث اناجیل مقدسہ سے ثابت کرنا صریحی تحریف ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں کہ مسیحی جماعت کا قرآن کی بابت کیا خیال ہے۔ یعنی یہ امر میری دریافت سے باہر ہے کہ آیا اسلامیوں کی طرح مسیحیوں کا بھی یہ دعوےٰ ہے کہ قرآن معلم توحید نہیں بلکہ معلم تثلیث ہے اور تعلیم توحید قرآن کی تحریف ہے۔ البتہ یہ امر میں ضرور جانتا ہوں کہ جیسے مذاہب عالم ایک دوسرے کی کتب مسلمہ کو باہم

ahmadimuslim.de

تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح مسیحی بھی سوائے کتب مقدسہ عہدنامہ ہائے قدیم و جدید کے کسی مذہب کی کسی کتاب کو نہیں مانتے۔ اور اسی میں قرآن بھی داخل ہے۔

تثلیث کی بابت مسیحی جماعت کا اعتقاد جو کچھ میں معلوم کر سکا ہوں وہ یہ ہے کہ باپ بیٹا اور روح القدس ان میں سے ہر ذات حقیقی خدا کا مرتبہ اور شان رکھتی ہے یعنی باپ یا اللہ ازلی و ابدی ہے۔ واحد برحق ہے' قادر مطلق ہے' حی و قیوم ہے' بے مثل و بے مانند ہے' لاشریک ہے' خالق ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بیٹا یا جناب مسیح بھی ازلی و ابدی ہیں' واحد برحق ہیں۔ قادر مطلق ہیں' حی و قیوم ہیں' بے مثل و بے مانند ہیں۔ اور خالق ہیں وغیرہ وغیرہ۔ علے ہذالقیاس روح القدس بھی۔ تاہم یہ تینوں تین جداگانہ مستقل ہستیاں رکھتے ہوئے تین نہیں ہیں ایک ہیں۔ گویا ایک ہی وقت میں تین بھی ہیں اور ایک بھی۔

تثلیث کی یہ وہ تعریف ہے جو عام طور سے مسیحی علماء و فضلاء سے سنی جاتی ہے۔ یہ عقیدہ حسب ادعائے اسلام منشاء تعلیم الٰہی کے بالکل خلاف ہے۔ عہد نامہ عتیق و اناجیل مقدسہ نہایت کھلے لفظوں میں اسکی تکذیب کرتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ کی بلاقید و شرط تعلیم کی جسے توحید کہتے ہیں تائید کرتے ہیں۔ کتب مقدسہ سے چند حوالے تردید تثلیث و تائید توحید میں پیش کرتا ہوں۔ امید ہے بغور ملاحظہ فرمائیگا مگر پہلے خروج کے پندرھویں باب میں موسےٰ اور بنی اسرائیل کا جو گیت ہے اُسے ضرور تلاوت فرمالیں۔

"پھر خدا نے موسےٰ کو کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا ابراہام کے خدا اسحاق کے خدا یعقوب کے خدا نے مجھے تم پاس بھیجا ہے اور ابد تک میرا یہی نام ہے اور ساری نسلوں میں میرا یہی تذکرہ ہے"
(خروج باب ۳ آیت ۱۵)

قبلہ پادری صاحب! ملاحظہ فرمائیے خدا خود کو ابد تک ایک ہی بتاتا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسےٰ اُسکو مانتے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اور جناب موسےٰ علیہ السلام ایک خدا کے ماننے والے یعنی موحد تھے تثلیث پرست نہ تھے پس خروج کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ خدا واحد ازلی و ابدی ہے اور اُسکی توحید بھی ازلی و ابدی ہے۔ تثنیہ تثلیث تربیع اور تخمیس کو وہاں تاقیامت دخل ممکن نہیں۔ مگر مسیحی معتقدات آیت پیش کردہ کے مخالف ہیں۔ اور مدعی ہیں کہ توحید ازلی و ابدی نہیں۔ ازل سے جناب مسیح کے زمانہ تک توحید رہی پھر خروج کی تکذیب ہو کر تثلیث ہو گئی۔ مگر میں خروج کو بجا سمجھتا ہوں۔

آیت مذکورہ سے قبل کی آیت بھی قابل ملاحظہ ہے "خدا نے موسےٰ کو کہا کہ میں وہ ہوں جو میں ہوں* اور اُس نے کہا کہ تو بنی اسرائیل کو یوں کہیو کہ

جب آیات مذکورہ کی تلاوت کا اتفاق ہوتا ہے اور ساتھ ہی باپ بیٹے کی غیر ممکن شرکت و رشتہ داری پر غور کیا جاتا ہے تو گمان کی جگہ یقین ہوجاتا ہے کہ تثلیث یا مسیحیت کلام ربانی سے بالکل مختلف ہے۔ دیکھئے نا خدا جب اپنا تعارف بندوں سے کراتا ہے تو طریقہ تعارف کیسا عجیب اختیار کرتا ہے جو اُسکے سوا اُس کے غیر سے ناممکن تھا۔ غور تو فرمائیے کہ خدا تو اپنی تعریف

وہ جو ہے اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے"
(خروج باب ۳ آیت ۱۴)

یوں بیان کرے کہ "میں وہ ہوں جو میں ہوں" یعنی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ جس سے محض ایک ذات مطلق کے وجود کے کسی صفت تک کا پتہ نہ چلے۔ اور مسیحی حضرات اُسمیں صفات انسانی قائم کر دیں۔ سبحان اللہ عما یصفون۔

"خدا انسان نہیں جو جھوٹ بولے نہ آدمزاد کہ پشیمان ہو"
(گنتی باب ۲۳ آیت ۱۹)

مسیحی حضرات اس آیت کی تغلیط کرتے ہیں اور خدا کو آدمزاد کہتے ہیں جناب مسیح ابن آدم اور ابن مریم ہوتے ہوئے بخلاف گنتی خدا ہیں۔ گویا گنتی کی تعلیم ہے کہ خدا انسان یا آدمزاد نہیں۔ مسیحی کہتے ہیں کہ خدا انسان بھی ہے اور آدمزاد بھی۔

"پس آج کے دن جان اور اپنے دل میں غور کر کہ خداوند وہی خدا ہے جو اوپر آسمانوں پر ہے اور نیچے زمین میں ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں"
(استثنا باب ۴ آیت ۳۹)

مسیحی اسکو ہرگز تسلیم نہیں کرتے بلکہ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اُسکے سوا دو اور اُسی جیسے خدا ہیں۔ قرآن کہتا ہے ھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ۔ اور کہتا ہے لا الہ الا ھو۔

"تاکہ لوگ سورج کے نکلنے کے اطراف سے غروب کے اطراف تک جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں میں ہی خداوند ہوں میرے سوا کوئی نہیں"
(یسعیاہ باب ۴۵ آیت ۶ و ۷)

مسیحی کہتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ خدا کے سوا دو ہستیاں اور بھی ہیں جو بنات خود خدا ہیں۔ "میرے سوا کوئی نہیں" کو کہتے ہیں تیرے سوا (یا اُس کے سوا) اور ہیں۔

"میرے آگے کوئی تیرا دوسرا خدا نہ ہووے۔ تو اپنے لئے تراشی ہوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمانوں میں ہو یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہو مت بنا۔ تو انہیں سجدہ نہ کر" "تو اُن کی بندگی نہ کر" "کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں"
(استثنا باب ۵ آیات ۷ و ۸ و ۹)

خدا کے آگے ہی مسیحیوں کے دو خدا خدائے واحد کے علاوہ اور ہیں۔ جناب مسیح زمین پر رہے اور اب بھی آسمان پر ہیں اور یقیناً وہ ایک صورت بھی رکھتے ہیں۔ مگر عیسائی انہیں پھر بھی خدا کہتے ہیں۔ غور فرمائیے کیا بات ہے۔

مگر مسیحی اُسی کو سجدہ کرتے ہیں جو اوصاف ممنوعہ سے موصوف ہے۔ یعنی جناب مسیح صاحب صورت بھی ہیں' زمین پر بھی وہ رہ چکے ہیں اور اب بھی آسمان پر ہیں۔

مگر مسیحی برابر بندگی کرتے ہیں۔

نہایت تعجب ہے خدا تو غیرت کرتا ہے کہ اُسکی موجودگی میں کوئی دوسرا خدا ہو سکے مگر مسیحی حضرات اُسکے غیور ہونیکی مطلق پرواہ نہ کر کے دو خدا اُسکے علاوہ اور بھی مانتے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

* الفاظ بالائے خطوط قابل غور ہیں۔ اس لحاظ سے تثلیث پر نظر کیجئے ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

"کیونکہ میں خدا ہوں انسان نہیں۔"
(ہوسیع باب ۱۱ آیت ۹)

"اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تونے بھیجا ہے (رسول) جانیں۔" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

"نیک تو ایک ہی ہے۔"
(متی باب ۱۹ آیت ۱۷)

"تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں۔"
(خروج باب ۸ آیت ۱۰)

گویا یہ ایک خدائی ازلی و ابدی قانون ہے کہ انسان خدا نہیں ہوسکتا۔ مگر مسیحی حضرات انسان ہی کو خدا کہتے ہیں۔ کیا کسی فرد بشر کو جناب عیسیٰ علیہ السلام کے انسان ہونے میں کلام ہے؟

قرآن۔ والٰھکم الٰہ واحد۔ اول تو یہ باب کا باب ہی مؤید توحید اور منکر تثلیث ہے۔ اور پھر انجیل کہتی ہے خدا واحد ہے۔ مسیحی کہتے ہیں یہ غلط خدا تین ہیں۔ انجیل کہتی ہے مسیح علیہ السلام خدا کے بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہیں۔ مسیحی کہتے ہیں وہ رسول ہرگز نہیں بلکہ خدائے واحد برحق ہیں اور قادر مطلق ہیں۔ مسیحی اسے جھٹلاتے ہیں اور تین نیک ثابت کرتے ہیں۔

قرآن۔ لیس کمثلہ شیئ۔ یہ ظاہر ہے کہ جناب موسےٰ موحد تھے اور خدا کو واحد مطلق جانتے تھے اُسکی توحید میں شرط تثلیث کفر سمجھتے تھے پھر بھی خدا اپنے بےمثل ہونے کی صفت جناب موسےٰ علیہ السلام سے بیان فرماتا ہے مگر روئے زمین کے مسیحی جناب موسےٰ علیہ السلام کے عقیدے کی مخالفت کرتے ہیں اور جناب عیسےٰ علیہ السلام اور روح القدس کو مثل خدا سمجھتے ہیں۔

ایسی ایسی شہادتیں کثرت سے عہد نامہ عتیق و اناجیل میں موجود ہیں جن سے خدا کا بلاقید و شرط واحد ازلی و ابدی ہونا اور بےمثل و لاشریک مطلق ہونا ثابت ہوتا ہے مگر ان آیات کی تلاوت کے بعد جب ہم مسیحیوں کی آواز سنتے ہیں تو اصل کتاب سے شمہ بھی موافقت نہ رکھنے کی بنا پر ہمیں یقین کرنا پڑتا ہے کہ تثلیث قطعاً تحریف ہے۔ اور یقیناً اسی وجہ سے ضرورت پڑی کہ قرآن مجید کے ذریعہ سے اسکی اصلاح کیجائے۔

جناب مسیح کا خدا نہ ہونا اور نبی ہونا اناجیل سے بداہتہً ثابت ہے۔

"جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے جو نبی کو نبی کے نام سے قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائیگا۔" (متی باب ۱۰ آیات ۴۰ و ۴۱)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح بھیجے ہوئے رسول یا نبی ہوئے اور بھیجنے والا خدا۔ پس جناب مسیح نبی ہوئے نہ کہ خدا۔

"مگر یسوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اپنے گھر کے سوا کہیں بےعزت نہیں ہوتا۔" (متی باب ۱۳ آیت ۵۷)

ظاہر ہے کہ جناب مسیح کے اہل وطن آپ کو بےعزت کرتے تھے۔ اور پچھلے نبیوں کو بھی ان کے اہالیان وطن نے بےعزت کیا ہے۔ اس بےعزتی کو بطور تاریخی استدلال کے پیش کرکے جو نہایت بلیغ ہے آپ اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہیں۔ پس آپ خود اپنے بیان کے موافق جو بصورت انجیل ہے نبی ہی ہوئے خدا نہیں ہوسکتے۔

"اور وہ (سردار کاہن و فریسی) اُسکے پکڑنے کی کوشش میں تھے۔ لیکن لوگوں سے (یعنی حواریان جناب مسیح سے) ڈرتے تھے کیونکہ وہ (حواریان مسیح) اُسے نبی جانتے تھے۔"
(متی باب ۲۱۔ آیت ۴۶)

اس آیت سے حواریان جناب مسیح کا عقیدہ جناب مسیح کی بابت نہایت واضح طور سے ظاہر ہے اور یہ کہنا غالباً تحصیل حاصل ہوگا کہ حواریان مسیح جناب مسیح کو نبی جانتے تھے۔ خدا ہرگز نہیں جانتے تھے۔

میں نے تثلیث کے امکان پر تین اصول قائم کئے تھے۔ مگر ایک اصول سے بھی تثلیث کا ثبوت ممکن نہ ہوا۔ اول یہ کہ وحدت ذات باری کو کتب سماوی سے اسطرح اور اس نیت و ارادہ سے سمجھا جائے جس سے تثلیث ثابت ہوسکے مگر نفس وحدت کی حقیقت ہرگز اسکی متحمل نہ ہوسکی۔ دوسرے یہ کہ اگر توحید الٰہی ازلی و ابدی نہ ہوتی تو یہ گنجائش نکل آنے کی امید تھی کہ ممکن ہے ابتدا میں تعلیم الٰہیہ توحید مطلق ہو مگر جناب مسیح کے ظہور کے بعد سے وہ تثلیث سے بدلگئی ہو۔ مگر توحید مطلق کی ازلیت و ابدیت نے جو منصوص ہے اس امید کا استیصال کردیا۔ تیسری صورت اثبات تثلیث کی یہ اور صرف یہی ہوسکتی تھی کہ ذات جناب مسیح کی بابت اناجیل سے تحقیق کیا جاتا کہ آیا جناب مسیح میں خدا ہونے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسیحی مسلمات کا خون ہوگیا اور حضرت مسیح کسی طرح بھی ایک نبی سے زائد ثابت نہیں ہوئے۔ پس میں جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ کیا جناب ظاہر فرمائینگے کہ

(۱) وحدت ذات باری کی وہ تعریف و حقیقت جو کتب مقدسہ سے پیش کیگئی ہے کیوں قابل تسلیم نہیں؟

(۲) مذکورہ تعریف و حقیقت کے نہ تسلیم کرنے کی صورت میں یوحنا کے پہلے باب کی ابتدائی آیات اور چودھویں باب کی دسویں آیت اور پندرھویں باب کی چوتھی آیت کسطرح قابل تسلیم ہیں؟

(۳) توحید مطلق کس بنا پر ناقابل تسلیم ہے اور تثلیث کس بنا پر قابل تسلیم ہے؟

(۴) جناب مسیح اور روح القدس کے خدائے بےمثل و لاشریک ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

مجھے امید ہے جناب میری گذارش کا محققانہ جواب عنایت فرمائینگے۔ اس گذارش سے میری منشا محض احقاق حق ہے۔ اور میں اسکے لئے یہانتک تیار ہوں کہ تثلیث و توحید میں سے جسکو بھی جناب پسند فرمائیں اختیار کرلیں۔ اور حقیر سو ایک ایماندارانہ اور فیصلہ کن مفاہمت اس بارے میں کرلیں۔ اللہ کی ذات ہادی مطلق ہے یقیناً گمراہ کو ہدایت کریگی۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

منتظر جواب باصواب حقیر

محمد اسمٰعیل خان سنان پرشین ٹیچر ودسہ اسکول مقیم زندیڈنسی جیپور

قابل دید کتاب
حیات طیبہ
یعنی حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی
کی مفصل سوانح عمری جو خاص قابل دید ہے
۴۰۰ صفحے کی پوری کتاب ہے۔ قیمت
مینجر اہلحدیث امرتسر سے منگائیں

گئو پرستی اور مسئلہ شدھی

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

(۱) "برہم ہتھیا وغیرہ پاپ میں سے کسی ایک پاپ سے مشمول ہوتا بنکر ہو کر گئو کے پیچھے پیچھے چلے اور بھیک مانگ کر بھوجن کرے اور اندریوں پر غالب ہو کر ایک سال تک ہر روز پاد مانی رچا کو جپ کرے تو پاک ہوتا ہے۔" (منو شاستر ۱۱/۲۵۷)

(۲) "ایک دن برت کر کے دوسرے دن پہلی دفعہ تھوڑا بھوجن کرے حواس پر غالب ہو کر گئو موت سے اشنان کرے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۰۹)

(۳) "دن میں گئو کے پیچھے چلے کھڑا ہو کر گئو کے کھر سے اُڑتی ہوئی دھول کو پیوے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۰)

(۴) "گئو کھڑی ہو تو آپ بھی حسد و بغض سے علیحدہ ہو کر اندریوں کو جیت کر کھڑا رہے۔ گئو چلے تو آپ بھی اسکے پیچھے چلے۔ گئو بیٹھے تو آپ بھی بیٹھے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۱)

(۵) "جو گئو بیمار ہو اور چور و شیر وغیرہ کے خوف سے خوفناک ہو یا گر پڑی ہو یا کیچ میں پھنس گئی ہو اس کو سب تدبیروں سے چھڑا دے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۲)

(۶) "گرمی و برسات و جاڑا و آندھی اپنے مقدور کے موافق بدون حفاظت کرنے گئو کے اپنی حفاظت نہ کرے۔" (منو شاستر ۱۱/۱۱۳)

(۷) گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کے گوبر کا رس ان میں سے کسی ایک کو اگن سرن (آتش رنگ) کر کے پیوے۔ اور اُس سے مرجائے تو پاک ہوتا ہے۔" (منو شاستر ۱۱/۹۱)

خاکسار:- آپ صاحبان کو معلوم ہو گیا کہ گئو کی کس درجہ وقعت آریہ سماج کی مذہبی کتب میں ہے۔ اور اُسکے کیا کیا ادب آداب ہیں۔ اور اُس کے بول و براز کے استعمال میں وہ تاثیر ہے کہ انسان پاک ہو جاتا ہے۔ اُس مذہب کی تعلیم کی تعریف کہاں تک کیجائے کہ جس مذہب میں گو اور موت کے استعمال پر پاکیزگی کا انحصار ہو۔ اور بول و براز بھی کس کا! ایک مویشی کا۔

کیوں آریہ صاحبان! جس گائے کے گو اور موت کے استعمال سے آپ کو پاکیزگی ملتی ہے اُس چیز کے استعمال پر ہم آپ کو نہیں روکتے۔ تو آپ ہم کو گائے کا گوشت کھانے سے کیوں روکتے ہیں۔ جو چیز آپ کے استعمال کے قابل ہے اُس کو آپ استعمال کیجئے اور جو چیز ہمارے استعمال کے قابل ہے اُسکو ہم استعمال کرتے ہیں۔ آپ بھی اپنے شرعی احکام پر پختگی کے ساتھ قائم رہئے اور ہم اپنے شرعی احکام پر۔ اگر ہم آپ کو گائے کے گو اور موت کے استعمال سے منع کریں تو آپ ہم کو بھی گوشت خوری سے منع کیجئے۔ بلا وجہ دخل اندازی کرنا ٹھیک نہیں۔

کیا ایسی ہی پاکیزہ تعلیم پر عیسائی اور مسلمانوں کو شدھی کی دعوت دیجاتی ہے کہ جس میں مویشی پرستی کی تعلیم موجود۔ اور بول و براز کا کھانا پینا جائز۔

اور ملاحظہ ہو۔ کوئی شخص اگر مویشی پرستی کو بھی منظور کرے تو آریہ سماج کی جنت میں اُس کو سانپ اور چیتے اسقدر ملینگے کہ وہ جنت کو جانیکا بھی قصد نہ کریگا۔ دیکھئے

"بڑے بڑے سانپ و پلنگ و چارپائے و پرندہ و ساکن جاندار یہ سب تپ کے زور سے سورگ (جنت) میں جاتے ہیں۔" (منو شاستر ۱۱/۲۴۰)

اب فرمائیے کہ مسئلہ شدھی سے شدھ ہونیوالا کیا نفع اٹھا سکتا ہے؟ باستثناء اسکے کہ گئو کے بول و براز کا استعمال کرے اور نیک اعمال ہو کر بھی اپنے آپ کو سانپوں اور چیتوں کے حوالہ کر دے۔

اور ملاحظہ کیجئے۔ آریہ سماج کی تعلیم ہے۔

"براہمن کے واسطے یا گئو کی حفاظت کے واسطے جلدی اپنی جان تک قربان کر دے۔ اسیطرح گئو اور براہمن کی حفاظت میں جان دینے سے برہم ہتھیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔" (منو ۱۱/۸۰)

خاکسار:- اگر اس اشلوک کے بموجب عمل کیا جائے تو ہر گائے پر ایک آریہ قربان ہو جانا چاہئے۔ اور اگر آریہ اس پر عمل نہ کرینگے تو گنہگار ٹھیرائے جائینگے بقول شیام لال نہرو ہندوستان میں صرف سالانہ ۵۰ لاکھ گائیں کام میں آتی ہیں۔ اگر ہر گائے پر سالانہ ۴ آریہ کام میں آئیں تو صرف ۱۱ سال میں ۲۲ کروڑ آدمیوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

کیا ایسی تعلیم کسی مذہب کی جو حیوانوں کے بدلے دو کروڑ انسانوں کی سالانہ قربانی کا مطلب رکھتی ہو وہ تعلیم قابل عمل ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر اس پر آج عمل کیا جائے تو تمام ہندوستان میں بدامنی ہو جائے۔ اور بے تعداد آدمی سزائے موت کو پہنچیں۔ کیا کوئی دوسرے مذہب کا آدمی ایسے مذہب میں داخل ہو سکتا ہے کہ جو محض ایک گائے کے پیچھے اپنی جان کو تلف کر دے اور بول و براز کا استعمال کرے۔ اور جنت میں بھی جائے تو اُس کو سانپ ڈسیں اور چیتے پھاڑ ڈالیں۔ ایسی شدھی کو تو دور ہی سے آداب عرض ہے ؎

بڑے نیک صورت بڑے پاک باطن
ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

(منشی محمد داؤد خان نادلسٹ از سنبھل ضلع مرادآباد)

ثبوت قربانی گاؤ

جس میں قرآن مجید و حدیث شریف اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، راماین، مہابھارت۔ اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے اس رسالہ کے مطالعہ کرنیکے بعد آریوں کا دعوے گئو رکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے یہ دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو با حیا، خلیق، نیک بناتی ہے اور گوشت نہ کھانے سے بے شرمی، بدعہدی اور بیہودگی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۴؎

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

"برطانوی ڈپلومیسی کی فتح"

یہ وہ عنوان ہے جو ترکوں کے موصل سے دستبردار ہونے پر انگریزی اخبارات جلی حروف میں لکھ رہے ہیں۔

ہم گذشتہ اشاعتوں میں اس امر کو اچھی طرح واضح کرچکے ہیں کہ انگریزوں نے کسطرح موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ترکوں پر دباؤ ڈالا۔ اٹلی۔ یونان اور بلقانی ریاستوں کو ترکوں کے خلاف متحد کرنے اور اسطرح ترکوں کو ایک اور جنگ میں دھکیل کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کسطرح کوشش کی گئی۔

ایسی حالت میں ترکوں نے اسی میں مصلحت سمجھی کہ فی الحال موصل سے دستبردار ہوجائیں تاکہ مسلسل جنگوں سے جو انہیں نقصانات اٹھانے پڑے ہیں اُن کی تلافی کرکے اندرونی اصلاحات کو نافذ کرسکیں چنانچہ غازی عصمت پاشا نے صاف الفاظ میں اس امر کا اعتراف کرلیا ہے۔ آپ نے انگریزی ترکی معاہدہ کے متعلق بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم موصل سے اسلئے دست بردار ہورہے ہیں کہ موصل پر قبضہ کرنے کیلئے ہمیں جنگ کرنی پڑتی۔ اور چونکہ ترکی قوم کو امن کی ضرورت ہے۔ اسلئے ہمیں یہ قربانی گوارا کرنی پڑی مجلس ملیہ ترکیہ میں تقریر کرتے ہوئے ترکی وزیر خارجہ نے بیان کیا کہ دولت ترکیہ نے مشرق ادنےٰ میں امن و سکون قائم کرنے کیلئے یہ تمام قربانیاں گوارا کی ہیں۔

ہماری رائے ہے کہ جس انگریزی تدبر کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں وہ نہایت تباہ کن ہے اور اس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ ایسا فیصلہ جو فوجی دباؤ ڈالکر یا جنگ کی دھمکیاں دیکر حاصل کیا جائے گو بظاہر اس کا فوری نتیجہ کیسا ہی دل خوشکن ہو آکثر پیچیدگیاں بڑھادیا کرتا ہے۔

دیکھیں اب برطانیہ کے ہمنوا مسولینی اور اُن کے ساتھی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں برطانیہ اپنی اسی ڈپلومیسی کے جال میں اُلجھ کر نہ رہجائے برطانیہ کی اسی ڈپلومیسی سے باقی حکومتوں کی آنکھیں کھلجائینگی اور انہیں معلوم ہوجائے کہ یوروپین ڈپلومیسی کسقدر خطرناک چیز ہے۔ اور اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے اُنہیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آزادی مصر کی حقیقت

جو لوگ مدبرین برطانیہ کے زبانی وعدوں پر بڑے بڑے خیالی قصور آزادی تعمیر کر رہے ہیں مصر کا موجودہ واقعہ اُن کی آنکھیں کھولدینے کیلئے کافی ہوگا۔

برطانیہ نے مصر کو آزادی کی سند عطا کی پارلیمنٹ برطانیہ نے اسکی توثیق کی۔ لیکن جب مصریوں نے اُس آزادی سے فائدہ اُٹھانا چاہا تو انہیں معلوم ہوگیا کہ یہ صرف دھوکہ کی ٹٹی تھی اور "جسکی لاٹھی اُسکی بھینس" والا مقولہ آج بھی ویسا ہی صحیح ہے جیسا کہ گذشتہ زمانہ میں تھا گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ انتخابات مصر میں زاغلول اور اُسکی پارٹی کو زبردست کامیابی ہوئی اور توقع تھی کہ اب زاغلول پاشا اسکے مجاز ہیں کہ وہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ قبول کرکے حسب منشا وزارت مرتب کریں لیکن برطانیہ جس نے بڑے بڑے جوڑ توڑ کرکے اور بڑی مشکلوں سے زاغلول پاشا اور اُسکی پارٹی کو مصری دربار سے الگ کیا تھا۔ ٹھنڈے دل سے یہ کیونکر گوارا کرسکتی تھی کہ وہی زغلول پاشا اپنی پہلے سے بھی زبردست قوت کے ساتھ پھر منصب وزارت کو سنبھال لے۔ چنانچہ اس آئین و قوانین کی حامی حکومت نے فوراً مصر کے خلاف تہدید آمیز رویہ اختیار کرلیا۔ یہانتک کہ ایک جنگی جہاز بھی مصر کی طرف بھیجدیا گیا۔ اور جو امر قانون کی رو سے جائز تھا وہ طاقت کے بل بوتے پر ناجائز قرار دیدیا گیا۔ اور دنیا کو معلوم ہوگیا کہ آج بھی باوجود اس ترقی تمدن و تہذیب کے دنیا پر بربریت و طاقت اسی طرح حکومت کر رہی ہے جسطرح کہ پہلے زمانہ میں تھی زغلول پاشا باوجودیکہ حق پر تھا مصر کی کمزوری کے سبب طاقت کے سامنے جھک گیا اور اُس نے وزارت عظمٰے کا عہدہ عدلی پاشا کے سپرد کردیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ صرف تبدیل وزارت سے برطانیہ اپنے ان مقاصد حاصل کرسکتی ہے جنکے لئے اُس نے مصر کو جنگی طاقت کے بل بوتے پر مرعوب کرلیا ہے؟

اس کا صاف جواب ہے کہ نہیں۔ کیونکہ جب برطانیہ کی ان خواہشات کو احمد زیور پاشا کی وزارت جو کہ برطانیہ کی لونڈی تھی پورا نہ کرسکی تو دوسری وزارتیں کیونکر پوری کرسکتی ہیں۔ لیس جھگڑا اسی طرح مصر اور برطانیہ میں جاری رہیگا جبتک کہ مصر کیلئے قدرت کوئی موافق موقعہ نہ پیدا کردے۔ اُسوقت حکومت برطانیہ کو معلوم ہوگا کہ اس نے جنگی طاقت کے گھمنڈ میں کسقدر فاش غلطیاں کی ہیں۔ اور دوستوں کی بجائے اُس نے اپنے دشمنوں کی تعداد میں کتنا اضافہ کر رکھا ہے۔

حالات مراکش

اگرچہ غازی محمد بن عبد الکریم نے اپنے آپ کو فرانس کے حوالے کردیا ہے لیکن ریف کے قبائل ابھی تک برسر پیکار ہیں۔

فرانسیسی ہسپانوی دروغ بافیوں اور پروپگنڈا کی حقیقت اب دنیا پر آشکارا ہورہی ہے۔ اور جوں جوں ریف کے حالات پر سے نقاب اُٹھتا جائیگا دنیا کی نگاہوں میں غازی ریف کی قدر و منزلت بڑھتی جائیگی دشمنوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ غازی ریف کی فوج کی کمان یوروپین جرنیلوں کے ہاتھوں میں ہے اگرچہ غازی موصوف نے اسکی بار ہا تردید کی لیکن دشمنوں کا پروپگنڈا چونکہ زبردست تھا اس پر یقین نہ کیا گیا۔ اور واقعی یوروپین لوگوں کے ذہن میں ہی یہ بات سما سکتی تھی کہ ایک پہاڑی قبیلہ کا سردار دو زبردست سلطنتوں کا مقابلہ بایں ہمہ بے سروسامانی کس طرح کرسکتا ہے۔ لیکن اب جبکہ درمیان سے پردہ اُٹھ گیا ہے تو تمام یورپ یہ دیکھکر حیران رہگیا ہے کہ یہ غازی موصوف کے ہی تدبر کا نتیجہ تھا کہ یورپ کی دو زبردست سلطنتیں چند لاکھ نفوس کی چھوٹی سی ریاست کو فتح نہ کرسکیں۔

غازی موصوف کی زیر قیادت ریفیوں نے استعمال و ساخت اسلحہ حرب میں جسقدر ترقی کی اس کا ایک ادنےٰ نمونہ

نمونہ یہ ہے کہ ایک مطیع قبیلہ کے ایک تیرہ سالہ بچہ نے ہسپانیوں کی بھری مجلس میں پہلے تو ایک شرالیوز توپ کے تمام پرزے الگ الگ کر دئے اور پھر اُن کو اسی وقت جوڑ کے توپ کو مکمل کر دیا۔

ریف کے بچے بچے میں جوش جہاد موجزن ہے۔ اور سب استعمال اسلحہ سے واقف ہیں۔ اسلئے یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر آئندہ چلکر ریفی جد وجہد آزادی میں کامیاب ہو جائیں۔ اور فرانس و ہسپانیہ کی سنسر ہو کر جو خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اُن میں بہت کچھ مبالغہ ہو۔

یہ تہذیب ہے یا بربریت؟

فرانسیسی تہذیب کے آجکل شام میں خوب مظاہرے ہو رہے ہیں۔ فرانسیسی فوجیں کیا ہیں ڈاکوؤں کے مسلح ٹولے ہیں۔ جن کی نظروں میں دوست دشمن سب برابر ہیں۔ مرد عورت بوڑھا جوان اور بچہ جو بھی اُن کے سامنے آجائے فوراً موت کے گھاٹ اُتار دیا جاتا ہے۔

ابتدائے مئی میں دمشق پر فرانسیسی فوجوں کے ہاتھوں جو تباہی نازل ہوئی تھی اسکی تفصیل لکھتے ہوئے مصری اخبار "الشوریٰ" رقمطراز ہے۔

"فرانسیسیوں کی طرف سے محلہ میدان کے باشندوں پر ایک ہزار اشرفی جرمانہ کیا گیا تھا۔ اور اسکے لئے ایک مدت معین کر دی گئی تھی۔ پے در پے مصائب کے باعث ان لوگوں میں اتنی وسعت کہاں تھی کہ اس رقم خطیر کو ادا کرتے۔ خود فرانسیسی حکام کو بھی اس کا علم تھا اسلئے وہ مدت گذر گئی اور تاوان ادا نہ ہوا۔ بس پھر کیا تھا تین ہزار فرانسیسی فوج نے محلہ مذکور کو گھیر لیا۔ اسکے سامنے توپیں نصب کر دی گئیں۔ آسمان پر ہوائی جہاز منڈلا رہے تھے۔

اہالیان محلہ ابھی غفلت کی نیند سو رہے تھے کہ محلہ پر گولہ باری شروع ہو گئی۔ باشندے بدحواسی کے عالم میں اُٹھکر بھاگنے لگے۔ گولوں کی بارش اور مکانوں کے انہدام سے بچکر جو بچے بوڑھے عورتیں اور مرد محلہ کے باہر نکل آئے اُنہیں فوج نے گولیوں کی باڑھ پر رکھ لیا۔

جب فرانسیسی فوجیں اس محلہ کو تباہ و برباد کر کے واپس ہوئیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک مسجد میں پچاس سے زیادہ آدمی نماز جمعہ ادا کر رہے ہیں۔ ان درندوں نے ان سب کو شہید کر دیا۔ بعد میں جب ان بچوں کا شمار کیا گیا جو گولہ باری اور آگ سے بچکر بھاگے تھے اور جنہیں ان درندوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا تھا۔ تو اُن کی تعداد چار سو سے زیادہ تھی۔ اور پردہ نشین عورتوں کی تعداد سے تو تمام محلہ کا میدان پٹا پڑا ہے۔ × × × × آگ سے جو نقصان محلہ مذکور کو پہنچا ہے اسکا اندازہ ۳۰ لاکھ گنی ہے۔ اور جو مال لوٹا گیا ہے اسکا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔ فرانسیسی سپاہی اپنے گھوڑوں پر لوٹ کا مال لئے ہوئے جاتے تھے اور لوگوں میں اپنی اس کامیابی پر فخر کرتے تھے۔"

یورپ کے نزدیک تو یہ تہذیب ہے اور اسی تہذیب کو وہ دنیا میں بزور بازو یا دہان توپ سے پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن ایشیا کے نزدیک یہ پُرانی بربریت ہے جس کا صرف نام بدل دیا گیا ہے اور بس۔ خدا کی شان ہے کہ یہ سب کچھ رحمدل یورپ کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

ذکر حجاز

مکہ معظمہ میں اسلامی کانفرنس کا افتتاح ہو گیا ہے مولانا سید سلیمان نائب صدر مقرر ہوئے ہیں۔ خود سلطان نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ بعض اسلامی ممالک کے باشندے ابھی پہنچے نہیں۔ امید ہے چند روز تک پہنچ جائینگے۔

ہمارے قبر پرست دوست سینہ کوبی میں مصروف ہیں کہ اب وہ اپنی جبیں نیاز کو کہاں جھکائینگے۔ جبہ سائی کہاں کرینگے۔ ابن سعود نے ان کی فرضی سجدہ گاہوں کو زمین کے برابر کر دیا اور اُن کے مجاوروں کی آمدنی کو بند کر دیا۔ بہتر ہو کہ انجمن محافظ قبہ جات و قبر پرستی اُن کو دعوت دے کہ وہ قبر پرستی کے سب سے بڑے مرکز ہندوستان میں تشریف لے آئیں۔ اُن کی مجاوری کیلئے یہاں ہر ہر شہر۔ قصبہ بلکہ محلہ میں ایسی قبریں موجود ہیں جہاں راتدن چڑھاوے چڑھتے اور سجدے ہوتے ہیں۔ بڑے عیش و عشرت میں زندگی بسر ہوگی۔ اور اُنہیں ایسے ایسے اسلامی مراسم نظر آئینگے جنہیں اُنہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا۔ اور آمدنی تو اتنی ہوگی کہ راتدن کی عیاشیاں بھی اسے ختم نہ کر سکینگی۔ ہاں اتنا ضرور ہوگا کہ حجاز کی ارض مقدس سے شرکیہ رسوم کا خاتمہ ہو جائیگا۔

حجاج کے جسقدر خطوط مکہ معظمہ سے ہندوستان میں پہنچے ہیں اُن سب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ زائرین بیت اللہ شریف کو ہر طرح کی راحتیں میسر ہیں۔ لیکن ہمارے قبہ پرست دوست ہیں کہ ابھی تک یہی رٹ لگائے جا رہے ہیں کہ حجاج کو ارض حجاز کی زیارت سے خوشی نہیں بلکہ رنج ہوا ہے۔ حجاج کو تو رنج کا ہیکو ہوگا وہ تو زیارت بیت اللہ میں محو دست ہونگے ہاں رنج ہے تو ہندوستان کے قبہ پرستوں کو جنکے زبردست پروپگنڈا کی بھی لوگوں نے پرواہ نہ کی۔ اور حج کرنے چلے گئے۔

کانگرس اور ہندو سبھا

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہندوستان کی واحد سیاسی نمائندہ انجمن کانگرس ہے۔ اس سال کانگرس نے اعلان کیا تھا وہ اسمبلی اور کونسلوں میں خود نمائندے منتخب کر کے بھیجیگی تاکہ وہاں ملک کی حقیقی نمائندگی ہو سکے۔

لیکن ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی نے ہندو ممبروں کے نامزد کرنیکا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جس سے کانگرس کے وقار کو سخت صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسکے مقابلہ میں بہار خلافت کمیٹی کا یہ رویہ کس درجہ قابل تعریف ہے کہ بہار کے مسلمان ممبر کانگرس کمیٹی منتخب کرے۔

اب اگر ہندو مہا سبھا کی روش سے فائدہ اُٹھا کر کوئی مسلم انجمن اپنے علاقہ کے مسلم ممبروں کی نامزدگی اپنے ہاتھ میں لے لے تو اسکا کیا قصور۔ ہاں آریہ سماجی اخبارات اپنے شور و غوغا سے آسمان سر پر اُٹھا لینگے۔ دیکھیں اب پنڈت مالویجی کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک طرف تو انڈین نیشنل پارٹی کے سرگرم کارکن ہیں جو کانگرس کے نامزد کردہ ممبروں کے مقابلہ میں اپنے ممبر نامزد کر کے کانگرس سے جنگ کریگی۔ اور دوسری طرف آپکی ساختہ و پرداختہ ہندو مہا سبھا ہے دیکھئے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

اصول آریہ - آریوں کے اصل اصول مستند ہیں۔ روح اور مسلمانات کی فراست کا رد - قیمت ۳/ (منیجر)

متفرقات

(تقریظات)

"آفتاب ہدایت"۔ مولوی ابو الفضل کریم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم نے نہایت محنت سے شیعوں کے رد میں لکھی ہے۔ فاضل مصنف نے بہت کوشش کی ہے کہ جملہ امور متعلقہ مباحث شیعیان کا جواب قرآن شریف سے دے اور پھر خود شیعوں ہی کی تصانیف سے ان پر الزام قائم کرے۔ ان مباحث سے شوق رکھنے والے اصحاب اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ متوسط تقطیع پر حجم تقریباً ۳۸۰ صفحے۔ قیمت ۳ روپے، قیمت کم ہوتی تو اشاعت زیادہ ہوتی۔

"تحقیق آریہ"۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ پادری سلطان محمد صاحب عیسائی نے بہایت محنت و تحقیقات سے حال میں لکھی ہے۔ مصنف کی محنت قابل داد ہے۔ حجم تقطیع خرد ۹۶ صفحے۔ قیمت ۸ ر مسیحی مشن کی تصانیف میں اتنی قیمت زیادہ ہے۔

"خلاصۃ الاسلام"۔ "حنفیت"۔ "وظیفے"۔ یہ تینوں کتابیں جناب مولوی احمد علی صاحب مقیم لاہور شیرانوالہ دروازہ نے تصنیف کی ہیں۔ اور انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ نے چھپوا کر مفت تقسیم کی ہیں۔ پہلی دو میں توحید و سنت کی حمایت کی ہے۔ تیسری میں مسنون وظیفے بتائے ہیں۔ پتہ مذکورہ بالا سے مل سکتی ہیں۔

"عبد القادر عند القادر"۔ چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جو امور شرکیہ و بدعیہ کی رد میں مولوی عبد الواحد صاحب تھانوی نے لکھا ہے اور سید عبد الرشید صاحب اینڈ سنس کمشن ایجنٹس بنگلور (مدراس) نے چھپوایا ہے۔ پتہ مذکور سے بقیمت ۳ ر مل سکتا ہے۔ قیمت زیادہ ہے ایسی کتابیں ارزاں قیمت پر دیجانی چاہئیں تاکہ اشاعت زیادہ ہو:۔

غزنویہ کارروائی سے بیزاری ہم خادمان اہل حدیث موضع بھرتہ ضلع لائلپور تحصیل سندری جلسہ مسجد چینیانوالی لاہور کے رزولیوشنوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنا صحیح نمائندہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث کو جانتے ہیں۔

انجمن اہلحدیث حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ہم لوگ سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ کو مطابق انتخاب آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اپنا حقیقی نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) اور جو لاہور کی نام نہاد انجمن جماعت المسلمین نے اس فیصلہ کے خلاف زہر اگلا ہے اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ہم سب لوگ سلطان عبد العزیز ابن سعود کیلئے دست بدعا ہیں کہ اسوہ حسنہ رسول کریم صلعم پر چلکر اللہ کی نصرت کے مستحق ہوں (سکرٹری انجمن مذکورہ)

انجمن اہلحدیث دیودھا ضلع دربھنگہ کی تجویز انجمن ہذا آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے رزولیوشن کو جسکے رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہلحدیث مؤتمر اسلامی حجاز میں نمائندہ منتخب کئے گئے ہیں منظور کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی لاہور کی کارروائی کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے

(محمد عبد الوہاب سکرٹری انجمن مذکورہ)

ضروری اطلاع

بعض ناظرین و شائقین "اہلحدیث" منی آرڈر مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نام پر بھیجتے ہیں جنکی وصولی کے لئے بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسے اصحاب کو واضح ہو کہ حضرت مولانا صاحب (سردار اہلحدیث) مدظلہ کی غیر حاضری کے زمانہ میں ترسیل زر بنام ایم۔ عطاء اللہ (اڈیٹر اہلحدیث) ہونی چاہئے۔

(منیجر)

انجمن اہلحدیث جے نگر ضلع دربھنگہ کی تجویز انجمن ہذا سردار اہل حدیث حضرت مولانا ثناء اللہ سردار اہلحدیث امرتسری کے آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے صحیح نمائندہ منتخب کئے جانے پر دلی مسرت و خوشی کا اظہار کرتی ہے اور مسجد چینیانوالی کارروائی کو حقارت سے دیکھتی ہے۔ (سکرٹری انجمن مذکورہ)

قابل توجہ برادران اہل حدیث والد ماجد حضرت مولانا محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنارس میں قیام فرما کر توحید و سنت کی اشاعت کیلئے مدرسہ سعیدیہ اسلامیہ اہلحدیث جاری فرمایا تھا۔ اس مدرسہ میں بہت سے لوگوں نے علوم عربیہ کی تحصیل کی اور ہزارہا حضرات نے درس حدیث کی تکمیل کی اور سندیں پائیں۔ اور اسیطرح ابتک قرآن و حدیث کی اشاعت جاری ہے۔ باوجود ان خدمات کے غیر شہر خاصکر بنگال کے اہلحدیثوں نے اسکی امداد کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ اہل بنگال اس مدرسہ سے زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پس جمیع برادران اہلحدیث سے عموماً اور اہل بنگال سے خصوصاً التماس ہے کہ جہاں اور کار خیر میں امداد فرمایا کرتے ہیں وہاں اس مفید مدرسہ کی بھی امداد فرمادیں۔ اور ہر صاحب اپنی اپنی قربانی کے چرم کی قیمت اس مدرسہ میں ارسال فرمادیں۔ تاکہ توحید و سنت کی اشاعت اور وسیع پیمانہ پر کیجا دے۔ ان اجرہ الا علی اللہ

(خاکسار ابو مسعود قمر ناظم مدرسہ محلہ دارانگر شہر بنارس)

یاد رفتگان حافظ اکرام الحق صاحب سوداگر دہلوی کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ (مرحوم بسلسلہ تجارت یہاں مقیم تھے جماعت اہلحدیث کو بڑی تقویت تھی)

ایضاً:۔ مولانا نذیر الدین احمد صاحب ہیڈ مولوی ہرشچندر ہائی سکول بنارس" کی صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ انا للہ۔

(خاکسار قمر بنارسی)

ایضاً:۔ ۳ جون کو میری بہن عزیزی صغرٰے فوت ہوگئی۔ انا للہ۔ (عبد الحنان کھریانوی از حسن سول)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم۔

تلاش گمشدہ میرا بھتیجا مسمی عبد المجید عمر ۱۶ سال۔ قد میانہ۔ چھوٹا سر۔ لمبا چہرہ۔ دانت جوڑے۔ ہونٹ پتلے۔ رنگ سانولا۔ کھدر پہننے کا عادی ہے۔ مورہا بلڈنگ۔ سانکلی اسٹریٹ بمبئی میں رہتا تھا۔ عرصہ ایک سال سے لاپتہ ہے۔ جن صاحب کو ملجائے مہربانی فرما کر خاکسار کو پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں۔ (عبد الرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

درخواست کتب صحاح میرا برادر خورد حافظ محمود الحسن جس نے حال میں الہ آباد یونیورسٹی سے "مولوی عالم" کا امتحان پاس کیا ہے اسکو حدیث پڑھنے کا بہت شوق ہے بوجہ ناداری کتابیں مہیا نہیں ہوسکتیں۔ براہ مہربانی کوئی صاحب صحیح بخاری و مسلم اور ترمذی و ابوداؤد دلوادیں یا عاریتاً دیدیویں پڑھنے کے بعد واپس کردیجائیگی۔

(عبد الرحیم حامد کرشنا پریس ہیوٹ روڈ الہ آباد)

(باقی متفرقات صفحہ ۱۶ پر)

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری از محمد سلیمان صاحب منصورپوری۔ قیمت جلد اول ۱ جلد دوم ... العصر (امرتسر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مؤتمر حجاز } خلافت "بمبئی کا ایک خاص پیام مورخہ ۵ جون مظہر ہے کہ چونکہ ابھی بہت سے مندوبین عرب میں نہیں پہنچے اسلئے مؤتمر حجاز ۸ جون تک ملتوی قرار دی گئی ہے۔ جاوا، مصر، سوڈان، فلسطین اور شام کے نمائندے پہنچ چکے ہیں۔ سلطان ابن سعود نے حجاز اور نجد کیلئے ۲۳ مندوب نامزد فرمائے ہیں۔ آپ ان نمائندوں میں اضافہ بھی فرما سکتے ہیں۔ توقع ہے کہ نمائندگان اسلام کا یہ جلسہ اپنی شان کے اعتبار سے عدیم النظیر ثابت ہوگا۔ ہندوستان کا وفد خلافت سلطان ابن سعود سے تین مرتبہ ملاقی ہو چکا ہے تعمیرات عامہ اور تنسیخ غلامی کے متعلق تجاویز پیش کیجائینگی۔ اور وفد خلافت کے ارکان دوسرے نمائندوں سے پیہم و متواتر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔

ترک ملوکیت } مولانا محمد علی نے سلطان ابن سعود کو ہدایت کی کہ اسکو ملوکیت کی بدعت کو خیرباد کہہ دینا چاہئے۔ اور روش اکاسرہ کی بجائے خلفاء راشدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی چاہئے۔

مولانا شوکت علی کا معقول مطالبہ } مولانا شوکت علی نے زور دیا کہ قباب و آثار کا معاملہ علماء عالم اسلام کے سپرد کرنا چاہئے۔ مولانا عبد الحلیم نے ان چند نجدیوں کی اس روش کو ناپسندیدہ خیال کیا کہ وہ اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں۔

موتمر اسلامی میں افغانستان کے نمائندے } معتمد نامہ خلافت کو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ موتمر اسلامی کیلئے جمہوریہ ترکیہ کے نمائندے مکہ معظمہ پہنچ گئے ہیں۔ افغانستان کے نمائندے نور عطا محمد خان ہراتی اور عبد الصمد خان بھی روانہ ہو رہے ہیں جو امید ہے کہ وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائینگے۔ ایک بااثر افغانی ملا بھی جو ملائے چاکنور کے نام سے مشہور ہے اپنے متبعین کے ساتھ مکہ جا رہا ہے۔

مکہ سے مولانا شوکت علی کا تار } جنۃ البقیع اور سیدنا حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے مزارات زمین کے برابر کر دئے گئے۔ مکہ میں اگر اس خبر کی تصدیق ہوئی۔ ہم مؤتمر میں یہ مسئلہ

بھی پیش کرنے والے ہیں کہ اس میں مداخلت کرے۔ نیز سلطان کو بھی متنبہ کیا جائیگا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کو نظر انداز نہ کریں۔

ترکی و عراق کے تعلقات } مجلس ملیہ عالیہ نے اُس معاہدہ پر جو دربارہ ولایت موصل ترکی و برطانیہ کے درمیان ۶ جون کو مکمل ہوا تھا مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

معاہدہ موصل کی عبارت جو آج (۸ جون کو) یہاں (قسطنطنیہ میں) شائع ہوگئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت عراق اُن لوگوں کو عام معافی دیدیگی جنہوں نے ترکوں کی محبت میں سرحدی علاقوں کے اندر جرائم کئے ہیں۔ مٹی کے تیل والے حصوں میں ترکی کی شرکت صرف ۲۵ برس تک محدود رہیگی۔

مؤتمر اسلامی کا افتتاح } موتمر اسلامی جو حجاز کے بلاد مقدسہ کے مستقبل اور خلافت (؟) پر بحث کریگی۔ ۸ جون کو مکہ میں اسکا افتتاح ابن سعود نے کیا۔ ہندوستان، روس، جاوا، فلسطین، حجاز، مصر اور سوڈان کے نمائندے موجود تھے۔ شریف عدنان اسکے صدر اور مولانا سید سلیمان ندوی زعیم ہند نائب صدر مقرر کئے گئے۔

غازی عبد الکریم فاس بھیجے گئے } آدھی رات میں تاکہ کسی قسم کا مظاہرہ نہ ہو سکے غازی محمد ابن عبد الکریم کو موٹر کے ذریعہ سے تازہ سے یہاں (فاس) پہنچایا گیا ہے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے بہنوئی عبد الجبار اور آپ کے معتمد ابو القائد بھی تھے۔

زغلول پاشا مصری پارلیمنٹ کے صدر ہوگئے

زغلول پاشا ایوان کے صدر منتخب کئے گئے۔ صدارت کے لئے ان کو ۲۰۲ ووٹ حاصل ہوئے۔ تقریباً تمام پارلیمنٹ کے عہدے وفد پارٹی (یعنی زغلولی جماعت) سے بھر دئے جائینگے۔

ایرانی وزارت کا استعفا } ۵ جون کو وزارت مستعفی ہوگئی۔ اب مستوفی الممالک سے درخواست کی گئی ہے کہ وزارت مرتب کریں۔

فرانس و ہسپانیہ گفت و شنید } اسپینی سفیر میڈرڈ گئے ہیں۔ تاکہ جنرل پریمو ڈی ریویرا سے مراکش کے مسئلہ پر گفتگو کریں۔

بقیہ متفرقات صفحہ ۱۵

قبول اسلام | مورخہ ۱۸ ذیقعدہ کو مسماۃ سرداراں جو پیشتر عیسائی مذہب میں داخل تھی میرے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی ہے۔ برادران اسلام دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مسماۃ مذکورہ کو استقامت عطا فرمائے۔ اسلامی نام غلام فاطمہ رکھدیا ہے۔ اسکا مسلمان ہونا جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی رضا و رغبت سے ہے۔ (محمد حسین دیوبندی از تلونڈی ضلع لائلپور) (۳ر داخل غریب فنڈ)

تلاش معاش | میں بفضلہ تعالیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند کا فارغ التحصیل ہوں۔ کتب درسیہ کی تعلیم باحسن طریق دیسکتا ہوں۔ اکثر مدارس عربیہ میں بعہدہ مدرسی کام کر چکا ہوں۔ اگر کسی دینی بھائی کو میری خدمت کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت فرمائیں۔ (محمد عاشق بہاری موضع چندوارہ ڈاکخانہ بھنڈاری ضلع پٹنہ)

تلاش کتب | تفسیر ترجمان القرآن جلد ۳ و ۴ و ۱۳ و ۱۴ کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب بیچنا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ (محمد حسن سب اسسٹنٹ سرجن ڈگی بلوچستان)

ضرورت عالم | جماعت اہلحدیث کانپور کو ایک ایسے عالم باعمل کی ضرورت ہے جو اخلاق حمیدہ رکھتا ہو۔ یعنی بوقت مناظرہ وغیرہ ادفع بالتی ھی احسن کو نصب العین قرار دیوے۔ اور قرآن و حدیث و تفسیر کے علاوہ فقہ و منطق وغیرہ بھی بخوبی پڑھا سکتا ہو۔ دوم ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے جو قرآن شریف کے علاوہ اردو فارسی اور خط و حساب وغیرہ بخوبی لکھا پڑھا سکتا ہو۔ تنخواہ خط و کتابت سے طے کیا جائے۔ (مولوی عبد الرحمن صاحب کانپور نشفگنج)

بڑھیا کپڑا منگا } ہمارے کارخانہ میں اول درجہ کا کپڑا ہوتا ہے جلدی منگوائیں آپ کپڑا دیکھکر نہایت خوش ہونگے ریشمی رومال مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی ازاربند بیدار مختلف رنگوں کے درجہ اول فی درجن تین روپے۔ ریشمی بنارسی صافہ زربیدار سات گز لمبا درجہ اول فی صافہ سات روپے۔ ریشمی شہدی لنگی رنگ سیاہ کنارے نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ خوش وضع امیرانہ فیشن کی درجہ اول ۳ گز لمبی فی لنگی چار روپے آٹھ آنہ۔ ریشمی پٹکا امیرانہ وضع کا درجہ اول فی تین روپیہ۔ ریشمی مفلر [illegible] نہایت عمدہ [illegible] بڑھیا کلاہ [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] کمپنی لودھیانہ پنجاب

اسوۂ حسنہ - ترجمہ ہدی الرسول (اقتصار زاد المعاد) مؤلفہ علامہ ابن قیمؒ - قیمت ۶ مجلد ۶ (منیجر)

مومیائی ۱؎

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جنکی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی ریزش ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۲؍ پاؤ بھر ۴؍ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

قابل دید کتابیں ۱؎

صیانۃ المقتصدین۔ حنفیوں کی کتاب "نصرۃ المجتہدین" کا مفصل و مکمل جواب جسمیں پہلے حنفیوں کے اعتراض ایک ایک کرکے درج کئے گئے اور پھر ساتھ ساتھ ان کا جواب دیا گیا مولانا ابوالقاسم بنارسی کے والد ماجد محمد سعید صاحب کنجاہی رحمۃ اللہ علیہ اسکے مؤلف ہیں۔ چند نسخے کہیں سے ملے ہیں جن اصحاب کو ضرورت ہو جلد منگوالیں۔ حجم ۲۳۶ صفحات قیمت عہ۔

علماء سلف۔ اس بے مثل اور بے نظیر کتاب میں علماء سلف یعنی امامان دین کے اخلاق و آداب حق پسندی راستگوئی اور راستبازی۔ اختلاف و اتفاق۔ سلوک و برتاؤ۔ محبت و مودت وغیرہ وغیرہ کی مثالیں دیکر سمجھایا گیا ہے کہ قرون اولے کے علماء کیسے تھے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان پڑھے اور فائدہ اُٹھائے۔ قیمت عہ۔ نصائح امام غزالی قیمت ۲؍ (تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار)

(پتہ)

خالد برادرس امرتسر

ایک بہترین نئی ایجاد۔ بارہ اکسیروں کا بے نظیر مجموعہ

فیملی میڈیسن بکس

یہ فیملی میڈیسن بکس ایسی عجیب و غریب ادویات سے ترکیب دیا گیا ہے جنکا تجربہ ہزارہا بار پہلے کیا جاچکا ہے اور جو بفضلہ بہت کم خطا کرتی ہیں۔ سفر و حضر میں رہنے والوں کیلئے یہ فیملی میڈیسن بکس سچا مشیر طبی ثابت ہوگا۔ ایسی جگہوں میں جہاں ضرورت پڑنے پر کوئی دوا فوراً نہ مل سکے یہ بکس آپکی خاص رہنمائی کریگا۔ ایسے وقت میں جبکہ آپ کو کسی اچانک مرض کے حملہ نے پریشان کردیا ہو اور طبیب یا ڈاکٹر کی فوری امداد کی ضرورت ہو یہ فیملی میڈیسن بکس صحیح معنوں میں حکیم حاذق کا کام دیگا۔ اس فیملی میڈیسن بکس میں اچانک ہوجانیوالی مختلف ساٹھ ستر امراض کے دفعیہ کیلئے ایسی تجربہ کی اکسیر الاثر دوائیں موجود ہیں جو کہ تقریباً تین چار سو مریضوں کیلئے کافی ہیں اور جنکی تفصیل نیچے دیگئی ہے بال بچے دار گھرانوں میں اس کا موجود ہونا حکیموں و ڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں کی زیر باری سے بچادیگا۔ پھر تو انہیں کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی نسخہ کے تجویز یا تلاش کی فکر۔ ایسے حکیم یا ڈاکٹر جو کہ اپنے مطلب کو کامیاب بنانا چاہتے ہوں وہ اسکے ذریعہ سے اپنی آمدنی اور شہرت کو کافی طور پر بڑھا سکتے ہیں۔ گویا یہ ایک ایسا

فیملی ہسپتال ہے جو وقت پر آپ کو پورے ڈاکٹر کا کام دیگا

اور انشاء اللہ آپ کی تمام جسمانی تکلیفوں کو منٹوں میں دور کردیگا۔ یہ مشہور و معروف بکس میری برسوں کی محنت اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ بڑے بڑے نامی گرامی اطباء نے اسے مشیر طبی مان لیا ہے اس لئے میں آپ سے بزور سفارش کرتا ہوں کہ ایک ایک بکس ضرور گھر میں موجود رکھنا چاہئے۔

نام ادویات فیملی میڈیسن بکس جو مندرجہ ذیل امراض کیلئے تیر بہدف ہیں۔

شربت اکسیر۔ روح مسیحا۔ عرق مسیحا۔ عرق اعجاز۔ عرق جواہر۔ سفوف جواہر۔ سفوف اعجاز۔ سفوف حمیات۔ سفوف شفا۔ سفوف مسیحا۔ سفوف اکسیر۔ اکسیر الاطفال = (امراض جنکے لئے یہ ادویات تیر بہدف ہیں) امراض چشم۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ درد پیٹ۔ درد شکم۔ پیچش۔ مروڑ۔ قے۔ متلی۔ نفخ و قراقر شکم۔ ریح۔ ڈکاروں کا آنا۔ کرم شکم۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ بندش حیض۔ کھانسی۔ درد سر۔ طاعون۔ درد شقیقہ۔ عرق جلاب۔ بواسیر ہر قسم۔ بے خوابی۔ بال چر۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد اعصاب۔ رکاوٹ بول۔ قبض۔ جریان۔ بخار ہر قسم۔ درد داڑھ۔ درد دانت۔ مار گزیدہ۔ عقرب گزیدہ۔ گٹھیا۔ خنازیر۔ نزلہ۔ زکام۔ انفلوانزا۔ درد کان۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ زخم۔ جہازی امراض۔ نکسیر۔ ڈبہ۔ نمونیا۔ ذات الجنب۔ بچوں کی پسلی چلنا۔ و تمام امراض بچگان وغیرہ وغیرہ۔

گارنٹی میرا دعوےٰ ہے کہ آجتک کبھی ایک فرد بشر نے بھی فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے بے سود ثابت ہونیکی ہرگز ہرگز شکایت نہیں کی۔ اسلئے میں محض بنظر ہمدردی بنی نوع مشورہ دیتا ہوں کہ ہر ایک گھر میں ہر وقت سفر و حضر میں ایسے فیملی میڈیسن بکس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اشتہاری بدظنی کو دور کرنے کیلئے مطلقی معاہدہ کرتا ہوں کہ اگر اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اسکی ادویہ پر تاثیر ثابت نہ ہوں تو اسکے لوٹا دینے پر علاوہ قیمت واپس کرنے کے مبلغ ایکسو روپیہ تاوان دونگا۔ اور اسکی ادویات بیسود ثابت کرنیوالے کو اگر ایکسو روپیہ تاوان نہ دوں تو بموجب اس اقرارنامہ کے بذریعہ عدالت وصول کرسکتا ہے۔ اور میں یہ دعوےٰ اپنی صداقت اور فیملی میڈیسن بکس کی ادویہ کے واقعی قابل اعتماد ہونے کے کرتا ہوں۔ **قیمت** فیملی میڈیسن بکس **خرد** ۲؍ روپئے آٹھ آنے (۱۲؍) محصولڈاک ۱۲؍ ایضاً **درمیانہ** سات روپئے چار آنے (۱۲؍) محصولڈاک ۱۲؍ **ایضاً کلاں** چودہ روپئے (للعہ) محصولڈاک عہ (نوٹ) کل قیمت پیشگی آنے سے ڈاک خرچ معاف۔

(منگانے کا پتہ)

منیجر فیملی میڈیسن بکس فارمیسی۔ پوسٹ منیر۔ ضلع پٹنہ

ازواج النبی۔ حضور کی بیویوں کے حالات مبارکہ۔ قیمت ۱۲؍ ایضاً کلاں عہ، منیجر

حب مصطفائی

۳/۲۵

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

صادق و مصدوق فداہ ابی و امی کا قول ہے کہ "الصدق ینجی والکذب یہلک" سچائی باعث بہبود و فلاح اور جھوٹ باعث بربادی و ہلاکت۔ خاص فائدہ اٹھانیوالے احباب کے تقاضے سے میں خلق خدا کو اپنے ایک دوا کے تجربہ شدہ فوائد سے مطلع کرتا ہوں کہ عام مخلوق الٰہی میرے اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر کامل انسان بنجائے کیونکہ یہ حب مصطفائی ان امراض خبیثہ سے نجات دلاتی ہیں جو انسان کو محض بطاہر جامۂ انسانی میں باقی رکھنے کے سوا اندر سے قوت جوہر یہ اصلیہ کو فنا کر دیتے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) جریان وکثیر احتلام کے دہ سالہ مریضوں پر میں نے اسے تیر بہدف اثر کرتے ہوئے پایا (۲) ایسی قوت نزول جنکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو وہ اسکو استعمال کر کے میری سچائی کی داد دیں (۳) اور جو لوگ بہ کثرت نزول وکثرت جریان واحتلام یا کسی قسم کے جواہر منویہ کی خرابی کی وجہ سے اولاد سے مایوس ہوں وہ بعد استعمال حب مصطفائی با اولاد ہو جائیں (۴) اور وہ مریض جنکی زندگی ضیق النفس (دمہ) اور نزلہ سے دو بھر ہوگئی ہو وہ عافیت اٹھا کر اس نعمت خداداد کا شکریہ ادا کریں (۵) خصوصاً ایک سخت مرض جو بظاہر لا علاج ہے یعنی ذیابیطس اسمیں اسکا شفا بخش فائدہ خدا یاد دلاتا ہے۔ ان سب فائدوں کے ساتھ اسمیں بڑی خوبی یہ ہے کہ افیون کی بری عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت باوجود ان بیش بہا خوبیوں کے چالیس عدد کی پانچ روپئے (لعہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ۔ حب مصطفائی ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال شامل دوا کے بھیجا جائیگا۔

حکیم عبد الرحمن عفی عنہ۔ ریاست ڈومراؤں ضلع آرہ۔ شاہ آباد

سلاجیت خالص آفتابی

۴۰/۵۱

دل و دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے کھانسی نزلہ ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر اور دمہ کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت بخشتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت واحتلام وجریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ سنگ مثانہ (پتھری) کو ریزہ ریزہ کر کے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے۔

قیمت فی چھٹانک عہ نصف پاؤ صہ، پاؤ بھر لعہ، نصف سیر ہے ایک سیر پختہ للعہ، مع محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔

دوئم سلاجیت۔ فی اونس دو روپے بارہ آنے۔

زبردست شہادت

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بذریعہ خط ہذا روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے۔ یہ پتھری اور درد و چوٹ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرنے میں لاثانی دوا ہے" (۷ ۲/۲۴)

تازہ ترین شہادت

عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت عہ اور برابر آج دن تک کھایا میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کی گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کر دیں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوند کریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے" (۲۷ ۹/۲۵)

(شان خان موٹر ڈرائیور بنشن لین ضلع سبلپور)

(منگانے کا پتہ)

حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرتسر

لاولد عورتوں و مردوں کو خوشخبری

دوا خوش کیف

۱۹/۵۱

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز یا ہمسایہ لاولد ہے یا آپکی اہلیہ بانجھپن میں مبتلا ہے اور آئندہ کوئی امید قیام نسل کی نہیں ہے یا صرف ایک دو بچے پیدا ہوکر سلسلہ تولید ختم ہوگیا ہے تو آج ہی اس دوا کو منگا کر قسمت کا فیصلہ کر لیجئے جسکے ۲۱ یوم دو مرتبہ کے استعمال سے اگر ۶ ماہ کے اندر خوشی کے آثار نمایاں نہ ہوں تو کل قیمت مع عہ ہرجہ واپس منگالو۔ بطور حفظ ماتقدم حالت حمل میں بچہ کی اسقاط سے حفاظت کرتے ہوئے دردزہ کی تکلیف نہیں ہوتی نیز سیلان الرحم یا جریان زنان اور کثرت ایام ماہواری میں بیحد مفید ہے۔

نوٹ۔ ۴۵ برس سے زیادہ عمر کی عورت کیلئے یہ دوا طلب نہ کیجائے۔ قیمت للعہ محصول ۶/

اکسیر ذیابیطس۔ جلد جلد پیشاب کا آنا خشکی و پیاس کا زیادہ ہونا شکر یا چربی کا خارج ہونا گھٹنے پنڈلیوں میں درد ہونا یہ کل شکایتیں دور ہوکر گردوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت عہ محصول ۶/

ناظم مطب حکیم ظہیر الحسن کوشک متھرا

کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

۱۲

انکو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچسو روپئے کی چوڑیاں بنوا کر انکے مقابلہ میں رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم دیتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہوکار بھی یہ ایک نہیں بتا سکتا کہ یہ سونے کی نہیں ہیں جہاں دکھاؤ کوئی دو سو روپے سے کم کی نہیں بتا سکتا کاٹ لو تپا لو کسوٹی پر لگا لو سونے کا ہی کس آویگا۔ گورے گورے ہاتھوں میں انکی بہار دیکھئے گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہوجائیں تو پھول سی معلوم ہوتی ہیں سب ملکئیں تو عمدہ لہریا معلوم ہوتا ہے سب الگ ہو جائیں تو عمدہ قسم کی بیل پڑ جاتی ہے انکو پہنکر عورتیں عورتوں میں جہاں کہیں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو ہاتھ میں سونا چاندی پہنتی ہیں دیکھکر دنگ ہو جائینگی کہ ایسی ہم کو بھی منگوا دو۔ سب کی نظر اس پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ روپ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا للعہ تین سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ہمراہ ناپ بھی روانہ کریں۔

(پتہ)

سیٹھ اظہار الحسین سوداگر ڈوری بازار متھرا

معزز شریف اور معقول روزگار

کی ضرورت ہو تو

دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں تعلیم حاصل کریں

اس دار العلوم میں محض نام کے حکیم نہیں بنائے جاتے بلکہ نہیں طب یونانی کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری علوم سے بھی واقف کیا جاتا ہے۔ مزید برآں دندان سازی اور آنکھوں کے متعلقہ امراض وغیرہ کا اپریشن بھی سکھایا جاتا ہے جسکی وجہ سے اس دار العلوم کے سند یافتہ طبیب کیلئے دو تین سو روپیہ ماہوار کما لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ یہ دار العلوم سری حضور مہاراجہ راجگان سری مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم کی شاہانہ عنایات کا منظور کردہ ہے۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ اردو طب امتحان پاس کرنیوالوں کو حاذق الحکماء اور عربی طب کے سند یافتگان کو طبیب کامل کا ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔ بورڈنگ کا انتظام معقول ہے۔ داخلہ قریب ہے آج ہی ایک کارڈ لکھکر پراسپکٹس منگوا لیجئے۔

(پتہ)

مہتمم دار العلوم طبیہ پٹیالہ (پنجاب)

صرف سترہ ہزار

صوفی کمپنی کے ۸۳ ہزار کے حصے فروخت ہوچکے ہیں۔ صرف سترہ ہزار کے باقی ہیں۔ اگر آپ دین و دنیا دونوں میں نفع کمانا چاہتے ہیں تو یہ حصے جلدی خرید لیں۔ رعایتی فہرست کتب۔ قواعد کمپنی مصدقہ پبلسٹی شیٹ مع رپورٹ کارکردگی طلب کرنے پر مفت

منیجر صوفی پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی لمیٹڈ

پنڈی بہاؤالدین (پنجاب)

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلائی نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانسس کا ایجاد علاج کمزوری و نامردی

جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کرے اسکو پانچسو روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ وہ طلاء ڈاکٹر فرانسس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے ایجاد کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اسکا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی وجہ سے کمزور ہوگئے ہیں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء نے بہت سے مریضوں کو فائدہ بخشا ہے جنکی نوبت ناامیدی تک پہنچ گئی تھی اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں یکدم ناقص رطوبت خارج کردیتا ہے پھر کسی طلاء کی ضرورت نہیں رہتی۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے اس سے بڑھکر کوئی طلاء اس مرض کے واسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت مع محصول ہے۔

(پتہ)

ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ شہر

بقر عید کیلئے

گوشت کا قیمہ بنانے کی آہنی مشین

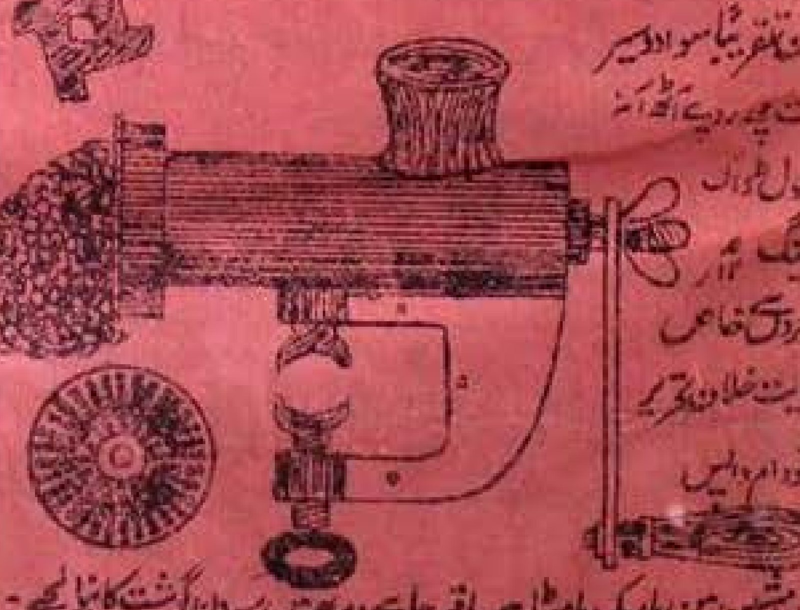

وزن تقریباً سوا دو سیر

قیمت چھ روپے آٹھ آنہ

محصول ڈاک

پیکنگ

تاجروں کو خاص رعایت خلاف شکایت

ہو تو دام واپس

اس مشین میں باریک یا موٹا جیسا قیمہ چاہے دم بھر میں سیر دن گوشت کا بنا لیجے۔ بالکل اعتمادی بات ہے۔ یہ مشین ولایتی بنی ہوئی ہے۔ اسکا لوہا پختہ اور گوشت کاٹنے کی قینچی بہت تیز اور مضبوط ہے۔ ولایتی مشین کی مانند عیب دار نہیں کہ ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائے۔ بلکہ پہاڑ پر سے گرائیں۔ تو اسکا ایک پرزہ بھی خراب نہ ہوگا۔ ایک مشین پشت در پشت تک کام دیگی۔ ہمارا آرڈر بھیجے ورنہ اسٹاک ختم ہو جائے گا۔

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی راجہ بازار لکھنؤ

نشیا منیسیا

یعنی

درد سر

کی

بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس ۲۴ خوراک ایک روپیہ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ محصول ڈاک وغیرہ دو بکس تک ۶ ؍ چار بکس ۸ ؍

حکیم حاذق علم الدین

سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی،

محلہ قلعہ امرتسر

جگتجیت بڑوڈا انجنیرنگ کالج

کپورتھلہ

یہ کالج سنہ ۱۹۱۸ء سے جاری ہے ریاست کا رکگنائزڈ ہے۔ ریاست اور گورنمنٹ کے بہت سے حکام اعلےٰ نے یہاں کی تعلیم۔ ضبط۔ نظم و نسق اور اسٹاف کی تعریف فرما کر طلباء کالج کو بھی ملازمت کرنے کے لئے نہایت عمدہ قرار دیا ہے۔ اور دو جلیل القدر ہستیوں یعنی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کپورتھلہ دام اقبالہ و ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف صاحب بہادر افواج ہند نے بر ہاتے کالج کی نمایاں کامیابی سے مسرور ہو کر اپنے اسماء گرامی سے اس کو افتخار بخشا ہے۔

کالج ہذا کی روز افزوں ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست اور حکام کے سرٹیفکیٹ سے ہوسکتا ہے جو پراسپکٹس کے ساتھ بھیجے جاتے ہیں۔

"پرنسپل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ارزاں ہفتہ وار (ویک انڈ) فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ تا شملہ

مورخہ ۱۱ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء سے فسٹ کلاس واپسی ٹکٹ مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے شملہ تک بشرح کرایہ جو کہ ہر ایک اسٹیشن کے مقابلہ میں دیا ہوا ہے۔ ہر جمعہ (شکروار) اور ہفتہ (سنیچروار) کو مل سکتے ہیں۔ واپسی ٹکٹ کا دوسرا حصہ واپسی سفر کو ختم کرنے کیلئے ہر اگلے منگل تک کام آسکتا ہے۔

نام اسٹیشن	کرایہ	نام اسٹیشن	کرایہ
راولپنڈی ۔۔۔۔	۶۸ روپئے	جالندھر چھاؤنی ۔۔۔۔	۴۳ روپئے
جہلم ۔۔۔۔	۶۱ روپئے	لودھیانہ ۔۔۔۔	۴۰ روپئے
سیالکوٹ	۵۹ روپئے	پٹیالہ ۔۔۔۔	۳۷ روپئے
لاہور ۔۔۔۔	۵۱ روپئے	انبالہ چھاؤنی ۔۔۔۔	۳۴ روپئے
امرتسر ۔۔۔۔	۴۸ روپئے	سہارنپور	۳۸ روپئے
فیروزپور چھاؤنی ۔۔۔	۴۷ روپئے	میرٹھ چھاؤنی ۔۔۔	۴۵ روپئے
		دہلی ۔۔۔۔	۴۵ روپئے

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے اُن کو راستہ میں اپنا سفر قطع کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی مسافر شملہ سے ادھر ہی کسی اسٹیشن پر اُترنا چاہے تو اسکو واپسی ٹکٹ کا آدھا حصہ اسی اسٹیشن پر دینا ہوگا۔ اور وہ اپنا واپسی سفر اسی جگہ سے شروع کر سکتا ہے۔

جن مسافروں کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے وہ مجاز ہونگے کہ کالکا اور شملہ کے درمیان بغیر مزید پانچ روپئے دینے کے جو کہ عام ٹکٹوں پر وصول کئے جاتے ہیں ریل موٹر پر سفر کریں۔ بشرطیکہ جگہ ہو۔

کسی حالت میں بھی ان واپسی ٹکٹوں کا روپیہ واپس (ریفنڈ) نہیں ہو سکتا

السیسل اینڈ ہوٹلز لمیٹیڈ (The Cecil and Corstorphans)

دی سیسل اینڈ کورسٹورفنز اُن مسافروں سے جن کے پاس یہ واپسی ٹکٹ ہونگے۔ ہوٹلوں میں رہنے کیلئے رہائش اور کھانے کی قیمت پر فی صدی خاص رعایت کرینگے۔ بشرطیکہ ان کے ہاں رہنے کی جگہ ہو۔ یہ رعایت صرف اُن اشخاص کیلئے ہوگی جو ہفتہ کے روز ہوٹل میں پہنچ جائیں اور پیر کے روز بعد دوپہر ہوٹل سے روانہ ہو جائیں۔ اسکے علاوہ کسی دوسری صورت میں رعایت نہ ہوگی۔

دفتر

ہیڈ کوارٹرز این۔ ڈبلیو۔ آر

لاہور - ۱۴ - مئی سنہ ۱۹۲۶ء

دستخط

ڈی - ایچ - بولتھ

برائے ایجنٹ صاحب

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو

کی قیمت رفاہ عام کیلئے

بجائے پانچ روپئے کے چار روپئے

کر دئے گئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایسے مفید اور مختصر اور صحیح مضامین کی حمائل مترجم آج تک نہیں چھپی۔ اسمیں تمام مضامین احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ اور آثار سلفیہ کے مطابق لکھے ہیں اور کوئی مضمون خلاف عقیدہ ائمہ اربعہ وسلف صالحین و اجماع امت کے نہیں لکھا۔

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ادنےٰ لیاقت والا آدمی بھی اس حمائل شریف کے مضامین سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ اس حمائل شریف کی خوبیاں اور اوصاف اگر شمار کئے جائیں تو بیشمار ہیں ناظرین خود دیکھکر معلوم کر لینگے۔ باوجود بیشمار خوبیوں کے قیمت بے جلد صرف چار روپئے (للعہ) محصولڈاک ۱۰ ذمہ خریدار۔ اور جلد کے کئی درجے ہیں سوا روپیہ (عہ) ڈیڑھ روپیہ (عہ) دو روپئے (عا) تین روپئے (عہ) جس قیمت کی جلد طلب کیجائیگی وہی بھیجی جائیگی۔

اعلان } آٹھ جلد کے خریدار کو ایک حمائل شریف بلا جلد مفت دیجائیگی۔

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام

امرتسر (پنجاب)